طبقاتُ الصُّوفیّہ

کِلاھُما تألیفُ

أبي عبد الرّحمٰن محمّد بن الحسین السُّلَمي

مترجم

شاہ محمّد چشتی

کاوش

محمد محسن

ادارہ پیغام القرآن

Marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى

اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى

اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

Marfat.com

طبقاتُ الصُّوفیّہ

وَیلیہِ

ذِکر النسوۃ المتعبّدات الصّوفیّات

کِلاھُما تألیف

أبي عبد الرّحمٰن محمّد بن الحسین السُّلَمی

المتوفی سنۃ ۴۱۲ ھ

مترجم شاہ محمد چشتی

ادارۂ پیغام القرآن

۴۰۔ اُردو بازار ○ لاہور

Ph:042-7323241

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	.....	طبقات الصوفیہ
مصنف	.....	ابوعبدالرحمٰن سلمی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	.....	شاہ محمد چشتی
اہتمام اشاعت	.....	محمد محسن
سالِ اشاعت	.....	2011ء
کمپوزنگ	.....	ہجویری ایڈورٹائزرز
طابع	.....	غلام مصطفےٰ پرنٹنگ پریس لاہور
قیمت	.....	روپے 500

.....ملنے کا پتے.....

حسیب پبلشنگ ہاؤس ایوانِ علم پلازہ اُردو بازار لاہور

042-37361444

اسلامک بک کارپوریشن پنڈی

احمد بک کارپوریشن پنڈی

کرمانوالہ بک شاپ دربار مارکیٹ، لاہور

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
	ادارہ پیغام القرآن کی طرف سے	21
	تخیلِ مترجم	23
	مقدّمہ	25
	الطبقۃ الاولٰی (صوفیہ کا پہلا طبقہ)	
①	حضرت فضیل بن عیاض بن مسعود بن بشر تمیمی یربوعی خراسانی رحمہ اللہ	29
②	حضرت ابوالفیض ذوالنون بن ابراہیم مصری رحمہ اللہ	33
③	حضرت ابواسحاق ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ	38
④	حضرت بشر بن حارث بن عبدالرحمٰن بن عطاء بن ھلال بن ماھان بن عبداللہ حافی رحمہ اللہ	44

Marfat.com

⑤	حضرت ابوالحسن سری بن مغلّس سقطی رحمہ اللہ	48
⑥	حضرت ابوعبداللہ حارث بن اسد محاسبی رحمہ اللہ	53
⑦	حضرت ابوعلی شقیق بن ابراہیم ازدی رحمہ اللہ	56
⑧	حضرت ابو یزید طیفور بن عیسیٰ بن سروشان رحمہ اللہ	61
⑨	حضرت ابوسلیمان عبدالرحمٰن بن عطیہ دارانی رحمہ اللہ	65
⑩	حضرت ابومحفوظ معروف بن فیروز، فیروز کرخی رحمہ اللہ	70
⑪	حضرت ابوعبدالرحمٰن حاتم بن عنوان، حاتم اصم رحمہ اللہ	73
⑫	حضرت ابوالحسن احمد بن میمون ابوالحواری رحمہ اللہ	77
⑬	حضرت ابوحامد احمد بن خضرویہ بلخی رحمہ اللہ	80
⑭	حضرت یحییٰ بن معاذ بن جعفر رازی، واعظ رحمہ اللہ	83
⑮	حضرت ابوحفص عمرو بن سلم نیشاپوری رحمہ اللہ	88
⑯	حضرت ابوصالح حمدون بن احمد بن عمارہ قصار، نیشاپوری رحمہ اللہ	93
⑰	حضرت ابوالسری منصور بن عمار رحمہ اللہ	98
⑱	حضرت ابوعبداللہ (یا ابوعلی) احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ	103

Marfat.com

⑲	حضرت ابومحمد عبداللہ بن خبیق بن سابق انطا کی رحمہ اللہ	105
⑳	حضرت ابوتراب عسکر بن حصین نخشبی رحمہ اللہ	108

الطبقة الثانیه (صوفیہ کا دوسرا طبقہ)

㉑	حضرت ابوالقاسم جنید بن محمد انحراز رحمہ اللہ	111
㉒	حضرت ابوالحسین احمد بن محمد (یا محمد بن محمد) نوری رحمہ اللہ	117
㉓	حضرت ابوعثمان سعید بن اسماعیل بن سعید بن منصور حیری نیشاپوری	121
㉔	حضرت ابوعبداللہ احمد بن یحییٰ جلاء رحمہ اللہ	126
㉕	حضرت ابومحمد رویم بن احمد بن یزید رحمہ اللہ	128
㉖	حضرت ابویعقوب یوسف بن حسین رازی رحمہ اللہ	132
㉗	حضرت ابوالفوارس شاہ بن شجاع' شاہ کرمانی رحمہ اللہ	137
㉘	حضرت ابوالحسن سمنون بن حمزہ (یا عبداللہ) الحواص رحمہ اللہ	139
㉙	حضرت ابوعبداللہ عمرو بن عثمان بن کرب بن غصص مکی (عمرو مکی) رحمہ اللہ	142
㉚	حضرت ابومحمد سہل بن عبداللہ تستری رحمہ اللہ	146
㉛	حضرت ابوعبداللہ محمد بن فضل بلخی رحمہ اللہ	150

Marfat.com

۳۲	حضرت ابوعبداللہ محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ	154
۳۳	حضرت ابوبکر محمد بن عمر الحکیم، وراق رحمہ اللہ	157
۳۴	حضرت ابوسعید احمد بن عیسیٰ خرّاز رحمہ اللہ	161
۳۵	حضرت ابوالحسن علی بن سہل بن ازھر اصفہانی رحمہ اللہ	164
۳۶	حضرت ابوالعباس احمد بن محمد بن مسروق رحمہ اللہ	167
۳۷	حضرت ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل مغربی رحمہ اللہ	171
۳۸	حضرت ابوعلی حسن بن علی جوزجانی رحمہ اللہ	173
۳۹	حضرت ابوالورد کے بیٹے حضرت محمد اور احمد رحمہما اللہ	176
۴۰	حضرت ابوعبداللہ سبجری رحمہ اللہ	179
	الطبقة الثالثة (ائمہ صوفیہ کا تیسرا طبقہ)	
۴۱	حضرت ابومحمد احمد بن ابوالحسین محمد بن حسین جریری رحمہ اللہ	181
۴۲	حضرت ابوالعباس احمد بن محمد بن سہل بن عطاء الآدمی رحمہ اللہ	185
۴۳	حضرت محفوظ بن محمود رحمہ اللہ	190
۴۴	حضرت طاہر مقدسی رحمہ اللہ	191

Marfat.com

۴۵	حضرت ابوعمرو الدمشقی رحمہ اللہ	193
۴۶	حضرت ابوبکر محمد بن حامد بن محمد بن اسمٰعیل بن خالد ترمذی رحمہ اللہ	195
۴۷	حضرت ابواسحاق ابراہیم بن احمد بن اسماعیل الخواص رحمہ اللہ	199
۴۸	حضرت ابومحمد عبداللہ بن محمد خراز رحمہ اللہ	201
۴۹	حضرت ابوالحسن بنان بن محمد بن حمدان بن سعید بنان حمّال رحمہ اللہ	203
۵۰	حضرت ابوحمزہ البغدادی البزاز رحمہ اللہ	206
۵۱	حضرت ابوالحسین محمد بن سعد ورّاق رحمہ اللہ	208
۵۲	حضرت ابوبکر محمد بن موسیٰ واسطی رحمہ اللہ	212
۵۳	حضرت ابومغیث حسین بن منصور حلاج رحمہ اللہ	215
۵۴	حضرت ابوالحسن علی بن محمد بن سہل الصائغ الدینوری رحمہ اللہ	219
۵۵	حضرت ممشاذ دینوری رحمہ اللہ	222
۵۶	حضرت ابواسحاق ابراہیم بن داؤد رقی القصار رحمہ اللہ	224
۵۷	حضرت ابوالحسن خیر النساج رحمہ اللہ	226
۵۸	حضرت ابوحمزہ خراسانی رحمہ اللہ	229

Marfat.com

۵۹	حضرت ابوعبداللہ حسین بن عبداللہ بن بکر صیحی رحمہ اللہ	231
۶۰	حضرت ابوجعفر احمد بن حمدان بن علی بن سنان رحمہ اللہ	234
	الطبقة الرابعة (ائمہ صوفیہ کا چوتھا طبقہ)	
۶۱	حضرت ابوبکر دلف بن مجدر شبلی رحمہ اللہ	237
۶۲	حضرت ابومحمد عبداللہ بن محمد مرتعش نیشاپوری رحمہ اللہ	246
۶۳	حضرت ابوعلی احمد بن محمد بن قاسم بن منصور بن شہریار رودباری رحمہ اللہ	249
۶۴	حضرت ابوعلی محمد بن عبدالوہاب ثقفی رحمہ اللہ	253
۶۵	حضرت ابومحمد عبداللہ بن محمد بن منازل رحمہ اللہ	257
۶۶	حضرت ابوالخیر الاقطع رحمہ اللہ	260
۶۷	حضرت ابوبکر محمد بن علی بن جعفر کتانی رحمہ اللہ	262
۶۸	حضرت ابویعقوب اسحاق بن محمد نہر جوری رحمہ اللہ	265
۶۹	حضرت ابوالحسن علی بن محمد مزین رحمہ اللہ	268
۷۰	حضرت ابوعلی حسن بن محمد' ابوعلی بن کاتب رحمہ اللہ	271
۷۱	حضرت ابوالحسین بن بنان رحمہ اللہ	273

Marfat.com

۷۲	حضرت ابوبکر عبداللہ بن طاہر بن حاتم طائی' ابہری رحمہ اللہ	274
۷۳	حضرت قرمیسینی رحمہ اللہ	277
۷۴	حضرت ابوالحسین علی بن ھند فارسی قرشی رحمہ اللہ	280
۷۵	حضرت ابواسحاق ابراہیم بن شیبان قرمیسینی رحمہ اللہ	282
۷۶	حضرت ابوبکر حسین بن علی بن یزدانیار رحمہ اللہ	285
۷۷	حضرت ابواسحاق ابراہیم بن احمد بن مولد رحمہ اللہ	288
۷۸	حضرت ابوعبداللہ محمد بن احمد بن سالم بصری رحمہ اللہ	290
۷۹	حضرت محمد بن علی بن علیان رحمہ اللہ	293
۸۰	حضرت ابوبکر احمد بن سعدان رحمہ اللہ	295
	الطبقة الخامسة (صوفیہ اماموں کا پانچواں طبقہ)	
۸۱	حضرت سعید بن اعرابی رحمہ اللہ	299
۸۲	حضرت ابوعمرو محمد بن ابراہیم بن یوسف بن محمد زجاجی رحمہ اللہ	303
۸۳	حضرت جعفر خلدی رحمہ اللہ	305
۸۴	حضرت ابوالعباس سیاری رحمہ اللہ	309

Marfat.com

۸۵	حضرت ابوبکر دقی رحمہ اللہ	314
۸۶	حضرت ابومحمد عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن رازی شعرانی رحمہ اللہ	316
۸۷	حضرت ابوعمرو اسماعیل بن نجید بن احمد بن یوسف بن سالم بن خالد سلمی	318
۸۸	حضرت ابوالحسن علی بن احمد بن سہل بوشنجی رحمہ اللہ	322
۸۹	حضرت ابوعبداللہ بن خفیف رحمہ اللہ	324
۹۰	حضرت ابوالحسین بندار بن حسین بن محمد بن مہلب رحمہ اللہ	329
۹۱	حضرت ابوبکر طمستانی فارسی رحمہ اللہ	332
۹۲	حضرت ابوالعباس احمد بن محمد دینوری رحمہ اللہ	335
۹۳	حضرت ابوعثمان سعید بن سلام مغربی رحمہ اللہ	338
۹۴	حضرت ابوالقاسم ابراہیم بن محمویہ نصرآبادی رحمہ اللہ	343
۹۵	حضرت ابوالحسن علی بن ابراہیم حصری رحمہ اللہ	347
۹۶	حضرت ابوعبداللہ محمد بن محمد بن حسن تروغبذی رحمہ اللہ	350
۹۷	حضرت ابوعبداللہ احمد بن عطاء بن احمد روذباری رحمہ اللہ	352
۹۸	حضرت ابوالحسن علی بن بندار بن حسین صیرفی رحمہ اللہ	356

Marfat.com

⑨⑨	حضرت ابوبکر محمد بن احمد بن جعفر شبھی رحمہ اللہ	358
⑩⑩	حضرت ابوبکر محمد احمد بن حمدون فراء رحمہ اللہ	359
⑩①	حضرت ابوعبداللہ محمد بن احمد بن مقریٔ رحمہ اللہ	360
⑩②	حضرت ابوالقاسم جعفر بن احمد بن مقریٔ رحمہ اللہ	361
⑩③	حضرت ابومحمد عبداللہ بن محمد راسبی رحمہ اللہ	364
⑩④	حضرت ابوعبداللہ محمد بن عبدالخالق دینوری رحمہ اللہ	365
	خَاتِمَہ	367
	صوفی عبادت گزار خواتین کا تذکرہ	
①	حضرت رابعہ عدویہ رحمہا اللہ	368
②	حضرت لبابہ متعبدہ رحمہا اللہ	370
③	حضرت مریم بصریہ رحمہا اللہ	371
④	حضرتِ مؤمنہ بنت بہلول رحمہا اللہ	371
⑤	حضرت معاذہ بنت عبداللہ عدویہ رحمہا اللہ	372
⑥	شبکہ بصریہ رحمہا اللہ	373

Marfat.com

⑦	حضرت نسیّہ بنت سلمان رحمہا اللہ	373
⑧	حضرت ریحانہ وَالِہَہٗ رحمہا اللہ	374
⑨	حضرت غفیرہ عابدہ رحمہا اللہ	374
⑩	حضرت عافیہ مشتاقہ رحمہا اللہ	375
⑪	حضرت ام عبداللہ بنت خالد بن میدان رحمہا اللہ	375
⑫	حضرت انیسہبنت عمرو عدویہ رحمہا اللہ	376
⑬	حضرت ام الاسود بنت زید عدویہ رحمہا اللہ	376
⑭	حضرت شعوانہ رحمہا اللہ	377
⑮	حضرت سعیدہ بنت زید رحمہا اللہ	377
⑯	حضرت عثامہ بنت بلال بن ابوالدرداء رحمہا اللہ	378
⑰	حضرت امِ سعید بنت علقمہ نخعیّہ رحمہا اللہ	378
⑱	حضرت کردیہ بنت عمرو رحمہا اللہ	379
⑲	حضرت امِ طلق رحمہا اللہ	379
⑳	حضرت حسناء بنت فیروز رحمہا اللہ	380

Marfat.com

㉑	حضرت حفصہ بنت سیرین رحمہا اللہ	380
㉒	حضرت لبابہ عابدہ رحمہا اللہ	381
㉓	حضرتِ حکمیہ دمشقیہ رحمہا اللہ	381
㉔	حضرت رابعہ اَزدیہ رحمہا اللہ	382
㉕	حضرت عجردہ عمیّہ رحمہا اللہ	383
㉖	حضرت امِ سالم راسیہ رحمہا اللہ	383
㉗	حضرت عبیدہ بنت ابی کلدب رحمہا اللہ	384
㉘	حضرت ھند بنت مہلب رحمہا اللہ	384
㉙	حضرت رابعہ بنت اسماعیل رحمہا اللہ	385
㉚	حضرت فاطمہ نیشاپوری رحمہا اللہ	386
㉛	حضرت امِ ھارون دمشقیہ رحمہا اللہ	387
㉜	حضرت بحریہ رحمہا اللہ	388
㉝	حضرت فاطمہ بردعیہ رحمہا اللہ	389
㉞	حضرت عائشہ دینوریہ رحمہا اللہ	389

Marfat.com

۳۵	حضرت امۃ الحمید بنت قاسم رحمہا اللہ	390
۳۶	حضرت عائشہ رحمہا اللہ	391
۳۷	حضرت فاطمہ زیتونہ رحمہا اللہ	391
۳۸	حضرت صفراء رازیہ رحمہا اللہ	392
۳۹	حضرتِ انیسہ بنت عمرو رحمہا اللہ	393
۴۰	حضرتِ ام الاسود بنت زید عدویہ رحمہا اللہ	393
۴۱	حضرت امِ علی رحمہا اللہ	394
۴۲	حضرت فاطمہ بنت عبداللہ جویریہ رحمہا اللہ	395
۴۳	حضرت مونسہ صوفیہ رحمہا اللہ	396
۴۴	حضرتِ فخرویہ بنت علی رحمہا اللہ	396
۴۵	حضرت فاطمہ بنت احمد حجافیہ رحمہا اللہ	397
۴۶	حضرت ذکّارہ رحمہا اللہ	398
۴۷	حضرت عائشہ بنت ابی عثمان حضرت سعید بن اسماعیل الحیری الیشاپوری رحمہا اللہ	399
۴۸	حضرت ام ایمن فاطمہ رحمہا اللہ	400

Marfat.com

۴۹	حضرت عمرہ فرغانیہ رحمہا اللہ	401
۵۰-۵۱	حضرت زبدہ وحضرت مضغہ رحمہا اللہ	402
۵۲-۵۳	حضرت عبدہ اور حضرت آمنہ رحمہا اللہ	402
۵۴	حضرت عائشہ مروزیہ رحمہا اللہ	403
۵۵	حضرت فاطمہ بنت احمد بن ھانی رحمہا اللہ	404
۵۶	حضرت ام عبداللہ رحمہا اللہ	405
۵۷	حضرت حبیبہ عدویہ رحمہا اللہ	405
۵۸	حضرت فاطمہ دمشقیہ رحمہا اللہ	406
۵۹	حضرت فطیمہ رحمہا اللہ	406
۶۰	حضرت امۃ اللہ جبلیہ رحمہا اللہ	407
۶۱	حضرت قسیمہ رحمہا اللہ	408
۶۲	حضرت مرھاء نصیبیہ رحمہا اللہ	409
۶۳	حضرت فاطمہ بنت احمد رحمہا اللہ	410
۶۴	حضرت میمونہ رحمہا اللہ	410

Marfat.com

۶۵	حضرت امِ احمد بنت عائشہ بنت ابوعثمان رحمہا اللہ	411
۶۶	حضرت عونہ نیشاپوریہ رحمہا اللہ	412
۶۷	حضرت امۃ العزیز (ھورہ) رحمہا اللہ	412
۶۸	حضرت قریشیہ نسویہ رحمہا اللہ	413
۶۹	حضرت وھیطہ' ام الفضل رحمہا اللہ	413
۷۰	حضرت زیادہ بنت خطاب طرزیہ رحمہا اللہ	415
۷۱	حضرت ملکہ بنت احمد بن حیویہ رحمہا اللہ	415
۷۲	حضرتِ فاطمہ بنت عمران رحمہا اللہ	416
۷۳	حضرتِ عبدوسہ بنت حارث رحمہا اللہ	416
۷۴	حضرتِ ام الحسین بنت احمد حمدان رحمہا اللہ	417
۷۵	حضرتِ ام کلثوم (خالہ) رحمہا اللہ	417
۷۶	حضرتِ عزیزہ ھرویہ رحمہا اللہ	418
۷۷	حضرت امِ علی بنت عبداللہ بن حمشاد رحمہا اللہ	419
۷۸	حضرت سریرہ شرقیہ رحمہا اللہ	419

Marfat.com

۷۹	حضرتِ عنیزہ بغدادیہ رحمہا اللہ	420
۸۰	حضرت ام الحسین جمعہ بنت احمد بن محمد بن عبید اللہ قرشیہ رحمہا اللہ	421
۸۱	حضرت ام الحسین ورّاقہ رحمہا اللہ	422
۸۲	حضرتِ آمنہ مرجیہ رحمہا اللہ	422
۸۳	حضرت فاطمہ خانقیہ رحمہا اللہ	423
۸۴	حضرت عائشہ بنت احمد طویل مروزیہ رحمہا اللہ	423

Marfat.com

ادارہ پیغام القرآن کی طرف سے

اللہ تعالیٰ کا بے شمار شکر ہے کہ ہم اپنے قارئین کے لئے حضرت ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی م ۴۱۲ھ رحمہ اللہ کا مرتب کردہ مجموعہ ''طبقات الصوفیہ'' پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔ ہماری کوشش یہ ہے کہ آسان سے آسان عبادت میں صوفیہ کرام کے اقوال پیش کریں تا کہ ہر شخص ان سے مستفید ہو سکے اور اپنی زندگی کو اللہ و رسول ﷺ کے احکامات کی روشنی میں گذارنے کا اہل ہو سکے۔

مترجم کے قلم سے اب تک ہم آٹھ نامور کتب کے آسان ترجمے کروا چکے ہیں اور مرحلہ وار انہیں زیورِ طباعت سے ہمکنار کررہے ہیں۔

اُمید ہے کہ قارئین حضرات ہماری ان کاوشوں پر مسرور ہونگے اور ہماری کامیابی کی دُعا کریں گے۔

محمد محسن وفقری برادران

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تخیلِ مترجم

سرورِ کونین سیدنا و مولانا حضرت محمد ﷺ نے پروردگارِ عالم جل جلالہ کے فضل و کرم اور قرآنی تعلیمات کی بناء پر اللہ تعالیٰ کے بندوں کی یوں تربیت فرمائی کہ وہ انمول موتی، ہیرے اور ستاروں سے بڑھ کر روشن ستارے بن گئے' اور پھر قیامت کے لئے ایسے اصول وضوابط عطا فرمادیئے کہ جن پر عمل کر کے اپنی دنیا اور آخرت سنواری جاسکتی ہے۔ آپ کے بعد آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سلسلۂ تربیت کو پروان چڑھایا' اپنے شبانہ روز لمحات دینِ الٰہی کے لئے وقف کئے رکھے۔ یہ سلسلہ انشاء اللہ قیامت تک جاری وساری رہے گا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارکہ ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ

کہ انسان کو ہمہ جہتی طور پر یوں تخلیق کیا گیا ہے جیسے ہر نیک کام کے لئے اسے ہونا چاہیے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے یہ بندے اپنے آپ کو پابند کر کے یوں زندگیاں گزارتے چلے آرہے ہیں جو خدا اور رسول ﷺ کو عین پسند ہیں۔

اللہ کے ان نیک بندوں کے لئے امت مصطفویہ میں ''صوفی'' کا لفظ رواج پا گیا چنانچہ صوفیوں کا یہ گروہ قیامت تک جاری رہے گا۔ انہی کے متعلق سرکارِ دو عالم ﷺ نے اہل دنیا کو بتا دیا تھا کہ انہی کی وجہ سے تمہیں روزی ملے گی اور انہی کے سبب بارشیں ہوں گی چنانچہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ کاروبارِ دنیا انہی نیک بندوں کے صدقے میں انجام پا رہا ہے۔ روزی انہی کی وجہ سے دستیاب ہو رہی ہے اور بارشیں انہی کی وجہ سے ہو رہی ہیں۔ غرض دنیا کا ہر اچھا سلسلہ انہی کی بدولت انجام پاتا جا رہا ہے اور جب ان میں سے آخری شخص اٹھا لیا جائے گا تو یہ

Marfat.com

دنیا لپیٹ دی جائے گی اور قیامت برپا ہو جائے گی۔

طبقات الصوفیہ نامی یہ کتاب پانچویں صدی ہجری کے ابتدائی دور میں وصال فرمانے والے عظیم بزرگ ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی رحمہ اللہ نے ترتیب دی تھی جس میں انہوں نے امام قسم کے صوفیہ کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا۔ ہر طبقے میں بیس بیس صوفیہ کا ذکر کرتے ہوئے ہر صوفی کی تقریباً بیس بیس حکایات درج کر دی ہیں۔ مزید برآں چوراسی خواتین اسلام کا ذکر بھی کیا ہے جن میں سے ہر ایک نہایت پاکباز اور نامور ہو گزری ہے۔ پہلا طبقہ حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ سے شروع ہوتا ہے، جن کا وصال ۱۸۷ھ میں ہوا۔ دوسرا طبقہ حضرت ابوالقاسم جنید بن محمد بغدادی رحمہ اللہ سے شروع ہوتا ہے جن کا وصال ۲۹۷ھ کو ہوا۔ تیسرا طبقہ حضرت ابومحمد احمد بن محمد بن حسین جریری سے شروع ہوتا ہے جن کا وصال ۳۱۱ھ میں ہوا۔ چوتھا طبقہ حضرت ابوبکر دلف سے شروع ہوتا ہے ان کا وصال ۳۳۴ھ میں ہوا اور پانچواں طبقہ حضرت سید بن اعرابی رحمہ اللہ سے آغازِ پذیر ہے جن کا وصال ۳۴۱ھ میں ہوا جبکہ عبادت گزار خواتین کا سلسلہ نامور خاتون حضرت رابعہ عدویہ بصریہ سے شروع کیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان بزرگ مردوں اور خواتین کا ایک ایک قول قابل عمل ہے، قابل ستائش ہے اور قربِ خدا ورسول ﷺ کا اہم ترین ذریعہ ہے۔ ان کے مطالعہ سے روح کو تسکین ملتی ہے اور عین اسلام کے مطابق زندگی گزارنے کے لئے راہیں کھلتی ہیں۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مرد وعورت کو بدنام آزادی کی بجائے یابند زندگی گزارنے کی توفیق ارزانی فرمائے جس سے آخرت میں سرخروئی حاصل ہو، ہم اپنا آپ سنوار سکیں اور لوگوں کو راہنمائی دے سکیں۔ آمین

حضرت مصنف کے حالات کے لئے استادزادۂ من حضرت صاحبزادہ محمد محبّ اللہ نوری مہتمم دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور شریف اوکاڑہ کو زحمت دی تھی جن کا قلم ماشاء اللہ صاف ستھرا ہے چنانچہ انہوں نے ازراہِ ارادہ عبادت و قربِ صوفیہ بہترین حالات قلم بند فرما دیئے ہیں جس پر میں اور برادرِ عزیز محمد محسن فقری سراپا سپاس ہیں۔

گدائے پیر سیال

شاہ محمد چشتی سیالوی انصاری عفی عنہ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مقدّمہ

ہر قسم کی تعریف دراصل اس اللہ کی ہوتی ہے جو ہر وقت' ہر دور' ہر گھڑی اور ہر لمحہ میں اپنی قدرت کے نشان اور عزت کے انوار ظاہر کر رہا ہے اور جس نے ہر دور میں کوئی نہ کوئی نبی بھیجا جو مخلوق کی راہنمائی کرتا رہا اور انہیں راہِ خدا پر لگاتا رہا' آخر کار اس نے نبیوں اور رسولوں کا یہ سلسلہ حضرت محمد پر ختم کر دیا' اللہ تعالیٰ آپ پر' تمام انبیاء اور اپنے رسولوں پر رحمتیں نازل فرماتا رہے۔ (آمین)

نبیوں کے بعد اس نے اولیاءِ کرام کا سلسلہ جاری رکھا جو ان کے امتیوں کو ان کے طریقے پر چلاتے رہے اور انہیں ان کی بتائی راہوں پر لگاتے رہے چنانچہ ایسا کوئی وقت نہیں گذرا جس میں کوئی' حق تعالیٰ کی طرف بلانے اور واضح دلائل کے ذریعے راہنمائی کرنے والا موجود نہ رہا ہو۔

پھر ہر دور میں اولیاءِ کرام کے کئی گروہ بنائے' چنانچہ ولی کے پیچھے ولی آتے ہیں جو اُن کے طریقوں پر چلتے اور اور ان کی راہوں کی پیروی کرتے رہے ہیں جن سے مرید حضرات راہِ راست سیکھ سکیں اور اللہ کو ایک ماننے والے تسلی میں رہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَوْ لَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ لِّيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ○ (سورۃ الفتح: ۲۵)

''اور اگر یہ نہ ہوتا کچھ مسلمان مرد اور کچھ مسلمان عورتیں' جن کی تمہیں خبر نہیں' کہیں' تم انہیں روند

Marfat.com

ڈالو تو تمہیں ان کی طرف سے انجانے میں کوئی مکروہ پہنچے تو ہم تمہیں ان کے قتال کی اجازت دیتے' ان کا یہ بچاؤ اس لئے ہے کہ اللہ اپنی رحمت میں داخل کرے جسے چاہے۔''

اور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: ''سب سے بہتر لوگ میرے دَور والے ہیں' پھر ان کے ساتھ ہی بعد میں آنے والے اور پھر ان کے بعد آنے والے۔''[1]

نیز یہ بھی ارشاد فرمایا: ''میری امت کا معاملہ اس بارش جیسا سمجھو جس کے بارے میں پتہ ہی نہیں چل سکتا کہ اس کا ابتدائی حصہ بہتر ہوتا ہے یا آخری۔''[2]

چنانچہ نبی کریم ﷺ نے یہ بتا دیا کہ آپ کی اُمت کے آخر میں آنے والے لوگ اولیاء اور ابدال حضرات سے خالی نہیں ہوں گے جن کا کام یہ ہوگا کہ آپ کی اُمت کو آپ کی ظاہری شریعت بتاتے رہیں اور اس کی حقیقت سے واقف رکھیں نیز باتوں باتوں میں یا خود عمل کر کے انہیں شریعت کے طریقوں اور ضروری مسائل پر عمل کرنے کا شوق دلاتے رہیں۔

دراصل یہ اولیاء حضرات' امتوں میں نبیوں اور رسولوں کے نائب ہوتے ہیں (رحمہم اللہ تعالیٰ)۔

یہی وہ لوگ ہیں جو توحید کے اصل مطلب جانتے ہیں' محدثین ہیں' سچی اور درست سوجھ بوجھ رکھتے ہیں' ستھرے طریقوں پر چلتے ہیں اور قیامت تک رسولوں کی راہوں پر چلتے رہیں گے۔

یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ سے یہ روایت ملتی ہے' آپ نے فرمایا تھا: ''میری امت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اخلاق و عادات اپنانے والے چالیس مرد ہر دور میں ملیں گے اور جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا تو ان کی روحیں قبض کر لی جائیں گی۔''[3]

میں نے اپنی کتاب ''کتاب الزھد'' میں صحابہ کرام' تابعین اور تبع تابعین کا ذکر ان کے دَور اور طبقوں میں بیان کیا ہے چنانچہ اس دوران ان میں سے ان صاحبِ حال لوگوں کا ذکر کر دیا ہے جو دنیا سے الگ تھلگ ہو کر کلام کرتے ہیں' توحید کی حقیقت سے واقف ہوتے ہیں اور تنہاء ہو کر رہنا جانتے ہیں' اسی دوران

۱۔ صحیح بخاری' مسلم شریف' ترمذی شریف' مسند امام احمد۔

۲۔ ترمذی شریف' مسند امام احمد' ابن حبان' فتح الباری' مجمع الزوائد' المطالب العالیہ' مشکوٰۃ' کشف الخفاء' تاریخ بغداد' الوار المنتشرہ۔

۳۔ اتحاف السادۃ المتقین' تاریخ اصبہان۔

Marfat.com

خیال آیا کہ میں بعد میں آنے والے حضرات کے حالات میں ایک کتاب لکھوں جس کا نام ''طبقات الصوفیہ'' رکھوں جسے صوفیہ کے آئمہ' مشائخ اور علماء کا بیان کرتے ہوئے پانچ حصوں میں تقسیم کروں چنانچہ میں ان کے ہر طبقے میں بیس مشائخ کا ذکر کرتا ہوں جن میں سے ہر ایک' ایک ہی دور میں امام ہو گذرا ہے یا ان کا دور قریب قریب تھا' میری کوشش یہ ہے کہ اپنی طاقت' کوشش اور ہمت کے مطابق' ان میں سے ہر ایک کی وہ کلام' عادات اور سیرت بیان کروں جس سے ان کے طریقہ' حال اور علم کا پتہ چل سکے۔

یہ کام میں نے اس وقت شروع کیا جب میں نے اپنے اس کام اور دیگر کاموں میں اللہ سے استخارہ کر لیا تھا چنانچہ اس میں میری کوشش اور ہمت کا قطعاً دخل نہیں ہے' میں اس کی بارگاہ میں درخواست کرتا ہوں کہ اس بارے میں' نیز ہر بھلے کام میں میری مدد فرمائے' اس کیلئے مجھے توفیق دے اور یہ کام کر گذرنے کی ہمت دے۔ اللہ تعالیٰ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ' آپ کی آل' صحابہ کرام اور ازواجِ مطہرات پر بے شمار رحمتیں فرمائے اور انہیں سلامت رکھے۔ (آمین)

Marfat.com

الطبقۃ الاولیٰ

صوفیہ کا پہلا طبقہ

① حضرت فضیل بن عیاض بن مسعود بن بشر تمیمی یربوعی خراسانی رحمہ اللہ (م ۱۸۷ھ)

آپ ''مرو'' کی جانب اس بستی میں رہتے تھے جس کا کام ''فندین'' تھا جیسا کہ ہمیں کوفہ میں یحییٰ بن محمد عکرمی نے بتایا تھا کہ آپ کے مرید ابراہیم بن اشعث نے یونہی ذکر کیا تھا چنانچہ کہتے ہیں' میں نے مصر میں حسین بن محمد بن فرردق کو کہتے سنا' انہوں نے کہا: میں نے احمد بن حموک سے سنا' انہوں نے کہا: میں نے نصر بن حسین بخاری سے سنا' وہ کہتے ہیں: میں نے ابراہیم بن اشعث سے سنا تھا' وہ اس بات کا ذکر کر رہے تھے۔

حضرت ابراہیم بن شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتاتے ہیں کہ آپ کی پیدائش سمرقند میں ہوئی اور ابیورد میں پرورش پائی۔ (تاریخ کبیر وغیرہ)

یونہی میں نے احمد بن محمد' انہوں نے ابراہیم بن نصر ضبی سے سمرقند میں' انہوں نے محمد بن علی اور انہوں نے ابراہیم بن شماس سے سنا' وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت فضیل بن عیاض سے سنا' فرما رہے تھے: میں سمرقند

Marfat.com

میں پیدا ہوا اور ابیورد میں پرورش پائی۔

میں نے ابو محمد سمرقندی سے سنا' انہوں نے سراج سے' انہوں نے جوہری سے سنا جن کے مطابق حضرت فضیل بن عیاض کے لڑکے ابو عبیدہ نے بتایا' میرے والد فضیل بن عیاض بن مسعود بن بشر ابو علی (بنو یربوع کی شاخ بنو تمیم سے تعلق تھا) سمرقند میں پیدا ہوئے اور ابیورد میں پرورش پائی جبکہ اس سے قبل کوفہ کے رہنے والے تھے۔

حضرت عبداللہ بن محمد بن حارث کہتے ہیں کہ حضرت فضیل بن عیاض اصل میں بخارا کے رہنے والے تھے۔ واللہ اعلم' سالِ وفات محرم ۱۸۷ھ ہے اور حدیث کی سند میں شامل ہیں۔

اقوال زریں

- حضرت فضیل بن عیاض' حضرت منصور سے' وہ ابراہیم سے' وہ علقمہ سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا سے فرمایا تھا: اے دنیا! میرے اولیاء کے ہاں سے گذرتے وقت ان کے لئے ایسی میٹھی نہ ہو جانا کہ انہیں کسی آزمائش میں ڈال دو۔
- حضرت فضیل بن عیاض فرماتے تھے کہ بدعتی شخص کے پاس بیٹھنے والے کو دانائی نہیں دی جاتی۔
- حضرت مردویہ صائغ ہی بتاتے ہیں کہ حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا کہ آخری دور میں ایسے لوگ ہوں گے جو ظاہر پرستوں کے بھائی بنیں گے لیکن بھیدوں والوں (اولیاء) کے دشمن ہوں گے۔
- حضرت فضیل بن عیاض ہی کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے سب سے زیادہ حقدار وہ لوگ ہوتے ہیں جو اللہ کی پہچان رکھا کرتے ہیں۔
- حضرت فضیل ہی فرماتے ہیں کہ جس کے پاس قرآن کے علم کی دولت ہے' انہیں مخلوق اور خلیفوں (حکمرانوں) سے کوئی غرض نہیں رکھنی چاہیے' مخلوق کو چاہئے کہ اپنی غرضیں اس سے پوری کریں۔
- آپ ہی فرماتے ہیں: ہمارے ہاں کسی کی جان پہچان نہ تو زیادہ روزے رکھنے سے ہوتی ہے اور نہ ہی زیادہ نمازیں پڑھنے سے' ہمارے ہاں تو جان کا نذرانہ پیش کرنے' دل کی سلامتی اور اُمت کی خیر خواہی

Marfat.com

کرنے سے ہوتی ہے۔ (حلیہ' طبقات الاولیاء)

- حضرت فضیل فرماتے ہیں: سچائی اور حلال شے کی تلاش سے بڑھ کر کوئی ایسی شے نہیں جس سے لوگوں میں خوبصورتی پیدا ہو سکے۔
- آپ ہی کا فرمان ہے کہ دنیا سے الگ تھلگ ہو جانے کی اصل غرض اللہ تعالیٰ کی خوشی حاصل کرنا ہوتا ہے۔
- آپ کا ارشاد ہے: جسے لوگوں کی پہچان ہو جائے' وہ چین اور آرام میں رہے گا۔
- آپ فرماتے ہیں: میں خوشی کے دنوں میں کسی شخص کے بھائی چارے کو اچھا نہیں سمجھتا' میرے خیال میں جب تم اس پر ناراضگی کرو تو اس وقت اس کے بھائی چارے کو اچھا سمجھا جائے گا۔
- حضرت عبداللہ بن خبیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت فضیل نے فرمایا تھا: قاری (علم قرآن والوں) حضرات سے دور رہا کرو کیونکہ اگر وہ تم سے محبت کریں گے تو تمہاری ایسی تعریف کریں گے جو تم میں موجود نہ ہو اور اگر تم سے ناراض ہوں گے تو تمہارے خلاف گواہی دیں گے جو مان لی جائے گی۔
- حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت فضیل بن عیاض سے تواضع اور عاجزی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ حق تعالیٰ کے سامنے جھکا کرو اور اسی کے سامنے سرِ نیاز جھکاؤ اور جس کی طرف سے بھی حق بات سنو' قبول کیا کرو۔
- حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا: میں ایسی بیماری کی خواہش رکھتا ہوں جس میں میری بیمار پرسی کرنے والا کوئی نہ ہو۔
- حضرت ابراہیم بن اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے کہا: (لوگو) تم میں دو ایسی عادتیں پائی جاتی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ تم جاہل ہو' خوشی کے موقع کے علاوہ ہنس پڑنا اور جاگے بغیر صبح تک سوتے رہنا۔
- حضرت فضیل فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کیلئے زبانی تو محبت اور خلوص کا اظہار کرتا ہے لیکن دل میں اس کے خلاف دشمنی اور کینہ رکھتا ہے تو اللہ اس پر لعنت کرتے ہوئے اس کو کانوں سے بہرا

Marfat.com

کر دیتا ہے اور اس کے دل کی آنکھیں اندھی کر دیتا ہے۔

- حضرت فضیل ہی اللہ تعالیٰ کے فرمان:

اِنَّ فِیْ هٰذَا لَبَلَاغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ○ (انبیاء:۱۰۶)

''بے شک یہ قرآن کافی ہے عبادت والوں کو۔''

کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہاں عٰبِدِیْنَ سے مراد وہ لوگ ہیں جو پانچوں نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

- آپ فرماتے ہیں کہ پوری برائی گھر میں رکھی گئی ہے جو دنیا سے پیار کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جبکہ پوری بھلائی بھی گھر ہی میں رکھی گئی ہے لیکن یہ دنیا سے الگ تھلگ ہو جانے پر ملتی ہے۔
- آپ ہی نے فرمایا تھا: جو شرارت کرنے سے رک جائے تو اس کا کوئی موقع خوشی سے خالی نہ ہوگا۔
- آپ نے فرمایا: تین عادتیں وہ ہیں جن سے دل میں سختی پیدا ہوتی ہے: زیادہ کھانا' زیادہ سونا اور باتیں زیادہ کرتے رہنا۔
- آپ نے فرمایا: بہترین عمل وہ ہوتا ہے جو پوشیدہ طور پر کیا جائے' یہ اس سے شیطان کو روکے رکھے گا اور دکھلاوے سے دور کر دے گا۔ (دکھلاوا نہیں بنے گا)۔
- آپ نے فرمایا: کسی نعمت کا شکر یہ ہوتا ہے کہ تم اسے بیان کر دیا کرو۔
- فرمایا: اللہ تعالیٰ کو اس کے علاوہ کوئی بات پسند نہیں کہ وہ پرہیز گاروں کی روزی وہاں سے بھیجے جہاں سے ان کے خواب و خیال میں نہ ہو۔
- آپ ہی نے فرمایا: ایسے شخص کے عمل کی کوئی حیثیت نہیں جس کی وہ نیت ہی نہ کرے اور جو کسی کام سے ثواب کا ارادہ نہیں رکھتا' اسے اجر کیا ملے گا؟
- آپ نے یہ بھی فرمایا تھا: وہ شخص نہایت بہتر ہوتا ہے جو لوگوں میں رہنے سے باز آئے' اپنے پروردگار سے انس و محبت رکھے اور خطائیں کرنے پر رویا کرے۔

Marfat.com

② حضرت ابوالفیض ذوالنون بن ابراہیم مصری رحمہ اللہ (م ۲۴۵ھ)

آپ کا نام ثوبان بن ابراہیم بھی ملتا ہے' ذوالنون لقب تھا جبکہ فیض بن ابراہیم بھی لکھا ملتا ہے۔

حضرت حسین بن احمد ماذرائی کہتے ہیں کہ حضرت ابوعمر کندی نے اپنی کتاب ''اعیان الموالی'' میرے سامنے پڑھی تو اس میں حضرت ذوالنون بن ابراہیم اخمیمی کا ذکر بھی تھا' آپ قریش کے غلام تھے اور آپ کے والد ابراہیم ''نوبہ'' سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کا وصال ۲۴۵ھ کو ہوا تاہم یہ بھی کہتے ہیں کہ ۲۴۸ھ کو ہوا۔

آپ سے حدیث کی روایت بھی ملتی ہے۔

- حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ' حضرت لیث بن سعد' وہ نافع اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ دنیا مومن کے لیے تو قید خانہ اور کافر کیلئے جنت ہوتی ہے۔
- حضرت ابراہیم بن یونس فرماتے ہیں' میں نے حضرت ذوالنون رحمہ اللہ سے سنا' فرمایا تھا: دیکھو! کہیں معرفت کا دعویٰ نہ کر بیٹھنا' زہد و عبادت کو کاروبار نہ سمجھنا یا پھر ایسے نہ ہو کہ اپنی عبادت پر بھروسہ کرنے لگو۔
- حضرت ذوالنون رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کونسا پردہ زیادہ خفیہ اور شدید شمار ہوتا ہے؟ (جس کے ذریعے ایک مرید' اللہ سے پردے میں رہے) آپ نے فرمایا: اپنے نفس پر نگاہ ڈالنا اور اس کے بارے میں سوچ بچار کرنا۔
- حضرت محمد بن سعید خوارزمی کہتے ہیں' حضرت ذوالنون رحمہ اللہ سے جب محبت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: اصل محبت یہ ہے کہ تم اس چیز سے پیار رکھو جو اللہ کو پسند ہے' اس چیز سے بغض رکھو جو اللہ کو

Marfat.com

بری لگتی ہے' ہر بھلائی کا کام کرو' ہر اس چیز کو چھوڑ دو جو اللہ کو ملنے سے روکاوٹ بنتی ہے' اللہ کے بارے میں کسی چیز سے ذرہ بھر بھی خوف نہ رکھو لیکن مومنوں پر مہربان رہو' کافروں سے سختی برتو اور دین کے معاملے میں رسولِ اکرم ﷺ کی فرمانبرداری کرتے رہو۔

- حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو شخص میری فرمانبرداری کرے' میں اس کا دوست بن جاتا ہوں' وہ مجھ پر بھروسہ کیا کرے اور مجھے حکم کرے کیونکہ میری عزت کی قسم' اگر وہ مجھ سے چاہے کہ میں دنیا کو ختم کر دوں تو اس کی خاطر میں یہ بھی کرنے کو تیار ہوں گا۔
- حضرت عبداللہ بن محمد بن میمون نے بتایا کہ میں نے حضرت ذوالنون رحمہ اللہ سے صوفی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا: صوفی وہ ہوتا ہے کہ بولے تو اس کی بناء پر حقائق کھلتے جائیں اور اگر وہ چپ ہو جائے تو اس کی طرف سے اس کے اعضاء بولیں اور مشکلات دور کرتے جائیں۔
- حضرت ذوالنون رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کے ساتھ انس و محبت کی نشانی یہ ہوتی ہے کہ اللہ کے لئے دل صاف ہوتا ہے اور اللہ کے ساتھ گہرا تعلق یہ ہوتا ہے کہ اس کے سوا ہر چیز سے تعلق توڑا ہوا ہو۔
- حضرت سعید بن عثمان خیاط کہتے ہیں کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: جس شخص کا خیال یہ ہو کہ وہ عاجزی سے کام لے تو اپنے دل کو عظمت کی طرف لگانا ہوگا کیونکہ یوں وہ ڈھل کر صاف ہو جائے گا اور جو اللہ کی بادشاہی دیکھے' اس کے دل سے بادشاہی خیالات نکل جائیں گے کیونکہ اللہ کے دبدبے کے سامنے سب دل فقیر ہوتے ہیں۔
- حضرت سعید بن عثمان بتاتے ہیں کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے طبیب (علاج کرنے والا) سے زیادہ جاہل کوئی نہیں دیکھا کیونکہ وہ نشہ کی حالت میں نشہ والے کا علاج کرتا ہے حالانکہ اس کے نشہ کی کوئی دواء نہیں ہوتی جس سے اسے آرام آجائے' اسے توبہ کرنی چاہئے۔
- حضرت ذوالنون رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے تنہائی سے بڑھ کر خلوص کی تلاش پر ابھارنے والی کوئی شے نہیں دیکھی کیونکہ جب کوئی تنہائی میں ہوتا ہے تو اللہ کے علاوہ کسی شے کی طرف نگاہ نہیں کرتا اور

Marfat.com

جب وہ اللہ کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھتا تو اسے اللہ کے حکم کے سوا کوئی چیز ہلا نہیں سکتی اور جو تنہائی پسند کرتا ہے تو اس کا تعلق سیدھا خلوص کے ساتھ ہو جاتا ہے تو وہ سچائی کے بڑے دامن کو تھام لیتا ہے۔

- حضرت ذوالنون رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کے ساتھ محبت کی نشانی یہ ہوتی ہے کہ ایسا شخص حبیب اللہ ﷺ کے اخلاق، کاموں، آپ کے حکم اور آپ کے طریقوں پر چلنے میں فرمانبرداری دکھاتا ہے۔
- حضرت ذوالنون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب دل میں یقین صحیح طور پر پیدا ہو جاتا ہے تو اس میں صحیح خوف تبھی پیدا ہوتا ہے۔
- حضرت سعید بن عثمان نے فرمایا کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے مجھے یہ شعر سنائے تھے ؎

''میں خود تو مر جاؤں گا لیکن تجھ سے میری محبت ختم نہ ہوگی اور میں تمہاری سچی محبت میں اپنی خواہش پوری نہیں کروں گا۔

تمام آرزوؤں میں میری آرزو یہ ہے کہ تو خود میری آرزو ہے اور جب میں محتاج ہوتا ہوں تو مکمل طور پر تو ہی غنی دکھائی دیتا ہے۔

میرا سوال تجھی سے ہوتا ہے اور میں صرف تجھے دیکھتا ہوں، میری خواہشات تو ہی پوری کرنے والا ہے اور دل میں تو ہی سمایا ہوا ہے۔

میرے دل نے تیرے بارے میں وہ کچھ برداشت کیا ہے جسے میں بتا نہیں سکتا خواہ تیرے بارے میں میری بیماری لمبی ہو جائے یا مجھے نقصان ہوتا رہے۔

تیرے بارے میں میرے پنجر میں وہ کچھ ہے جو تو جانتا ہے اور جسے کوئی بھی نہ تو اپنے گھر والوں کو بتا سکتا ہے اور نہ ہی پڑوسیوں کو۔

تیری وجہ سے میری انتڑیوں میں ایسی بیماری لگی ہے جس نے ہوش بھلا دیئے ہیں، میرا سہارا نہیں رہا اور دل پریشان ہے۔

مجھے اپنے ہاں سے معافی دیدے جس کی وجہ سے مجھ میں زندگی رہے اور ایسی آسانی سے میری مدد فرما جو میری تنگی دور کر دے۔''

Marfat.com

- حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر میں دعا کیلئے دونوں ہاتھ تیری طرف پھیلاؤں تو مجھ بھولے ہوئے کو تو کب تک کافی ہوگا' کیا میں تم سے اپنے کئے کی بناء پر اُمید توڑ لوں' میرے لئے تجھ سے یہی سوال کافی ہے کہ تو میرے حال کو جان لے۔
- حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کے قرب کا دعویٰ کرنے والا ہر شخص اپنے دعوے کی وجہ سے حق تعالیٰ کا مشاہدہ کرنے سے پردے میں ہے کیونکہ حق تعالیٰ اہلِ حق کا مشاہدہ کرتا ہے کیونکہ اللہ ہی حق ہے' اور اس کا فرمان حق ہے' دعویدار کو یہ ضرورت نہیں کہ حق تعالیٰ کے مشاہدے میں دعویٰ کرے البتہ جب وہ اس سے غائب ہو تو یہ دعویٰ کر سکتا ہے کیونکہ دعویٰ وہی کیا کرتے ہیں جو پردے میں ہوں۔
- حضرت ذوالنون رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص مخلوق سے محبت رکھے تو گویا اس نے فرعونوں کے بستر پر جگہ بنالی' جس نے اپنے نفس کو نہیں دیکھا تو گویا اس میں خلوص آ گیا اور جو شخص چیزوں میں سے صرف اسی ذات کو دیکھے تو اسے یہ پرواہ نہ ہوگی کہ اس سے کم تر چیزیں اس کے ہاتھ سے نکل گئیں۔
- حضرت یوسف بن حسین کہتے ہیں کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: سچائی' اللہ کی اس زمین میں گویا تلوار ہوتی ہے' وہ جس پر چلائی جائے' اسے کاٹ کر رکھ دیتی ہے۔
- حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: جو اپنے عمل کے ذریعے خوبی دکھائے' اسکی نیکیاں برائیاں بن جائیں گی۔
- حضرت یوسف بن حسین کہتے ہیں' حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تم پہلے ہی قدم سے اللہ کی خواہش رکھو گے تو اسے پا ہی لو گے نیز اسے جان لو گے۔
- حضرت ذوالنون رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ سے انس و محبت کی کم از کم منزل یہ ہوتی ہے کہ اگر انسان کو آگ میں ڈال دیا جائے تو وہ اپنے مقصد سے پیچھے نہ ہٹے۔
- حضرت ابن البرقی فرماتے ہیں کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ سے انس و محبت رکھنا گویا ایک ابھرنے والا نور ہوتا ہے لیکن مخلوق سے رکھی محبت و انس یقینی غم ہوتا ہے۔
- حضرت یوسف بن حسین فرماتے ہیں کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی

Marfat.com

ہیں جنہوں نے اللہ سے ڈر کر گناہ ترک کرنے کے بعد اللہ کے کرم سے حیاء وشرم کی بناء پر گناہ چھوڑ دیا ہوتا ہے چنانچہ ان حالات میں اگر وہ فرمادے کہ جو چاہو کرو' میں گناہ کی وجہ سے تمہیں نہیں پکڑوں گا تو اس سے حیاء اور گناہ چھوڑنے کی وجہ سے اللہ کا کرم اور زیادہ ہو جاتا ہے لہٰذا اگر تم ایک آزاد کریم اور شکر گزار ہو تو اس کے ڈرانے کے باوجود گناہ کیسے کر سکو گے۔

- حضرت ذوالنون رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ سے خوف تمہارے عمل کا نگران ہوتا ہے جبکہ اس سے امید مشقتوں کے ساتھ ساتھ ہوتی ہے۔
- حضرت ذوالنون رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ سے مانگنا ہو تو فقیری کی زبان میں مانگا کرو' زور دے کر نہ مانگا کرو۔
- حضرت علی بن عبداللہ کرخی فرماتے ہیں کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کے بارے میں سوچ بچار عبادت کی ابتداء ہوتی ہے' خواہشاتِ نفسانی کے پیچھے پڑنا' بیکار خواہشات کی علامت ہے جبکہ اللہ پر بھروسے کی علامت یہ ہے کہ انسان کسی بھی قسم کا طمع ولالچ نہ رکھے۔
- حضرت یوسف بن حسین فرماتے ہیں کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک فقیر شخص میرا دوست تھا' وہ فوت ہو گیا تو میں نے اسے خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ اللہ نے تمہارے ساتھ کیا برتاؤ فرمایا؟ اس نے کہا: مجھ سے اس نے فرمایا ہے کہ میں نے تمہیں اس لئے بخش دیا ہے کہ تم ان کمینے دنیا داروں کی طرف روٹی مانگنے جاتے تھے اور تمہیں اس کے لئے روٹی ملنے سے پہلے کئی بار جانا پڑتا تھا۔
- حضرت ابوالفضل عباس بن حمزہ فرماتے ہیں کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: پہلے یہ ہوتا تھا کہ اہلِ علم آدمی علم کی وجہ سے دنیا سے ناراض ہوتا اور اسے چھوڑ دیتا تھا لیکن آج یہ حالت ہے کہ آدمی اپنے علم کی وجہ سے دنیا کے ساتھ محبت رکھتا اور اسے تلاش کرتا پھرتا ہے یونہی اس سے پہلے آدمی کے علم پر مال ایک بوجھ بنا ہوتا تھا لیکن آج آدمی اپنے علم کے ذریعے مال کماتا پھرتا ہے' پھر علم والے کے ظاہر و باطن میں نیکی کی زیادتی دکھائی دیتی تھی جبکہ آج یہ حالت ہے کہ بہت سے علم والوں کے ظاہر و باطن میں فساد پیدا ہو چکا ہے۔

Marfat.com

- حضرت یوسف بن حسین فرماتے ہیں کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایک عارف کی حالت یہ ہوتی ہے کہ روزانہ وہ زیادہ خوف زدہ ہوتا جاتا ہے کیونکہ ہر گھڑی وہ اللہ کے قریب ہوتا جاتا ہے۔
- حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: اے مرید لوگو! تم میں سے جو راہِ خدا پر چلنا چاہتا ہے' وہ علماء سے ملتے وقت جاہل بنا کرے' دنیا کو ترک کرنے والوں سے ملنے کی خواہش کرے اور جب معرفت خدا رکھنے والوں سے ملے تو زبان بند رکھا کرے۔
- حضرت عباس بن حمزہ فرماتے ہیں کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک عارف شخص ہر وقت ایک حالت پر نہیں رہتا' وہ اپنی ہر حالت میں اپنے پروردگار کی طرف متوجہ رہتا ہے۔

③ حضرت ابواسحاق ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ (۱۶۶ھ)

آپ بلخ کے رہنے والے تھے' شہنشاہوں اور کھاتے پیتے گھرانوں سے تعلق تھا' آپ شکار کو نکلے تو ہاتف غیبی نے آواز دی اور آپ کو غفلت کی زندگی سے چوکنا کیا چنانچہ دنیا کی زیب و زینت ترک کر کے دنیا کو چھوڑنے والے پرہیز گاروں میں شامل ہو گئے' آپ مکہ کو روانہ ہو گئے جبکہ حضرت سفیان ثوری اور فضیل بن عیاض بھی ہمراہ تھے۔ وہاں سے شام چلے گئے اور اپنے ہاتھوں کی کمائی کھاتے رہے' وہیں فوت ہوئے۔ حدیث کی سند میں شامل تھے چنانچہ حدیث کی ایک روایت میں ہے: حضرت بقیہ نے بتایا' حضرت ابراہیم بن ادھم نے حضرت ادھم بن منصور سے' انہوں نے حضرت سعید بن جبیر سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے پگڑی کے پیچ پر سجدہ فرمایا تھا۔ (حلیۃ الاولیاء' سنن بیہقی شریف وغیرہ)

- حضرت ابراہیم بن بشار فرماتے ہیں کہ میں شام میں حضرت ابراہیم بن ادھم کے پاس رہا' میرے علاوہ حضرت ابو یوسف غسولی اور حضرت ابوعبداللہ سنجاری بھی تھے' میں نے عرض کی: اے ابواسحاق! اپنے

Marfat.com

ابتدائی حالات تو بتایئے کہ کیا کچھ ہوا؟ انہوں نے بتایا: میرے والد خراسان کے بادشاہوں میں تھے میں جوان تھا چنانچہ شکار کو نکلا' اپنے گھوڑے پر سوار تھا' میرے ساتھ ایک کتا بھی تھا' میں ایک خرگوش یا لومڑی کے پیچھے ہولیا' ابھی میں اسے تلاش کر ہی رہا تھا کہ اس غیبی ہاتف نے مجھے آواز دی جسے میں نے دیکھا نہیں' اس نے کہا: اے ابراہیم! تجھے اس مقصد کیلئے پیدا کیا گیا ہے یا تمہیں ایسے کام کرنے کا حکم ملا ہے؟ میں خوفزدہ ہو کر کھڑا ہو گیا اور پیچھے مڑ آیا' کچھ دیر بعد گھوڑے کو پھر ایڑی لگائی تو ویسے ہی ہوا' تین بار ایسا ہوا' اسی دوران گھوڑے کی زِین سے ہاتف نے کہا: بخدا نہ تو تم اس مقصد کے لئے پیدا کئے گئے ہو اور نہ ہی تمہیں ایسے کام کرنے کا حکم ملا ہے۔

حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا: میں گھوڑے سے نیچے اتر آیا' اسی دوران میرے والد کا چرواہا ملا جو بکریاں چرا رہا تھا' میں نے اس سے اون کا بنا جبّہ لے کر پہن لیا اور گھوڑا اسے دے دیا' سامان بھی اسے دے دیا اور خود مکہ کی طرف روانہ ہو گیا۔

ابھی میں جنگل ہی میں چلا جا رہا تھا کہ چلے جانے والے ایک شخص سے ملاقات ہو گئی' اس کے پاس نہ تو کوئی برتن تھا اور نہ ہی کچھ کھانے کو تھا۔ شام ہوئی اور اس نے نماز مغرب پڑھ لی تو ہونٹوں میں کچھ پڑھا جسے میں سمجھ نہ سکا' یکا یک دیکھا تو میرے پاس ایک برتن تھا جس میں کھانا اور دوسرے برتن میں پینے کی چیز تھی' میں نے کھا پی لیا' کئی دن تک یونہی ہوتا رہا' پھر اس نے مجھے اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم بتایا اور غائب ہو گیا چنانچہ میں اکیلا رہ گیا۔

اسی دوران ایک دن ایسا ہوا کہ اکیلے پن کی وجہ سے مجھے خوف سا لگا چنانچہ میں نے اس سلسلے میں اللہ سے دعا کی تو یکا یک ایک آدمی دکھائی دیا جس نے کمر سے مجھے پکڑ کر کہا: مانگو کیا مانگتے ہو؟ جو مانگو گے' ملے گا' میں اس کی بات سے سہم سا گیا' اس پر اس نے کہا: ڈرنے اور خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں' میں تمہارا بھائی خضر ہوں' وہ میرے بھائی حضرت داؤد علیہ السلام تھے جو تمہیں اسمِ اعظم بتا گئے ہیں' اگر تمہارے اور کسی کے درمیان کوئی دشمنی ہو تو اس اسم کے ذریعے اس کے خلاف بددعا نہ کرنا ورنہ اس کی دنیا و آخرت برباد ہو جائے گی ہاں اللہ سے یہ دعا کرو کہ وہ تمہارے دل کو دلیر کرے' تمہاری کمزوری دور کر دے' تمہاری اداسی ہٹا دے اور ہر وقت تمہارے

Marfat.com

شوق میں اضافہ کرتا رہے۔ یہ کہہ کر وہ مجھے وہیں چھوڑ کر چلے گئے۔

❁ حضرت عثمان بن عمارہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے اسکندریہ میں رہنے والے ایک آدمی کے بارے میں بتایا جسے اسلم بن یزید جہنی کہتے تھے کہ میں اسکندریہ میں اس سے ملا تو اس نے مجھ سے کہا: اے لڑکے! تم کون ہو؟ میں نے کہا کہ خراسان کا رہنے والا ہوں' اس نے پوچھا: تم نے دنیا کو کس وجہ سے چھوڑ دیا ہے؟ میں نے کہا: اس میں رہتے ہوئے عبادت کرنے کیلئے چھوڑا ہے اور اللہ سے ثواب حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اس پر اس نے کہا: اللہ سے ثواب کی امید ایک آدمی کیلئے اس وقت تک پوری نہیں ہو پاتی جب تک وہ اپنے آپ کو صبر کا عادی نہ بنا لے۔ اتنے میں اس کے ساتھ والا آدمی بولا: یہ صبر کیا ہوتا ہے؟ اس پر اس نے کہا: صبر کا کم از کم درجہ یہ ہے کہ انسان اپنے دل کو مشکلات سے مقابلہ کیلئے تیار کرے۔

آپ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے اس سے پوچھا: اور کیا کرنا چاہئے؟ اس نے کہا کہ جب انسان مشکلات برداشت کرنے کے قابل ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ایک عظیم نور پیدا فرما دیتا ہے۔ میں نے پوچھا: وہ نور کیسا ہوتا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ اس کے دل میں چراغ کا کام دیتا ہے جس کے ذریعے وہ حق اور باطل میں فرق سمجھ سکتا ہے اور قرآن میں سے ناسخ و متشابہ آیات کا پتہ لگا لیتا ہے۔

میں نے کہا کہ یہ تو ربّ العالمین کے اولیاء کی علامت ہوتی ہے۔ اس پر اس نے استغفر اللہ پڑھا اور کہا: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما نے ٹھیک ہی کہا تھا کہ دانائی اور حکمت نااہل لوگوں کو نہ دیا کرو کیونکہ ایسے میں اسے ضائع کر دو گے اور اہل لوگوں کو دینے سے رُک نہ جاؤ کیونکہ یہ ظلم ہوگا۔

میں نے غور سے اس کی طرف دیکھا' پھر میں نے اور اس کے ساتھیوں نے اس سے کچھ کہنے کی درخواست کی تو ہماری اس خواہش پر اس نے کہا: اے لڑکے! یاد رکھو' جب بھی نیک اور پاک لوگوں کے پاس بیٹھو تو اس بات کا خیال رکھو کہ کہیں انہیں ناراض نہ کر لو کیونکہ ان کی ناراضگی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بھی ناراض ہو جایا کرتا ہے نیز ان کی خوشی کی وجہ سے وہ خوش ہو جاتا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ دانا لوگ ہی تو عالم ہوتے ہیں اور لوگ جب اللہ سے ناراضگی مول لئے ہوتے ہیں' وہ اس سے راضی ہوتے ہیں' یہی وہ لوگ ہیں جو قیامت کے دن

Marfat.com

نبیوں اور صدیقوں کے بعد اللہ کے ساتھ بیٹھے ہوں گے۔ اے لڑکے! میری یہ بات یاد رکھنا اور اسے پلّے باندھ لینا' حوصلہ سے کام لینا' جلد بازی نہ کرنا کیونکہ مشکلات برداشت کرنے پر انسان میں حوصلہ اور حیاء پیدا ہوتا ہے جبکہ بے وقوفی میں سب کچھ بکھر جاتا اور شامت پڑتی ہے۔

یہ سن کر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور میں نے کہا: بخدا مجھے والدین کی جدائی اور مال و دولت سے علیحدگی صرف اس وجہ سے کرنا پڑی کہ میں اللہ کیلئے شرافت پسند کروں اور اس کے ساتھ ساتھ دنیا میں رہتے ہوئے اس سے علیحدہ ہو جاؤں اور اللہ سے لَو لگاؤں۔

اس کے بعد انہوں نے کہا کہ کہیں بخیل نہ بن جانا۔ میں نے پوچھا: یہ بخیلی کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا: اہلِ دنیا کے نزدیک بخیلی یہ ہے کہ آدمی اپنے مال میں بخیلی کرے اور آخرت والوں کے نزدیک بخیلی یہ ہے کہ انسان اللہ کے مقابلے میں اپنے نفس کو بچاتا پھرے۔ غور سے سن لو: جب ایک بندہ اپنا آپ اللہ کے لئے قربان کرنے کو تیار ہوتا ہے تو وہ اس کے دل میں ہدایت اور پرہیز گاری ڈال دیتا ہے نیز اُسے سکون اور عزت و وقار دیتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ کامل علم بھی عطا فرماتا ہے' اس کے بعد اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں جبکہ وہ اپنی ان آنکھوں سے یہ دروازے کھلتے ہوئے دیکھ رہا ہوتا ہے خواہ وہ اس دوران دنیا کے کسی راستے ہی میں گرا ہوا کیوں نہ ہو۔

یہ سن کر ان کے ساتھیوں میں سے ایک نے کہا: اسے خوب ماریئے کیونکہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس کو بچپن ہی میں ولی بنا دیا گیا ہے۔ اس پر اس شیخ نے اپنے ساتھیوں کی اس بات پر تعجب کیا چنانچہ مجھ سے کہا: اے لڑکے! دیکھو' آئندہ تمہاری ملاقات نیک لوگوں سے ہونے والی ہے' تم ان کے سامنے ایسی مٹی بن جایا کرنا جسے وہ اپنے قدموں تلے لتاڑ دیں خواہ وہ تمہیں مارا پیٹا کریں' گالیاں دیں' دھکے ماریں اور برا بھلا کہیں اور جب وہ تمہارے ساتھ یہ برتاؤ کریں تو اپنے دل میں غور و فکر کرنا کہ کہاں سے چلے ہو' کیونکہ جب ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا اور ان بزرگوں کے دل تمہاری طرف پھیر دے گا۔

یقین رکھو کہ جب کسی بندے کو نیک لوگ چھوڑ دیں اور پرہیز گار اس کے ساتھی نہ رہیں' دنیا سے الگ تھلگ رہنے والے لوگ اس پر ناراض ہوں تو یہ بھی اللہ کی طرف سے ایک سزا ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ اسے دیتا

Marfat.com

ہے اور جب وہ خود اسے سزا دینا چاہتا ہے تو ایسے لوگوں کے دل اس کے خلاف کر دیتا ہے' اگر وہ اللہ سے سر پھیرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں گمراہی بھر دیتا ہے اور اسے روزی سے محروم کر دیتا ہے' اہل وعیال اس پر ظلم کرتے ہیں' فرشتے اس پر ناراض ہوتے ہیں اور رسول ﷺ اس کی طرف سے توجہ ہٹا لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ جس وادی میں اسے دھکیلنا چاہے' دھکیل دیتا ہے۔

حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں کوفہ اور مکہ کے درمیان چلتے ہوئے ایک آدمی سے ملا' دیکھا تو رات ہونے پر اس نے دو لمبی رکعتیں پڑھیں' پھر پست آواز سے بات کی جو صرف اسے سنائی دیتی تھی' اسی دوران کھانے کا ایک بھرا پیالہ اچانک اس کی داہنی طرف رکھا تھا نیز پانی کا ایک لوٹا بھی تھا' اس شخص نے کھانا کھایا اور مجھے بھی کھلایا۔

یہ سن کر وہ بوڑھا شیخ رو پڑا اور اس کے اردگرد والے بھی رونے لگے' پھر کہا: اے بیٹے! (یا کہا اے بھائی) وہ شخص میرے بھائی داؤد تھے جو بلخ کی اوپر والی جانب اس بستی میں رہتے ہیں جسے ''باردہ طیبہ'' کہتے ہیں' اس علاقے کو حضرت داؤد علیہ السلام کے وہاں رہنے پر فخر ہے تو اے لڑکے! انہوں نے تمہیں کیا کہا تھا اور کیا سکھایا تھا؟

میں نے بتایا کہ انہوں نے مجھے اسمِ اعظم سکھایا تھا' شیخ نے پوچھا: وہ کیسے تھا تو میں نے کہا: یہ میرے لیے مشکل ہے کہ اسے زبان سے ادا کر سکوں کیونکہ ایک مرتبہ میں نے اس کے ذریعے اللہ سے کچھ مانگنا چاہا تو یکا یک ایک آدمی نے مجھے پکڑ کر کہا: مانگو' جو مانگو گے' ملے گا چنانچہ اس نے مجھے خوفزدہ کر دیا' پھر کہا: ڈرنے کی ضرورت نہیں' میں تمہارا بھائی خضر ہوں' میرے داؤد بھائی نے تمہیں یہ اسم سکھایا ہے لہٰذا نیک کام کے علاوہ اس کے ذریعے کوئی دعا نہ کرنا اور پھر کہا: اے لڑکے! اس دنیا میں زاہد لوگوں نے اللہ کی رضا کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا ہے اور اس سے محبت کرنے کو چادر بنایا ہوا ہے جبکہ شرافت کو اپنے لئے ایک علامت بنا لیا ہے چنانچہ ان پر اللہ کا ایسا فضل وکرم ہوا ہے جو دوسروں پر نہیں ہے۔ یہ کہہ کر وہ میرے ہاں سے چلے گئے تاہم یہ سن کر اس شیخ کو مجھ پر بڑا تعجب ہوا اور پھر وہ کہنے لگے: اللہ تعالیٰ تم جیسوں اور تمہارے پیچھے چلنے والوں کو جلد مرتبے دے گا۔

پھر انہوں نے کہا: اے لڑکے! ہم نے تمہیں بہت کچھ دے دیا ہے' تمہیں تیار کر کے خوب تعلیم دے دی

Marfat.com

ہے' اس کے بعد کسی نے کہا: جب تم نے پیٹ ہی بھر لیا تو جاگنے کی خواہش کیسی؟' سوتے رہتے ہو تو پھر غم کیسا؟' دنیا کی خواہش ہے تو اللہ سے خوف کا کیا معنٰی؟ مخلوق سے دوستی رکھے ہوئے ہو تو اللہ سے دوستی کا کیا مطلب؟ پرہیزگاری اگر چھوڑ بیٹھے ہو تو حکمت و دانائی کہاں سے آئے گی؟ جب تم ظلم کرنے پر تلے ہو تو تمہارے کام کیسے درست ہوں گے؟ تم جب مال و دولت اور عزت پسند کرتے ہو تو اللہ سے محبت کیسی؟ یتیموں' بیواؤں اور مسکینوں پر ظلم کر کے دل میں نرمی کہاں سے آئے گی؟ بے مقصد باتیں کئے جاتے ہو تو دل کیونکر نرم ہوگا' جب مخلوق سے رحم نہیں کرو گے تو اللہ کی رحمت کیسے ملے گی؟ علماء کے ہاں نہیں بیٹھو گے تو سیدھی راہ کب پاؤ گے؟ جب تم اپنی تعریف کی خواہش رکھتے ہو تو تم میں اللہ کے لئے محبت کرنا کیسے پیدا ہوگا؟ دنیا کی حرص رکھتے ہو تو پرہیزگاری کیونکر ملے گی؟ جب تم میں پرہیزگاری کی کمی ہے تو رضاءِ الٰہی اور قناعت کیوں کر ملے گی؟

پھر ان میں سے کسی نے کہا: اے اللہ! اسے ہم سے دور کر دے اور ہمیں اس سے چنانچہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے پتہ نہ چل سکا کہ وہ لوگ پھر کدھر چلے گئے۔

- حضرت محمد بن غالب تمتام فرماتے ہیں: حضرت ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کو لکھا: جو شخص مانگی جانے والی چیز کو جانتا ہے تو اسے اس کو خرچ کرنا آسان لگتا ہے' جو آنکھیں کھلی رکھتا ہے' اس کے غم میں اضافہ ہو جاتا ہے' جو امید چھوڑ دیتا ہے' اس کے کام برے ہو جاتے ہیں اور جو زبان کھلی رکھتا ہے' اپنے آپ کو مار لیتا ہے۔
- حضرت ابو الاحوص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے پانچ ایسے لوگ دیکھے ہیں کہ ان جیسا آج تک نہیں دیکھا: حضرت ابراہیم بن ادھم' حضرت یوسف بن اسباط' حضرت حذیفہ بن قتادہ' حضرت ھشیم عجلی اور حضرت ابو یونس القومی رحمہم اللہ۔
- حضرت اسحاق نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے کہا: مجھے کوئی وصیت کیجئے تو انہوں نے فرمایا: اللہ کو ساتھی بنا لو اور لوگوں کو پرے کر دو۔
- حضرت احمد بن خضرویہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے طواف کے دوران ایک آدمی سے کہا: جب تک تم چھ رکاوٹیں گذر نہیں سکو گے' نیک لوگوں کے مرتبہ کو نہیں پہنچو گے:

Marfat.com

① انعامات حاصل کرنے کی بجائے سختی نہیں جھیلتے۔

② عزت تلاش کرنے کی بجائے ذلت نہیں لیتے۔

③ آرام تلاش کرنے کی بجائے مشکلات میں نہیں پڑتے۔

④ سونے کی عادت چھوڑ کر جاگنا شروع نہیں کرتے۔

⑤ مالداری چھوڑ کر فقیری پسند نہیں کرتے۔

⑥ اُمیدیں لگائے جانے کی بجائے موت کی تیاری نہیں کرتے۔

④ حضرت بشر بن حارث بن عبدالرحمٰن بن عطاء بن ھلال بن ماھان بن عبداللہ حافی رحمہ اللہ (۲۲۷ھ)

حضرت عبداللہ بن علی بن خشرم نے آپ کا یہ نسب نامہ یونہی لکھا ہے۔ آپ کی کنیت ابونصر تھی' اصل میں ''مرو'' کے گاؤں ''کرد'' یا ''مابرسام'' میں رہنے والے تھے پھر بغداد میں رہے اور وہیں وصال ہوا' آپ حضرت علی بن خشرم کے چچازاد بھائی تھے' حضرت فضیل بن عیاض کے مرید تھے اور عالم و پرہیزگار تھے۔

حضرت یحییٰ بن اکثم بتاتے ہیں' مجھے مامون نے کہا تھا کہ ہمارے اس علاقے میں حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ کے علاوہ ایسا کوئی شخص باقی نہیں رہا جن سے لوگ حیاء کرتے ہوں۔

❁ حضرت یحییٰ بن اکثم فرماتے ہیں کہ حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ ۱۰ محرم ۲۲۷ھ کو فوت ہوئے' انہوں نے حدیث کی روایت کی تھی چنانچہ حضرت محمد بن محمد بن ابوالورد العابد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بشر بن حارث حافی رحمہ اللہ سے سنا' انہیں حضرت معافی بن عمران نے اسرائیل سے سن کر بتایا' انہیں

Marfat.com

حضرت مسلم اعلائی نے حضرت حبہ عرنی سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سن کر بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کچا تھوم کھالیا کرو' میرے پاس فرشتہ نہ آتا ہوتا تو میں بھی کھالیتا۔

(دوسری حدیث) حضرت حسن بن عمرو سبیعی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ سے سنا: فرماتے تھے: لوگوں پر ایک ایسا دور آ رہا ہے جس میں حکیم و دانا کی آنکھ ٹھنڈی نہ ہو سکے گی نیز ایسا دور آئے گا جس کے اندر مال و دولت احمقوں کے تھیلوں میں ہوگا۔

حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ احمق شخص کو دیکھنے سے آنکھوں میں جلن پیدا ہوتی اور بخیل پر نظر ڈالنے سے دل سخت ہو جاتا ہے۔

حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بناوٹ کو چھوڑنے کی کوشش کرو' بناوٹ نہ کیا کرو۔

حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بہترین صبر وہ ہوتا ہے کہ اس میں لوگوں سے شکایت نہیں کی جاتی۔

حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ کا فرمان ہے: تم اس وقت کامل انسان بن سکتے ہو جب تمہارے دشمن تم سے امن میں رہیں اور اس وقت تک تم میں بہتری موجود نہ ہوگی جب تک تمہارے دوست تم سے امن میں نہ ہوں.

حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ ہی فرماتے ہیں: جب تک تم اپنے اور نفسانی خواہشات کے درمیان لوہے جیسی دیوار نہیں بنا لیتے' عبادت کا مزہ نہ لے سکو گے۔

آپ ہی کا ارشاد ہے: گناہوں کو ترک کر دینا' دعاء کہلاتا ہے۔

حضرت حسن مسوحی فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ نے مجھے دیکھا' سردی بہت تھی اور میں ٹھٹھر رہا تھا' آپ نے مجھے دیکھ کر یہ اشعار پڑھے:

''دنوں سمیت مخلوق میں راتیں گذارنا نیز غم اور بے چینی میں سونا مجھے اس بات سے اچھا لگتا ہے کہ کل قیامت کے دن مجھے کہا جائے کہ میں لتھڑے ہاتھوں سے مال تلاش کرتا رہا ہوں۔

انہوں نے کہا' تم اس سے راضی ہو؟ میں نے کہا کہ قناعت کرنا مالداری ہوتی ہے' مالداری مال

Marfat.com

و دولت کا نام نہیں ہے۔

میں اپنی تنگی و آسانی کے دنوں پر اللہ سے راضی ہوں چنانچہ میں سیدھی راہ پر چل رہا ہوں۔"

- حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ نے فرمایا: بھوک میں گھرا رہنے والا یوں ہوتا ہے جیسے راہِ خدا میں بہنے والے خون میں نہایا ہوا ہوتا ہے اور اسے جنت کا ثواب ملے گا۔
- حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں: خرچ کرو، تمہیں خوف نہیں، افسوس! کیا تمہیں اس کا شوق نہیں؟
- حضرت عبد اللہ بن خبیق بتاتے ہیں کہ حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ نے فرمایا: چار وہ حضرات ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے نیک روزی کی وجہ سے بلند مقام عطا فرمایا: حضرت وہیب بن ورد، حضرت ابراہیم بن ادھم، حضرت یوسف بن اسباط اور حضرت سالم خواص رحمہم اللہ۔
- حضرت محمد بن مثنیٰ بن زیاد کے مطابق حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تیز ترین سخی مجھے بُرے قاری سے زیادہ اچھا لگتا ہے۔
- حضرت ابوبکر بن عفان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ سے سنا، فرماتے تھے: میں چالیس سال سے بھنا ہوا گوشت کھانے کی خواہش لئے پھرتا ہوں لیکن اس کیلئے مجھے خالص درہم نہیں مل سکا۔
- حضرت ابن ابی الدنیا فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ سے کہا: مجھے یہ پتہ نہیں چل رہا کہ میں روٹی کس چیز کے ساتھ کھاؤں؟ آپ نے فرمایا: عافیت کو یاد کرو اور اسے ہی سالن بنالو۔
- حضرت قاسم بن منبہ کہتے ہیں کہ حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ نے فرمایا: تم فرمانبرداری کرنا نہیں جانتے تو نافرمانی مت کرو۔
- حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں موت کو ناپسند کرتا ہوں اور اسے ناپسند وہی کرتا ہے جسے کوئی شک ہو۔

Marfat.com

- آپ ہی نے فرمایا: لوگوں سے جان پہچان کیلئے محبت رکھنا' دنیا سے محبت رکھنے کی بڑی نشانی ہے۔
- حضرت ابراہیم حربی کہتے ہیں کہ حضرت بشر بن حارث حافی رحمہ اللہ نے فرمایا: کچھ مردہ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کی وجہ سے دلوں میں زندگی پیدا ہو جاتی ہے اور کچھ زندہ لوگ ایسے ہوتے ہیں جنہیں دیکھ کر دل سخت ہو جاتے ہیں۔
- آپ ہی نے فرمایا: حلال مال ضائع کرنے کے لائق نہیں ہوتا۔
- حضرت حسن بن عمرو سبیعی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ سے سنا' فرمایا: مجھے ایک بیماری ہے تو جب تک میں اپنے آپ کا علاج نہیں کر لیتا کسی اور کیلئے فارغ نہیں ہوں اور جب میں اپنا علاج کرلوں گا تو دوسروں کیلئے وقت نکالوں گا۔

پھر فرمایا: بیماری تم لوگ ہو کیونکہ میں ایسے لوگ دیکھتا ہوں جو خوف نہیں کھاتے اور آخرت کے معاملے میں سست ہوتے ہیں۔

- حضرت عباس بن دھقان فرماتے ہیں کہ میں حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ کے پاس تھا' آپ رضا و تسلیم کے بارے میں گفتگو فرما رہے تھے کہ اسی دوران ان کا واسطہ ایک صوفی سے پڑ گیا' اس نے آپ سے کہا: اے ابونصر! تم مخلوق کے ہاتھوں مرتبہ حاصل کرنے کی نیکی لینے سے رک گئے ہو' اگر تم زہد و عبادت میں پکے ہو اور دنیا سے منہ پھیر چکے ہو تو یہ مرتبہ ان کے ہاتھوں سے حاصل کرو تا کہ ان کے ہاں تمہارا کوئی مرتبہ نہ رہے تاہم جو کچھ وہ دیں' اسے فقیروں میں بانٹ دو اور خود توکل کا پکا ارادہ کرلو' تمہیں غیب سے روزی ملے گی۔

یہ بات حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ کے مریدوں کو بری لگی چنانچہ آپ نے فرمایا: اے آدمی اپنی بات کا جواب سنو: فقیر تین طرح کے ہوتے ہیں' ایک وہ جو سوال نہیں کرتا اور کچھ دیا جائے تو لیتا نہیں' یہ روحانی لوگوں میں سے ہوتا ہے کیونکہ یہ جب بھی اللہ سے کچھ مانگتا ہے' وہ اسے دے دیتا ہے اور اگر یہ اللہ کو قسم دیتا ہے تو وہ اسے پوری کر دیتا ہے۔

ایک فقیر وہ ہوتا ہے جو سوال نہیں کرتا اور اگر اسے دے دیا جائے تو قبول کر لیتا ہے' یہ صوفیہ میں سے

Marfat.com

درمیانے درجے کا ہوتا ہے' توکل اور سکون نے اسے اللہ تعالیٰ تک پابند کیا ہوتا ہے' یہ ان لوگوں میں سے ہوتا ہے جس کے لئے بارگاہِ الٰہی میں دستر خوان لگائے جائیں گے۔

ایک فقیر وہ ہے جو صبر پر قائم ہو اور وقت نکالے جاتا ہے' اسے جب کوئی ضرورت پڑتی ہے تو اللہ کے بندوں کے پاس چلا جاتا ہے حالانکہ دل میں وہ اللہ سے مانگ رہا ہوتا ہے' اس کے سوال کرنے کا کفارہ یہی بات ہوتی ہے کہ وہ سوال میں سچا ہو۔

اس پر اس آدمی نے کہا: میں راضی ہو گیا لہٰذا اللہ تعالیٰ تم پر راضی ہو۔

⑤ حضرت ابوالحسن سری بن مغلس سقطی رحمہ اللہ (۲۵۱ھ)

آپ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ حضرت جنید رحمہ اللہ کے خالو اور استاذ تھے جبکہ حضرت معروف کرخی کے مرید تھے۔ بغداد میں یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے توحید کی زبان میں بات کی اور حالات کے حقائق بیان کئے' وہ بغداد والوں کے امام اور اپنے وقت میں ان کے شیخ تھے چنانچہ اس کتاب میں طبقۂ دوم کے جتنے بھی بزرگ ہیں' آپ ہی سے نسبت رکھتے ہیں۔

حضرت ابوالحسن بن مقسم مقری نے بعد میں بتایا تھا کہ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ ۲۵۱ھ میں فوت ہوئے تھے' آپ نے حدیث کی روایت بھی کی چنانچہ کوفہ میں ہمیں محمد بن عبداللہ بن مطلب شیبانی نے حضرت عباس بن یوسف شکلی سے سن کر بتایا کہ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن معن غفاری' انہوں نے حضرت خالد بن سعید سے انہوں نے حضرت حازم بن حرملہ کے غلام ابوزینب سے اور انہوں نے صحابیٔ رسول حضرت حازم بن حرملہ غفاری سے سن کر بتایا کہ میں ایک دن گذرا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھ لیا اور فرمایا: اے حازم! لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کثرت سے پڑھا کرو کیونکہ یہ جنت کا ایک خزانہ ہے۔ (صحیح بخاری شریف وغیرہ)

Marfat.com

میں نے جعفر بن محمد بن نصیر سے سنا' انہوں نے حضرت جنید رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت سری سقطی رحمہ اللہ سے سنا' وہ فرماتے ہیں: میں جنت میں جانے کا ایک آسان سا راستہ جانتا ہوں' میں نے پوچھا: کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہ تو کسی سے کچھ مانگو' نہ ہی کچھ دینے والے سے لیا کرو اور نہ ہی تمہارے پاس ایسی کوئی چیز ہونی چاہئے کہ جس سے کسی کو کچھ دے سکو۔

- آپ ہی فرماتے ہیں: میں نہیں دیکھتا کہ کسی پر مجھے کوئی فضیلت حاصل ہو' آپ سے پوچھا گیا: کیا ہیجڑوں پر نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا: ان پر بھی نہیں۔
- آپ ہی نے فرمایا: جب میرے وردوں میں سے کچھ حصہ رہ جاتا ہے تو کبھی بھی میرے بس میں نہیں کہ میں اسے قضاء کر سکوں۔
- حضرت جنید فرماتے ہیں کہ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ نے فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کا دین سلامت رہے' اس کے دل اور بدن کو آرام ملے اور اس کا غم کم ہو تو اسے لوگوں سے الگ ہو جانا چاہئے کیونکہ یہ زمانہ علیحدگی اور تنہائی کا ہے۔
- حضرت عبد القدوس بن قاسم فرماتے ہیں کہ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ نے فرمایا: پانچ چیزیں چھوڑ کر باقی سب دنیا فضول ہے' ایسی روٹی جو اس کا پیٹ بھر دے' وہ پانی جو اسے سیراب کر دے' وہ کپڑا جو اس کا تن ڈھانکے' وہ گھر جو اس کی رہائش گاہ بنے اور وہ علم جسے وہ استعمال میں لائے۔
- آپ ہی فرماتے ہیں کہ اپنی طاقت و ہمت پر بھروسہ نہ کرنا توکل کہلاتا ہے۔
- آپ فرماتے ہیں: چار چیزیں ابدال کی عادت ہوتی ہیں: حد درجہ پرہیز گاری کرنا' ارادہ صحیح رکھنا' لوگوں کیلئے دل کو سلامت رکھنا اور ان کی بھلائی کرنا۔
- حضرت جنید فرماتے ہیں کہ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ نے عرض کی: اے اللہ! تو مجھے عذاب دینا چاہتا ہے تو اپنے سے پردے کی ذلت کا عذاب نہ دے۔
- حضرت جنید فرماتے ہیں کہ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ سے عقل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: عقل وہ ہوتی ہے کہ جس کے ذریعے اللہ کے کسی حکم اور روک پر دلیل قائم کی جائے۔

Marfat.com

- حضرت جنید کے مطابق حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چار ایسے کام ہیں جو بندے کو بلند مقام پر لے جاتے ہیں: علم' ادب' امانت داری اور پاک دامنی۔
- حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص نعمت کی قدر و قیمت نہیں جانتا' وہ اس سے یوں چھین لے جاتی ہے کہ اسے پتہ بھی نہیں چلتا۔
- حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کا فرمان ہے: جسے مصیبتیں ذلیل کر دیں تو اسے ان کا ثواب ملتا ہے۔
- حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سنت پر عمل کرتے ہوئے کچھ ہی کام کر لینا' بدعت والے زیادہ کام سے بہتر ہوتا ہے' یہ کیسے ممکن ہے کہ تقویٰ کے ہمراہ کوئی کام قلیل ہو جائے۔
- حضرت سری سقطی رحمہ اللہ ہی نے فرمایا ہے: تین باتیں اہم ہیں: ایک وہ کام ہے کہ جس کی صفائی صاف طور پر دکھائی دیتی ہے' اس پر عمل کیا کرو' ایک کام واضح طور پر سرکشی معلوم ہوتا ہے تو اس سے بچو اور ایک وہ کام ہے کہ جو واضح نہیں تو اس کے لئے رُک جاؤ اور اسے اللہ کے سپرد کر دو' اللہ سے راہنمائی لو' اللہ کو اپنی محتاجی دکھاؤ کیونکہ اس کے ذریعے تم اس چیز کی مدد لو گے جو اس کے علاوہ ہے۔
- آپ فرماتے ہیں: عقل کی وضاحت ادب کے ذریعے ہوا کرتی ہے۔
- حضرت سری سقطی رحمہ اللہ نے فرمایا: کتنے ہیں جو صفت کی وضاحت کرتے ہیں اور وہ بہت تھوڑے ہیں جن کے کام ان کی صفت کے مطابق ہوتے ہیں۔
- حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سب سے بڑی قوت یہ ہے کہ تم اپنے نفس پر قابو رکھو' جو شخص اپنے آپ کو ادب سکھانے سے عاجز ہے وہ دوسروں کو ادب سکھانے سے عاجز ہو گا اور جو اپنے سے اوپر والوں کی فرمانبرداری کرے گا تو اس سے نچلے درجے کے لوگ اس کی اطاعت کریں گے۔
- حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو اللہ کا خوف رکھا کرتا ہے' اس سے ہر شے خوف کھاتی ہے۔
- حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تمہاری زبان سے تمہارے دل کی حالت کا پتہ چلتا ہے' تمہارے چہرہ سے تمہارے دل کی حالت معلوم ہو جاتی ہے کیونکہ جو کچھ دلوں میں چھپا ہوتا ہے' چہرے سے معلوم ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

- حضرت سری سقطی رحمہ اللہ ہی کا فرمان ہے: دل تین طرح کے ہوتے ہیں: ایک دل تو پہاڑ جیسا ہوتا ہے جسے کوئی بھی شے اپنی جگہ سے ہٹا نہیں سکتی' ایک دل کھجور کے درخت جیسا ہوتا ہے جس کی جڑ تو مضبوط ہوتی ہے اور ہوا اسے ادھر اُدھر ہلاتی ہے اور ایک دل پَروں جیسا ہوتا ہے جو ہوا چلنے پر دائیں بائیں جھک جاتا ہے۔
- حضرت سری سقطی رحمہ اللہ نے فرمایا: تم شک کی بناء پر اپنے دوست کو نہ چھوڑا کرو اور اس کی سزا کے وقت اس پر خوش نہ ہوا کرو۔
- حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر تمہیں یہ غم ہو جاتا ہے کہ تمہارا مال گھٹ گیا ہے تو اپنی عمر گھٹ جانے پر رویا کرو۔
- حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کا فرمان ہے: اللہ کی معرفت کی پہچان یہ ہے کہ تم اللہ کے حقوق پورے کرتے ہو اور جہاں تک ممکن ہے تم اپنی بجائے دوسروں کو اوّلیت دیتے ہو۔
- حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ کم سچائی کی وجہ ہوتی ہے کہ گھٹیا درجے کے لوگ زیادہ ہوتے ہیں۔
- آپ ہی کا فرمان ہے: ایک اچھی عادت کی نشانی یہ ہوتی ہے کہ آدمی کسی کو تکلیف دینے سے رک جائے اور لوگوں سے تکلیف دور کرتے وقت کینہ نہ رکھے اور نہ ہی اس کا بدلہ مانگے۔
- حضرت سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آہستہ آہستہ کفر میں جانے کی علامت یہ ہوتی ہے کہ انسان اپنے نفس کے عیب دیکھنے سے اندھا ہو جاتا ہے۔
- حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کا فرمان ہے: بہترین روزی وہ ہے جو پانچ چیزوں سے محفوظ ہو: کام کرتے وقت گناہوں سے بچے' کسی سے سوال کرتے وقت ذلت اور عاجزی سے بچے' کاروبار میں کھوٹ سے بچے' گناہوں کا آلہ مہنگا کرنے سے بچے اور ظلم کا معاملہ کرنے سے بچے۔
- حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پانچ کام سب سے اچھے ہوتے ہیں: گناہ کرنے پر رونا' اپنے عیبوں کو درست کرنا' غیوب جاننے والے خدا کی فرمانبرداری کرنا' دلوں سے میل دور کرنا اور یہ بات کہ

Marfat.com

جسے تم چاہتے ہو اس میں سے ہر چیز کے پیچھے نہ پڑنا۔

- حضرت جنید کے مطابق حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے: پانچ ایسی چیزیں ہیں کہ دل میں ان کے ساتھ کوئی اور شے اکٹھی نہیں ہوسکتی' اکیلے اللہ کا خوف رکھنا' صرف اللہ سے امید لگانا' صرف اللہ کیلئے محبت کرنا' (صرف اللہ سے حیاء کرنا) اور صرف اللہ سے انس و محبت رکھنا۔
- حضرت علی بن عبدالحمید غضائری کے مطابق حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کا فرمان ہے: لوگوں میں سب سے مضبوط وہ ہے جو اپنے غصے پر قابو پالے۔
- اسی روایت میں حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص لوگوں کو اپنے آپ میں وہ کچھ دکھاتا ہے جو درحقیقت اس میں ہوتا نہیں تو وہ اللہ کی نگاہوں سے گر جاتا ہے۔
- اسی راوی کے ذریعے حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس وقت تک کسی بھی صورت میں انسان کامل نہیں ہوسکتا جب تک اپنے دین کو اپنی خواہشات سے پہلے نہ رکھے اور جب تک وہ اپنی نفسانی خواہشات کو اپنے دین پر غالب نہیں کرتا' کبھی برباد نہ ہو سکے گا۔
- حضرت جنید کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت سری سقطی رحمہ اللہ سے کہا: آپ کیسے ہیں؟ تو انہوں نے کہا:

''جس کے دل میں محبت بھری ہو اور وہ سو نہ سکے تو وہ کیسے جان لیگا کہ دل کیسے ٹوٹ جاتے ہیں۔''

- حضرت جنید ہی فرماتے ہیں کہ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جب انسان عبادت سے ابتداء کرے اور پھر حدیث لکھے تو اس نے کوتاہی کی اور وہ جب حدیث کی کتابوں سے ابتداء کر کے پھر عبادت کرے تو یہ کام جاری رہے گا۔

Marfat.com

⑥ حضرت ابوعبداللہ حارث بن اسد محاسبی رحمہ اللہ (۲۴۳ھ)

آپ صوفیہ میں سے علماء کے گروہ سے تعلق رکھتے تھے' ظاہری علوم' معاملات کے علوم اور اشارات صوفیہ کے علوم سے بہرہ ور تھے' آپ کی تصنیفات مشہور ہیں جن میں ''کتاب الرعایۃ لحقوق اللہ'' وغیرہ بھی شامل ہے۔ بغداد کے اکثر علماء کے استاذ تھے اور بصرہ کے رہنے والے تھے۔ ۲۴۳ھ میں بغداد ہی کے اندر وصال ہوا' آپ کا ذکر حدیث کی سند میں آتا ہے چنانچہ آتا ہے:

''ہمیں حضرت علی بن عمر بن احمد الحافظ نے حضرت ابواللیث کے بھائی حضرت احمد بن قاسم سے سن کر بتایا اور انہوں نے حضرت حارث بن اسد عنزی محاسبی سے' انہوں نے یزید بن ہارون سے' انہوں نے شعبہ سے' انہوں نے قاسم بن ابی بزہ سے' انہوں نے عطا کیخارانی سے' انہوں نے ام درداء سے اور انہوں نے ابوالدرداء سے سن کر بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ترازو میں ڈالی جانے والی سب سے وزنی چیز اچھا اخلاق ہوگا۔''

- حضرت جنید فرماتے ہیں کہ حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ چار موقعے ایسے ہیں جن میں دونوں چیزوں کا وزن کیا جاتا اور حساب لگایا جاتا ہے: ایمان اور کفر کا حساب لگایا جاتا ہے' سچ اور جھوٹ کو تولا جاتا ہے' توحید اور شرک کا وزن کیا جاتا ہے اور خلوص و ریاء کاری کا وزن کیا جاتا ہے۔
- حضرت جنید فرماتے ہیں: حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ نے فرمایا: جو شخص اپنا باطن درست کرنے کی کوشش کرے' اللہ تعالیٰ اس کے ظاہری معاملات میں خوبی پیدا فرما دیتا ہے اور جس کا ظاہری معاملہ اچھا ہو جائے اور وہ باطن میں کوشش کر رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی ہدایت کا سامان فرماتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ جٰهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۝ (عنکبوت:۲۹)

''اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی' ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھا دیں گے۔''

Marfat.com

- حضرت ابوعثمان بلدی کہتے ہیں' مجھے پتہ چلا ہے کہ حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: علم سے خوفِ الٰہی پیدا ہوتا ہے' زہد وعبادت سے راحت وسکون ملتا ہے اور معرفت سے اللہ کی طرف رجوع ہوتا ہے۔
- حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس امت میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کی آخرت انہیں دنیا نہیں بھلاتی اور نہ ہی ان کی دنیا انہیں آخرت بھلاتی ہے۔
- حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کسی چیز پر جم نہ جانا' انسان کو توبہ کرنے کیلئے تیار کر دیتا ہے اور جب انسان میں خوف پیدا ہو جاتا ہے تو وہ کہیں ڈٹ جانا چھوڑ دیتا ہے۔
- حضرت ابوعثمان بلدی کے مطابق حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کسی واجب کام کو چھوڑ کر یہ مناسب نہیں ہوتا کہ انسان پرہیزگاری کے پیچھے چلے۔
- انہی کے مطابق حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک دانا جس لازمی کام میں مصروف ہوتا ہے' وہ وقت ہوتا ہے اور وہ چیز ہوتی ہے جو اس بارے میں وقت سے بھی بہتر ہو۔
- حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تمہارے اندر موجود عبادت کرنے کی صفت تمہیں یہ نہیں بتاتی کہ تم کسی شے کے مالک ہو جبکہ تم خود بھی تو جانتے ہی ہو کہ تم اپنے آپ میں کسی نفع اور نقصان کے مالک نہیں۔
- حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے: کسی بلاء کے نازل ہوتے وقت اگر انسان کے ظاہر و باطن میں تبدیلی نہیں آتی اور وہ ثابت قدم رہتا ہے تو اسے تسلیم کہتے ہیں۔
- حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ سے اُمید کے بارے میں وضاحت پوچھی گئی تو انہوں نے جواب دیا کہ اللہ کے فضل ورحمت کا لالچ کرنا اور موت کے وقت یقینی اچھا گمان اُمید کہلاتا ہے۔
- حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غم کئی طرح کے ہوتے ہیں' ایک وہ غم ہے جو کسی ایسی چیز کے ہاتھ سے جانے پر ہوتا ہے جسے رہنا چاہئے' ایک وہ غم ہے کہ آئندہ کے کسی کام کا خوف رہے' ایک وہ غم ہے کہ کسی کام میں کامیابی کی اُمید لگائی لیکن ایسا نہ ہو سکا اور ایک وہ غم ہوتا ہے کہ اپنے آپ میں حق

Marfat.com

تعالیٰ کی مخالفت دیکھتا ہو تو اس پر غم کرتا ہو۔

- حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تکلیفیں برداشت کرنا' کم ناراض ہونا' خوش دکھائی دینا اور ستھری گفتگو کرنا' اچھی عادتیں شمار ہوتی ہیں۔
- آپ ہی کا ارشاد ہے کہ ہر شے کا ایک جوہر ہوتا ہے جبکہ انسان میں جوہر عقل ہوتا ہے اور عقل کا جوہر صبر کرنا ہوتا ہے۔
- حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غیب میں موجود چیزوں کا مطالعہ کرتے ہوئے دل کی دھڑکنوں کے مطابق کام کرنا انسانی اعضاء کی حرکتوں کے مطابق عمل کر لینے سے زیادہ بہتر ہوتا ہے۔
- حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص بدعت کے کاموں پر پکا ہو جاتا ہے تو اس میں حق کیسے داخل ہو سکتا ہے؟
- حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ ہی کا ارشاد ہے کہ جب تم اللہ کی طرف سے دی جانے والی آواز نہیں سن پاتے تو اللہ کا حکم کیسے قبول کرو گے؟ اور جو اللہ کے سامنے کسی اور چیز کو اہمیت دیتا ہے' وہ اللہ کی تقدیر سے جاہل ہوتا ہے۔
- حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک ظالم شخص شرمسار ہوا کرتا ہے خواہ لوگ اسے سراہتے ہوں' مظلوم شخص صحیح سلامت ہی ہوتا ہے خواہ لوگ اس کی برائی کرتے رہیں' قناعت کرنے والا بھوکا ہو کر بھی غنی ہوتا ہے اور ایک لالچی شخص مالک ہوتے ہوئے بھی فقیر دکھائی دیتا ہے۔
- حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ کا فرمان ہے جو شخص اپنے باطن کو یادِ الٰہی اور خلوص کی بناء پر درست کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ظاہری حالت ایسی کر دیتا ہے کہ وہ مجاہدہ کرتا اور سنت طریقے پر چلتا ہے۔
- میں نے حضرت ابوبکر محمد بن عبداللہ رازی سے' انہوں نے حضرت ابوعثمان سے سنا' وہ بتاتے ہیں کہ ایک دن کسی قوال نے حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ کے سامنے یہ شعر پڑھے:

''میں پردیس میں روتا پھرتا ہوں حالانکہ پردیسی کی آنکھ رویا نہیں کرتی۔
جب میں اپنے گھر سے نکلا تھا تو اس وقت کسی مصیبت میں نہ تھا۔

Marfat.com

مجھے اپنے آپ اور ایسا وطن چھوڑنے پر تعجب ہے جس میں میرا پیارا رہتا ہے۔"

یہ سن کر آپ اٹھے اور روتے ہوئے وجد کرنے لگے جس سے وہاں بیٹھے لوگوں کو آپ پر بڑا رحم آیا۔

- حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سے اپنے نفس پر زبردست قابو رکھنے والا کون ہوتا ہے؟ تو انہوں نے کہا: ایسا شخص ہوتا ہے جو اللہ کی طرف سے دیئے پر خوش رہتا ہے۔
- حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ ہی بتاتے ہیں کہ پوری مخلوق عقل میں معذور ہوتی ہے اور اللہ کے حکم میں گرفتار ہوتی ہے۔
- حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی نعمت پر اللہ کا شکر نہیں کرتا تو گویا وہ نعمت دور ہو جانے کی انتظار میں ہے۔
- حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ سب سے کامل عقلمند وہ شخص ہوتا ہے جو دلی طور پر یہ مانتا ہے کہ وہ اللہ کی معرفت حقیقی طور پر معلوم کرنے سے عاجز ہے۔

⑦ حضرت ابوعلی شقیق بن ابراہیم ازدی رحمہ اللہ (۱۷۴ھ)

آپ بلخ کے رہنے والے تھے' راہِ توکل پر اچھے طریقے سے چلا کرتے اور اس سلسلے کی تبلیغ کرتے تھے' آپ خراسان کے مشہور شیخ تھے' میرے خیال میں خراسان کے علاقے کے اندر صوفیہ کے حال کا بیان انہوں نے ہی کیا تھا۔ آپ حاتم اصم کے استاد تھے' حضرت ابراہیم بن ادھم کے مرید تھے جن سے آپ نے طریقت کی تعلیم حاصل کی تھی' حدیث کی سند میں آپ کا ذکر ملتا ہے چنانچہ روایت میں حضرت ابوصالح مسلم بن عبدالرحمٰن بلخی نے بتایا کہ مجھے حضرت ابوعلی شقیق بن ابراہیم ازدی رحمہ اللہ نے بتایا کہ مجھے حضرت عباد یعنی ابن کثیر نے حضرت ہشام بن عروہ سے' انہوں نے حضرت عروہ اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے

Marfat.com

ہوئے بتایا کہ آپ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! اصل بہتری آخرت ہی کی ہوتی ہے۔''

(صحیح بخاری شریف وغیرہ)

ہمیں حضرت محمد بن احمد بن سعید رازی نے بتایا کہ حضرت حسین بن داؤد بلخی نے حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت ابو ہاشم ابلّی سے اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص دنیا میں سے حلال حصہ لیتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کا حساب لیتا ہے اور جو حرام سے حصہ لیتا ہے' اسے اس پر عذاب دے گا تو دنیا اور اور اُس کی آزمائشوں پر افسوس ہے کیونکہ اس میں موجود حلال پر حساب ہوگا اور اس کے حرام پر عذاب۔''

- حضرت حاتم اصم فرماتے ہیں کہ حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عقل مند شخص ان تین باتوں سے نکل نہیں پاتا:
  ① اسے اپنے گذشتہ گناہوں سے خوف رہتا ہے۔
  ② اسے یہ پتہ نہیں چل رہا ہوتا کہ لحہ بہ لحہ اس پر کیا مصیبت نازل ہوگی۔
  ③ وہ آخرت کے گم صم معاملے سے خوف رکھتا ہے' اسے خوف رہتا ہے کہ آخرت میں اس سے کیا معاملہ ہوگا۔
- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: اس دنیا کی وجہ سے ہلاک و برباد ہونے سے بچو اور اس کا انتظام کرتے نہ پھرو کیونکہ تمہاری روزی تمہارے سوا کسی اور کو نہیں دی جائے گی۔
- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ تیاری رکھا کرو کیونکہ جب تمہیں موت آ رہی ہوگی تو واپسی کا سوال نہ کرنا۔
- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ کی طرف سے وعدے پر تمہارا دل مطمئن ہو جائے تو یہ توکل ہوگا۔
- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انسان کی پرہیزگاری تین چیزوں میں دکھائی دے دیتی

Marfat.com

ہے‘اس کے لین دین اور گفتگو سے۔

- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کس چیز سے پتہ چلتا ہے کہ آدمی کو کم مل رہا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جو کچھ وہ لیتا ہے‘ ایسے حال میں لیتا ہے کہ ڈر رہا ہوتا ہے کہ اگر اس نے اسے نہ لیا تو گناہگار ہو جائیگا۔
- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا: ایک فقیر کو کس طرح پتہ چل جاتا ہے کہ اسے اللہ سے اپنے فقر کی حفاظت پر ضمانت مل چکی ہے؟ اس پر انہوں نے فرمایا: وہ یوں کہ وہ مال دار ہونے سے ڈرتا ہے جبکہ فقیر ومحتاج ہونے کو اچھا جانتا ہے۔
- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے بیس سال تک قرآن میں غور وفکر کیا‘ میرے سامنے دنیا اور آخرت الگ الگ دکھائی دینے لگے‘ میں نے دیکھا کہ دو حرفوں میں بند ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ○ (القصص: ٦٠)

”اور جو کچھ چیز تمہیں دی گئی ہے‘ وہ دنیوی زندگی کا برتاؤ اور اس کا سنگار ہے اور جو اللہ کے پاس ہے‘ وہ بہتر اور زیادہ باقی رہنے والا ہے۔“

- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں‘ زاہد وہ شخص ہوتا ہے جو اپنے کام کے ذریعے زہد برقرار رکھتا ہے جبکہ زہد دکھانے والا وہ ہوتا ہے جو زبان کے ذریعے اپنا زہد ظاہر کرتا ہوتا ہے۔
- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کو اس کی قدرت کی بناء پر پہچانتا نہیں تو گویا وہ اس کی پہچان ہی نہیں رکھتا۔ اس پر آپ سے پوچھا گیا کہ وہ اسے قدرت کی بناء پر کیسے جانے گا؟ آپ نے کہا وہ یوں اللہ کو قدرت والا جانے گا کہ اگر اس کے پاس کچھ ہے تو اللہ اس سے لے کر کسی اور کو دے دے گا اور جب اس کے پاس کچھ نہیں ہوگا تو اسے اپنی طرف سے دیدیگا۔
- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں‘ جسے یہ خواہش ہو کہ اپنی اللہ سے پہچان کو جان لے تو

Marfat.com

اسے دیکھے جو اللہ نے اس سے اور لوگوں نے اس سے وعدہ کر رکھا ہے' اس میں اس کا دل کس بات پر مطمئن ہے۔

- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بات کو پرکھا کرو کہ تم خود کیا دیتے ہو اور تمہیں دیا کیا جاتا ہے؟ چنانچہ اگر تمہیں دینے والا تمہیں پسند ہے تو تمہیں دنیا سے محبت ہے لیکن اگر وہ اچھا لگتا ہے جسے خود تم کچھ دے رہے ہو تو تمہیں آخرت سے محبت ہو گی۔
- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص انعامات سے نکل کر کمی کا شکار ہو جائے اور یہ کمی اس کے نزدیک نعمت سے بڑھ کر نہ ہو تو وہ دو غموں میں گرفتار ہو گا' ایک دنیا کا اور دوسرا آخرت کا غم اور جو انعامات سے نکل کر کمی کا شکار ہو اور یہ کمی اس کے ہاں اس نعمت سے بڑی ہو جس سے وہ نکلا ہے تو اسے دو خوشیاں حاصل ہونگی' ایک خوشی دنیا کی اور دوسری آخرت کی۔
- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غنی لوگوں سے بچ کر رہا کرو کیونکہ جب تم ان سے دل لگا لو گے اور ان سے ملتے رہنا چاہو گے تو ایسے ہو گا جیسے اللہ کو چھوڑ کر تم نے انہیں پروردگار بنا لیا ہے۔
- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: یہ کیسے پتہ چلتا ہے کہ آدمی نے غنی ہونا چھوڑ کر فقیر ہونا پسند کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اسے یہ خوف ہو کہ غنی ہو جائے گا چنانچہ اس خوف کی وجہ سے وہ اپنے فقیر ہونے کا دھیان رکھے' بالکل ایسے ہی جیسے اس سے پہلے اسے فقیر ہونے کی فکر رہتی تھی چنانچہ وہ خوف کی وجہ سے اپنے غنی ہونے کا دھیان رکھتا تھا۔
- آپ ہی سے سوال کیا گیا: یہ کیسے پتہ چلے کہ انسان اپنے ربّ پر بھروسہ رکھتا ہے؟ جس پر آپ نے فرمایا: اس کا پتہ یوں چلے گا کہ جب دنیا کی کوئی شے اس سے کھو جائے تو وہ اسے غنیمت جانے اور جب کوئی شے اس کے پاس آنے سے رک جائے تو وہ اس کے ملنے کی بجائے' نہ ملنے کو پسند کرے۔
- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فقر کی حفاظت یوں ہوتی ہے کہ تم اسے اللہ کی طرف سے

Marfat.com

احسان جانو کیونکہ وہ تمہارے علاوہ تمہیں کسی اور کی روزی نہیں دیتا اور نہ ہی تمہاری قسمت میں لکھی کو گھٹاتا ہے۔

- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: توبہ کا مفہوم یوں سمجھو کہ تم تو اللہ کو جرأت کر کے دکھاؤ لیکن وہ تمہیں بردباری دکھا رہا ہے۔
- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرے ہاں مہمان سے بڑھ کر کوئی چیز اچھی نہیں ہوتی کیونکہ اس کی روزی اور ذمہ داری تو اللہ نے لے رکھی لیکن مجھے اس پر اجر وثواب ملتا ہے۔
- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے: سامانِ دنیا کی محبت کرنے کو دل سے نکال دو' یوں اس میں آخرت کی محبت بھی آ سکے گی اور اللہ کی طرف سے ثواب بھی ہوگا۔
- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ ہی کا فرمان ہے: جس کے پاس تین چیزیں نہ ہونگی' وہ آگ (دوزخ) سے بچ نہیں سکے گا: امن' خوف اور پریشانی۔
- آپ ہی نے ارشاد فرمایا تھا کہ صبر اور رضا' دو ہی صورتیں ہوتی ہیں' جب تم کوئی کام کرو تو پہلے صبر کرنا ہو گا جبکہ آخر میں رضا حاصل ہوگی۔
- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: اگر تم یہ چاہتے ہو کہ آرام سے رہو تو جو مل جائے کھا لیا کرو' جو مل جائے' پہن لیا کرو اور جو کچھ اللہ کا تمہارے بارے میں فیصلہ ہو چکا ہے' اس پر راضی رہو۔
- آپ ہی نے فرمایا تھا: جو شخص برتر ہونے کی کوشش میں ہوتا ہے تو وہ آگ کے گرد گھوم رہا ہوتا ہے اور جو خواہشاتِ نفسانی کے گرد گھومتا ہے تو وہ جنت میں اپنے درجات کے گرد گھومتا ہے کہ انہیں کھائے اور دنیا میں انہیں کم کر دے۔
- اسی سند سے حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے عبادت گذاروں کو موت میں بھی زندہ کی حیثیت دے رکھی ہے جبکہ گناہ گار اپنی زندگی میں بھی مردہ ہوتے ہیں۔

Marfat.com

⑧ حضرت ابو یزید طیفور بن عیسیٰ بن سروشان (م ۲۶۱ھ)

آپ کا یہ دادا سروشان مجوسی (آتش پرست) تھا جو اسلام لے آیا' آپ تین بھائی تھے: آدم' طیفور اور علی' یہ سب کے سب عبادت گذار' دنیا سے بے تعلق اور صاحبِ حال تھے' آپ اہل بسطام سے تھے۔

جیسا کہ میں سن چکا ہوں' آپ کا وصال ۲۶۱ھ میں ہوا تھا' مجھے حضرت عبداللہ بن علی نے طیفور بن عیسیٰ صغیر سے سن کر بتایا' انہوں نے عمیّا بسطامی سے سنا' وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا تھا کہ حضرت ابو یزید ۲۶۱ھ میں فوت ہوئے جبکہ حضرت حسین بن یحییٰ سے سنا تو انہوں نے بتایا کہ آپ کا وصال ۲۳۴ھ کو ہوا تھا' آپ سند حدیث میں شامل تھے چنانچہ حضرت ابو موسیٰ دیبلی کہتے ہیں کہ مجھے ابو یزید بسطامی رحمہ اللہ نے بتایا' انہیں ابو عبدالرحمٰن سدی نے' انہیں عمرو بن قیس ملائی نے' انہیں عطیہ عوفی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سن کر بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

> ''یہ بات یقین میں کمزوری کی نشانی شمار ہوتی ہے کہ تم اللہ کی ناراضگی میں لوگوں کو راضی رکھو' اللہ کی روزی پر ان کی تعریف کرو اور جو چیز تمہیں اس نے نہیں دی' اس پر ان لوگوں کو برا بھلا کہو کیونکہ کسی لالچی کے لالچ کی وجہ سے اللہ کی روزی چھن نہیں سکتی' نہ ہی کسی ناپسند کرنے والے کی وجہ سے ختم ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یقین اور رضا میں سکھ چین اور خوشیاں رکھ دی ہیں جبکہ غم اور پریشانیاں اپنی ناراضگی اور شکایتوں میں رکھی ہیں۔''

- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ ایک رات میں اپنی محراب میں بیٹھا تھا' پاؤں پھیلایا تو ہاتف غیبی نے آواز دی: بادشاہوں کی محفلوں میں بیٹھنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ نہایت ادب سے بیٹھے۔
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ سے ایک عارف شخص کے مرتبہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: وہاں کوئی درجہ نہیں ہوگا بلکہ ایک عارف کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس کا پہچانا ہوا (خدا) موجود ہے۔

Marfat.com

- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ ایک عبادت گذار اللہ کی عبادت اپنے حال کے ساتھ کرتا ہے جبکہ ایک واصل باللہ عارف' اللہ کی عبادت حال میں ہو کر کرتا ہے۔
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ عبادت کرنے کے لئے کس کا تعاون درکار ہوتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اللہ کی مدد ضروری ہوتی ہے بشرطیکہ اسے جانتے پہچانتے ہو۔
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: ایک عارف پر کم از کم یہ لازم ہوتا ہے کہ جو چیز اس کے قبضے میں ہے' وہ اللہ کی راہ میں دیدے۔
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ کا ارشاد ہے: جو شخص اللہ کی آزمائش میں جمع کا دعویٰ کرے اس پر لازم ہوگا کہ اپنے آپ پر عبادت گذار ہونے کے اسباب لازم کر لے۔

میں نے منصور بن عبداللہ سے سنا' انہوں نے ابو عمران موسیٰ بن عیسیٰ عمی سے سنا' وہ کہتے تھے' میں نے اپنے والد سے سنا' انہوں نے بتایا کہ ایک مرتبہ حضرت ابو یزید رحمہ اللہ نے اذان کہی' پھر تکبیر کہنے کا ارادہ کیا تو صف پر نظر ڈالی' ایک آدمی دکھائی دیا' لگتا تھا کہ مسافر ہے' آپ اس کی طرف بڑھے' اس سے کوئی بات کی تو وہ کھڑا ہو کر مسجد سے نکل گیا' وہاں موجود لوگوں میں سے کسی نے اس سے پوچھا تو اس نے بتایا: میں سفر میں تھا' مجھے پانی نہیں مل سکا' میں نے تیمّم کیا اور بھول کر مسجد میں آ گیا' حضرت ابو یزید رحمہ اللہ نے مجھ سے کہا ہے کہ رہائشی ہونے پر تیمّم جائز نہیں ہوتا' اس پر مجھے اپنا تیمّم یاد آ گیا اور میں باہر نکل آیا ہوں۔

- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں تیس سال تک مجاہدہ کرتا رہا' اس دوران مجھے علم اور اس کی پیروی بوجھل معلوم ہوئی' اگر علماء میں اختلاف نہ ہوتا تو میں یہ سلسلہ جاری رکھتا' علماء کا اختلاف رحمت تو ہے لیکن صرف توحید کے بیان میں یوں نہیں ہے۔
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ ہی نے فرمایا: نفسانی خواہشات کے ہوتے ہوئے کوئی شخص اپنے نفس کی پہچان نہیں کر سکتا۔
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہل محبت کو جنت کا کوئی کھٹکا نہیں ہوتا جبکہ اہل محبت اپنی محبت کی وجہ سے پردے میں ہوتے ہیں۔

Marfat.com

- حضرت ابوعثمان سعید بن اسماعیل کے مطابق حضرت ابو یزید رحمہ اللہ نے فرمایا: جو شخص لوگوں کے ساتھ بات کرنے کیلئے کلام سنے' اللہ تعالیٰ اسے وہ سمجھ دے دیتا ہے جس سے ان کے ساتھ کلام کر سکے اور جو اس لئے سنے کہ اللہ تعالیٰ اس کے کام میں اس سے معاملہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ سمجھ دیتا ہے جس کی بناء پر وہ اپنے ربّ سے راز و نیاز کی باتیں کرتا ہے۔
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کے دلوں کو دیکھتا ہے تو ان میں سے جو محض معرفت کا بوجھ نہیں اٹھا سکتے' انہیں اپنی عبادت میں لگا دیتا ہے۔
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: (بالفرض) اہل ہمت کا کفر اہل احسان کے ایمان کے مقابلے میں زیادہ محفوظ ہوتا ہے (یعنی اہل ہمت کفر میں مبتلا نہیں ہوتے)۔
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ صوفیہ نے معرفت کہاں سے حاصل کی ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اپنا سب کچھ ضائع کر کے اور مال کو سنبھال کر۔
- حضرت ابراہیم ھروی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو یزید رحمہ اللہ کو فرماتے سنا' فرماتے تھے: تمہارے ساتھ میری یہ خوشی تجھ سے ڈرتے ہوئے ہو' ایسے میں میری خوشی کیسی ہوگی جب میں تجھ سے بے فکر ہونگا؟
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اے پروردگار! مجھے اپنا آپ سمجھا دے کیونکہ میں تو صرف تیری وجہ سے تجھے سمجھ سکتا ہوں۔
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کو اللہ ہی کے ذریعے پہچانا اور اس کے سوا باقی چیزوں کو نورِ الٰہی سے جانا۔
- حضرت ابراہیم ہروی رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو یزید رحمہ اللہ کو فرماتے سنا' آپ نے اس وقت فرمایا جب آپ سے عارف کی پہچان پوچھی گئی وہ اللہ کے ذکر سے نہیں ہٹتا' نہ اس کا حق ادا کرنے سے تھکتا ہے اور نہ ہی اللہ کے سوا کسی اور سے انس و محبت رکھتا ہے۔
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ ہی کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم بھی دیا اور روک بھی کی تو انہوں

Marfat.com

کے اس کی فرمانبرداری کی' انہیں ایک خاص لباس دیا جسے لے کر وہ اس سے ہٹ گئے لیکن میں تو اللہ سے اسی کو چاہتا ہوں۔

- آپ نے ارشاد فرمایا تھا: ابتدائی دور میں مجھے چار مرتبہ غلط فہمی ہوئی' میرے ذہن میں آیا کہ میں اللہ کا ذکر کرتا ہوں' اسے پہچانتا ہوں' اس سے محبت رکھتا ہوں اور اسے چاہتا ہوں لیکن جب انتہاء تک پہنچا تو پتہ چلا کہ میری یاد سے اس کا مجھے یاد رکھنا بڑھ کر ہے' اس کی معرفت میری معرفت سے زیادہ ہے' میری محبت سے' میرے ساتھ اس کی محبت پہلے ہے' میری چاہت سے پہلے ہی اس نے مجھے چاہا تھا۔
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ نے عرض کی: اے اللہ! اس مخلوق کو تو نے ان کے انجانے میں پیدا کر دیا اور ان کا ارادہ نہ ہونے کے باوجود تو نے امانت ان کے سپرد کر دی (کہ دنیا کو سنبھالیں) اب اگر تو ہی ان کی مدد نہیں فرمائے گا تو کون کرے گا؟
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ کے کسی شاگرد نے بتایا کہ آپ نے مجھے فرمایا تھا: جب کوئی انسان تمہارے ساتھ چلے اور تمہاری زندگی میں تنگی آ جائے تو اس کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ' اس سے تمہاری زندگی بہتر ہو گی' جب وہ تم پر کوئی انعام کرے تو ابتداء ہی میں اللہ کا شکر کرو کیونکہ وہی ہے جس نے دلوں کو تیری طرف پھیرا ہے اور جب تمہاری آزمائش ہو تو جلد اس سے نکلنے کی کوشش کرو کیونکہ ساری مخلوق میں سے اگر اسے کوئی دور کر سکتا ہے تو وہ اللہ ہی ہے۔
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو مٹھاس عطا فرمائی اور چونکہ وہ اسی پر خوش ہو گئے لہٰذا اس نے انہیں اپنے قرب کے حقائق نہیں بتائے۔
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ فرماتے تھے: ذاتِ الٰہی کی معرفت جہالت ہے' معرفت کی حقیقت کا علم حیرانی ہے' اشارہ کرنے والے کی طرف سے اشارہ' اشارے میں شرک ہوتا ہے اور اللہ سے بہت دور ہونے والی مخلوق وہ ہوتی ہے جو اس کی طرف اشارے زیادہ کرتی ہے۔
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ آپ نے اللہ کی معرفت کہاں سے حاصل کی ہے؟ آپ نے فرمایا: پیٹ بھوکا رکھ کر اور بدن ننگا رکھ کر۔

Marfat.com

- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عارف کا مقصد وہ چیز ہوتی ہے جس کی وہ اُمید رکھتا ہے اور زاہد کا مقصد وہ چیز ہوتی ہے جسے وہ کھاتا ہے۔
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس شخص کے لئے یہ خوشی کا مقام ہے کہ اس کا مقصد ایک ہی ہو' جو اس کی آنکھیں دیکھیں اور کان سنیں' اس کا دل اس کی طرف متوجہ نہ ہو۔
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص اللہ کو پہچان لیتا ہے تو وہ ہر اس پر نگاہ رکھتا ہے جو اسے اللہ سے ہٹا دے۔
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ سے سنت اور فرض کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ سنت تو دنیا کو چھوڑ دینے کا نام ہے اور فرض' اللہ سے ملنے کو کہتے ہیں کیونکہ پوری سنت میں دنیا کو چھوڑنے کی بات ہوئی ہے اور قرآن پورے کا پورا' اللہ سے ملنا بتاتا ہے چنانچہ جس نے سنت اور فرض سیکھ لئے وہ کامل ہو گیا۔
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ نے فرمایا: نعمت ایک ازلی چیز ہے تو اس کا شکر بھی ازلی کہلائے گا۔

⑨ حضرت ابوسلیمان عبدالرحمٰن بن عطیہ دارانی رحمہ اللہ (م ۲۱۵ھ)

آپ کا نام عبدالرحمٰن بن احمد بن عطیہ لکھا بھی ملتا ہے۔

آپ دمشق کے ایک شہر ''داریا'' کے رہنے والے تھے اور عنسی کہلاتے تھے' مجھے یہ بات ابو جعفر محمد بن احمد بن سعید رازی نے بتائی' وہ کہتے ہیں کہ میں نے عباس بن حمزہ سے سنا' انہوں نے احمد بن ابی الحواری سے سنا اور وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوسلیمان عبدالرحمٰن بن احمد بن عطیہ عنسی رحمہ اللہ داریا کے رہنے والے تھے جو

Marfat.com

شام کا ایک شہر تھا۔

حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ ۲۱۵ھ میں فوت ہوئے اور حدیث کی سند میں ان کا ذکر ملتا ہے چنانچہ روایت میں احمد بن ابی الحواری فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے بتایا کہ انہیں حضرت علی بن حسن بن ابوالربیع زاہد نے حضرت ابراہیم بن ادھم سے' انہوں نے محمد بن عجلان سے' انہوں نے عجلان سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ کے سامنے جھکا کرتا ہے' اللہ اسے بلند مرتبہ عطا فرما دیتا ہے۔

- حضرت احمد بن حواری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جب اُمید' خوف پر غالب آجاتی ہے تو (صوفی کا) وقت خراب ہو جاتا ہے۔
- اسی سند سے حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کاش' دلوں میں میرا دل بھی ایسے ہوتا جیسے عام کپڑوں میں پڑا میرا کپڑا حالانکہ آپ درمیانے قسم کے کپڑے پہنتے تھے۔
- حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو دنیا کو دور کرتا ہے' وہ اسے دور کرتی ہے۔
- حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: جو شخص دن میں اچھے کام کرتا ہے' اسے رات میں اتنا اجر ملتا ہے اور جو رات کو اچھے کام کرتا ہے' اسے دن میں اتنا اجر دیدیا جاتا ہے' جو سچے دل سے دنیاوی خواہش ترک کرتا ہے تو اللہ اسے اس کے دل سے نکال دیتا ہے کیونکہ یہ بات اللہ کو نہیں جچتی کہ کسی ایسے دل کو عذاب دے جس میں موجود خواہش اسی کی خاطر چھوڑ دی گئی۔
- حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: بہتر سخاوت وہ ہوتی ہے جو ضرورت جتنی ہو۔
- آپ رحمہ اللہ ہی نے فرمایا تھا: جب یہ دنیا کسی دل میں گھر کر لیتی ہے تو آخرت وہاں سے نکل جاتی ہے۔
- حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دل میں پیدا ہونی والی سچی حالت یہ ہوتی ہے کہ دل میں موجود بات اس چیز کی تصدیق کرے جو زبان پر آتا ہے۔
- حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو سچ کہے' اسے اس کا اجر دیا جاتا ہے اور جو اچھا کرے'

Marfat.com

اس سے درگذر کر دیا جاتا ہے۔

- حضرت جنید کے مطابق حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے بتایا تھا: کہ کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ صوفیہ کے نکتوں میں سے ایک نکتہ کئی دنوں تک میرے دل میں آیا رہتا ہے' میں اسے قبول کرنا چاہوں تو انصاف والے دو گواہوں یعنی قرآن وسنت کی روشنی میں قبول کرتا ہوں۔
- حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہر ایسا عمل جس کا اس دنیا میں ثواب نہیں ہوتا' قیامت کے دن اس کی جزاء نہ ملے گی۔
- حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ ہی فرماتے ہیں کہ دل جب بھوکا پیاسا ہوتا ہے تو صاف اور نرم ہو جاتا ہے لیکن جب سیر اور بھرا ہوتا ہے تو اندھا ہو جاتا ہے۔ (حلیہ)
- حضرت احمد بن ابی الحواری فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ سے کہا: میں نے تنہائی میں نماز پڑھی ہے تو مجھے لذت حاصل ہوئی ہے' آپ نے فرمایا: تم نے کس شے کی وجہ سے لذت پائی؟ میں نے کہا کہ وہاں کسی نے مجھے دیکھا نہیں۔ آپ نے فرمایا: ارے! تم کمزور ہو کیونکہ تیرے دل میں مخلوق کا خیال گذرا ہے۔
- حضرت احمد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ سے پوچھا کہ جب خواہشات دل سے نکل جائیں تو وہاں اس کو کیا نام دیا جائے گا؟ زاہد کہیں گے یا پرہیزگار یا پھر کیا کہیں گے؟ آپ نے فرمایا کہ جب اس سے خواہش نکل گئیں تو وہ راضی کہلائے گا۔
- حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ دنیا کا جو مال تم نے چاہا لیکن وہ نہ مل سکا تو اسے یوں سمجھو کہ نہ تو تم نے اسے چاہا اور نہ ہی اس کے بارے تمہارے دل میں خیال آیا۔
- حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ اہل وعیال ایک صاحب یقین شخص کا یقین کمزور کر دیتے ہیں کیونکہ جب تک وہ اکیلا تھا تو بھوکا ہونے پر خوش ہو جاتا تھا لیکن جب اس کے ہاں اہل و عیال ہو گئے اور وہ بھوک میں مبتلا ہوئے تو اس نے اُن کیلئے روزی کی تلاش کی اور جب کسی شخص کو تلاش کرنا پڑے تو یقین کمزور ہو جائے گا۔

Marfat.com

- حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ اور اس کے بندے کے درمیان سب سے زیادہ اہم چیز یہ ہے کہ وہ اس کا حساب لیتا ہے۔
- حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ زاہد لوگوں کو آخری قدم وہاں پڑتا ہے جہاں اللہ پر بھروسہ کرنے والوں کا پہلا قدم پڑتا ہے۔
- حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے بتایا تھا کہ باریک قسم کے معاریض (صوفیہ کے باریک اشارے) میں سے اللہ کا یہ فرمان نرم طریقے کی ایک ڈانٹ ہے۔

اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ○ (زمر:۳)

''سنو! خالص دین صرف اللہ کیلئے ہے۔''

- حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ ہر شے کا مہر ہوتا ہے' جنت کا مہر یہ ہے کہ بندہ دنیا اور اس کا سب کچھ چھوڑ دے۔
- آپ ہی نے فرمایا تھا: ہر چیز کے لیے زیور (خوبصورتی کا سامان) ہوتا ہے جبکہ سچائی کا گہنا عاجزی سے پیش آنا ہوتا ہے۔
- حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب ایک دانا دنیا کو ترک کر دیتا ہے تو دانائی کے نور سے روشنی حاصل کرتا ہے۔
- حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ ہی کا ارشاد ہے: ہر شے کی ایک کان ہوتی ہے جبکہ سچائی کی کان زاہدوں کے دل ہوتے ہیں۔
- حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ ہی فرماتے ہیں کہ ہر شے کی کوئی پہچان ہوتی ہے جبکہ کسی کے ذلیل ہونے کا پتہ اس کے نہ رونے سے چل جاتا ہے۔
- آپ ہی کا فرمان ہے: جو شخص اپنا آپ تباہ کر کے اللہ تک پہنچتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے نفس کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے لئے جنت کا حکم فرماتا ہے۔
- آپ رحمہ اللہ ہی نے ارشاد فرمایا: سب سے بہتر کام وہ ہوتا ہے جو خواہش نفسانی کے خلاف کیا

Marfat.com

جائے۔

- حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ فرماتے تھے: جو اللہ تعالیٰ کی واضح نصیحت دیکھنا چاہتا ہے تو اسے دن رات کا تبدیل ہوتے رہنا دیکھنا چاہئے۔
- آپ نے یہ بھی فرمایا تھا: اپنے آپ کو ہمت میں موجود کام کر کے راضی رہنا سکھاؤ' یہ معرفت کے درجوں کو پالینے کا اچھا ذریعہ ہے۔
- آپ یہ بھی بتاتے تھے کہ جب خوف' دل میں گھر کر لیتا ہے تو دل کی خواہشات کو جلا دیتا ہے اور اس سے غفلت کو دور کر دیتا ہے۔
- آپ نے یہ بھی فرمایا تھا: ہر شے کا کوئی نہ کوئی زنگ ہوتا ہے اور دل کے نور کا گویا زنگ پیٹ بھر کر کچھ کھانا ہوتا ہے۔
- آپ مزید فرماتے ہیں: جو شخص اللہ کے ساتھ تنہا ہو کر دکھانا چاہتا ہے تو اسے لازم ہے گردن سے اسے بھی اتار دے جو اس سے کم مرتبہ ہے۔
- آپ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے: جو شخص کسی کام میں سچائی کو ذریعہ بناتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے رضا مندی کا گویا تحفہ ملتا ہے۔
- آپ رحمہ اللہ یہ بھی فرماتے تھے: ہر شے کیلئے ایک تصدیق ہوتی ہے اور اللہ سے خوف' یقین کی تصدیق ہے۔
- حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر کسی امت اور گروہ بھر میں ایک غمزدہ شخص رونے لگے تو لازمی طور پر اللہ اس پر رحم فرما دیتا ہے۔

Marfat.com

⑩ حضرت ابو محفوظ معروف بن فیروز، فیروز کرخی رحمہ اللہ (م ۲۰۰ھ)

حضرت زکریا بن یحییٰ بن اسد کہتے ہیں کہ حضرت معروف بن فیروز' ابو محفوظ کرخی کہلاتے تھے' علاوہ ازیں معروف بن فیرزان نام بھی لکھا ملتا ہے چنانچہ حضرت ابراہیم بن جنید کہتے ہیں کہ معروف کرخی' معروف بن فیرزان کو کہتے ہیں نیز معروف بن علی نام بھی ملتا ہے' یونہی ایک روایت یوں ملتی ہے کہ حضرت سہل بن عبداللہ کہتے ہیں' مجھے محمد بن سوار نے حضرت معروف بن علی کرخی زاہد کے بارے میں بتایا۔

آپ عظیم اور قدیم مشائخ میں سے تھے جن میں پرہیز گاری اور جوانمردی پائی جاتی تھی۔ آپ حضرت سری سقطی کے استاد اور حضرت داؤد طائی کے شاگرد تھے۔ قبرِ انور بغداد میں دیکھی جا سکتی ہے جس کے نام پر لوگ تندرست ہوتے اور اس کی زیارت کو بابرکت جانتے ہیں۔

حضرت ابراہیم بن جزری کہتے تھے کہ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کی قبر شریف ہر بیماری کے لئے تجربہ شدہ تریاق ہے۔

حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ حضرت علی بن موسیٰ رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں مسلمان ہوئے' آپ اسلام لانے کے بعد اس بات کو بیان نہیں کرتے تھے اور یہی وجہ ہے کہ شیعہ لوگ حضرت علی بن موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازے پر جمع ہو گئے اور حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کی ہڈیاں توڑ دیں چنانچہ آپ فوت ہو گئے اور بغداد میں دفن ہوئے' حدیث کی سند میں آپ کا ذکر ملتا ہے چنانچہ حضرت خلف بن ہشام کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ سے سنا' عرض کی تھی: اے ہمارے اللہ! ہماری باگ ڈور تیرے قبضے میں ہے' ہم ان میں سے کسی کے مالک نہیں ہیں' تو ہمارے ساتھ جو بھی معاملہ کرے تو تو ہی ہمارا ولی و دوست ہے' ہمیں سیدھی راہ دکھا۔

Marfat.com

میں نے جب آپ سے اس دُعا کے بارے میں پوچھا تو سند میں انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ یہ دُعا مانگا کرتے تھے۔

- حضرت محمد بن نصر فرماتے ہیں کہ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ صالحین کی تعداد تو بہت ہوتی ہے لیکن ان میں صادقین (سچے) کم ہی ہوتے ہیں۔
- حضرت ابراہیم بن بکاء فرماتے ہیں کہ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اللہ اسے عمل کرنے موقع دیدیتا ہے جبکہ اسے جھگڑوں میں نہیں پڑنے دیتا اور جب کسی سے برائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کیلئے عمل کا دروازہ بند کر دیتا اور جھگڑوں کا کھول دیتا ہے۔ (حلیہ)
- حضرت ابراہیم بن بکاء کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ سے وصیت کرنے کی درخواست کی تو فرمایا: اللہ پر بھروسہ کرو، وہی تمہارا معلّم (سکھانے والا) اور وہی غمخوار ہو، اسی سے شکایت کرسکو کیونکہ لوگ نہ تو تمہارا فائدہ کر سکتے ہیں اور نہ ہی نقصان۔
- حضرت ابوذکریا حمال کہتے ہیں کہ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ نے نہر کے ایک کنارے پر پیشاب کیا اور پھر تیمّم کرلیا جس پر آپ سے پوچھا گیا: اے ابومحفوظ! پانی تو آپ کے قریب ہے، آپ نے فرمایا: شاید میں وہاں تک نہ پہنچ سکوں۔
- حضرت سری سقطی نے فرمایا کہ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ آنکھیں بند رکھا کرو خواہ سامنے بکری ہی ہو۔
- حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وفاداری کی حقیقت یہ ہے کہ دل، غفلتوں کی نیند سے بیدار ہو، اور فضول قسم کی آفتوں کے غم سے فارغ ہو جائے۔
- حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سخاوت کرنا یہ ہوتا ہے کہ تنگی کی حالت میں بھی انسان ضرورت کی چیزیں بھی دوسروں کو دیدے۔
- ایک آدمی نے حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ سے کہا کہ میں نے اپنی معروف (جانی پہچانی) کا شکر ادا

Marfat.com

نہیں کیا۔ اس پر آپ نے فرمایا: تمہارا معروف ایسا ہے جو نگران کے بغیر ہے چنانچہ اس کے پاس چلا گیا ہے جو شکر نہیں کیا کرتا۔

- حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بندے پر اللہ کی ناراضگی کی علامت یہ ہوتی ہے کہ اسے دیکھو تو وہ فضول کاموں میں لگا ہوگا' اس کا دل ہی ایسا ہوگا۔
- حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کسی عمل کے بغیر جنت کی خواہش رکھنا' گناہوں میں سے ایک گناہ ہوتا ہے' کسی سبب کے بغیر شفاعت کا انتظار کرنا ایک قسم کا تکبر ہوتا ہے اور بے فرمان سے رحمت کی اُمید رکھنا' جہالت اور نری بے وقوفی ہے۔
- حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کی اطاعت کرنے والوں کے بارے میں حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ سے پوچھا کہ انہیں اطاعت کی یہ توفیق کیونکر ہوئی؟ انہوں نے بتایا کہ دلوں سے دنیا کی اہمیت نکال دینے کی وجہ سے اور اگر ان کے دلوں میں دنیا کی حیثیت ذرہ بھر بھی ہوتی تو ان کا ایک بھی سجدہ صحیح نہ ہوتا۔
- حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ دل سے دنیا کی قدر و قیمت کیسے نکل سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: جس سے بھی محبت ہو' صاف قسم کی ہو اور آپس میں معاملہ صاف ستھرا کرے۔
- حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ سے محبت کے بارے میں وضاحت پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا کہ محبت' مخلوق کی تعلیم سے نہیں ہوا کرتی بلکہ یہ تو اللہ کا عطیہ اور اس کا فضل ہوتا ہے۔
- حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جوانمردوں کی تین علامتیں ہوتی ہیں: وفاداری میں اختلاف کی گنجائش پیدا نہ ہونے دینا' کچھ لئے بغیر تعریف و ثناء کرنا اور بن مانگے دے دینا۔
- حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ اپنے نفس کو ڈانٹتے ہوئے کہتے تھے: اے مسکین! تم کب تک روتے اور آہ وزاری کرتے رہو گے' خلوص سے کام لو' اس کا نتیجہ اچھا ہوگا۔
- حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ اولیاء کی علامت کیا ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: تین ہوتی ہیں: ان کے غم اللہ سے تعلق رکھتے ہیں' وہ اسی میں مصروف رہتے ہیں اور بھاگ کر اسی کی طرف

Marfat.com

جاتے ہیں۔

- حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عارف کے لیے کوئی نعمت نہیں ہوتی بلکہ وہ تو خود ہر نعمت میں ہوتا ہے۔
- حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پاکیزہ لوگوں کے دل تقویٰ کی وجہ سے کھلے ہوتے ہیں اور نیکی کرنے پر تروتازہ ہوتے ہیں جبکہ گنہگاروں کے دل گناہوں کی وجہ سے اندھیرے میں ہوتے ہیں اور بدنیتی کی وجہ سے اندھے ہوتے ہیں۔
- حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ (کسی میں صلاحیت کی بناء پر) اس کی بہتری کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے عمل کرنے کی توفیق دیتا ہے جبکہ ناکامی اور سستی کا دروازہ بند کر دیتا ہے۔

⑪ حضرت ابوعبدالرحمٰن حاتم بن عنوان، حاتم اصم رحمہ اللہ (م ۲۳۷ھ)

آپ کا نام حاتم بن یوسف اور حاتم بن عنوان بن یوسف اصم بھی لکھا ملتا ہے۔ آپ کا خراسان کے قدیم مشائخ سے تعلق تھا اور بلخ میں رہتے تھے' حضرت شقیق بن ابراہیم سے صحبت رہی' حضرت احمد بن خضرویہ کے استاذ تھے جو شجی بن یحییٰ محاربی کے غلام تھے اور آپ کا ایک ہی بیٹا تھا جس کا نام خشنام تھا۔

آپ ایک اصطبل کے نزدیک ''واشجرد'' میں فوت ہوئے جسے ''اُس سروند'' کہا جاتا تھا' اس وقت واشجرد کے اوپر ایک پہاڑ پر تھے۔ یہ ۲۳۷ھ کی بات ہے' حدیث کی سند میں آپ کا ذکر ملتا ہے چنانچہ حضرت یحییٰ بن حارث کے مطابق حضرت حاتم بن عنوان اصم رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن عبد اللہ ماھیانی سے' انہوں نے حضرت ابراہیم بن طہمان سے' انہوں نے حضرت مالک سے' انہوں نے حضرت زہری اور انہوں نے حضرت

Marfat.com

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چاشت کی نماز پڑھو کیونکہ یہ نیک لوگوں کی عبادت شمار ہوتی ہے اور گھر میں جا کر سلام کہا کرو کیونکہ اس سے تمہارے گھر میں خیر و برکت زیادہ ہوگی۔

- حضرت احمد بن سلیمان کفر شیلانی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی کتاب میں حضرت عبدالرحمٰن حاتم اصم رحمہ اللہ کی طرف سے دیکھا' وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص ہمارے اس مذہب (تصوف) میں چلا آئے تو اپنے دل میں موت کی چار باتیں سما لے۔ سفید موت' سیاہ موت' سرخ موت اور سبز موت۔ سفید موت' بھوک کو کہتے ہیں' سیاہ موت' لوگوں کو تکلیف دینے سے رکنا' سرخ موت' نفس کی مخالفت کو کہتے ہیں اور سبز موت' ٹکڑے اُوپر نیچے ڈالنے کو کہتے ہیں۔
- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ پانچ چیزوں کے علاوہ جلد بازی کرنا شیطانی کام ہے' مہمان آنے پر اسے کھانا کھلانا' فوت ہونے پر میت کو کفن دفن کرنا' عقلمند ہو جانے پر کنواری کی شادی کرنا' دین لازمی ہو تو قرض ادا کرنا اور گناہ کر لینے پر اس سے توبہ کرنا۔
- حضرت عبداللہ بن سہل فرماتے ہیں کہ حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ نے فرمایا: جو شخص صبح ہونے پر چار چیزوں میں درست ہو تو وہ اللہ کی رضا میں پلٹتا ہوگا' ان میں سے پہلی چیز اللہ پر یقین ہے پھر توکل پھر خلوص اور پھر اللہ کی معرفت جبکہ یہ تمام چیزیں معرفت کے ساتھ پوری ہوتی ہیں۔
- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رزق پر یقین رکھنے والا وہ ہوتا ہے جو مالداری پر خوش نہیں ہوتا اور نہ ہی فقر پر غم کرتا ہے' پھر اسے یہ پرواہ بھی نہیں ہوتی کہ وہ خوشحال ہے یا تنگی میں۔
- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اخلاص کا پتہ مستقل مزاجی سے چلتا ہے' مستقل مزاجی کا پتہ اُمید لگانے سے چلتا ہے' اُمید کا پتہ ارادے سے چلتا ہے اور ارادے کا پتہ معرفت سے چلتا ہے۔
- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر قول کے لئے ایک صدق ہوتا ہے' ہر صدق کے لئے ایک فعل' ہر فعل کیلئے صبر' ہر صبر کے لئے ایک گنتی' ہر گنتی کے لئے ایک ارادہ اور ہر ارادے کے لئے ایک ترجیحی پہلو ہوتا ہے۔
- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اصل عبادت تین چیزیں بنتی ہیں: خوف' امید اور محبت جبکہ

Marfat.com

بنیادی گناہ بھی تین ہی ہوتے ہیں: تکبر' لالچ اور حسد کرنا۔

- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: منافق وہ شخص ہوتا ہے کہ جو دنیا میں سے کچھ لیتا ہے تو لالچ سے لیتا ہے' اسے روکتا ہے تو شک سے اور خرچ کرتا ہے تو دکھلاوے کے لیے جبکہ ایک مومن شخص دنیا میں سے کچھ لیتا ہے تو خوف کرتے ہوئے' سنت طریقے پر اپنے پاس روکتا ہے' صرف اللہ کے لیے خرچ کرتا ہے' ارادہ عبادت کا ہوتا ہے۔
- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تمہیں چار کام اپنانا ضروری ہیں: نیک کام کرو تو اس میں دکھلاوا نہ ہو' کسی سے کچھ لو تو لالچ نہ ہو' کسی کو کچھ دو تو احسان نہ جتلاؤ اور اپنے پاس کچھ روک رکھو تو بخیلی نہ کرو۔
- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مخلوق کے لیے بھلائی یوں کی جاتی ہے کہ جب کسی انسان کو نیکی کرتے دیکھو تو اسے اس کیلئے اور ابھارو اور گناہ میں گھرا دیکھو تو اس پر رحم کھاؤ۔
- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں ایسے شخص سے تعجب کرتا ہوں کہ جو مختلف عبادتیں کرتا ہے اور کہتا ہے کہ رضاءِ الٰہی کیلئے کرتا ہوں پھر اسے دیکھو تو اللہ پر ناراض ہو رہا ہو گا اور اللہ کا حکم ٹال رہا ہو گا۔ کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ خود ناراض ہو کر اسے راضی کر لو گے؟ جب تم اس سے راضی نہیں ہو تو وہ تم سے کیسے خوش ہو گا۔
- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب لوگوں کو بھلائی کرنے کی تاکید کرو تو پہلے خود بھلائی کرو' تمہیں خود بھلائی ضرور کرنا چاہئے' جو کام کسی کو کرنے کی تاکید کرتے ہو' وہ خود ضرور کیا کرو اور یونہی جس کام سے کسی اور کو روکو' اس سے خود بھی رُک جاؤ۔
- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جہاد تین طرح کا ہوتا ہے' ایک باطنی ہوتا ہے جو شیطان کے ساتھ کیا جاتا ہے' یہ اسے شکست دینے تک جاری رہتا ہے' ایک ظاہری ہوتا ہے جس میں فرض ادا کرنا ہوتے ہیں' انہیں اللہ کے حکم کے مطابق ادا کرنا ہوتا ہے' ایک جہاد اللہ کے دشمنوں کے ساتھ کرنا ہوتا ہے جو اسلامی جنگ کی شکل میں ہوتا ہے۔

Marfat.com

- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خواہش تین طرح کی ہوتی ہے' کھانے کی خواہش' کلام کی خواہش اور دیکھنے میں خواہش چنانچہ کھاتے وقت بھروسہ رکھو' زبان سے سچائی نکالو اور دیکھو تو نصیحت حاصل کرو۔
- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جسے دنیا کی کوئی شے حاصل ہو' وہ اس سے خلاصی حاصل کرنا نہ چاہے' نہ ہی اسے نکالے تو اس سے اس کی دنیا کے ساتھ محبت دکھائی دے گی۔
- حضرت حامد لفّاف بتاتے ہیں کہ حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی ایسا دن نہیں چڑھتا جب شیطان مجھ سے یہ بات نہ کہتا ہو کہ تم کیا کھاتے ہو؟ کیا پہنتے ہو؟ اور کہاں رہتے ہو؟ میں اسے کہتا ہوں کہ میں موت کھاتا ہوں' کفن پہنتا ہوں اور قبر میں رہتا ہوں۔
- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا کہ کوئی خواہش ہو تو بتاؤ' آپ نے فرمایا کہ میں آج شام تک کی عافیت اور سکون چاہتا ہوں۔ اس پر آپ سے کہا گیا: کیا سب دن عافیت والے نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: میرے اس دن کی عافیت یہ ہے کہ اس میں مَیں اللہ کی بے فرمانی نہ کروں۔
- حضرت عبدالرحمٰن حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چار شخص چار ہی چیزوں پر شرمسار ہو جایا کرتے ہیں: گھاٹے میں گرفتار' یہ اس وقت شرمسار ہوتا ہے جب اس سے کوئی کام رہ جاتا ہے۔ دوستوں سے الگ ہو جانے والا' یہ ہر دوست بچھڑنے پر شرمندہ ہوتا ہے' اپنے دشمن کو ٹھہرانے والا کیونکہ وہ بُرا مشورہ دیا کرتا ہے اور گناہوں کی جرأت کرنے والا۔
- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عباء پوشاک' زاہدوں کی نشانی ہوتی ہے تو چوغہ (عباء) پہننے والے کے لئے یہ مناسب نہیں ہوتا کہ وہ ساڑھے تین درہم قیمتی پہن کر پانچ درہم کی عباء کی خواہش رکھے' کیا اسے اللہ سے حیاء نہیں آتی کہ اس کے دل کی خواہش' اس کی عباء سے بھی آگے ہے۔
- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اپنے آقا کی خدمت میں لگے رہو' یہ دنیا کا مال تمہارے پاس کھلم کھلا آئے گا اور جنت تم پر عاشق ہو گی۔
- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تین مقامات پر تم اپنے دل کو قابو میں رکھو: جب بھی کوئی کام کرو

Marfat.com

تو ذہن میں رکھو کہ اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے' بات کرتے وقت یاد رکھو کہ اللہ تمہاری بات سن رہا ہے اور جب کہیں ٹھہر جاؤ تو یاد رکھو کہ اللہ تمہیں جانتا ہے۔

- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دل پانچ طرح کے ہوتے ہیں: مردہ دل' بیمار دل' غافل دل' بیدار دل اور صحیح سالم دل۔
- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ سے کسی شخص نے کہا کہ مجھے کوئی نصیحت کیجئے' آپ نے فرمایا: اگر اپنے مالک کی بے فرمانی کرنے کا خیال ہو تو ایسی جگہ کرو جہاں وہ تمہیں دیکھ نہ سکے۔
- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص تین باتوں کے بغیر تین دعوے کرے تو وہ جھوٹا ہوگا: جو اللہ کی محبت کا دعویٰ کرے لیکن وہ حرام کی طرف نظر کرنے سے نہیں رکتا تو وہ جھوٹا ہے' جنت کی محبت کا دعویٰ کرنے والا حالانکہ وہ راہِ خدا میں مال خرچ نہیں کرتا تو جھوٹا ہوگا اور ایسا شخص بھی جھوٹا ہوگا جو نبی کریم ﷺ سے محبت کا دعویٰ کرے لیکن فقیری سے پیار نہ ہو۔

⑫ حضرت ابوالحسن احمد بن میمون ابوالحواری رحمہ اللہ (م ۲۳۰ھ)

دمشق کے رہنے والے تھے' حضرت ابوسلیمان دارانی وغیرہ کی صحبت میں رہے جن میں حضرت سفیان بن عیینہ' حضرت مروان بن معاویہ فزاری' حضرت مضاء بن عیسیٰ' حضرت بشر بن سری اور حضرت ابوعبداللہ نباجی رحمہم اللہ۔ آپ کے بھائی بھی تھے جن کا نام محمد بن ابوالحواری تھا' وہ بھی زہد و تقویٰ میں آپ جیسے تھے' آپ کے بیٹے عبداللہ بن احمد بن ابوالحواری بھی بڑے زاہد تھے' آپ کے والد ابوالحواری بھی پرہیزگار عارفوں میں سے تھے چنانچہ یہ سب گھرانہ ہی پرہیزگار اور زاہد تھا۔

Marfat.com

آپ ۲۳۰ھ میں فوت ہوئے اور حدیث کی سند میں آپ کا ذکر ہے چنانچہ حضرت ابوالفضل عباس بن حمزہ زاہد کے مطابق حضرت احمد بن ابوالحواری، حضرت یحییٰ بن صالح وحاظی سے، وہ حضرت عفیر بن معدان سے، وہ حضرت سلیم بن عامر سے اور وہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت روح القدس علیہ السلام نے میرے ذہن میں یہ بات ڈالی کہ کوئی بھی شخص اس وقت تک فوت نہیں ہوا کرتا جب تک اپنی عمر پوری نہ کر لے اور اپنی روزی نہ کھا لے لہٰذا روزی اچھے طریقے سے تلاش کرو، تم میں سے کسی کی بھی یہ خواہش نہیں ہونی چاہئے کہ روزی رُک جانے کی صورت میں اسے اللہ کی بے فرمانی کر کے حاصل کرے کیونکہ اللہ سے روزی لینے کے لیے عبادت ضروری ہے۔

- حضرت احمد بن ابوالحواری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص ارادہ اور محبت رکھتے ہوئے دنیا کو دیکھے تو اللہ اس کے دل سے یقین اور زہد کا نور نکال دیتا ہے۔
- حضرت احمد بن ابوالحواری رحمہ اللہ اسی روایت کی بناء پر فرماتے ہیں: سب سے بہتر رونا وہ ہوتا ہے کہ انسان اپنے ضائع ہونے والے وقتوں پر روئے یا اس وقت پر روئے جن میں وہ اللہ کے حکموں کی مخالفت کرتا رہا۔
- حضرت احمد بن ابوالحواری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص کوئی کام کرتے وقت سنت کی پیروی نہیں کر سکا، اس کے وہ کام بیکار ہوں گے۔
- حضرت احمد بن ابوالحواری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی اس دنیا کو پہچان لیتا ہے، اس میں زہد کرتا ہے، جو آخرت کی پہچان کر لیتا ہے، وہ اس کا شوق رکھتا ہے اور جو اللہ کو پہچان لیتا ہے، وہ اس کی رضا چاہتا ہے۔
- حضرت احمد بن ابوالحواری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ سے محبت کی نشانی یہ ہے کہ انسان اس کی عبادت کیا کرے، ایک روایت میں ہے کہ اللہ کے ذکر کو پیارا جانا کرے چنانچہ جب یہ اللہ سے محبت رکھے گا تو وہ اس سے محبت کرے گا کیونکہ بندے میں یہ ہمت نہیں کہ اللہ سے محبت کرے، اس سے محبت کی ابتداء اللہ کی طرف سے ہوگی اور یہ اس وقت ہوگا جب اللہ معلوم کرے گا کہ اس کا بندہ بیماریوں میں

Marfat.com

گھرا ہوا ہے۔

- حضرت احمد بن ابو الحواری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے نفس کی پہچان نہیں رکھتا' وہ اپنے دین میں تکبر دکھا رہا ہوتا ہے۔
- اسی سند سے حضرت احمد بن ابو الحواری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کی طرف سے بندے کی سب سے شدید آزمائش یہ ہوتی ہے کہ وہ اسے عافل کر دے اور اس کا دل سخت کر دے۔
- حضرت احمد بن ابو الحواری رحمہ اللہ نے اصطبل اور غزوہ کے بارے میں فرمایا تھا: یہ آرام کا کتنا اچھا مقام ہے کہ جب انسان عبادت کرتے تھک جاتا ہے تو ایسے کام کے ذریعے آرام حاصل کرتا ہے جس میں گناہ نہیں۔
- حضرت احمد بن ابو الحواری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ جب کسی گروہ سے محبت کرنا چاہتا ہے تو انہیں بیدار ہونے اور سونے کا موقع دیتا ہے کیونکہ وہ لوگ بیداری اور نیند ہی میں اللہ کی رضا تلاش کرتے ہیں۔
- آپ ہی نے فرمایا تھا: جیسے جیسے دل کا مرتبہ اُوپر ہوتا ہے ویسے ویسے اس کی سزا میں تیزی آتی ہے۔
- حضرت احمد بن ابو الحواری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ انبیاء علیہم السلام موت کو اس لئے ناپسند کرتے تھے کہ اس کی وجہ سے ان کا ذکر الٰہی رُک جاتا ہے۔
- آپ ہی نے فرمایا کرتے تھے کہ جب دنیا سے محبت اور زیادہ گناہ کرنے کی بناء پر تمہارا دل بیمار ہو جائے تو زہد اور گناہوں کو ترک کرنے کے ذریعے اس کا علاج کرو۔
- حضرت احمد بن ابو الحواری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تمہارا نفس اس حالت میں دنیا کو ترک کرنے کی بات کرے جب وہ تم سے دور ہو چکی تو یہ دھوکا ہوگا اور دنیا پاس آ جانے پر تمہیں اس کو چھوڑنے کی بات کرے تو اصل بات یہی ہے۔ (یونہی ہونا چاہئے)
- حضرت احمد بن ابو الحواری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم دل میں قدرے سختی محسوس کرو تو ذکر کرنے والوں کے پاس بیٹھو' زاہد لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ' کھانا کم کر دو' خواہش پر عمل کرنے سے کنارہ کرو اور

Marfat.com

اپنے نفس کو تکلیفیں جھیلنے پر تیار کرو۔

- حضرت احمد بن ابوالحواری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دنیا ایک کوڑا خانہ اور کتوں کے جمع ہونے کی جگہ ہے' ایسا کتا کم ہی ہوگا جو اس پر ڈیرہ لگا لے کیونکہ کتا اس میں سے اپنی ضرورت کے مطابق لے کر واپس ہو جایا کرتا ہے جبکہ اس سے محبت رکھنے والا اسے چھوڑتا ہی نہیں۔
- حضرت احمد بن ابوالحواری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس کے دل میں یہ بات آئے کہ کسی نیکی کی وجہ سے اس کی پہچان ہو یا اس کا ذکر کیا جائے تو گویا اس نے اپنی عبادت میں شرک کیا کیونکہ جو محبت کی بناء پر عبادت کرتا ہے' وہ یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کی خدمت اس کے محبوب کے علاوہ کوئی دیکھے۔
- حضرت احمد بن ابوالحواری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں جب قرآن پڑھتا ہوں اور کسی آیت میں غور شروع کر دیتا ہوں تو میری عقل اس میں حیران ہو جاتی ہے' میں قرآن کے حافظوں پر تعجب کرتا ہوں کہ انہیں نیند کیسے سوجھتی ہے اور وہ دنیا کے کاموں میں کیسے کھو جاتے ہیں حالانکہ وہ تو قرآن پڑھتے ہی رہتے ہیں۔ دیکھو' اگر وہ قرآن کو سمجھتے' اس کا حق پہچانتے' اس سے مزہ لیتے' اسے پڑھ کر اللہ سے راز و نیاز کرتے تو ان کو اس وجہ سے نیند نہ آتی کہ انہیں اس کی توفیق ملی ہے۔

⑬ حضرت ابوحامد احمد بن خضرویہ بلخی رحمہ اللہ (م ۲۴۰ھ)

آپ خراساں کے بڑے مشائخ میں سے تھے' حضرت ابوتراب نخشبی اور حضرت حاتم اصم کی صحبت میں رہے اور پھر حضرت ابو یزید بسطامی کی طرف چلے گئے' وہ خراسان کے اکابر مشائخ میں سے تھے اور فتوت (جوانمردی) کا مرتبہ رکھتے تھے' پھر حضرت ابوحفص نیشاپوری کی زیارت کیلئے نیشاپور میں داخل ہو گئے۔

حضرت ابوحفص سے پوچھا گیا کہ اس طبقہ کے لوگوں میں سے آپ کسے بڑے مرتبہ والا سمجھتے جنہیں

Marfat.com

آپ نے دیکھا ہے؟ آپ نے کہا کہ حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ سے بڑھ کر نہ تو میں نے مضبوط ارادے والا دیکھا ہے اور نہ ہی کوئی صحیح حال والا۔

آپ کا وصال ۲۴۰ھ کو ہوا کیونکہ میں نے حضرت عبد اللہ بن علی سے یونہی سنا تھا' وہ بتاتے تھے کہ حضرت محمد بن فضل بلخی کو میں نے ان کا ذکر کرتے یونہی سنا تھا۔

- حضرت محمد بن فضل کہتے ہیں کہ حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اللہ کا کوئی ولی اپنی کوئی نشانی مقرر نہیں کرتا اور نہ ہی ایسا کوئی نام ہوتا ہے جو وہ اپنا رکھ لے۔
- حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دل گھومتے ہوتے ہیں' یا تو عرش کے گرد چکّر لگاتے ہیں' یا پھر باغوں کے گرد۔
- حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صوفیہ کی حریت (آزادی) میں مکمل عبودیت (اللہ کا بندہ ہونا) ہوتی ہے اور جب مکمل طور پر عبودیت آ جاتی ہے تو آزادی پوری ہو جاتی ہے۔
- آپ فرماتے تھے کہ دین یا دنیا کے اندر آپس میں ضد اور مقابلہ والی دو چیزوں کی گذران نہیں ہوتی۔
- حضرت محمد بن فضل فرماتے ہیں کہ حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ نے ایک شخص سے ایک لاکھ درہم قرض لینے کی خواہش کی تو اس نے کہا: کیا تم لوگ اس دنیا میں دنیا سے بے تعلق نہیں ہو؟ یہ درہم لے کر کیا کرو گے؟ آپ نے فرمایا: میں ایک لقمہ خرید کر کسی مومن کے منہ میں ڈالوں گا اور یہ جرأت نہیں کروں گا کہ اللہ سے اس کا ثواب مانگوں۔ اس نے کہا: کیوں؟ آپ نے فرمایا: اس لئے کہ اللہ کے ہاں اس پوری دنیا کا وزن مچھر کے ایک پَر کے برابر بھی نہیں ہے چنانچہ اگر میں اسے لے لوں اور اس سے کوئی چیز مانگوں تو کون ہے جو اس کے بدلے میں مجھے کچھ دے' پوری دنیا کی حیثیت تو یہی کچھ ہے۔
- حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجبور ہو جانے والے لوگوں کے پاس صبر ہی کا توشہ ہوتا ہے جبکہ رضا' عارفوں کا ایک درجہ ہوتا ہے۔
- حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص صبر پر صبر کرتا چلا جاتا ہے' وہی صابر کہلاتا ہے' وہ نہیں ہوتا جو صبر کرے اور شکایت بھی کرتا جائے۔

Marfat.com

- حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ کے راستے میں تھا کہ میرا پاؤں ایک رسّی میں پھنس گیا' میں دو فرسخ تک چلا وہ رسّی میرے پاؤں سے ہی چمٹی تھی' اسی دوران ایک آدمی نے مجھے دیکھا تو اسے الگ کر دیا اور مجھے جانے دیا' میں بسطام آیا تو سب سے پہلے حضرت ابو یزید سے ملاقات ہوئی' مجھ سے فرمایا: مکہ کے راستے میں جو واقعہ تمہارے ساتھ پیش آیا' اس میں تم نے اللہ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ میں نے کہا: میرا خیال یہ تھا کہ اسے پسند کرنے میں میرا کوئی اختیار نہ ہو۔ آپ نے مجھ سے کہا: اے فضول شخص! کیا تمہارا اپنا کوئی ارادہ بھی تھا کہ تم نے ہر شے پسند کر لی؟
- حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص فقیروں کی خدمت کرے' اسے تین چیزوں سے نواز دیا جاتا ہے: تواضع' اچھا ادب اور جان قربان کرنا۔
- حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: راہِ راست تو واضح ہو چکا' حق نکھر چکا اور بلانے والا سن رہا ہے تو اب اس کے بعد اندھے ہونے سے کیوں حیران ہو؟
- حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ کے ہاں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھا گیا:

  فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ ○ (الذاریات: ۵۰)

  ''اللہ کی طرف دوڑو۔''

  تو آپ نے فرمایا: لوگوں کو بتا دو کہ بھاگنے کیلئے یہ بہترین جگہ ہے۔
- حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ نے فرمایا: معرفت کا حقیقی معنٰی یہ ہے کہ اس کے ساتھ دل سے محبت کی جائے' زبان سے اس کا ذکر ہو اور اس کے علاوہ ہر شے سے توجہ ہٹا لی جائے۔
- حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ دل گویا برتن ہیں اور جب حق سے بھر جاتے ہیں تو انسان کے اعضاء پر اس کا نور دکھائی دینے لگتا ہے اور جب یہ باطل چیزوں سے بھرتے ہیں تو انسانی اعضاء پر زیادہ تاریکی چھا جاتی ہے۔
- حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ سے کسی نے کہا کہ مجھے کوئی وصیت کیجئے تو آپ نے فرمایا کہ اپنے نفس کو مارو کہ وہ اس میں زندگی پیدا کرے۔

Marfat.com

- آپ ہی نے فرمایا تھا کہ اللہ کے قریب وہی لوگ ہوتے ہیں جن کا خلق عام ہوتا ہے۔
- حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ نے بتایا: مجھے پتہ چلا ہے کہ کسی غنی نے ایک زاہد کے پاس جانے کی اجازت مانگی' اس نے بلا لیا' اس نے رمضان میں اسے دیکھا کہ نمک لگا کر خشک روٹی کھا رہا ہے چنانچہ وہ اپنے گھر واپس آ گیا اور اسے ایک ہزار دینار بھیجے' اس نے واپس کر دئے اور کہا: یہ تیرے جیسے اس شخص کی جزاء ہے جو اپنا بھید کھول دیتا ہے۔
- حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ نے فرمایا: غفلت سے زیادہ بوجھل کوئی نیند نہیں ہوتی اور نہ ہی خواہش سے زیادہ کوئی نرمی قابو پاتی ہے' اگر یہ غفلت اتنی بوجھل نہ ہوتی تو مجھ میں خواہش پیدا نہ ہوتی۔
- حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس سے حق تعالیٰ اپنی نعمتوں کا مطالبہ کرتا ہے وہ اس جیسا نہیں ہوتا جس سے حق تعالیٰ اپنی نعمتیں پوچھتا ہے۔
- حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ اعمال میں سب سے بہتر عمل کونسا ہوتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: دل میں اللہ کے سوا کسی اور شے کی طرف توجہ کرنے کی طرف دھیان رکھے۔

⑭ حضرت یحییٰ بن معاذ بن جعفر رازی، واعظ رحمہ اللہ (م ۲۵۸ھ)

یہ وہ بزرگ ہیں جنہوں نے علم رجاء (اللہ سے اُمید لگانا) کے بارے میں گفتگو کی تھی اور خوب کی تھی۔

آپ تین بھائی تھے: یحییٰ' اسماعیل اور ابراہیم' عمر کے لحاظ سے اسماعیل بڑے تھے' یحییٰ درمیانے اور اصغر چھوٹے تھے۔ یہ سب کے سب زاہد تھے۔

ابراہیم تو یحییٰ کے ہمراہ خراسان چلے گئے' نیشاپور اور بلخ کے درمیان وصال ہوا۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ

Marfat.com

جوزجان کے کسی شہر میں فوت ہوئے تھے اور پھر یحییٰ بلخ کی طرف چلے گئے جہاں کافی عرصہ رہے' پھر نیشاپور واپس آ گئے اور وہیں ۲۵۸ھ میں فوت ہوئے۔ یہ حدیث کے راوی تھے چنانچہ حضرت محمد بن احمد بن حسن' حضرت علی بن محمد ازرق سے' وہ محمد بن عبدک سے' وہ حضرت یحییٰ بن معاذ رازی واعظ رحمہ اللہ سے' وہ حمدان بن عیسیٰ بلخی سے' وہ زبرقان سے' وہ شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ تقویٰ' مخلوق کا گویا کرم ہوتا ہے اور کھانے کی اچھی چیز۔

حضرت نصر بن حارث کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ نے حضرت عصمہ بن عاصم سے' انہوں نے سعدان حلیمی' انہوں نے ابن جریج' انہوں نے ابوالزبیر سے روایت کی کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ ہر وقت سوچ بچار میں رہتے تھے' غموں میں گھرے ہوتے اور ہنستے کم تھے' ہاں تبسّم (مسکرانا) فرماتے تھے۔

- حضرت ابومحمد اسکابی فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جو شخص اَقدار کا خیال کئے بغیر روزی کے راہیں کھولتا ہے' وہ مخلوق کے ہتھے چڑھ جاتا ہے۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبادت گویا ایک کاروبار ہے' تنہائی میں رہنا اس کی دو کانیں' اس کا اصل سرمایہ سنت میں سوچ بچار کرنا ہوتا ہے جبکہ اس کا نفع جنت ہوتا ہے۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تنہائی پر صبر کرنا' خلوص کی نشانیوں میں سے ایک ہے۔
- حضرت ابو یعقوب دارمی فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ دنیا کام کرنے کی جگہ ہے' آخرت ہولنا کیوں کا مقام ہے' ہمیشہ انسان ہولنا کیوں اور کاموں میں گھرا ہوتا ہے اور آخر کار اسے یا تو جنت کا ٹھکانہ مل جاتا ہے یا اسے دوزخ میں بھیج دیا جاتا ہے۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اول سے آخر تک یہ ساری دنیا ایک گھڑی کے غم کا مقابلہ نہیں کر سکتی' تجھے تو یہ دنیا تھوڑی سی ملی ہے تو تم اس میں غمزدہ زندگی کیوں گذار رہے ہو؟
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اولیاء میں تین عادتیں ہوتی ہیں: ہر شے میں اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں' ہر شے سے بے پرواہ ہوتے ہیں اور ہر معاملے میں اسی کی طرف توجہ کرتے ہیں۔

Marfat.com

- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے اولیاء اس کی نعمتوں کی قید میں ہوتے ہیں' صوفیہ اس کے کرم میں گھرے ہوتے ہیں' اس کے پیار سے' اس کے احسانوں کے گویا غلام ہوتے ہیں چنانچہ وہ محبت کے ایسے غلام ہیں کہ انہیں آزادی نہیں' کرم میں ایسے جکڑے ہیں کہ نکل نہیں سکتے اور نعمتوں میں ایسے گرفتار ہیں کہ چھٹکارا نہیں پاتے۔
- حضرت احمد بن محمد بن عیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: جس میں پرہیزگاری ہی نہیں' وہ زاہد کیسے بن سکتا ہے تو جو چیز تمہاری نہیں' اس سے بچو اور اسے حاصل کرنے کی کوشش کرو جو تمہاری ہے۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بندے کا کسی درجہ سے گر جانا' اس کے دعویٰ کرنے کی بناء پر ہوتا ہے۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ توبہ کرنے والوں کا بھوکا ہو جانا ان کے لئے تجربہ ہوتا ہے' زاہدوں کی بھوک لوگوں کو سکھانے کے لئے ہوتی ہے جبکہ صدیق لوگوں کا بھوکا رہنا ان کیلئے عزت ہوتا ہے۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عقل مند کا دنیا کی خواہش کرنا' جاہل کے دنیا چھوڑ دینے سے بہتر ہوتا ہے۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بندہ جب تک آرزوؤں کے وعدے پر لگا ہوتا ہے تب تک تھکاوٹ میں رہتا ہے۔
- حضرت احمد بن محمد بن شاھویہ بلخی فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تم جس قدر اللہ سے محبت کرو گے' مخلوق بھی تم سے اتنی ہی محبت کرے گی اور جس قدر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے' مخلوق تم سے ڈرا کرے گی اور جتنا تم اللہ کے ساتھ مصروف ہوا کرو گے' مخلوق بھی تمہارے معاملہ میں مصروف ہو گی۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص اللہ کے بارے میں حیران ہوتا ہے' وہ اس شخص

Marfat.com

جیسا نہیں ہوتا جو اللہ کی طرف سے عجیب چیزیں وارد ہونے پر حیران ہوتا ہے۔

- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ فوت ہو جانا (سکرات میں ہونا) موت سے سخت ہوتا ہے کیونکہ فوت ہوتے وقت انسان کا تعلق حق تعالیٰ سے کٹ رہا ہوتا ہے جبکہ موت میں مخلوق سے کٹ جاتا ہے۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ اکیلا ہونا صدیقوں کی گویا موت ہوتی ہے جبکہ انسانوں سے انس ہونا ان کے لئے بیگانگی کا درجہ رکھتا ہے۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک زاہد ظاہری طور پر صاف ہوتا ہے' اس کے باطن میں ملاوٹ ہوتی ہے جبکہ ایک عارف کے ظاہر میں ملاوٹ ہوتی ہے مگر اس کا باطن صاف ہوتا ہے۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ معرفت الٰہی رکھنے والے زمین میں بیگانے لگتے ہیں' کسی سے انس و محبت نہیں رکھتے' زاہد لوگ دنیا میں پردیسی معلوم ہوتے ہیں جبکہ عارف لوگ آخرت میں پردیسی معلوم ہوں گے۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اے اللہ کے بندے! تجھے کیا ہو گیا ہے کہ گم ہونے والی چیز پر افسوس کرتا ہے جسے فوت ہونا واپس نہیں لائے گا اور تجھے کیا ہے کہ موجود چیز دیکھ کر تو خوش ہوتا ہے' موت اسے تمہارے ہاتھ میں نہیں رہنے دے گی۔
- حضرت طاہر بن اسماعیل رازی بتاتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ سے کہا گیا: ہمیں اللہ کے بارے میں بتایئے کہ وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ اللہ ہے جو ایک ہے' پوچھا گیا: وہ کیسے ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ قدرت والا بادشاہ ہے۔ پوچھا گیا کہ وہ کہاں ہے؟ فرمایا: تاک میں ہے۔ اس پر کہا گیا کہ میں نے یہ تو نہیں پوچھا' حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ تو مخلوق کی صفت ہے' رہا خالق کی صفت تو میں اس کے بارے میں تجھے کیا بتاؤں۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو اللہ کی خدمت سے خوش ہوتا ہے تو ہر شے اسکی خدمت سے خوش ہوتی ہے اور جس کی آنکھیں اللہ کی وجہ سے ٹھنڈی ہوتی ہیں' ہر شے کی آنکھ اسے دیکھنے سے

Marfat.com

خوش ہوتی ہے۔

- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ دراصل زہد' تین چیزیں ہوتی ہیں: قلیل ہونا' تنہا ہونا اور بھوکا ہونا۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ صبر کی حقیقتوں کا پتہ مصیبت نازل ہونے پر چلتا ہے اور جب حصے میں لکھی چیز دکھائی دیتی ہے تو رضاءِ الٰہی کی حقیقتوں کا پتہ چلتا ہے۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جو چیز آج پیاری لگتی ہے وہ کل بری لگے گی اور جو آج ناپسند ہے وہ کل اچھی لگے گی۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے: تین قسم کے لوگوں کے ساتھ مل بیٹھنے سے گریز کرو: غافل علماء' فریب دینے والے قاری اور جاہل صوفی۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص آنکھوں دیکھی چیز کا اعتبار نہیں کرتا' وہ صرف نصیحت سے کب سدھرے گا اور جو آنکھوں دیکھی چیز کا اعتبار کرتا ہے' اسے نصیحت کی ضرورت نہیں ہوتی۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ جس چیز کا اعتبار کیا جاتا ہے اس کی پیمائش تانت سے ہوتی ہے اور جس کا اعتبار ہو چکا ہوتا ہے وہ مثقال سے ملتی ہے۔
- آپ ہی فرمایا کرتے تھے: دنیا والوں کی خدمت تو لونڈیاں اور غلام کیا کرتے ہیں جبکہ آخرت سے تعلق والوں کی خدمت نیک اور آزاد صوفیہ کرتے ہیں۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اپنے نفس کو کسی شے سے مصروف نہ رکھو بلکہ ہر وقت اسے اس چیز میں مصروف رکھو جو اس سے بہتر ہے۔

Marfat.com

⑮ حضرت ابوحفص عمرو بن سلم نیشاپوری رحمہ اللہ (م ۲۷۰ھ یا ۲۶۷ھ)

میرے نزدیک ان کا صحیح نام عمرو بن سلمہ ہے چنانچہ میں نے اپنے دادا حضرت اسماعیل بن نجید کے ہاتھ کا لکھا دیکھا ہے کہ حضرت ابوعثمان بن اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے اپنے استاذ ابوحفص عمر بن سلمہ سے پوچھا۔

آپ جس بستی میں رہتے تھے' اس کا نام کورداباز تھا کہ جب تم بخارا کی طرف چلو تو نیشاپور شہر کی اگلی طرف تھا۔ آپ حضرت عبید اللہ بن مہدی ابیوردی اور علی نصر آبادی کی صحبت میں رہے جبکہ احمد بن خضرویہ کے ساتھ سفر کیا' امام اور سردار لوگوں میں سے ایک تھے۔ حضرت شاہ بن شجاع کرمانی' حضرت ابوعثمان اور حضرت سعید بن اسماعیل آپ کے ساتھ نسبت رکھتے تھے۔ آپ کا وصال ۲۷۰ھ یا ۲۶۷ھ کو ہوا۔ واللہ اعلم

- میں نے ابوعمرو بن حمدان کے ہاتھوں سے لکھا دیکھا' وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا تھا کہ حضرت ابوحفص رحمہ اللہ نے فرمایا کہ گناہ گویا کفر کا پیغام ہوتے ہیں جیسے موت کیلئے بخار ایک پیغام ہوتا ہے۔
- حضرت مخمش جلاّب فرماتے ہیں کہ میں بائیس سال تک حضرت ابوحفص عمر رحمہ اللہ کی صحبت میں رہا۔ میں نے انہیں غفلت اور خوشی کی حد میں ذکر الٰہی کرتے نہیں دیکھا' وہ جب بھی یہ ذکر کرتے دل کی توجہ' تعظیم اور اللہ کی عزت کرتے ہوئے کرتے۔ چنانچہ جب آپ اللہ کا ذکر کرتے تو حالت بدل جاتی جسے وہاں موجود ہر شخص دیکھا کرتا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ انہوں نے ذکر الٰہی کیا اور ان کی حالت تبدیل ہوگئی' جب ہوش میں آئے تو فرمایا: اہل حقیقت کا ذکر کتنا مشکل ہوتا ہے' میرے خیال میں انبیاء علیہم السلام اور خاص اولیاء کے علاوہ اہل حقیقت میں سے ایسا کوئی نہیں جو اللہ کا ذکر بے غفلت کرے اور پھر اس کے بعد زندہ بھی رہ جائے کیونکہ انہیں نبوت کی طاقت

Marfat.com

حاصل ہوتی ہے جبکہ اولیاء کو ان کی ولایت کی طاقت ملی ہوتی ہے۔

- حضرت ابو حفص رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ بھی تو دنیا کو ذلیل کرنا ہوتا ہے کہ میں اس کے بارے میں کسی سے بخل نہیں کرتا' نہ ہی اپنے آپ پر بخل کرتا ہوں کہ یہ حقیر شے ہے اور میرے نزدیک میرا نفس حقیر ہے۔
- حضرت محمد بن بحر شجینی (زکریا کے بھائی) کہتے ہیں کہ میں فقر سے خوفزدہ رہتا تھا حالانکہ اس وقت میرے پاس مال بھی تھا چنانچہ ایک دن حضرت ابو حفص رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ تمہیں فقیر بنا دے تو کوئی بھی تمہیں مالدار نہیں بنا سکتا۔ یہ سنتے ہی میرے دل سے فقر کا خوف بالکل نکل گیا۔
- حضرت ابو حفص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک سچا فقیر وہ ہوتا ہے جو ہر وقت اپنا حکم چلاتا ہے اور جب اس پر کوئی چیز وارد ہوتی ہے جو اس کا حکم زائل کر دیتی ہے تو اس سے اجنبی ہو جاتا ہے اور اسے دور کرتا ہے۔
- حضرت ابو حفص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کا محتاج ہونا کتنا اچھا ہوتا ہے جبکہ دوسرے مخالفوں کا کتنا گھٹیا ہوتا ہے' اللہ کے نام پر مالدار ہونا کتنا اچھا اور پردے کے ساتھ یہ مالداری کتنی بری ہوتی ہے۔
- میں نے اپنے دادا سے سنا' فرماتے تھے کہ حضرت ابو حفص رحمہ اللہ جب ناراض ہوتے تو حسن خلق کے بارے میں بات کرتے چنانچہ آپ کی ناراضگی دور ہو جاتی اور آپ پھر اپنا بیان شروع کر دیتے۔
- حضرت عبدالرحمٰن بن حصین صوفی بتاتے ہیں: مجھے پتہ چلا کہ بغداد کے مشائخ حضرت ابو حفص رحمہ اللہ کے پاس جمع ہوئے اور آپ سے "فُتُوّت" (جوانمردی) کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے کہا: اس سلسلے میں تم بتاؤ کیونکہ تم بھی زبان سے بیان کر سکتے ہو چنانچہ حضرت جنید رحمہ اللہ نے کہا کہ "فتوت" دیکھنا ترک کرنا اور نسبت چھوڑ دینا ہوتا ہے۔ یہ سن کر حضرت ابو حفص رحمہ اللہ نے فرمایا: آپ نے کتنا اچھا فرمایا لیکن میرے نزدیک فتوت' انصاف ادا کرنا اور انصاف کا مطالبہ نہ کرنا ہوتا ہے۔ اس پر حضرت جنید رحمہ اللہ نے کہا: اے ساتھیو! اٹھ جاؤ کیونکہ حضرت ابو حفص رحمہ اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد پر زیادتی کی ہے۔

Marfat.com

- حضرت عبدالرحمٰن کہتے ہیں' مجھے پتہ چلا کہ جب حضرت ابوحفص رحمہ اللہ نے بغداد سے نکل جانے کا ارادہ کیا تو وہاں کے مشائخ اور جوان آپ کے ہمراہ چلے' جب وہ واپس ہونے لگے تو ان میں سے کسی نے کہا: ہمیں ''فتوت'' کے بارے میں بتایئے کہ یہ کیا ہے؟ اب آپ نے فرمایا کہ فتوت استعمال اور معاملہ کیلئے لی جاتی ہے' بولنے کے لئے نہیں۔ یہ سن کر سب نے تعجب کیا۔
- حضرت ابوحفص رحمہ اللہ سے کسی نے سوال کیا: کیا فتوت والے کی کوئی علامت بھی ہوتی ہے؟ آپ نے کہا: ہاں' جو فتوت والوں کو دیکھتا اور اپنی خصلتوں اور کاموں میں ان سے حیاء نہیں کرتا' وہ فتوت والا ہوتا ہے۔
- حضرت ابوحفص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر لی ہے' میرے دل میں حق و باطل کی گنجائش نہیں ہوئی۔
- حضرت ابوحفص رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ میں نے عمل چھوڑ دیا اور پھر اس کی طرف لوٹا اور اس کے بعد عمل نے مجھے چھوڑ دیا لیکن میں اس کی طرف نہیں لوٹا۔
- حضرت ابوحفص رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کرم' دنیا کو اس شخص کیلئے چھوڑنے کا نام ہے جسے اس کی ضرورت ہے اور پھر اللہ کی طرف توجہ کرنے کا نام ہے کیونکہ تم اس کے محتاج ہو۔
- ایک آدمی نے حضرت ابوحفص رحمہ اللہ کو بتایا کہ آپ کا فلاں شاگرد ہمیشہ سماع کے گرد گھومتا ہے اور جب اسے سنتا ہے تو اچھلتا' روتا ہے اور کپڑے پھاڑتا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: ڈوبنے والا آخر کیا کرے' وہ تو ہر شے سے چمٹے گا کہ شاید نجات مل جائے۔
- حضرت ابوحفص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے بیس سال تک اپنے دل کا دھیان رکھا پھر بیس سال تک اس نے میرا دھیان کیا' پھر ایک ایسی حالت وارد ہوئی کہ جس میں ہم دونوں کا دھیان رکھا گیا۔
- حضرت ابوحفص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے شوق الٰہی کا پیالہ گھونٹ گھونٹ کر کے پیا' وہ کبھی بھی پیاسا نہ ہوگا' اسے اس وقت آرام ہوگا جب مشاہدہ ہوگا اور اللہ سے ملاقات ہوگی۔
- حضرت ابوحفص رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جب تم محبت کرنے والے کو دیکھو کہ سکون و اطمینان میں

Marfat.com

ہے تو یقین کرلو کہ اس پر غفلت چھا گئی ہے کیونکہ محبت' اپنے ساتھی کو کبھی آرام کرنے نہیں دیتی بلکہ قرب ودور اور ملاقات و پردے کے وقت اسے حرکت دیتی ہے۔

- حضرت ابوحفص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تصوف میں کئی قسم کے ادب ہوتے ہیں' ہر وقت میں ادب ہے' ہر مقام میں ادب ہے چنانچہ جو وقتوں کے آداب کا دھیان رکھے' وہ بندوں کی پہنچ تک پہنچ جاتا ہے لیکن جو ادب نہ کر سکا' وہ اس مقام سے دور ہوتا ہے جسے قریب سمجھا جاتا ہے اور وہاں سے ہٹایا ہوتا ہے جہاں اسے قبول کرنے کی امید ہوتی ہے۔
- حضرت ابوعثمان حیری کے مطابق حضرت ابوحفص رحمہ اللہ نے فرمایا: بندے کا حال' اس کے علم سے الگ نہیں ہوتا اور نہ قول سے ملتا ہے۔
- حضرت ابوحفص رحمہ اللہ کا فرمان ہے کہ جو دیتا اور لیتا بھی ہے' وہ مرد ہے' جو دیتا ہے لیکن لیتا نہیں' وہ آدھا مرد ہے اور جو نہ تو دیتا ہے' نہ ہی لیتا ہے تو وہ بیکار ہے' اس میں بھلائی نہ ہوگی چنانچہ حضرت ابو عثمان سے اس کلام کا معنٰی پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: جو اللہ سے لے کر اللہ کے لئے دیدے' وہ مرد ہوتا ہے کیونکہ اس میں کبھی اپنے نفس کو نہیں دیکھتا' دوسرا وہ جو دیا کرے لیکن لیا نہ کرے تو وہ آدھا مرد ہو گا کیونکہ اس میں وہ اپنے نفس کو نہیں دیکھے گا چنانچہ وہ دیکھتا ہے کہ نہ لینے میں اس کے لئے فضیلت ہے اور جو نہ تو لیتا ہے اور نہ ہی دیتا ہے تو وہ بے کار ہے کیونکہ وہ خیال کر رہا ہوتا ہے کہ وہ دینے لینے والا ہے' اللہ نہیں۔
- حضرت ابوحفص رحمہ اللہ سے اللہ کے اس فرمان وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ''ان کے ساتھ اچھے طریقے سے زندگی گزارو'' کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: بھلائی سے زندگی گذارنے کا مطلب ہے اہل وعیال کے اس میں اچھے اخلاق کا برتاؤ کرنا جو تمہیں برا لگے یا جس کے ساتھ بیٹھنا تمہیں اچھا نہ لگے۔
- حضرت ابوحفص رحمہ اللہ سے بخیلی کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: اس وقت دوسرے پر قربانی چھوڑنا جب اس کی ضرورت ہو۔

Marfat.com

- آپ سے ولی کے بارے میں پوچھا گیا کہ کون ہوتا ہے؟ تو فرمایا: جس کی تائید کرامتوں سے ہو جائے جبکہ وہ خود وہاں سے غائب ہو۔
- حضرت ابو حفص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بلند مرتبہ حالت صرف اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب صحیح بنیاد کے ساتھ جم جائیں۔
- آپ سے فقر کے احکام و آداب کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: مشائخ کی عزتوں کی حفاظت کرنا' بھائی بندوں کے ساتھ اچھی زندگی گذارنا' چھوٹوں کو نصیحت کرنا' رزق میں جھگڑا نہ کرنا' ایثار (یعنی دوسرے کو ترجیح دینا) کرتے رہنا' ذخیرہ نہ کرنا' ان کے ساتھ نہ بیٹھنا جوان کے طبقہ میں شامل نہ ہو اور دین و دنیا کے کاموں میں مدد کرنا۔
- حضرت ابو حفص رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ عقلمند کون ہوتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا تھا: جو اپنے دل میں خلوص دیکھنا پسند کرے۔
- حضرت ابو حفص رحمہ اللہ سے عبودیت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: جو کچھ بھی تمہارے پاس ہے اسے چھوڑ دینا اور جس کا حکم دیا گیا ہے' اس پر بھرپور عمل کرنا عبودیت ہے۔
- حضرت ابو حفص رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: جو ہر وقت یہ دیکھ رہا ہے کہ اللہ کا اس پر فضل ہے تو مجھے اُمید ہے کہ وہ ہلاک نہیں ہوگا۔
- حضرت ابو حفص عمر رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: تمہارا اللہ کی عبادت کرنا اس بات کا سبب نہیں بننا چاہئے کہ تم معبود بن جاؤ۔
- حضرت ابو حفص رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ میں اخلاق کا دعویٰ نہیں کرتا کیونکہ میں محسوس کرتا ہوں کہ میرے دل میں تیزی سے ناراضگی آ جاتی ہے اگرچہ میں اسے ظاہر نہیں کیا کرتا' نہ ہی میں سخی ہونے کا دعویٰ کرتا ہوں کیونکہ میں اپنے نفس سے اس بارے میں بے فکر نہیں کہ وہ اس کے کام کو دیکھے یا اس کی طرف توجہ کرے یا کسی بھی وقت اس کی عطا کو یاد کرے۔
- حضرت ابو حفص رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ ظاہری اداب کا حسن' باطنی ادب کے حسن کی بنیاد ہوتا ہے

Marfat.com

کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا: اگر اس کا دل عاجزی کرے تو سارے اعضاء عاجزی کریں گے۔

- حضرت ابو حفص رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ بدعت کیا ہوتی ہے تو انہوں نے فرمایا: اللہ کے حکموں پر زیادتی کرنا' سنت کی ادائیگی میں سستی دکھانا' کسی کی رائے پر چلنا اور اقتداء و تابعداری چھوڑ دینا۔
- حضرت ابو حفص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مرد کون ہوتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا جو عہدوں کو پورا کرتے ہوئے اللہ کے ساتھ ہوں اللہ تعالیٰ فرمایا ہے:

رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عٰهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ○ (احزاب:۲۳)

''کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا۔''

- حضرت ابو حفص رحمہ اللہ نے بتایا تھا کہ ''ایثار'' یہ ہوتا ہے کہ تم اپنے حصہ کی بجائے پہلے بھائیوں کے حصوں کا دھیان کرو' خواہ وہ دنیا کا ہو یا دین کا۔

⑯ حضرت ابو صالح حمدون بن احمد بن عمارہ قصار، نیشاپوری رحمہ اللہ (م ۲۷۱ھ)

آپ ملامتی طبقے کے شیخ تھے اور نیشاپور میں رہائش تھی' ملامتی مذہب انہی سے پھیلا تھا۔ آپ حضرت سلم بن حسن باروسی' ابو تراب نخشبی اور علی نصر آبادی رحمہم اللہ کی صحبت میں رہے' آپ فقیہ عالم تھے اور حضرت امام ثوری رحمہ اللہ کے مذہب پر چلتے تھے' جس طریقے پر آپ چلتے تھے وہ آپ ہی میں پایا جاتا تھا کسی اور ساتھی نے آپ کا یہ طریقہ نہیں اپنایا' صرف حضرت عبداللہ بن محمد بن منازل نے آپ ہی سے یہ طریقہ لیا تھا جو آپ کے شاگرد تھے۔

Marfat.com

حضرت ابو صالح حمدون رحمہ اللہ ۲۷۱ھ میں نیشا پور کے اندر فوت ہوئے' مقبرہ حیرہ میں دفن ہوئے اور حدیث کی روایت فرمائی چنانچہ میرے والد نے مجھ سے روایت کی' انہیں عبد اللہ بن محمد بن منازل نے' انہیں حضرت حمدون بن احمد قصار نے' انہیں ابراہیم بن زراد نے' انہیں ابن نمیر نے' انہیں اعمش نے' انہیں سعید بن عبد اللہ نے اور انہیں حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جب تک انسان سے چار چیزوں کے بارے میں نہ پوچھ نہیں لیا جائے گا تب تک بندے کے دونوں قدم ہل نہیں سکیں گے: اس کی عمر کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ اسے کہاں گذارا؟ اس کے جسم کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ کہاں بوسیدہ کیا؟ اس کے مال کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ کہاں سے کمایا اور کہاں رکھا؟ اور اس کے علم کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ اس پر کیا عمل کیا؟

- حضرت عبد اللہ بن محمد بن منازل فرماتے ہیں کہ حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: آدمی کے لئے لوگوں سے (تصوف کے بارے میں) کلام کرنا کب جائز ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جب اس پر لازم ہو جائے کہ وہ اپنے علم میں اللہ کا کوئی فرض ادا کرے گا یا اسے یہ خوف ہو کہ کوئی شخص بدعتی ہو کر ہلاک ہو جائے گا جس کے بارے میں اسے اُمید ہو کہ اس کے علم کی وجہ سے اسے اللہ نجات دیدیگا۔
- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ سے کہا گیا: پہلے لوگوں کی کلام کیسی ہوتی تھی' کیا ہم سے زیادہ فائدہ مند تھی؟ تو فرمایا: اس لئے فائدہ مند تھی کہ انہوں نے اسلام کو غالب دیکھنے کے لیے کلام کی تھی' نفسوں کی نجات اور اللہ رحمٰن کی رضا مندی کیلئے کی تھی جبکہ ہم اپنی عزت کے لیے کرتے ہیں' طلبِ دنیا اور مخلوق میں مقبول ہونے کے لیے کرتے ہیں۔
- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ نے فرمایا: بھائیوں میں سے دنیا کی محبت کی وجہ سے الفت اٹھالی گئی ہے۔
- حضرت عبد اللہ کہتے ہیں کہ ایک دن لوگوں نے امانتوں کی حفاظت کے بارے میں حضرت ابو صالح حمدون قصار رحمہ اللہ کے پاس بات کی تو آپ نے فرمایا: میں نے امانت میں سے اتنا حصہ لیا ہے کہ اگر تم اس میں مصروف ہو جاؤ تو اس کے بعد تمہیں ہر امانت سے مشغول کر دے گا۔
- آپ کے شاگردوں میں سے ایک نے آپ سے پوچھا: میں عمل کیسے کروں؟ صوفیہ کے اس لشکر کے

Marfat.com

ساتھ میرا معاملہ لازمی ہے تو آپ کی رائے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر تمہیں یقین ہے کہ تم اس سے بہتر ہو تو ان سے معاملہ نہ کرو۔

- ایک دن حضرت ابو القاسم المنادی نے آپ سے کوئی مسئلہ پوچھا تو حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں تمہارے اس سوال میں طاقت اور زور دیکھ رہا ہوں' کیا تمہارا خیال یہ ہے کہ اس سوال کے ذریعے تم اس حال تک پہنچ چکے ہو جس کی خبر دیتے ہو کہ ضعف' فقر' گریہ زاری اور التجاء کا طریقہ کہاں ہے؟ میرے نزدیک جس نے اپنے نفس کو فرعون کے نفس سے بہتر خیال کیا تو اس نے تکبر کا اظہار کیا۔
- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب سے مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ بادشاہ شریر لوگوں کو اپنی فراست سے جان لیتا ہے تو میرے دل سے بادشاہ کا خوف نہیں جاتا۔
- حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: جب تم کسی نشہ کرنے والے کو دیکھو تو ایک طرف چلے جایا کرو' کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اسے بچاتے ہوئے اس میں خود گرفتار ہو جاؤ۔
- حضرت محمد بن احمد بن منازل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو صالح حمدون قصار رحمہ اللہ سے کہا کہ مجھے کوئی وصیت تو کیجئے تو انہوں نے فرمایا: اگر تم سے ممکن ہو کہ دنیا کی کسی شے کی وجہ سے تمہیں ناراضگی نہ ہو تو ایسا کرو۔
- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ جو شخص اللہ سے کئے عہد پورے نہ کرے تو وہ شریعت کے آداب اس سے بھی زیادہ ضائع کرتا ہوگا' اللہ تعالیٰ نے فرما رکھا ہے:

وَ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا○

''عہد پورا کیا کرو کیوں کہ اس عہد کے بارے میں سوال ہوگا۔''

- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ ایک مخلوق کا مخلوق سے مدد مانگنا ایسے ہے جیسے ایک قیدی دوسرے قیدی سے مدد مانگے۔
- ایک شخص نے حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ سے کہا تھا: مجھے کوئی وصیت کیجئے تو آپ نے فرمایا تھا: اگر کر سکتے ہو تو یوں کرو کہ اپنا ہر معاملہ اللہ کے سپرد کر دو' اس سے نہ رکو۔

Marfat.com

- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ ایک مومن کا کاروبار سے ہٹ جانا' اسے مانگنے پر مجبور کر دیگا۔
- حضرت عبداللہ بن محمد بن منازل فرماتے ہیں کہ حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ دن چڑھے اگر کسی کو صرف حلال روزی تلاش کرنے ہی کی فکر ہو نیز اس کی فکر ہو جو اللہ کے علم میں اس کے فائدے یا نقصان میں لکھا ہے تو اس کے پاس ہر (بھلائی کا) کام کیلئے وقت فارغ ہوگا۔
- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ جو شخص ایک ہی حال میں ٹھہر گیا' اس کی کوئی اطلاع نہ ہو سکے گی۔
- آپ نے اپنے شاگردوں سے فرمایا تھا کہ میں تمہیں دو چیزوں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں' علماء کی صحبت میں جاتے رہا کرو اور جاہلوں سے بچے رہو۔
- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص آخرت کی بجائے دنیا کے کاموں میں اُلجھ جائے' وہ ضرور ذلیل ہو جائے گا' خواہ دنیا میں ہو' خواہ آخرت میں۔
- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ جو شخص پہلے صالحین کی سیرتوں میں غور و فکر کرے گا' اسے اپنی کمی کا پتہ چل جائے گا اور یہ معلوم ہوگا کہ وہ مردوں (صوفیہ) سے کتنا پیچھے ہے۔
- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ فرماتے تھے: جتنا کچھ تمہاری ضرورت کیلئے کافی ہے' وہ تمہیں کسی تکلیف کے بغیر آسانی سے پہنچ جائے گا البتہ فضول تلاش کرو گے تو پریشانی ہوگی۔
- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ سے ''زھد'' کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: میرے نزدیک زُھد یہ ہے جو کچھ تمہارے پاس موجود ہے وہ تمہارے سردار کی ضمانت سے تمہارے دل کے لئے سکون بن جائے۔
- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ ہی کا فرمان ہے: بندے کی غفلت کا پتہ اس بات سے چل جاتا ہے کہ وہ اپنے ربّ کے کام چھوڑ کر اپنے نفس کے کاموں میں مصروف ہو جائے۔
- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ مصیبت آنے پر وہی شخص گریہ زاری کیا کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر کوئی گلہ کرتا ہے۔

Marfat.com

- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سوچ بچار اور کرید تے رہنا' تکبر کی راہ بنا سکتا ہے۔
- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ ایسے شخص سے بڑھ کر کوئی بھی گھٹیا نہیں ہوتا جو اس فانی دنیا کے لئے بن سنور کر رہتا ہے اور یہ خوبصورتی ایسے شخص کے لئے ہوتی ہے جو نفع ونقصان کا مالک نہیں ہوتا۔
- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس دنیا کو حقیر جانا کرو تا کہ تمہاری نظر میں دنیادار اور اور مالدار بڑے دکھائی نہ دیں۔
- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ کہا کرتے تھے کہ ایک فقیر کے لئے حسن اس بات میں ہے کہ وہ عاجزی میں ہو اور جب وہ اپنے فقر پر تکبر کرنے لگے تو تکبر میں وہ مالداروں سے بھی بڑھ جائے گا۔
- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ ہی کا فرمان ہے کہ جس چیز کو تم چھپائے رکھنا چاہتے ہو' اسے کسی کے پاس بھی بیان نہ کرو۔
- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جس بھی شخص میں تم کوئی بھلا کام دیکھ لو تو اس سے الگ ہونے کی کوشش نہ کرو کیونکہ اس بھلائی کا حصہ تمہیں بھی ملے گا۔
- حضرت احمد بن حمدون فرماتے ہیں کہ میرے والد سے کسی نے ''ملامت'' کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا تھا کہ قدریہ فرقہ کا خوف اور مرجیہ فرقہ کی اُمید' ملامت کہلاتی ہے۔

نوٹ

فرقۂ قدریہ ایسا فرقہ ہے جس کے پیروکار یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ہر فعل ان کی اپنی قدرت وقابو میں ہوتا ہے جبکہ مُرجِئَہ فرقہ والوں کے اعتقاد کے مطابق انہیں اُمید ہے کہ اللہ سب گناہ معاف کر دے گا۔ (چشتی)

- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: جس شخص کے بس میں ہو کہ وہ اپنی ذات کے نقصان ہونے سے آنکھیں بند نہ کرے تو اسے یوں کرنا چاہئے۔

Marfat.com

⑰ حضرت ابوالسری منصور بن عمار رحمہ اللہ

حضرت ابو العباس احمد بن سعید معدانی کے مطابق آپ کا تعلق ''مرو'' کی ایک بستی سے تھا جسے ''دندانقان'' کہتے تھے۔ یہ بھی لکھا ملتا ہے کہ آپ اہل ابیورد میں سے تھے چنانچہ حضرت ابوالفضل شافعی اخباری نے مجھے یونہی بتایا تھا۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ اہلِ بوشنج میں سے تھے' یوں مجھے حضرت محمد بن عباس عصمی نے بتایا تھا۔

آپ بصرہ میں ٹھہرے رہے' لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنے میں آپ سب سے آگے تھے' مشائخ میں آپ نہایت دانا شمار ہوتے تھے اور حدیث کی روایت بھی فرمائی چنانچہ میرے دادا حضرت اسماعیل بن نجید سُلَمی کے مطابق حضرت ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن سعید عبدی نے حضرت سلیم بن منصور بن عمار سے' انہوں نے بغداد میں اپنے والد سے' انہوں نے حضرت منکدر بن محمد بن منکدر سے' انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی' انہوں نے بتایا کہ انصار میں سے ثعلبہ بن عبدالرحمٰن نامی ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رہتا اور خدمت کیا کرتا تھا' ایک دن وہ کسی انصاری کے دروازے کے قریب سے گذرا تو اس میں سے اندر جھانکا دیکھا تو انصاری کی بیوی نہا رہی تھی' اس نے دوبارہ دیکھا تو اسی دوران اسے اس بات سے ڈر لگا اس کی اس حرکت کی وجہ سے رسول اکرم ﷺ پر کہیں کوئی حکم نہ اتر آئے چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ سے شرمندگی کی وجہ سے مدینہ سے بھاگ کھڑا ہوا اور جا کر مکہ و مدینہ کے درمیان پہاڑوں میں داخل ہو گیا۔

رسولِ اکرم ﷺ چالیس دن تک اس کے بارے میں پوچھتے رہے۔ یہ وہ دن تھے کہ جن میں کفار نے آپ کے بارے میں کہا تھا: ''آپ کے ربّ نے آپ کو چھوڑ دیا ہے۔'' اسی دوران حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور سلام عرض کر کے بتایا کہ اللہ آپ کو سلام فرماتا ہے اور اس نے بتایا ہے کہ بھاگ جانے والا آپ کا امتی ان قریبی پہاڑوں میں چھپا ہوا ہے اور مجھ سے دوزخ کے بارے میں پناہ مانگ رہا ہے۔

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب اور حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ جاؤ

Marfat.com

اور ثعلبہ بن عبدالرحمٰن کو میرے پاس لاؤ۔

وہ مدینہ کے راستوں میں تلاش کرتے نکلے' راستے میں انہیں مدینہ کا ایک چرواہا ملا جسے ذفافہ کہتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا: اے ذفافہ! یہ بتاؤ کہ کہیں ان پہاڑوں میں تمہیں کسی جوان کے بارے میں کوئی علم ہے؟ اس نے کہا: لگتا ہے کہ آپ جہنّم سے بھاگنے والے کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ جہنم کے ڈر سے بھاگا ہوا ہے؟

اس نے بتایا کہ جب آدھی رات ہوتی ہے تو وہ اس گھاٹی سے نکلتا ہے' ہاتھ سر پر رکھا ہوتا ہے اور روتے ہوئے کہتا جاتا ہے: (اے اللہ!) کاش تو میری روح قبض کر کے روحوں میں لے جائے اور جسم جسموں میں' فیصلے کے لئے مجھے اکیلا نہ رکھ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سن کر فرمایا کہ ہم اسی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں۔

چرواہا دونوں کو لے کر ذفافہ کی طرف چل پڑا۔ آدھی رات ہوئی تو وہ یہ آواز نکالتا ہوا باہر آیا:

''اے اللہ! کاش تو میری روح قبض کر کے روحوں میں لے جائے اور جسم جسموں میں۔''

یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھے اور انہیں پکڑنے کا ارادہ کیا' اس نے آپ کی آہٹ سنی تو کہا: بچاؤ' بچاؤ' (پھر کہا) جہنم سے خلاصی کیونکر ملے گی۔

اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خطاب ہوں۔ حضرت ثعلبہ نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ کو میرے گناہ کا علم ہو چکا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: یہ تو میں نہیں جانتا' تاہم کل آپ نے ہمارے پاس تمہارا ذکر کیا تھا اور پھر مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے۔

حضرت ثعلبہ نے کہا: اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! مجھے آپ کے پاس اس وقت لے جانا جب یا تو آپ نماز پڑھ رہے ہوں یا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہہ رہے ہوں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: یونہی کروں گا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب انہیں لے کر مدینہ پہنچے تو سیدھا مسجد لے گئے جہاں رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت ثعلبہ نے آپ کی تلاوت سنی تو غش کھا کر گر گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور

Marfat.com

اور کفن دیتے ہوئے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور قبر کی طرف لے چلے۔ اس دوران آپ انگلیوں کے کناروں پر چل رہے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! آپ انگلیوں کے پوروں پر کیوں چل رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جنازے کے ہمراہ چونکہ بہت سارے فرشتے جارہے ہیں' اس لئے زمین پر قدم رکھنے کی گنجائش نہیں ہے۔

- حضرت منصور بن عمار رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ گناہ کا موقع ملنے پر خوشی کا اظہار کرنا' خود گناہ کرنے سے بھی برا ہے۔
- حضرت منصور بن عمار رحمہ اللہ فرماتے تھے: جو شخص دنیا میں ملنے والی مصیبتوں پر چلائے تو اس کی یہ مصیبت دین کی طرف پھر جائے گی۔ (دین کا نقصان ہوگا)
- حضرت منصور بن عمار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص لوگوں کا ذکر چھیڑے رکھے' وہ ذکر الٰہی سے ہٹ جائے گا۔
- حضرت منصور بن عمار رحمہ اللہ نے توبہ کر کے پھرنے والے ایک شخص سے فرمایا: لگتا ہے کہ آخرت کے راستے سے تمہارا ہٹ جانا' اس وجہ سے ہے کہ ادھر کم لوگ جاتے ہیں چنانچہ اداسی سی ہوتی ہے۔
- حضرت منصور بن عمار رحمہ اللہ نے ایک شخص سے فرمایا تھا کہ دنیا کی نعمتیں چھوڑ دو' غموں سے سکھ کا سانس آجائے گا اور اپنی زبان سنبھال کر رکھو' کسی سے معذرت کرنا نہ پڑے گی۔
- حضرت منصور بن عمار رحمہ اللہ نے فرمایا: سب لوگوں کے دل روحانی چیز ہیں تو جب ان میں شک اور گندگی داخل ہو جاتی ہے تو ان سے ان کی روح رُک جاتی ہے۔
- حضرت منصور بن عمار رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ عارفوں کے دلوں میں حکمت و دانائی ہوتی ہے تو وہ تصدیق کرتے ہیں' زاہدوں کے دلوں میں ہے تو وہ فضیلت بیان کرتے ہیں' عبادت گذاروں کے دلوں میں توفیق بنتے ہیں' مریدوں کے دلوں میں غور و فکر بنتے ہیں اور علماء کی زبانوں میں ذکر بن جاتے ہیں۔
- حضرت منصور بن عمار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں' ایک تو اللہ کے محتاج ہوتے ہیں چنانچہ شریعت کی زبان میں انہیں اعلیٰ درجہ پر مانا جاتا ہے لیکن دوسرے اس محتاجی کو نہیں جانتے' کیونکہ

Marfat.com

جب سے اللہ تعالیٰ نے خلقت اور روزی، موت اور نیک بختی پیدا کر دی ہے تو یہ لوگ اللہ ہی کے محتاج ہو گئے ہیں اور اسی میں لگے ہیں۔

- حضرت منصور بن عمار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ اللہ ہر قسم کے عیب سے پاک ہے جس نے عارف لوگوں کے دلوں کو ذکر الٰہی کا گویا برتن بنا دیا ہے، اہل دنیا کے دلوں کو طمع و لالچ کا برتن بنایا ہے، زاہدوں کے دلوں میں توکل سمو دیا ہے، فقیر لوگوں کے دلوں میں قناعت رکھی ہے اور توکل کرنے والوں کے دلوں میں رضا رکھ دی ہے۔
- حضرت منصور بن عمار رحمہ اللہ فرماتے ہیں لوگ گویا دو مرد ہیں، ایک وہ جو اپنے نفس کی معرفت رکھتا ہے چنانچہ وہ مجاہدہ اور ریاضت (سخت کوشش) میں لگا رہتا ہے۔ دوسرا وہ ہے جو اپنے ربّ کی معرفت رکھتا ہے، ایسا شخص اس کی خدمت میں لگا رہتا ہے، عبادت کرتا اور اسے راضی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔
- حضرت منصور بن عمار رحمہ اللہ فرماتے تھے: ایک بندے کا سب سے خوبصورت لباس عاجزی اور انکساری ہوتا ہے جبکہ عارفوں میں پائی جانے والی سب سے بہتر خصلت، پرہیز گاری ہوتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ○ (اعراف:۲۶)

''تقویٰ کا لباس سب سے بہتر ہے۔''

- حضرت منصور بن عمار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نفس کی سلامتی اس میں ہے کہ اس کی مخالفت کی جائے اور اس کے کہے پر چلنے سے آدمی آزمائش میں پڑ جاتا ہے۔

Marfat.com

⑱ حضرت ابوعبداللہ (یا ابوعلی) احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ

آپ حضرت بشر بن حارث، حضرت سری اور حضرت حارث محاسبی کے دور سے تعلق رکھتے ہیں، کہتے ہیں کہ آپ نے حضرت فضیل بن عیاض کو دیکھا تھا۔

- حضرت ابن مسروق جریری فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبداللہ احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ نے فرمایا: آنکھوں کی ٹھنڈک، دل کی فراخی، دل میں زندگی اور دل کی خوشی چار چیزوں سے حاصل ہوتی ہے دلیل دیتے وقت واضح بیان، دوستوں سے محبت، گنتی پر بھروسہ اور انتہاء دیکھنا۔
- حضرت علی بن عبدالرحمٰن زاہد فرماتے ہیں کہ حضرت احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: سب سے فائدہ مند عقل وہ ہوتی ہے جو تمہیں یہ بتاتی ہے کہ اللہ کے تم پر انعامات کون سے ہیں، وہ اللہ کا شکر کرنے میں تمہاری مدد کرتی ہے اور خواہش نفسانی کے خلاف چلتی ہے۔
- حضرت احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ سے اخلاص کے بارے میں وضاحت پوچھی گئی تو آپ نے بتایا: جب تم کوئی نیک کام کرو اور اس کا آگے بیان کرنا پسند نہ کرو کہ تمہیں اپنے اس عمل کی وجہ سے عظیم سمجھا جائے اور تم اللہ کے سوا کسی اور سے اس کا ثواب نہ مانگو تو یہ تمہارے اس عمل کا خلوص ہوگا۔
- حضرت احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عاجزی وہ فائدہ مند ہوتی ہے جو تم سے تکبر کو دور کر دے اور تمہاری ناراضگی ختم کر دے۔
- حضرت احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: وہ خلوص فائدہ مند ہوتا ہے جس کی وجہ سے تمہاری ریاء کاری، حسن کی نمائش اور بناوٹ دور ہو جائے۔
- حضرت احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ فرمایا کرتے: سب سے فائدہ مند فقر وہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے تم اچھے لگو اور وہ تمہیں اچھا لگے۔
- حضرت احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ فرماتے تھے: تمہارا وہ کام سب سے اچھا ہوگا جس کی وجہ سے تم

Marfat.com

اس کی آفتوں سے بچے رہو اور اسے قبول کر لیا جائے۔

- حضرت احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ کا فرمان ہے: جب انسان اپنے نفس کی پہچان کم جانتا ہو تو اس کی نشانی یہ ہو گی کہ اس میں حیاء اور خوف بہت کم ہوں گے۔
- حضرت احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سب سے نقصان دہ گناہ وہ ہوتا ہے کہ جہالت میں عبادت کرو' یہ تمہارے لئے جہالت میں کئے جانے والے گناہوں سے بھی زیادہ نقصان دہ ہے۔
- حضرت احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عدل دو طرح کا ہوتا ہے' ایک عدل تو ظاہر ہوتا ہے اور یہ تمہارے اور لوگوں کے درمیان ہوتا ہے' ایک عدل باطن والا ہوتا ہے' یہ تمہارے اور اللہ کے درمیان ہوتا ہے' پھر یاد رکھو درست راہ پر چلنا ہی عدل ہوتا ہے اور فضیلت حاصل کرنے کے لئے فضیلت کی راہ پر چلنا ہو گا۔
- حضرت احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یقین' اللہ کا وہ نور ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے دل میں ڈالتا ہے جس کی وجہ سے اسے آخرت کے معاملات دکھائی دیتے ہیں' اسی کی طاقت سے وہ پردے چاک ہو جاتے ہیں جو اس بندے اور آخرت کے درمیان ہوتے ہیں جس کی وجہ سے وہ ان چیزوں کو ایسے جانتا ہے جیسے اس کی آنکھوں کے سامنے ہوں۔
- حضرت احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم اپنے دل کی درستگی کرنا چاہتے ہو تو اپنی زبان کی نگرانی کیا کرو۔
- حضرت احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تم یہ بات سامنے رکھ کر عمل کیا کرو کہ زمین میں تمہارے سوا اور کوئی نہیں ہے اور نہ ہی آسمانوں میں تمہارے سوا کوئی موجود ہے۔
- حضرت احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ فرماتے تھے: عقل مند وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصیحتیں سیکھے اور یہ جان لے کہ نفع و نقصان دینے والی چیزیں کون کون سی ہیں۔
- حضرت احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہر عمل سے پہلے علم کی ضرورت ہے اور ہر عمل کے لئے اللہ کی مہربانی ضروری ہوتی ہے۔

Marfat.com

- حضرت احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ ایک بہترین غنیمت ہوگی کہ جو کام ابھی کرنا ہیں انہیں درست طور پر کرو جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہارے پہلے بخش دے گا۔
- اسی سند سے حضرت احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ○ (انفال: ۲۸)

''تمہارے مال اور اولاد آزمائش ہیں۔''

حالانکہ ہم مزید فتنوں میں جکڑے ہوئے ہیں۔

⑲ حضرت ابو محمد عبداللہ بن خبیق بن سابق انطاکی رحمہ اللہ

آپ' حضرت یوسف بن اسباط کی صحبت میں رہے' آپ کا شمار زاہد صوفیہ میں ہوتا ہے اور ان لوگوں میں جو حلال کھایا کرتے ہیں نیز اپنی ہر حالت میں پرہیزگار ہیں۔

بنیادی طور پر تو آپ کوفہ میں رہنے والے تھے لیکن انطاکیہ کی طرف نقل مکانی کر گئے۔ تصوف میں آپ حضرت نوری کے طریقہ پر چلتے تھے کیونکہ ان کے شاگردوں کی صحبت میں رہے تھے۔ آپ حدیث کے راوی بھی ہیں چنانچہ حضرت یوسف بن موسیٰ' حضرت عبداللہ بن خبیق سے' وہ یوسف بن اسباط سے' وہ حبیب بن حسان سے' وہ زید بن وھب سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ خود سچے اور سچے قرار دیئے گئے اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ:

''تم میں سے ہر ایک پیدائش کیلئے چالیس دن تک اپنی ماں کے پیٹ میں رہتا ہے۔''

یونہی حضرت عمر بن عبداللہ بن عمر بجرانی' حضرت عبداللہ بن خبیق سے' وہ حضرت یوسف بن اسباط سے' وہ حضرت سفیان ثوری سے' وہ محمد بن حجادہ سے' وہ حضرت قتادہ سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

Marfat.com

روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ایک ایک بیوی سے ہم بستر ہو کر ایک ہی مرتبہ نہا لیتے تھے۔

- حضرت فتح بن شخرف فرماتے ہیں کہ حضرت ابو محمد عبداللہ بن خبیق سابق انطاکی رحمہ اللہ نے ''اذنہ'' میں پہلی ملاقات کے موقع پر مجھے فرمایا تھا: اے خراسانی! درحقیقت چار چیزوں کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں، تمہاری آنکھ، زبان، دل اور خواہش، اپنی آنکھ کا خیال رکھا کرو، اس سے اس چیز کی طرف نہ دیکھو جو تمہارے لئے حلال نہیں، اپنی زبان کی حفاظت رکھو اور وہ یوں کہ اس سے وہ بات نہ نکالو جس کے متعلق اللہ جانتا ہے کہ تمہارے دل میں وہ بات نہیں، اپنے دل پر نظر رکھو، اس میں کسی مسلمان کے خلاف کوئی کھوٹ اور کینہ نہیں ہونا چاہئے پھر اپنی چاہت پر نظر رکھو کہ کسی بری شے کی چاہت نہ رکھا کرو۔ اگر تمہارے اندر یہ چار خصلتیں موجود نہیں ہیں تو تم بد بخت ہو جاؤ گے۔
- حضرت عبداللہ بن خبیق رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: جب ایک قرآن پڑھنے والا گناہ کے قریب جاتا ہے تو قرآن پیٹ میں سے بول کر کہتا ہے: کیا اس لئے مجھے اٹھائے پھرتے ہو؟
- حضرت عبداللہ بن خبیق رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے دلوں کو ذکر کا ٹھکانا بنا رکھا ہے اور یہ خواہشاتِ نفسانی کی جگہ بن گئے ہیں، دلوں سے ان خواہشات کو خوف اور شوق ہی نکال سکتا ہے اور وہ بھی پریشان کرنے والا اور بے چین کرنے والا ہو۔
- حضرت عبداللہ بن خبیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تجارت کرنے والے ہر شخص کے پاس راس ہوتی ہے اور حدیث والے کی راس، سچائی ہوتی ہے۔
- حضرت عبداللہ بن خبیق رحمہ اللہ فرماتے تھے: کوئی حال بھی ایسا نہیں جس میں سچائی کی ضرورت نہ ہو جبکہ سچائی کسی بھی حال کی پابند نہیں، اگر بندہ اپنے اور اللہ کے درمیان معاملے میں مکمل اور حقیقی سچ بولے تو اسے غیب کے خزانوں میں سے خزانوں کی اطلاع ہو جاتی ہے اور وہ آسمانوں، زمینوں میں امانت دار بن جاتا ہے۔
- حضرت عبداللہ بن خبیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اپنی زندگی میں غنی ہو کر رہے تو کبھی اس کے دل میں لالچ نہیں ہونا چاہئے۔

Marfat.com

- حضرت عبداللہ بن خبیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر یہ ہمت کرسکو کہ تمہارے آقا کی طرف جانے میں تم سے کوئی بڑھ نہ سکے تو ایسا ضرور کرو پھر اپنے آقا سے بڑھ کر کسی اور کو کوئی حیثیت نہ دو۔
- آپ ہی فرماتے ہیں: ایسی شے کے علاوہ کسی شے پر غم نہ کرو جو کل کو تمہارا نقصان کرسکتی ہو اور ایسی شے کے علاوہ کسی اور شے سے خوش ہونے کی ضرورت نہیں جو کل تمہیں خوشی دے سکے۔
- حضرت عبداللہ بن خبیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زمین پر جو بھی باقی رہ جائے گا' اس سے وحشت ہوگی اور ایسے لوگوں میں سے ایک میں بھی ہوں گا۔
- حضرت عبداللہ بن خبیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کسی شخص میں الفت ومحبت کا پتہ یوں چلتا ہے کہ وہ کسی سے اختلاف نہ کرے گا اور بھلائی کرتا چلا جائے گا۔
- حضرت ابومحمد عبداللہ بن خبیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایسا خوف فائدہ مند ہوتا ہے جو تمہیں گناہوں سے بچائے' تمہارے نقصان پر تمہیں دیر تک غمزدہ رکھے اور باقی عمر میں سوچ بچار پر مجبور کردے۔
- حضرت ابومحمد عبداللہ بن خبیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے بندوں کی وحشت کی وجہ سے دلوں پر وحشت اور بیگانگی چھا جاتی ہے اور اگر وہ اپنے پروردگار کو بھلا کر بھی حق پر کاربند ہو جائیں تو ہر چیز ان سے محبت کرنے لگے گی۔
- حضرت عبداللہ بن خبیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سب سے فائدہ مند اُمید وہ ہوتی ہے جس پر تمہارا عمل کرنا آسان ہوتا ہے کیونکہ اس صورت میں تمہیں تمہاری اُمید کا پتہ ہوتا ہے۔
- حضرت ابومحمد عبداللہ بن خبیق رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: اللہ نے میرے حالات میں حق کیوں لازم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس لئے کہ لوگوں کو تمہارے ہاں سے انصاف ملے اور تم حق بات ان سے قبول کرو جو تم سے کم درجہ ہیں۔
- حضرت عبداللہ بن خبیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی کام کرنے سے یہ بات مشکل ہوتی ہے کہ اس میں خلوص پیدا کرو اور عمل سے مرد پردے میں چلے جاتے ہیں۔
- حضرت عبداللہ بن خبیق رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کسی باطل شے کو دیر تک سنتے رہنے سے عبادت کی وہ

Marfat.com

مٹھاس ختم ہو جاتی ہے جو دل میں پیدا ہوا کرتی ہے۔

⑳ حضرت ابوتراب عسکر بن حصین نخشبی رحمہ اللہ (م ۲۴۵ھ)

حضرت ابو حاتم عطار بصری اور حضرت حاتم اصم بصری کی صحبت میں رہے' آپ خراسان کے بڑے مشائخ میں سے تھے جن کی علم' فتوت' توکل' زھد اور پرہیز گاری میں شہرت تھی۔

- حضرت ابن الفرجی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوتراب رحمہ اللہ کے گرداگرد ان کے شاگردوں میں سے چھاگل والے بیس لوگ دیکھے جو بادشاہوں کے گرد بیٹھتے تھے' ان میں سے فقر کی حالت میں حضرت ابوعبید بسری اور ابن جلاء کے علاوہ اور کوئی بھی فوت نہ ہوا۔
- حضرت ابوعبداللہ بن جلاء بتاتے ہیں کہ میں چھ سو مشائخ سے ملاقات کر چکا ہوں جن میں سے چار جیسا کوئی بھی نہ تھا اور ان میں پہلے' حضرت ابوتراب نخشبی رحمہ اللہ تھے۔

آپ بیابان میں فوت ہوئے تھے' کہتے ہیں کہ آپ کو درندوں نے کاٹ کھایا تھا' یہ ۲۴۵ھ کی بات ہے۔

آپ نے حدیث کی روایت بھی کی چنانچہ حضرت محمد بن عبداللہ بن مصعب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابوتراب عسکر بن حصین نے' انہیں محمد بن نمیر نے' انہیں محمد بن ثابت نے' انہیں شریک نے' انہیں اعمش نے' انہیں ابوسفیان نے اور انہیں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھانے اور پینے کے موقع پر تم اپنے بیماروں سے کراہت نہ کیا کرو کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ کھلا پلا رہا ہوتا ہے۔

- حضرت یعقوب بن ولید فرماتے ہیں کہ حضرت ابوتراب رحمہ اللہ فرماتے تھے: اے لوگو! تم تین چیزوں

Marfat.com

سے محبت رکھتے ہو حالانکہ وہ تمہاری ہیں ہی نہیں، تم اپنے نفس سے محبت کرتے ہو حالانکہ یہ اللہ کا ہے، تم روح سے محبت رکھتے ہو حالانکہ یہ روح بھی اللہ کی طرف سے ہے، تم مال سے محبت رکھتے ہو حالانکہ یہ مال وارثوں کا ہوتا ہے، تم دو چیزوں کی تلاش رکھتے ہو حالانکہ یہ تمہیں مل نہیں سکیں گی، ایک کشادگی اور دوسری راحت وآرام، یہ دونوں تو جنت میں ملیں گی۔

- حضرت علی بن حسین فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوتراب رحمہ اللہ سے اس وقت کہا جب وہ سفر پر روانہ ہو رہے تھے کہ روزی پاس ہونا ضروری ہے، اس پر انہوں نے فرمایا: اس کا ہونا ضروری ہے جس کے بغیر گذارہ نہیں۔
- حضرت ابوتراب رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: سب دلوں میں سے اعلیٰ وہ دل ہوتا ہے جو اللہ کی طرف سے سمجھ کا نور ملنے سے زندہ ہوتا ہے۔
- حضرت ابوتراب رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اللہ کی طرف پہنچنے کے سبب سترہ درجے بنتے ہیں جن میں کم سے کم درجہ اس کا حکم قبول کرنا اور اعلیٰ درجہ اللہ پر حقیقی طور سے بھروسہ کرنا ہوتا ہے۔
- حضرت ابوتراب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دلوں میں آنے والے کھٹکوں کو درست کرنے جیسی کوئی عبادت فائدہ مند نہیں ہے۔
- حضرت ابوتراب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ فقیر کی روزی وہ چیز ہوتی ہے جسے وہ حاصل کر سکے، اس کا لباس وہ ہوتا ہے جو اس کا ستر ڈھانپ سکے اور اس کے ٹھہرنے کی جگہ وہ ہوتی ہے جہاں وہ جا رُکا۔
- حضرت ابوتراب رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: جب بھی بندہ کسی کام میں سچائی پیدا کرتا ہے تو کام شروع کرنے سے پہلے ہی وہ اس میں ایک قسم کی مٹھاس محسوس کرتا ہے۔
- حضرت ابوتراب رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ جب بھی کوئی انسان ایسا کام کرتا ہے کہ جس میں اللہ کے علاوہ کسی دوسرے میں مصروف ہوتا ہے تو اللہ کی ناراضگی اس پر فوراً آ جایا کرتی ہے۔
- حضرت علی بن حسین فرماتے ہیں کہ حضرت ابوتراب رحمہ اللہ نے فرمایا: توکل یہ ہوتا ہے کہ دل اللہ کی طرف متوجہ ہو کر سکون میں ہو جائے۔

Marfat.com

- حضرت ابوتراب رحمہ اللہ سے ایک شخص نے کہا: کیا تمہیں مجھ سے کوئی ضرورت ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جس دن مجھے تجھ سے یا تیرے جیسے سے کوئی غرض ہوگی تو پھر اللہ سے مجھے کوئی غرض نہیں ہوگی۔
- حضرت ابوتراب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مالدار ہونے کی حقیقت یہ ہے کہ تم اپنے جیسوں سے بے غرض ہو جاؤ جبکہ حقیقی فقر یہ ہوتا ہے کہ تم اپنے جیسوں کے محتاج ہو جاؤ۔
- حضرت ابوتراب رحمہ اللہ نے بتایا تھا کہ جو چیز سچے لوگوں کو اللہ کے علاوہ کسی اور سے شکایت کرنے سے روکتی ہے، وہ اللہ سے خوف ہوتا ہے۔
- حضرت ابوتراب نخشبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک سمجھدار شخص اللہ کے کارندوں میں سے ہوتا ہے، جو اللہ کے ساتھ اس کی حد کی حفاظت کرے اور علم کو ترک کر دے، وہ اس کے ہر کام میں جاری رہتا ہے۔
- حضرت ابوتراب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ ہر زمانے میں ایسے عالم ہوتے رہیں گے کہ اللہ اس دور والوں کی مشکلات کا حل پیش کرنے کیلئے انہیں بولنے کی طاقت دے گا۔
- حضرت ابوتراب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ اپنا ارادہ پختہ رکھو کیونکہ وہ ہر شے سے پہلے ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ جس کا ارادہ صحیح ہو تو اس کے بعد اس کے تمام کام اور حالات درست ہو جائیں گے۔
- حضرت ابوتراب رحمہ اللہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ سے روزی لینے کا نام قناعت ہے۔
- حضرت ابوتراب رحمہ اللہ کا فرمان تھا: جو شخص اَقدار کی چابیوں کے بغیر روزی کے دروازے کھولتا ہے اس کی روزی کا دارو مدار اس کی طاقت وقوت کو قرار دے دیا جاتا ہے۔ آپ سے پوچھا گیا: اَقدار کی چابیاں کونسی ہیں؟ آپ نے فرمایا: وارد ہونے والے غیبی اسباب پر راضی ہونا۔

Marfat.com

الطبقة الثانیه

صوفیہ کا دوسرا طبقہ

㉑ حضرت ابوالقاسم جنید بن محمد انحراز رحمہ اللہ

آپ کے والد شیشے کی خرید وفروخت کرتے تھے' انہیں قوار ہری کہا جاتا تھا۔ آپ کا اصل مقام نہاوند تھا جبکہ آپ کی پیدائش اور پرورش عراق میں ہوئی۔ مجھے یہ بات حضرت ابوالقاسم نصر آبادی نے بتائی تھی' وہ کہتے ہیں کہ یہ شریعت کے عالم تھے اور حضرت ابوثور کے شاگرد تھے' اپنے علاقے میں فتویٰ دیتے تھے' حضرت سری سقطی' حضرت حارث محاسبی اور حضرت محمد بن قصاب بغدادی وغیرہ کی صحبت میں رہے' آپ صوفیہ میں امام اور سردار کے درجہ پر فائز تھے اور ہر ایک آپ کی عزت کرتا تھا۔ خلیفہ کے یوم نوروز یعنی ہفتہ کے دن ۲۹۷ھ میں وصال ہوا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جمعہ کی آخری گھڑی میں فوت ہوئے اور ہفتہ کے دن دفن کئے گئے۔ مجھے یہ بات حضرت ابوالحسن بن مقسم نے بتائی تھی۔

حدیث کی سند میں آتے ہیں چنانچہ مکہ میں حضرت بکیر بن احمد حداد صوفی' حضرت جنید بن محمد ابوالقاسم صوفی سے' وہ حسن بن عرفہ سے' وہ محمد بن کثیر صوفی سے' وہ عمرو بن قیس ملائی سے' وہ عطیہ سے اور وہ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کی فراست (اعلیٰ سمجھ) سے بچا کرو

Marfat.com

کیونکہ وہ نورِ الٰہی کی روشنی سے دیکھتا ہے اور پھر یہ آیت پڑھی: اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ' اس متوسّمین سے انہوں نے مُتَفَرِّسِیْن (فراست والے) مراد لیا ہے۔

- حضرت محمد بن عبداللہ بن شاذان فرماتے ہیں کہ حضرت جنید رحمہ اللہ نے فرمایا: وجد کی حالت میں اللہ کا قرب' جمع کہلاتا ہے جبکہ انسان کی بشریت کی وجہ سے' اس کا غائب ہو جانا' تفرقہ کہلاتا ہے۔ (ان الفاظ کا مفہوم رسالہ قشیریہ میں دیکھئے)
- حضرت جنید رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر نفیس اور جلیل القدر علم پوری کوشش سے شروع کیا جاتا ہے اور جو اللہ سے یہ علم محنت سے مانگے وہ اس جیسا نہیں ہوتا جو عطا چاہتا ہے۔
- حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ دلوں میں اپنی نیکی اتنی ہی رکھتا ہے جتنا یہ دل' اس کے ذکر کے وقت اس کے سامنے خالص ہوتے ہیں چنانچہ دیکھتے رہو کہ تمہارے دل میں کیا مل جل گیا ہے۔
- حضرت جنید رحمہ اللہ دُعا کرتے تھے: اے ذکر کرنے والوں کو اس وجہ سے یاد کرنے والے کہ وہ تیرا ذکر کرتے ہیں' اے عارفوں کو ان کی معرفت کی وجہ سے اولیت دینے والے' اے عبادت گذاروں کو نیک کاموں کی توفیق دینے والے! ایسا کون ہوسکتا ہے جو تیری اجازت کے بغیر تیرے پاس کسی کی سفارش کرے اور ایسا کون ہے جو تیرے فضل کے بغیر تیرا ذکر کرے۔
- حضرت جنید رحمہ اللہ سے عارف کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: عارف وہ ہوتا ہے کہ تمہاری خاموشی میں تمہارے دل کی بات کہتا ہے۔
- حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ ہم نے یہ تصوف قیل وقال سے حاصل نہیں کیا بلکہ بھوک برداشت کر کے' اس دنیا کو چھوڑ کر' پیاری اور خوبصورت چیزیں ترک کر کے حاصل کیا ہے کیونکہ اس تصوف میں اللہ تعالیٰ سے ہر معاملہ صاف ستھرا رکھنا ہوتا ہے اور اس کی بڑی وجہ دنیا سے تعلق توڑنا ہوتا ہے جیسے حضرت حارث رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ میں نے دنیا سے تعلق توڑ لیا ہے چنانچہ راتوں کو جاگتا ہوں (نفل پڑھتا ہوں) اور دن میں پیاس برداشت کرتا (روزے رکھتا) ہوں۔ (حلیہ) تاریخ بغداد)
- حضرت ابوبکر ملاعفی فرماتے ہیں کہ حضرت جنید رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: تصوف والا نام ایک صفت ہے

Marfat.com

جس سے بندے کا تعلق بنایا گیا ہے۔ میں نے پوچھا: میرے آقا! یہ نام بندے کی صفت بنتا ہے یا حق تعالیٰ کی؟ انہوں نے فرمایا: درحقیقت یہ اللہ کی صفت ہوتا ہے لیکن عام طور پر بندے کی بنا کرتا ہے (بندے کو رسمی طور پر صوفی کہا جاتا ہے)۔

- حضرت ابوعمرو انماطی فرماتے ہیں کہ حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تم درحقیقت اللہ کے بندے نہیں ہو سکتے کیونکہ اس سے گھٹیا چیز تم سے چھپی ہوتی ہے' تم واضح طور پر اس وقت تک آزاد نہیں بن سکتے جب تک تھوڑی سی بھی حقیقی عبودیت میں ہو اور جب تم' خالص بندے بن جاؤ گے تو اپنے سے گھٹیا کے لئے آزاد شمار ہونے لگو گے۔

- حضرت ابومحمد جریری فرماتے ہیں کہ حضرت جنید رحمہ اللہ کے پاس کسی نے معرفت کا ذکر کیا' اس نے کہا: اللہ کی معرفت رکھنے والے تو نیکی اور اللہ سے قرب کی بناء پر ہر قسم کی حرکت چھوڑنے تک کا مقام حاصل کر لیتے ہیں۔ اس پر حضرت جنید رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ ان لوگوں کا قول ہے جو کلام کرتے وقت اعمال کو اہمیت نہیں دیتے' یہ میرے نزدیک ایک بڑی بات ہے بلکہ میں تو کہوں گا کہ چوری کرنے والا اور زانی' ایسی بات کرنے والے کے مقابلے میں بہت اچھے حال والے ہوتے ہیں' عارف لوگوں کا کام تو یہ ہے کہ وہ یہ اعمال اللہ کی توفیق ہی سے کرتے ہیں اور یہی کرتے ہوئے اس کی بارگاہ میں واپس جائینگے' میں اگر ہزار سال تک بھی زندہ رہوں تو نیک کاموں میں سے ایک ذرہ بھی گھٹا نہیں سکوں گا' ہاں اگر کوئی روکاوٹ کر دی جائے تو اور بات ہے اور یہ بات میری معرفت میں زیادہ پختہ ہوگی اور میرے حال میں طاقتور شمار ہوگی۔

- حضرت ابواسحٰق دینوری فرماتے ہیں کہ حضرت جنید رحمہ اللہ سے عارف کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: عارف وہ ہوتا ہے جسے اس کا کوئی لمحہ اور کوئی بات اللہ سے نہ ہٹا سکے۔

- حضرت جنید رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جہنم میں داخل ہونے کے مقابلے میں یہ بات زیادہ تکلیف دینے والی ہے کہ انسان اللہ سے غافل بنے۔

- حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے تھے: اگر تم سے یہ ممکن ہو کہ اپنے گھر کی ایک ٹھیکری بن جاؤ تو ایسا کر جاؤ

Marfat.com

- حضرت جعفر خلدی فرماتے ہیں کہ حضرت جنید رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر اچھے کام کی راہیں اسی وقت کھلتی ہیں جب اس کے لیے بھرپور کوشش کی جائے۔
- حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اگر ایک سچا شخص دس لاکھ مرتبہ بارگاہِ الٰہی میں پیش ہو اور پھر ایک لمحہ کے لئے اس سے توجہ ہٹا لے تو جو کچھ وہ گنوا بیٹھا ہے وہ اس سے زیادہ ہوگا جو اسے حاصل ہو چکا ہے۔
- حضرت خلدی فرماتے ہیں کہ حضرت جنید رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگوں میں سے اوقات کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا ہی آفات میں زیادہ گرفتار ہوا کرتا ہے۔
- ایک شخص نے حضرت جنید رحمہ اللہ سے پوچھا کہ میں کس کی صحبت میں جاؤں؟ تو آپ نے فرمایا: اس کی صحبت میں رہو جس کے بارے میں تمہاری قدرت میں ہے کہ تم اسے اس کی اطلاع دو گے جسے اللہ تعالیٰ تم سے جانتا ہے۔

  ایک اور مرتبہ آپ سے پوچھا گیا کہ میں کس کی صحبت میں جاؤں؟ تو آپ نے فرمایا تھا: اس کی صحبت میں جاؤ جو اپنا آپ بھلانے کی ہمت رکھتا ہے اور اسے پورا کرتا ہے جو اس کے ذمہ ہے۔
- حضرت جنید بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ سے حیاء کرنا' اس کے اولیاء کے دلوں سے احسان کی لذت دور کر دیتا ہے۔
- حضرت جنید رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ بغداد میں پانچ دن کے بعد کسی کا ٹھہرے رہنا فضول ہوتا ہے۔
- حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ جو شخص اللہ کے اولیاء میں سے کسی کو دیکھ کر اسے مانتا اور عزت کرتا ہے تو کل اللہ تعالیٰ سب کے سامنے اس کو عزت دے گا۔
- حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''رضا'' معرفت کا دوسرا درجہ ہوتا ہے چنانچہ جو راضی ہو جاتا ہے تو اس کی طرف سے اللہ کی معرفت صحیح ہوتی ہے کیونکہ یہ ہمیشہ اس سے راضی رہتا ہے۔
- حضرت جعفر خلدی فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت جنید رحمہ اللہ کو دیکھا تو کہا: کیا انبیاء علیہم السلام کا کلام مشاہدوں کی طرف سے اشارے نہیں ہیں؟ اس پر وہ مسکرائے اور فرمایا: انبیاء علیہم السلام کا کلام تو اللہ کی حضوری کی خبر دیتا ہے جبکہ صدیقین کے کلام مشاہدات کے اشارے ہوتے ہیں۔

Marfat.com

- حضرت جعفر فرماتے ہیں کہ حضرت جعفر رحمہ اللہ نے اپنے ایک بھائی کو لکھا کہ جو شخص اللہ کا اشارہ کر کے کسی اور سے تعلق بنا لے تو اللہ تعالیٰ اسے آزمائش میں ڈال دیتا ہے اور اس کے دل سے اپنا ذکر نکال کر اس کی زبان پر جاری فرما دیتا ہے چنانچہ اس دوران اگر وہ سنبھل جائے اور اس سے کنارہ کر لے جس سے تعلق بنایا تھا تو اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت دور کرتا اور آزمائش ختم کر دیتا ہے لیکن اگر وہ اس کے ساتھ وہی تعلق رکھے تو اللہ تعالیٰ مخلوق کے دلوں سے اس پر مہربانی کرنا نکال دیتا ہے اور اسے لالچی بنا دیتا ہے' ان حالات میں وہ مخلوقات سے کثیر مطالبے کرتا ہے حالانکہ ان کے دلوں سے اس کے بارے میں مہربانی نکل چکی ہوتی ہے چنانچہ اس کی زندگی میں محتاجی آ جاتی ہے' غم میں مرجاتا ہے' آخرت میں اس کیلئے افسوس کے سوا کچھ نہیں ہوتا لہٰذا ہم اللہ کے سوا کسی سے تعلق پیدا کرنے پر اللہ سے پناہ مانگتے ہیں۔
- حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے تھے: کچھ مرد اگر یقین رکھتے ہوئے پانی پر چل پڑیں تو ان میں سے وہ یقیناً افضل ہوگا جو پیاس کی وجہ سے مرجائے گا۔
- حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص ایک مرتبہ اللہ کو دیکھ لے تو پھر اسے اس کے بغیر خوشی نہ ہو سکے گی۔
- حضرت ابوعمرو زجاجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جنید رحمہ اللہ سے ''محبت'' کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: کیا اشارہ پوچھنا ہے؟ میں نے کہا: نہیں' انہوں نے پوچھا: کیا دعویٰ کے بارے میں پوچھتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں' اس پر انہوں نے فرمایا: تو پھر ارادہ کیا ہے؟ میں نے کہا: صرف اور صرف محبت کے بارے میں پوچھ رہا ہوں' اس پر فرمایا: محبت یہ ہے کہ تم اس سے محبت کرو جسے اللہ اپنی مخلوق میں پسند کرتا ہے اور اسے ناپسند کرو جسے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں ناپسند کرتا ہے۔
- حضرت ابوعمرو انماطی فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت جنید رحمہ اللہ سے کہا کہ ایک محبت کرنے والا اپنے کون سے وقت پر افسوس کیا کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس زمانے پر جس میں ''بسط'' (کشادگی) ہو اور اس کے بعد ''قبض'' (بندش) ہو جائے یا وہ انس کا زمانہ ہو جو وحشت پیدا کر دے۔ اس کے بعد

Marfat.com

پڑھا:

''میرا ایک مشرب تھا جو تمہارے دیکھنے پر صاف ہو جاتا تھا' اس میں میل دنوں کی وجہ سے ہے۔''

㉒ حضرت ابوالحسین احمد بن محمد (یا محمد بن محمد) نوری رحمہ اللہ (م ۲۹۵ھ)

آپ بغداد میں پیدا ہوئے اور وہیں پرورش پائی' اصل میں خراسانی تھے۔ انہیں ابن البغوی کہا جاتا تھا چنانچہ محمد بن حسن بن خالد نے مجھے بتایا کہ انہوں نے ابن الاعرابی سے سنا' فرماتے تھے کہ ابوالحسین نوری اصل میں خراسان سے تھے' بغشور نامی بستی میں تھے جو ہرات اور مَرورُوذ کے درمیان تھی' یہی وجہ ہے کہ آپ کو ابن البغوی کہا جاتا تھا۔

آپ صوفیہ کے مشائخ اور علماء میں جلیل القدر تھے' اس وقت آپ سے زیادہ کسی کا طریقہ بہتر نہ تھا اور نہ آپ سے بڑھ کر کوئی عمدہ گفتگو کر سکتا تھا۔

آپ حضرت سری سقطی اور حضرت محمد بن علی قصاب کی صحبت میں رہے' آپ نے حضرت احمد بن ابی الحواری کو دیکھا تھا۔ ۲۹۵ھ میں وصال ہوا۔ یہی کچھ میں نے حضرت محمد بن عبداللہ بن عبدالعزیز طبری سے اور انہوں نے حضرت علی بن عبدالرحیم سے سنا۔ آپ حدیث کی سند میں آتے ہیں چنانچہ حضرت محمد بن عیسیٰ دھقان فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوالحسین احمد بن محمد رحمہ اللہ کے ساتھ چلا' وہ ابن البغوی صوفی کے نام سے مشہور تھے' ان سے کہا گیا کہ آپ حضرت سری سقطی کا بچاؤ کیوں کیا کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے حضرت سری

Marfat.com

نے' انہیں معروف کرخی نے' انہیں ابن سماک نے' انہیں ثوری نے' انہیں اعمش اور انہیں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص کسی مسلمان کی ضرورت پوری کرتا ہے تو اسے اتنا اجر ملے گا جیسے زندگی بھر اللہ کی خدمت کرنے والے کو مل سکتا ہے۔''

حضرت محمد بن عیسیٰ دھقان کہتے ہیں کہ پھر میں سری سقطی کی طرف گیا اور ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا: کہ حضرت معروف بن فیروز کرخی بتاتے تھے کہ میں کوفہ سے نکلا تو زاہدوں میں سے ایک شخص کو دیکھا جسے ابن السماک کہا جاتا تھا' ہم نے آپس میں علم کی بحث کی چنانچہ انہوں نے کہا کہ مجھے حضرت ثوری نے حضرت اعمش سے یوں سن کر بتایا۔

- حضرت نوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ کے ساتھ ''جمع'' کی صورت میں غیروں سے ''تفرقہ'' (جدائی) ہو جاتا ہے اور دوسروں سے تفرقہ کی صورت میں اللہ کے ساتھ جمع کا مرتبہ مل جاتا ہے۔
- حضرت علی بن ابراہیم کے مطابق حضرت نوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تصوف اس چیز کا نام ہے کہ نفس کو اچھی لگنے والی ہر چیز سے علیحدگی کر لی جائے۔
- حضرت نوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ کی محبت تک جا پہنچا وہ گویا اس کا قرب پا گیا اور جو قربِ الٰہی کو ذریعہ بنا لے تو اللہ بندوں میں سے اسے چن لیتا ہے۔
- حضرت فرغانی' حضرت ابوالحسین نوری رحمہ اللہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

''مجھے بہت حسرت ہے اور میں نے اس کی کڑواہٹ کے گھونٹ پیئے ہیں' میں نے صرف تیری محبت کی خاطر اپنا دل وقف کر رکھا ہے۔

اس حق کی قسم جو مجھے آزمائش میں ڈالتا اور برباد کرتا ہے' میں اس وقت تک تم پر روتا رہونگا جب تک تمہاری کچھ ملاقات نہیں ہو جاتی۔''

- حضرت نوری رحمہ اللہ سے حبیب اور خلیل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: جس سے تسلیم کرنے کا مطالبہ کیا گیا وہ اس جیسا نہیں ہوتا جو جلد تسلیم کر لے۔

Marfat.com

- حضرت قنّاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الحسین نوری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے بغداد میں ایک خوبصورت لڑکا دیکھا' میں نے ایک مرتبہ دیکھ کر دوبارہ دیکھنے کا ارادہ کیا تو کہا: تم لوگ تنگ جوتا پہنتے اور راستوں میں چلتے ہو؟ اس نے کہا: کیا خوب کہا' کیا تم علم سے کھیلتے ہو؟ اور پھر یہ شعر پڑھے:

''اگر تم دیکھنا ہی چاہتے ہو تو سچائی کی آنکھ سے اس صفت میں غور کرو جس میں پیدا کرنے والے کی عجیب قدرتیں ہیں۔
اس میں خواہش نفسانی کا دخل نہ دو بلکہ سچی نظر سے قادر کی قدرت دیکھو۔''

- حضرت نوری رحمہ اللہ سے تصوف کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ تصوف نہ رسمیں ہیں' نہ علم ہیں بلکہ یہ اخلاق کا نام ہے۔
- حضرت ابو الحسین نوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دیانت والے رکے ہوئے ہیں' توحید والے چل رہے ہیں' رضا والے آرام میں ہیں اور اللہ سے دور ہونے والے حیران ہیں۔ پھر فرمایا: حق جب ظاہر ہو جاتا ہے تو ہر چھپی چیز واضح ہو جاتی ہے۔
- حضرت علی بن عبد اللہ بغدادی کہتے' میں نے سنا' حضرت فارس حمال نے فرمایا کہ حضرت ابو الحسین نوری رحمہ اللہ کو ایک بیماری لگی' حضرت جنید کو بھی لگی' حضرت جنید نے اپنا وجد بتا دیا لیکن حضرت ابو الحسین رحمہ اللہ نے اسے چھپائے رکھا چنانچہ آپ سے پوچھا گیا کہ جیسے آپ کے ساتھی نے بتا دیا ہے' آپ کیوں نہیں بتاتے؟ آپ نے فرمایا: ہم کسی آزمائش میں پڑنا نہیں چاہتے کیونکہ ایسے میں اس پر شکایت کا لفظ بولا جائے گا اور پھر یہ شعر پڑھے:

''اگر تمہیں بیماری لگ سکتی ہے تو شکر بھی کر سکتے ہو' ایسا کوئی دل نہیں جو بیماری سے کہہ دے کہ ذرا ٹھہر جا۔''

پھر یہی سوال حضرت جنید رحمہ اللہ سے کیا گیا تو انہوں نے کہا: ہم شکایت تو کرنے والے نہیں لیکن یہ چاہا کہ ہم اپنے میں قدرتی نظر کو کھول کر بیان کر دیں' پھر پڑھا:

''ہاں' یہ تم سے ظاہر نہیں ہوتا کیونکہ تیری طرف سے واضح ہوا۔

Marfat.com

اے میرے دل کا انس! تو ظاہر ہونے سے بھی زیادہ ظاہر ہے۔
تو نے مجھے مکمل طور پر فنا کر دیا ہے تو میں جگہ کی رعایت کیا کروں۔''
یہ بات حضرت شبلی رحمہ اللہ تک پہنچی تو انہوں نے کہا:
''مجھ پر تیری محنت کا یہ اثر ہے کہ میں اپنی مشقت کی پرواہ نہیں کرتا۔
اے بیماریوں سے میری شفاء! اگر چہ تو ہی میری علّت ہے۔
میں نے عرصہ تک توبہ کئے رکھی لیکن جب سے تجھے پہچانا ہے' میری توبہ ضائع ہوگئی۔
تمہارا قرب اور بعد ایک جیسے ہیں لہٰذا مجھے آرام کا وقت کب ملے؟''

- حضرت ابراہیم بن فاتک فرماتے ہیں کہ حضرت نوری رحمہ اللہ نے فرمایا: دیکھنے میں نظر والوں کے مقام مختلف ہیں چنانچہ کچھ ایسے ہیں کہ جن کی نظر سے تسلی ہوتی ہے' کچھ وہ ہیں جن کی نظر سے فائدہ ہوتا ہے' کچھ وہ ہیں کہ جن کی نظر سے ہر چیز واضح ہو جاتی ہے' کچھ وہ ہیں جن کی نظر مشاہدے میں مقابلہ کرتی ہے' کچھ ایسے ہیں کہ جن کی نظر ہم شکل اور ہم مثل بتانے والوں جیسی ہوتی ہے' کچھ ایسے ہیں جن کی نظر پاکیزہ اور ملاحظہ کرنے والی ہوتی ہے' کچھ وہ ہیں جن کی نظر میں عزت اور مطالعہ کرنا ہوتا ہے حالانکہ سب ہی نظر والے ہوتے ہیں۔
- حضرت نوری رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمارے اس زمانے میں دو چیزیں بہت کم دیکھنے میں آتی ہیں: ایسا عالم جو اپنے علم کے مطابق عمل بھی کرے اور ایسا عارف جو اپنی حقیقت بیان کرے۔
- حضرت نوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص چیزوں کو اللہ کی وجہ سے پہچانتا ہے تو وہ ہر شے میں اس کا رجوع اللہ ہی کی طرف ہوا کرتا ہے۔
- حضرت نوری رحمہ اللہ سے ایک سچے فقیر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: سچا فقیر وہ ہوتا ہے جو اسباب کو سامنے رکھ کر اللہ پر الزام نہ لگائے بلکہ ہر حال میں اللہ کے نام سے سکون حاصل کرے۔
- حضرت نوری رحمہ اللہ نے یہ شعر پڑھے تھے:

''کئی مرتبہ میں نے ایک کام کا ارادہ کیا پھر اس سے ہٹنے کا استخارہ کیا لیکن تو ہمیشہ میرے

Marfat.com

ساتھ مجھ سے زیادہ نیکی کرنے والا اور رحم کرنے والا رہا۔

میں نے پختہ ارادہ کیا کہ میرے دل میں کوئی بات محسوس نہ ہو لیکن تو ہی سامنے دکھائی دیا۔

اور یہ ارادہ کیا تو مجھے اس وقت نہ دیکھے جب میں اسے ناپسند کروں کیونکہ تو میرے دل میں بہت بڑا اور عظمت والا ہے۔''

❁ حضرت نوری رحمہ اللہ کو اس مجلس میں بلایا گیا جو بادشاہ کیلئے سجائی گئی تھی تو بادشاہ نے آپ سے کہا: تم کہاں سے کھاتے ہو؟ آپ نے کہا: ہم ان اسباب کو نہیں جانتے جن کی وجہ سے روزی چھین لی جاتی ہے، ہم تو سوچ بچار کرتے ہیں۔

㉓ حضرت ابوعثمان سعید بن اسماعیل بن سعید بن منصور حیری نیشاپوری (م ۲۹۸ھ)

اصل میں ''رَے'' کے رہنے والے تھے، قدیم دور میں حضرت یحییٰ بن معاذ رازی اور حضرت شاہ بن شجاع کرمانی کی صحبت میں رہے، پھر نیشاپور کی طرف چلے گئے اور وہاں حضرت ابوحفص کی صحبت میں رہ کر ان کا طریقہ حاصل کیا۔

آپ اپنے دور میں سیرت کے لحاظ سے مشائخ میں نمایاں مقام رکھتے تھے، نیشاپور میں تصوف کا طریقہ انہی کی وجہ سے پھیلا تھا چنانچہ حضرت عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن رازی کہتے ہیں کہ میں حضرت جنید، حضرت رویم، حضرت یوسف بن حسین، حضرت محمد بن فضل اور حضرت ابوعلی جوزجانی وغیرہ مشائخ سے ملا لیکن ایسا کوئی شیخ نہ تھا جو خدا کی طرف راستہ (تصوف) حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ سے زیادہ جانتا ہو۔

Marfat.com

حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ نیشاپور میں ۲۹۸ھ کوفوت ہوئے۔ حضرت محمد بن احمد بن حمدان کو میں نے یونہی بتاتے سنا تھا' انہوں نے بتایا تھا کہ میں نے ان کی نماز جنازہ پڑھی تھی۔

آپ حدیث کی روایت میں شامل ہیں چنانچہ حضرت سعید بن عبداللہ بن سعید بن اسماعیل فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا ابوعثمان کے ہاتھ کا لکھا دیکھا ہے' وہ کہتے ہیں مجھ سے ابوصالح حمدون قصار نے' انہیں محمد بن یحییٰ نیشاپوری نے' انہیں قتیبہ نے' انہیں عبثر نے' انہیں اشعث نے' انہیں محمد نے' انہیں نافع نے اور انہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص فوت ہو اور ماہِ رمضان کے روزے اس کے ذمے رہ گئے ہوں تو اس کا والی روزانہ اس کی طرف سے ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔''

میں نے حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ کے ہاتھ سے لکھی یہ حدیث ان کی کتاب میں دیکھی ہے۔

- حضرت ابوعمرو بن حمدان فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کی کتاب میں دیکھا' کہ ابوعثمان رحمہ اللہ نے کہا کہ اصل دشمنی تین چیزوں سے ہوتی ہے: مال میں طمع کرنے سے' لوگوں کی عزت میں طمع کرنے اور لوگوں کے قبول میں طمع کرنے سے۔
- حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک اس کا دل چار چیزوں میں ایک طرح کا نہیں ہوتا: روک رکھنے' عطا کرنے' عزت اور ذلت میں۔
- حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دل کی درستگی چار چیزوں سے ہوتی ہے' اللہ کے سامنے عاجزی کرنے سے' اللہ کا محتاج بننے سے' اللہ سے خوف اور اللہ سے امیدوار بن کر رہنے سے۔
- حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ سے توفیق پانے والا وہ ہوتا ہے جو اللہ کے علاوہ کسی کا خوف نہ رکھے اور اس کے سوا کسی سے امید نہ لگائے' یوں اس کی رضا اس کی خواہش پر غالب آجائے گی۔
- آپ نے فرمایا تھا: تکبر اس وقت پیدا ہوتا ہے جب نفس کو دیکھے اور اسے یاد کرے' مخلوق کو دیکھے اور اسے یاد کرے۔

میرے والد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ سے کہا: میں رات آنے پر اپنے دل میں ایک

Marfat.com

مٹھاس پاتا ہوں لیکن اس وقت موجود نہیں ہے' انہوں نے فرمایا: شاید تم دنیا کی کسی شے سے خوش ہو گئے ہو جس کی مٹھاس سے یہ مٹھاس نکل گئی ہے' بہت مرتبہ اللہ تمہیں اللہ تعالیٰ تمہاری کمزوری تمہیں بتاتا ہے اور تمہاری قدر دکھاتا ہے تو تجھ سے رات کی مناجات کی مٹھاس چھین لیتا ہے چنانچہ تم اس کی بارگاہ میں گڑگڑاتے ہو تو وہ مٹھاس دوبارہ دے دیتا ہے تاکہ تم اس کے آزمائش سے بے خوف نہ ہو جاؤ۔

- حضرت ابوعثمان سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ سے خوف تمہیں اللہ تک پہنچاتا ہے جبکہ تمہارے نفس کا تکبر اور اکڑ تمہیں اللہ سے جدا کر دیتی ہے اور اپنے دل میں لوگوں کو حقیر جاننا ایسی عظیم بیماری ہے کہ جس کا علاج نہیں ہے۔
- حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس کے دل میں کافی قدر و قیمت ہو تو اس کے ہاں لوگوں کی قدر و قیمت بھی زیادہ ہو گی لیکن جس کے نفس میں قدر کم ہو گی' لوگوں کی قیمت بھی اس کے دل میں کم ہو گی۔
- حضرت ابوبکر محمد بن احمد بن یوسف کہتے ہیں کہ حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ سے عزت حاصل کرو تاکہ ذلیل نہ بن سکو۔
- حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر تم دنیا کے بارے میں خوش ہو گے تو تمہارے دل سے اللہ کے ساتھ خوشی نکل جائے گی' اللہ کے علاوہ کسی اور سے ڈرو گے تو تمہارے دل سے اس کا خوف نکل جائے گا اور یونہی اگر تم اللہ کے علاوہ کسی اور سے امیدیں لگاؤ گے تو دل سے اللہ کی امید نکل جائے گی۔
- حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عقلمند وہ ہوتا ہے جو خوف زدہ کرنے والی چیزوں کے آنے سے پہلے ان کی روک کیلئے تیاری کرتا ہے۔
- حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گناہگار سے تعلق توڑنا بھی غنیمت ہے۔
- حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے تھے: جسے اللہ تعالیٰ اپنی معرفت کی عزت سے نوازتا ہے' اس کا حق یہ ہوتا ہے کہ گناہ سے اپنے آپ کو ذلیل نہ کرے۔
- حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہا یہ جاتا تھا کہ ادب کرنا فقیروں کے لئے سند ہوتا ہے اور

Marfat.com

مالداروں کو اچھا بناتا ہے۔

- حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمۂ کرم میں یہ بات لے رکھی ہے کہ وہ کوتاہی کرنے والے اپنے بندوں کو معاف فرمادے گا چنانچہ فرماتا ہے:

كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ (انعام:۵۴)

''تمہارے ربّ نے اپنے ذمۂ کرم پر رحمت لازم کر لی ہے کہ تم میں جو کوئی نادانی سے کچھ برائی کر بیٹھے' پھر اس کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔''

- حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حرام سے کنارہ کرنا (زھد) فرض ہے' مباح کاموں میں ایک فضیلت ہے اور حلال میں ایک عبادت ہے۔
- حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ تفویض (سپرد کرنا) اس شے کو جاننے والے کی طرف لوٹا دینے کا نام ہے جس کا تمہیں علم نہ تھا' یہ رضا مندی کا سبب بنتی ہے اور یہ رضا' اللہ کا بڑا دروازہ ہے۔
- حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبادت پر صبر اس وقت تک کرو کہ وہ ہاتھ سے نہ چلی جائے اور گناہ سے صبر اس حد تک کرو کہ گناہ پر جم جانے سے نجات حاصل کرلو۔
- حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ فراست ایک گمان ہی ہوتا ہے جو صحیح کی طرح ہوتا ہے' گمان کبھی غلط بھی ہوتا ہے اور کبھی صحیح اور جب یہ فراست میں آجاتا ہے تو اس کے حکم میں بھی آجائے گا کیونکہ اس وقت وہ اللہ کے نور سے حکم کر رہا ہوگا نہ کہ اپنے نفس سے۔
- حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نیکیوں کا ساتھ اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ امیدیں مختصر کردو۔
- حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تک تم اپنے ارادے اور خواہش کے پیچھے چل رہے ہو' قیدی ہو اور جب تم ہر کام اللہ کے سپرد کردو گے تو آرام میں رہو گے۔
- حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ذکر کثیر یہ ہوتا ہے کہ تم جب بھی اللہ کا ذکر کرو' اسے یاد کرو کیونکہ تم اس کا ذکر صرف اس کی وجہ اور اس کے فضل سے کرتے ہو۔

Marfat.com

- حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ عاقل کیلئے کیسے جائز ہے کہ وہ اپنے پر ظلم کرنے والے سے ملامت دور کرے؟ آپ نے فرمایا: اسے علم ہونا چاہئے کہ اللہ نے اسے اس پر غالب کیا ہے۔
- حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: مال والوں کے ساتھی عزت والے ہوتے ہیں' فقیروں کے ساتھی عاجزی والے کیونکہ مالداروں پر عزت ایک عاجزی ہوتی ہے جبکہ فقیروں کیلئے عاجزی ایک شرف ہے۔

حضرت محفوظ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ سے نبی کریم ﷺ کے فرمان:

اَعُوْذُبِكَ مِنْكَ○ ''میں تیرے ذریعے تجھی سے پناہ مانگتا ہوں۔''

کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ان دو پہلے لفظوں میں صدق (سچائی) کو استعمال کرو تو (اس کے بعد آنے والے) اس کلمہ تک تمہارا ذہن پہنچ جائے گا' وہ کلمہ یہ ہے:

اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ○

''میں تیری رضا حاصل کر کے تیری ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری معافی کے ذریعے تیری سزا سے پناہ مانگتا ہوں۔''

- حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ نیک بختی اور بدبختی کی نشانی کیا ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: نیک بختی کی علامت یہ ہوتی ہے کہ تم اللہ کی اطاعت کرو اور بارگاہِ خداوندی سے مردود ہو جانے کی فکر رکھو اور بدبختی کی علامت یہ ہے کہ تم اللہ کی بے فرمانی کرنے لگو اور اُمید یہ رکھو کہ تم اس کے مقبول ہو۔
- حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جو اپنے نفس کی ماننا شروع کر دے تو اس میں تکبر آ جائے گا جبکہ اولیاء کے ساتھی بننے والے کو اللہ کی طرف جانے کی توفیق ملے گی۔

Marfat.com

㉔ حضرت ابوعبداللہ احمد بن یحییٰ جلاء رحمہ اللہ

اصل ٹھکانہ بغداد تھا' رملہ اور دمشق میں رہے' آپ شام کے جلیل القدر مشائخ میں سے تھے۔ اپنے والد جلاء کی صحبت میں رہے' ان کے علاوہ حضرت ابوتراب نخشبی' ذوالنون مصری اور ابوعبید بسری کی بھی صحبت میں رہے اور محمد بن داؤد دقی کے استاد تھے۔

آپ علم و پرہیز گاری والے تھے۔ میں نے اپنے دادا حضرت اسماعیل بن نجید سے سنا' فرمایا: کہا جاتا تھا کہ پوری دنیا میں تین صوفیہ امام کا درجہ رکھتے تھے' ان کے علاوہ چوتھا کوئی نہ تھا: بغداد میں حضرت جنید' نیشاپور میں ابوعثمان اور شام میں ابوعبداللہ بن جلاء۔

- حضرت ابوعبداللہ بن جلاء رحمہ اللہ کہتے تھے: حق تعالیٰ کچھ لوگوں کو کلام کرنے کے لئے ساتھی بناتا ہے اور کچھ کو دوستی کے لئے چن لیتا ہے تو جسے حق تعالیٰ کسی بھی وجہ سے ساتھی بناتا ہے' اسے کئی قسم کی مشکلوں میں ڈالتا ہے لہٰذا تم میں سے کوئی بھی اکابر کا مرتبہ مانگنے سے گریز کیا کرے۔
- حضرت ابوعبداللہ بن جلاء رحمہ اللہ فرماتے تھے: جو شخص اپنے طور پر کسی مرتبہ کو حاصل کرتا ہے' اس سے گر جاتا ہے اور جو اللہ کے ذریعے پہنچتا ہے' ثابت قدم رہتا ہے۔
- ایک آدمی نے حضرت ابوعبداللہ بن جلاء رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کس شرط پر میں مخلوق کا ساتھی بنوں؟ تو انہوں نے فرمایا اگر تم ان سے نیکی نہ کر سکو تو انہیں تکلیف بھی نہ دو اور اگر تم انہیں خوش نہیں کر سکتے تو ان سے برا سلوک بھی نہ کرو۔
- حضرت ابوعبداللہ بن جلاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس بناء پر کہ تمہارے اور تمہارے بھائی کے درمیان دوستی اور یاری ہے' اس کا حق ضائع نہ کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر مومن کے لئے حقوق مقرر کر رکھے ہیں' انہیں اس کے علاوہ کوئی بھی ضائع نہیں کرے گا جو اللہ کے حقوق کا خیال نہیں کرتا۔
- حضرت ابوعبداللہ بن جلاء رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ دوستوں کے ساتھ راتیں کیسے گذرنا چاہئیں؟ تو فرمایا:

Marfat.com

''جس کے دل میں محبت بھری ہو اور وہ کسی کے ساتھ رات نہ گذارے تو اسے کیا معلوم کہ دل کیسے ٹوٹا کرتے ہیں۔''

- حضرت ابوعبداللہ بن جلاء رحمہ اللہ فرماتے تھے: اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ بندے میں کوئی ایسی شے ہو جس کے ذریعے وہ ہر شے کو پہچان سکے۔
- حضرت ابوعبداللہ بن جلاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس کے ہاں کسی کی اچھائی اور برائی ایک جیسے ہوں تو وہ زاہد ہوتا ہے' جو اولین وقت میں فرائض کی ادائیگی کرتا ہے' وہ عابد (عبادت گذار) ہوتا ہے اور جسے یقین ہے کہ افعال سارے ہی اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں' وہ مُوَحِّد (توحید پرست) ہوتا ہے۔
- ایک شخص نے حضرت ابوعبداللہ بن جلاء رحمہ اللہ سے کہا: ''آپ اس آدمی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو خرچہ وغیرہ لئے بغیر جنگل کی طرف چلا جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ کام اصل میں اللہ کے مردوں کا ہے' اس آدمی نے پوچھا کہ اگر یہ مرد فوت ہو جائے تو؟ آپ نے فرمایا کہ دیت (تاوان) مارنے والے (اللہ) پر ہوتا ہے (وہ جو چاہے' جزاء دے)۔
- حضرت ابوعبداللہ بن جلاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تم روزی کا خود انتظام کرو تو یہ کام تمہیں حق تعالیٰ سے دور کر دے گا اور مخلوق کا محتاج بنا دے گا۔
- حضرت ابوعبداللہ بن جلاء رحمہ اللہ فرماتے تھے: ہر ایسا حق جس میں باطل شامل ہو جائے تو وہ حق کی گنتی سے باطل کی گنتی میں ہو جاتا ہے کیونکہ حق بڑی غیرت کھانے والا ہوتا ہے۔
- حضرت ابوعبداللہ بن جلاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کی یہ غیرت ہے کہ کسی کو اپنی طرف راہ نہیں دیتا اور نہ ہی کسی کو اپنے پاس پہنچنے سے مایوس کرتا ہے' اس نے اپنی مخلوق کو حیرانی کے جنگلوں میں چھوڑا ہوا ہے کہ دوڑتے پھریں اور گمان کے دریاؤں میں غرق ہوتے پھریں تو جو یہ گمان کرتا ہے کہ وہ اللہ سے واصل ہو گیا ہے' اسے دور کر دیتا ہے اور جو خیال کرتا ہے کہ وہ دور ہے تو اسے قریب کر لیتا ہے چنانچہ نہ تو اس کی طرف پہنچنے کا راستہ ہے' نہ وہاں سے بھاگنے کا اور پھر اس کے بغیر کوئی راہ بھی نہیں۔
- حضرت ابوعبداللہ بن جلاء رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ دنیا' ایک ٹکڑا ہونے کے لحاظ سے بڑی وسیع ہے اور

Marfat.com

اس میں بیماری اس سے بھی زیادہ ہے کہ کوئی تم پر ظلم کرے تو دوسرا کوئی تیری پرواہ نہ کرے: پھر کہا:

''اگر تم شہروں میں داخل ہو جاؤ تو ایک ایک اہل شہر کو ملو گے اور ایک ایک ہمسائے سے ملاقات کرو گے۔''

- حضرت ابوعبداللہ بن جلاء رحمہ اللہ سے حق کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے بتایا کہ جب حق تعالیٰ ایک ہے تو اسے ذاتی طور پر ایک ذات ہی ہونا چاہئے۔
- حضرت ابوعبداللہ بن جلاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عارفوں کے پختہ ارادے اپنے مولیٰ کی طرف اٹھتے ہیں چنانچہ اس کے علاوہ نہیں ٹھہرتے جبکہ مریدوں کے ارادے اس کی راہ تلاش کرنے کے لئے ابھرتے ہیں تو وہ اپنا آپ اس کی تلاش میں فناء کر دیتے ہیں۔
- حضرت ابوعبداللہ بن جلاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس کی ہمت موجود چیزوں کی طرف بلند ہوتی ہے تو وہ ان کے پیدا کرنے والے تک پہنچ جاتی ہے اور جو اپنی ہمت کی وجہ سے حق تعالیٰ کے علاوہ کسی شے پر ٹھہر گیا تو حق سے محروم ہو جائے گا کیونکہ وہ کسی شریک کو برداشت نہیں کیا کرتا۔

㉕ حضرت ابومحمد رویم بن احمد بن یزید رحمہ اللہ (م ۳۰۳ھ)

آپ اھل بغداد سے تھے اور اس کے جلیل القدر مشائخ میں شمار ہوتے تھے۔ آپ کے دادا نے حضرت لیث بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ سے روایت کی۔ کہتے ہیں کہ ان کی کنیت ابوبکر تھی۔

آپ حضرت داؤد اصبہانی کے مذہب کے فقیہ تھے' علاوہ ازیں مقرئ (ماہر استاذ قاری) بھی تھے چنانچہ آپ نے حضرت ادریس بن عبدالکریم حداد کے ہاں قراءت پڑھی۔ وصال ۳۰۳ھ میں ہوا۔

میں نے قدیم خط میں ایک مسند حدیث دیکھی لیکن کسی اور سے نہیں سنی تھی' اس میں یوں لکھا تھا:

Marfat.com

''مجھے بغداد میں رویم بن احمد الصوفی کی طرف سے روایت پہنچی' وہ کہتے ہیں' ہمیں یزید بن سنان بصری نے' انہیں صفوان بن عیسیٰ نے' انہیں سوید ابو حاتم نے' انہیں قتادہ نے اور انہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث سنائی کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے پاس پسّو کو لعنتی کہا تو آپ نے فرمایا: اسے لعنت نہ کرو کیونکہ اس نے انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی کو نماز کے لئے جگایا تھا۔''

- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ سے مسافر کے اداب کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: اس کا ارادہ اس کے قدم سے نہ بڑھے اور جہاں اس کا دل ٹھہر جائے' وہ اس کی منزل ہو۔
- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صوفیہ جب تک آپس میں دوری رکھیں گے' بھلائی میں رہیں گے اور جب صلح رکھیں گے تو ہلاک ہو جائیں گے۔
- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دانا کے طریقہ یہ ہے کہ اَحکام شریعت میں اپنے بھائیوں کیلئے گنجائش پیدا کرے لیکن خود تنگی میں رہے کیونکہ ان کیلئے گنجائش کرنا علم پر عمل کرنا ہے اور اپنے آپ پر تنگی کرنا پرہیز گاری کا طریقہ ہے۔
- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ چیزوں کو کچھ اور چیزوں میں چھپا دیا ہے' ایک مجبور شخص کو اس کی بردباری میں چھپایا ہے' دھوکا باز کو اس کی مہربانی میں اور اس کی سزا کو اس کی عزت میں۔
- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کیا لڑکا اپنے والدین کو درست کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: جو اپنے آپ میں درست نہیں' کسی اور کے ذریعے کیسے ہوگا بلکہ جو اپنے ربّ سے درست ہونے کا نہیں' خود کیسے ہوگا اور پھر اس کیلئے ابن رومی کا یہ شعر پڑھا:

''چونکہ لکڑی' پھل دار درخت کی ہو کر بھی پھل نہیں دیتی تو اسی لئے لوگوں نے اسے ایندھن میں شمار کیا ہے۔''

- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ سے پوچھا گیا تھا کہ شاطر (چالاک) کون ہوتا ہے؟ تو آپ نے بتایا کہ وہ

Marfat.com

شخص ہوتا ہے جو چالاکی میں باطل کام کرے۔

- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ سے فقر کی حقیقت پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا: چیز کو اس کی جہت سے لینا اور ضرورت پڑنے پر بہت کے مقابلے میں تھوڑا پسند کر لینا۔
- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگوں کے کسی بھی طبقے کے ہاں تمہارا بیٹھ جانا' صوفیہ کے پاس بیٹھنے کے مقابلے میں حفاظت کا سبب ہوتا ہے کیونکہ ساری مخلوق اپنے اپنے رسم ورواج کے مطابق بیٹھتی ہے لیکن یہ صوفیہ حقائق لئے بیٹھتے ہیں' خلقت کو تلاش کرنے والے ظاہری شریعت پر ہوتے ہیں جبکہ صوفیہ حقیقی پرہیزگاری اور ہمیشہ کی سچائی میں ہوتے ہیں چنانچہ جو ان کے پاس بیٹھے اور ان کی کسی حقیقی بات میں ان سے مخالفت کر بیٹھے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل سے ایمان کا نور چھین لیتا ہے۔
- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب ان صوفیہ پر بڑی آزمائش آتی ہے تو فتنہ پکا ہو جاتا ہے' اس وقت یہ ہر مقام کو حقیر جانتے ہیں چنانچہ انہیں سوچ و بچار اور انتظام کام نہیں دیتا۔
- حضرت جعفر بن محمد خواص فرماتے ہیں کہ حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: اخلاص یہ ہوتا ہے کہ تمہاری نظر کام کو دیکھنے سے اٹھ جائے۔
- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ سے "فُتُوَت" کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: "فتوت" یہ ہوتی ہے کہ تم اپنے بھائیوں کو ان کی کوتاہیوں میں مجبور جانو اور ان سے وہ معاملہ کرو کہ تم انکے عذر ماننے کے محتاج ہو۔
- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ سے سوال کرتے ہوئے حضرت محمد بن خفیف نے کہا کہ مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ آپ نے فرمایا: اس راہ (تصوف) میں جان کا نذرانہ دینا کم شمار ہوتا ہے' اگر اس شرط پر اس راہ پر چلنا چاہتے ہو تو ٹھیک ورنہ صوفیہ کی مشکل راہوں میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔
- حضرت ابراہیم بن فاتک فرماتے ہیں کہ حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: شکوہ و شکایت چھوڑ دینے کا نام صبر ہے۔
- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: آزمائش کی لذت حاصل کرنا' رضا کہلاتا ہے۔

Marfat.com

- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: چیزوں کا مشاہدہ کرنا' یقین کہلاتا ہے۔
- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مخلوق کو نرمی سے سزا دی جائے گی جبکہ محبّ (محبت کرنے والے) کو سخت سزا ہوگی چنانچہ آپ نے یہ شعر پڑھے:

''اگر تو سزا دیتی ہے تو میرے آنسوؤں کو روک دے' تیری رضا میری اُمید ہے' میں نے دھیان کے بغیر زیارت کی لیکن میں ملال میں ہوں لیکن میرے پاس کوئی حیلہ نہیں' غمزدہ کو روکنا سزا دینے والے کی روک کے خلاف ہے۔''

- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ توکل' واسطوں کو دیکھنے سے رکنا ہے اور بڑی مشکلات سے تعلق رکھنا ہوتا ہے۔
- آپ سے محبت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ہر حال میں ہر حال کے موافق ہو جانا محبت کہلاتا ہے پھر یہ شعر پڑھا:

''اگر تو مجھ سے کہے کہ مر جا تو میں فرمانبرداری کرتے ہوئے مر جاؤں گا اور موت کی طرف بلانے والے کو مرحبا کہوں گا۔''

- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اُنس'' اسے کہتے ہیں کہ تم اپنے محبوب کے علاوہ ہر شے کو بیگانہ سمجھو۔ (حلیہ' خطیب بغدادی)
- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ سے کہا گیا: آپ کا کیا حال ہے؟ آپ نے جواب دیا: اس شخص کا حال پوچھ کر کیا کرو گے جس کی خواہشات اس کا دین بن چکی ہوں اور ارادے بد بخت ہوں' جو نیک پرہیز گار نہیں اور نہ ہی ستھرا عارف ہے۔
- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص کسی معاوضہ لینے کی غرض سے محبت رکھے تو اس کا محبوب اسے ناراضگی کا بدلہ دے گا۔
- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ سے ''شوق'' کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا تھا کہ بندے کو محبوب کی نشانیاں پیاری لگیں اور جب وہ اس کا مشاہدہ کرے تو اسے فناء کر دیں۔

Marfat.com

㉖ حضرت ابو یعقوب یوسف
بن حسین رازی رحمہ اللہ (م ۳۰۴ھ)

آپ اپنے وقت میں ''رے'' اور ''جبال'' کے شیخ تھے' طریقت میں امتیازی حیثیت رکھتے تھے کیونکہ آپ جاہ مرتبہ کو حیثیت نہ دیتے' بناوٹ سے گریز کرتے اور پورے اخلاص سے کام لیتے تھے۔

آپ حضرت ذوالنون مصری اور حضرت ابوتراب نخشبی کی صحبت میں رہے' حضرت ابوسعید خراز کے ہمراہ کئی سفر کئے نیز آپ دین کے بڑے عالم تھے۔

حضرت عبداللہ بن عطاء رحمہ اللہ نے مجھے بتایا تھا کہ حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ ۳۰۴ھ میں فوت ہو گئے۔ آپ نے حدیث بھی روایت کی تھی چنانچہ حضرت محمد بن احمد بن حسین راوی کے مطابق حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ نے بتایا کہ مجھے میرے ایک ساتھی نے انہیں حضرت ابوبکر بن داؤد اصبہانی نے' انہیں ان کے باپ نے' انہیں حضرت سوید بن سعید نے' انہیں حضرت علی بن مسہر نے' انہیں حضرت ابو یحییٰ قتات نے' انہیں حضرت مجاہد نے اور انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بتائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جسے عشق ہوا اور وہ پاک دامن رہا' اسے چھپائے رکھا اور پھر فوت ہو گیا تو وہ شہید کہلاتا ہے۔''

حضرت عبداللہ نے مجھے حضرت محمد سے' انہوں نے حضرت یوسف سے' انہوں نے حضرت عبداللہ بن حاضر سے' انہوں نے حضرت احمد بن حنبل سے' انہوں نے حضرت روح' انہوں نے حضرت سعید سے' انہوں نے حضرت قتادہ سے اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سن کر بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے مسلمان بھائی کیلئے وہی کچھ پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔''

- حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک قوم کو پتہ چل گیا کہ اللہ انہیں دیکھ رہا ہے چنانچہ اس

Marfat.com

کے دیکھنے پر انہیں اس بات پر شرم آئی کہ اس کے علاوہ کسی اور شے کا دھیان کریں۔

- حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص حقیقی ذکر الٰہی کرے تو اس کے علاوہ دوسرے کا ذکر بھول جائے گا اور جو اس کے ذکر کے موقع پر ہر شے کا ذکر بھول جائے تو ہر شے اس کا دھیان کرے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر شے کی جگہ پر اس کی ضرورتیں پوری فرمائے گا۔
- حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ سے ایک شخص نے کہا تھا کہ مجھے معرفت کا طریقہ بتایئے تو آپ نے فرمایا تھا:

''اللہ تعالیٰ کو اپنی ہر حالت میں سچائی دکھاؤ بایں طور کہ تم حق کے موافق ہو' اس مقام پر چڑھنے کی کوشش نہ کرو جہاں وہ تمہیں چڑھا نہیں رہا' یوں تمہارے قدم لڑکھڑائیں گے' اس لئے کہ جب تم چڑھنے لگو گے تو گر جاؤ گے لیکن جب وہ تمہیں خود اوپر چڑھائے گا تو تم گرنے نہیں پاؤ گے پھر یاد رکھو کہ جسے تم گمان ہونے کی امید لگائے ہوئے ہو' اسے یقین بنانے سے گریز کرو۔''

- حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ فرماتے تھے: جب تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں منع کرنے کے باوجود کسی چیز کی طلب پر کھڑا کر رہا ہے تو یقین کر لو کہ تمہیں عذاب ہوگا۔
- حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: اللہ کی طرف جانے کا راستہ کس ذریعے سے طے کیا جاتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اللہ ہی کے ذریعے' اس کے کرم کے ذریعے بلانے پر' وہ اپنی توحید کے میدانوں کی طرف خفیہ طور پر کھینچ لیتا ہے اور اپنے کرم کی چراگاہوں کی طرف لے جانے کے سبب۔
- حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب انسان یہ احسان دیکھنا بھول جاتا ہے کہ اللہ نے اس کے لئے طرح طرح کی عبادتیں بنائی ہیں تو پھر کسی بھی عمل کی وجہ سے تکبر پیدا ہوتا ہے۔
- حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ معدہ جب دنیاوی خواہشوں اور بے فائدہ چیزوں سے خالی ہو جاتا ہے تو عبادت کے لئے طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔
- حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ سے سچے فقیر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: فقیر صادق

Marfat.com

وہ ہوتا ہے جو اپنے وقت کی حفاظت کرتا ہے' اگر اس میں دوسرے وقت کی طرف چڑھاؤ پایا جائے تو اسے فقر کا لفظ نہیں دیا جائے گا۔

- حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس شخص کی اللہ کی طرف سے ڈوری کٹ جائے' تنگ ٹوٹ جائے' اور خطروں میں گھر جائے تو اسے چغلخوروں کی صف میں شمار کیا جائے گا اور جنگلوں میں گویا کہتا ہوگا:

''جو جرم کئے بغیر ناراض ہے اور میں اس کی وجہ بھی نہیں جان سکتا تو اسے کیسے خوش کروں؟''

- حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ فرماتے تھے: دنیا کے ساتھ سب سے زیادہ پیار رکھنے والا وہ ہوتا ہے جو دنیا والوں میں اس کی سب سے زیادہ برائی کرتا ہے کیونکہ دنیا کی برائی کرنا ایسے لوگوں کا فن ہوتا ہے۔
- حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عقل کی بنیاد خاموش رہنا ہے' عقل کا باطن راز چھپانا اور اس کا ظاہر' سنت کی پیروی کرنا ہوتا ہے۔
- حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: جو کام بھی مجھے تم کرتا دیکھو' کر لیا کرو لیکن لڑکوں کی صحبت سے بچو کیونکہ یہ سب سے بڑی آزمائش بنتے ہیں۔
- حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا میں سب سے زیادہ ذلیل شخص طمع کرنے والا ہوتا ہے اور صرف اپنے محبوب سے پیار کرنے والا۔
- حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ ساری بھلائی گویا گھر ہی میں ہوا کرتی ہے لیکن عاجزی سے حاصل کی جا سکتی ہے' یونہی ساری بُرائی بھی گھر ہی میں ہوتی ہے اور وہ تکبر کرنے کی وجہ سے مل جاتی ہے' اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی کمی رہ جانے پر عاجزی کی تو انہیں معافی بھی مل گئی اور عزت بھی جبکہ ابلیس نے تکبر کیا تو اس کی وجہ سے اسے کوئی فائدہ نہ ہوا۔
- حضرت ابو یعقوب یوسف بن حسین رازی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ تم ادب کر کے علم کو سمجھ سکتے ہو' علم ہی سے تمہارا عمل صحیح ہوگا' عمل سے تمہیں دانائی ملے گی' دانائی سے تمہیں زھد کی سمجھ آئے گی اور توفیق ملے

Marfat.com

گی' زھد کی بناء پر تم دنیا کو چھوڑو گے اور دنیا چھوڑو گے تو تمہیں آخرت کا شوق پیدا ہوگا اور اسی شوق کی وجہ سے تم اللہ کی رضا حاصل کر سکو گے۔

- حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ فرماتے تھے' تمہارا خیال ہو کہ احمق کے مقابلے میں عقل مند کی پہچان کریں تو کوئی ناممکن بات اس کے سامنے کرو' اگر وہ مان جائے تو جان لو کہ وہ احمق ہے۔
- حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: خواہشات میں پڑا شخص اندھا دھند خواہشات پوری کرنے کی کوشش کرے گا۔
- حضرت یوسف بن حسین رازی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ ایک شخص گفتگو کے دوران مجھ سے کہنے لگا: جب تک تم توبہ نہیں کر لیتے تو علم کی وجہ سے اپنا مقصد حاصل نہیں کر سکو گے۔ میں نے جواب دیا کہ اگر توبہ میرا دروازہ کھٹکھٹائے تو میں اسے اندر آنے کی اس لئے اجازت نہ دوں گا کہ اس کی وجہ سے میں اللہ سے نجات پالوں پھر اگر سچائی اور خلوص میرے غلام ہوں تو میں ان سے لاتعلق ہوتے ہوئے انہیں بیچ دوں گا کیونکہ اگر میں اللہ کے علم غیب میں نیک بخت اور پسندیدہ ہوں تو گناہ مان لینے پر بھی میں نجات سے رہ نہیں جاؤں گا اور اگر اللہ کے ہاں میں بدبخت اور ذلیل ہوں تو پھر میری یہ توبہ' خلوص اور سچائی کام نہ دے گی' اللہ تعالیٰ نے مجھے بے عمل انسان بنا کر پیدا کیا' میری اس کے ہاں سفارش کرنے والا کوئی نہیں' مجھے اپنا وہ دین بتایا جس پر وہ خوش اور راضی ہے چنانچہ فرمایا:

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ○

(آل عمران: ۸۵)

''اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا' وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں سے ہے۔''

چنانچہ میرا اللہ کے فضل و کرم پر بھروسہ (میرے آزاد اور عقل مند ہونے پر) اس بات سے زیادہ بہتر ہے کہ میں اپنے کاموں اور صفات پر بھروسہ کروں کیونکہ اللہ کے فضل و کرم کا مقابلہ اپنے کئے گئے کاموں سے کرنا' اللہ کریم اور فضل فرمانے والے کی معرفت کی کمی کی دلیل ہوگا۔

Marfat.com

حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے گناہ ترک کرنے کی وجہ سے غلام بنایا ہوتا تو میری خواہش یہ ہوتی کہ اللہ سے ملاقات کے موقع پر ساری مخلوق کے تمام گناہ میرے پلے ہوتے چنانچہ اگر اس نے مجھے عذاب دینا ہوتا تو اس کے پاس مجھے عذاب دینے کا بہانہ ہوتا (حالانکہ اگر وہ ساری مخلوق کو بھی عذاب دینا چاہے تو یہ اس کا انصاف ہی شمار ہوگا) اور اگر وہ مجھے معاف کر دے تو لوگوں کے نزدیک میری معافی پر یہ اس کا واضح کرم ہوگا حالانکہ اگر وہ اپنی مخلوق میں سے کسی کو معاف نہ کرے تو یہ بھی اس کا فضل وکرم میں شمار ہوگا جبکہ معاف کرنے کی اس کے ہاں دلیل موجود ہوگی اور وہ دلیل یہ ہے کہ یہ ملک اسی کا ہے اور بادشاہی اس کی ہے' مخلوق تو اس کے عدل وفضل میں پھر رہی ہے بلکہ یہ سارا اس کا کرم اور فضل ہوگا کیونکہ وہ سب کے ساتھ اچھا برتاؤ کر رہا ہے' اس نے فرمارکھا ہے:

اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ○ (سورۂ غافر:۴۶)

''آلِ فرعون کو شدید عذاب میں ڈال دو۔''

تو جسے وہ معاف فرمادے یہ اس کا فضل ہوگا اور جسے عذاب دے' یہ اس کا عدل ہوگا تاہم زیادہ تر وہ فضل ہی فرماتا ہے:

لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ○ (الانبیاء:۲۳)

''اس سے نہیں پوچھا جاتا جو وہ کرے اور ان سب سے سوال ہوگا۔''

حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے مخلوق کی آفتوں پر نظر ڈالی تو مجھے پتہ چل گیا کہ یہ کس وجہ سے نازل ہوئیں' پھر میں نے صوفیہ کی آفت کا پتہ چلایا تو معلوم ہوا کہ یہ لڑکوں کے ساتھ بیٹھنے' الٹ پلٹ کام کرنے اور عورتوں پر نرمی کرنے سے اُتری ہیں۔

حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے سو مرتبہ سے زیادہ اپنے ربّ سے وعدہ کیا کہ لڑکوں کے ساتھ نہیں بیٹھوں گا لیکن اس وعدے کو گالوں کی خوبصورتی نے توڑ دیا' گالوں کی نرمی اور آنکھوں کے نخرے نے توڑ دیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ مجھے کسی گناہ کے بارے میں نہیں پوچھا پھر عورتوں کے عشق میں بیہوش کے بارے میں کہا:

Marfat.com

''تو نے تو مجھے خوبصورت عورتوں میں بیہوش گھرے ہوئے کو چھوڑا ہے' یہی وجہ ہے کہ مجھے عورتوں کے عشق میں گھرا ہوا کہتے ہیں۔''

- حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ کہتے ہیں: دنیا میں دو طرح کی سرکشی پائی جاتی ہے' ایک تو علم کی وجہ سے اور دوسری مال کی وجہ سے' علم کی سرکشی سے تو تمہیں عبادت نکال سکتی ہے لیکن مال کی سرکشی سے زھد نکالا کرتا ہے۔

- حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ سے رسول اکرم ﷺ کے اس فرمان: ''اے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں نماز کے ذریعے سکون دو۔'' کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اس کا معنٰی یہ ہے کہ اس نماز کے ذریعے ہمیں دنیا کی مصروفیت اور اس کی باتوں سے سکون دو کیونکہ حضور ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں تھی۔

㉗ حضرت ابوالفوارس شاہ بن شجاع، شاہ کرمانی رحمہ اللہ

آپ بادشاہوں کی اولاد میں سے تھے' حضرت ابوتراب نخشبی' حضرت ابوعبداللہ بن ذراع بصری اور حضرت ابوعبید بسری کی صحبت میں رہے۔

آپ جلیل القدر صوفیہ اور اس طبقہ کے علماء سے تعلق رکھتے تھے' آپ کے کئی مشہور رسالے اور مثلثہ ہے جنہیں آپ نے ''مرآۃ الحکماء'' کا نام دیا ہے۔

آپ حضرت ابوحفص کی زیارت کیلئے نیشاپور گئے تو حضرت ابوعثمان حیری بھی ہمراہ تھے۔ ۳۰۰ھ سے پہلے وصال ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ اصل میں ''مرو'' کے رہنے والے تھے۔

میں نے اپنے دادا حضرت ابوعمرو اسماعیل بن نجید کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیکھا' انہوں نے لکھا ہے کہ

Marfat.com

حضرت شاہ بن شجاع کرمانی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک عارف کی مصروفیت تین چیزوں کے ساتھ ہوتی ہے: وہ اپنے معبود کو دیکھا کرتا ہے' اس سے انس رکھتا ہے' اس کے احسانوں اور فائدوں کو دیکھتا ہے' اس کا شکر کرتا ہے' اپنے گناہوں یاد رکھتا ہے' گناہوں کا اعتراف کرتا ہے اسی کی طرف دھیان کرتا اور اس سے توبہ کرتا ہے۔

- حضرت شاہ بن شجاع کرمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص ضروری کاموں میں تمہارا ساتھی ہوتا ہے اور اس چیز میں تیری مخالفت کرتا ہے جسے تم ناپسند کرو تو وہ اپنی خواہش پر چلتا ہے اور جو اپنی خواہش پر چلے' وہ دنیا کا آرام چاہتا ہوتا ہے۔
- حضرت شاہ بن شجاع کرمانی رحمہ اللہ نے فرمایا: جتنا ستھرا ممکن ہو' عبادتوں کا عمل کرو اور پھر اُن کی طرف دیکھو جتنا بری نظر سے دیکھا جا سکے (یعنی عبادتوں پر بھروسہ نہیں کرو)۔
- حضرت شاہ بن شجاع کرمانی رحمہ اللہ فرماتے تھے: فضیلت والوں کی فضیلت اس وقت تک ہوتی ہے جب تک وہ انہیں نہ دیکھیں اور جب دیکھ لیں تو ان کی کوئی فضیلت نہیں ہوتی یونہی ولایت والوں کی ولایت اس وقت تک ہوتی ہے جب تک وہ اس کی طرف نظر نہ کریں اور جب دیکھ لیں تو ان کی کوئی ولایت نہیں رہتی۔
- حضرت شاہ بن شجاع کرمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''فتوت'' آزاد صوفیہ کی طبیعت میں ہوتی ہے جبکہ ملامت کیا کرنا' کمینوں کا کام ہوتا ہے' کسی عبادت گذار کی عبادت اس سے بڑھ کر نہیں ہوتی جو وہ اولیاء کے ساتھ ان کی محبت والی چیزوں میں کرتا ہے۔
- حضرت شاہ بن شجاع کرمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اولیاء کا کسی چیز سے محبت کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ بھی اس کے ساتھ محبت کرتا ہے۔
- حضرت شاہ بن شجاع کرمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حق سے منہ پھیرنا ناراضگی بنتا ہے۔
- حضرت شاہ بن شجاع کرمانی رحمہ اللہ نے فرمایا: باطل کی طرف جھکاؤ ہو جانا اس بات کی نشانی ہے کہ ایسا آدمی باطل لوگوں کے قریب ہو جائے گا۔
- حضرت شاہ بن شجاع کرمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو اللہ کی پہچان رکھتا ہے' وہ اس کی طرف سے معافی

Marfat.com

کا طمع کرتا ہے اور اس کے فضل کی امید لئے ہوتا ہے۔

- حضرت شاہ بن شجاع کرمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دانائی کی نشانی یہ ہے کہ انسان لوگوں کی قدر پہچانے۔
- حضرت شاہ بن شجاع کرمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تقویٰ کی نشانی گناہوں سے بچنا ہے اور گناہوں سے بچنے کی نشانی یہ ہے کہ شبہ والی چیز کے قریب نہ جائے' خوف کی علامت غم پیدا ہونا ہے' عبادت اچھی طرح سے کرنا دل کی نرمی بتاتا ہے جبکہ امیدیں کم لگانا زھد کی نشانی ہے۔
- حضرت شاہ بن شجاع کرمانی رحمہ اللہ فرماتے تھے: بندہ اپنے نفس کی وجہ سے بڑا بن کر اللہ سے دور ہو جاتا ہے۔
- حضرت شاہ بن شجاع کرمانی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: جو اللہ تعالیٰ کی پہچان کر لیتا ہے' وہ اس کے علاوہ ہر شے کو بھول جاتا ہے اور جو اللہ کو بھول جاتا ہے' وہ اس کے علاوہ ہر چیز سے تعلق والا ہو جاتا ہے' جسے علم سے عزت ملتی ہے' وہ کامیاب گنا جاتا ہے اور جس کے حصے میں جہالت آ جاتی ہے وہ ذلیل اور گھاٹے میں ہوتا ہے۔
- حضرت شاہ بن شجاع کرمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جاہل تو اپنی جہالت کی تاریکی میں ہوتا ہے اور جب کوئی عالم اپنے علم کی تاریکی میں ہو تو کیا بنے گا' علم کی تاریکی تو بہت بری ہوتی ہے۔

۲۸ حضرت ابوالحسن سمنون بن حمزہ (یا عبداللہ) الحواص رحمہ اللہ

آپ نے اپنا نام سمنون کذاب رکھا ہوا تھا کیونکہ آپ کو پیشاب تنگ کی تکلیف تھی' جس میں تکلیف نہ تھی' آپ نے یہ بات چھپائی ہوئی تھی۔ آپ' حضرت سری سقطی' حضرت محمد بن علی قصاب' ابو احمد قلانسی اور سوس کی صحبت میں رہے۔ محبت کے بارے میں آپ بہت اچھی گفتگو فرماتے تھے' آپ عراق کے بڑے مشائخ میں شمار

Marfat.com

ہوتے تھے۔آپ کا وصال حضرت جنید کے بعد ہوا۔

- حضرت ابوالحسن بن زرعان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سمنون رحمہ اللہ کے پاس تھا کہ اس دوران آپ نے خوب چیخ ماری اور پھر فرمایا: اگر کوئی انسان اپنی محبت کی بناء پر تیز وجد کی حالت میں چیخ مارے تو یہ چیخ مشرق ومغرب تک سنائی دے گی۔
- حضرت سمنون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جب اپنی بزرگی کا اظہار فرمائے ہوئے بچھونا بچھائے گا تو پہلوں اور پچھلوں کے گناہ اس کے ایک کنارے میں آ جائیں گے اور جب سخاوت کا چشمہ کھوے گا تو بروں کو اچھوں کے ساتھ ملا دے گا (یوں جنت میں جائیں گے)۔
- حضرت سمنون رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ میں بیت المقدس میں تھا' سردی سخت تھی' میں نے جبہ اور چادر لے رکھی تھی' میں دیکھ رہا تھا برف گر رہی ہے' یکا یک دیکھا کہ ایک جوان صحن میں سے گذرا جس کے جسم پر دو چیتھڑے تھے۔ دیکھ کر میں نے کہا: اگر پردے کے کچھ حصے سے تم اپنا آپ چھپا لو تو تمہیں سردی نہ لگے گی' اس نے مجھ سے کہا: اے سمنون بھائی:

''یہ میرا صحیح گمان ہے کہ میں اللہ کے صحن میں ہوں تو کیا کوئی اپنے مہمان کی حفاظت کرتا ہے۔''

- حضرت سمنون رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک محبت کرنے والا اسی شے کو بیان کرتا ہے جو اس سے نازک ہو اور کوئی شے محبت سے نازک نہیں ہوتی لہٰذا وہ اسے کس ذریعے سے بیان کرے۔
- حضرت سمنون رحمہ اللہ نے حضرت ابوبکر حربی کو یہ اشعار سنائے تھے:

''تم وہ حبیب ہو کہ جس کے پاس میرے ہمیشہ رہنے میں شک نہیں' اگر نفس تمہیں نہ پا سکے تو زندہ نہیں رہ سکے گا۔

اے وصال کی پیاس لگانے والے' یہ تیرا ہی عطیہ ہے تو کیا تجھ میں کوئی آرام ہے' اگر صحیح ہے تو ہائے پیاس!''

- کسی نے حضرت سمنون رحمہ اللہ کیلئے یہ شعر پڑھے تھے:

Marfat.com

''تجھ پر افسوس ہے: شام ہوئی تو میرے رخساروں پر آنسوؤں کے نشان تھے جبکہ دل میں زخم تھے۔
صبر تمام قسم کی مصیبتوں میں اچھا ہوتا ہے' ہاں تم پر صبر اچھا نہیں کیونکہ بہت برے ہو۔''

حضرت ابو الطیب مکی فرماتے ہیں: مجھے بتایا گیا کہ حضرت سمنون رحمہ اللہ دجلہ کے کنارے بیٹھے تھے' آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی جسے اپنی ران پر مار رہے تھے' مارتے مارتے ران اور پنڈلی ہڈی نظر آنے لگی اور گوشت الگ ہو گیا' اس دوران آپ یہ اشعار پڑھ رہے تھے:

''میرے پاس ایک دل ہی تو تھا جس کی بدولت میں زندہ تھا اور جو تبدیلی کی بناء پر مجھ سے نکل گیا۔
الٰہی یہ دوبارہ مجھے دیدے کیونکہ اسے تلاش کرتے کرتے میں تنگدل ہو گیا ہوں۔
جب تک بھی مجھ میں کوئی سانس باقی ہے' اس میں میری مدد فرما اے فریاد سننے والے!''

حضرت ابو جعفر فرغانی فرماتے ہیں کہ حضرت سمنون رحمہ اللہ نے یہ اشعار مجھے سنائے تھے:

''وہ مجھے سزا دیتا ہے تو میری طبیعت کی گھٹن ختم ہو جاتی ہے اور ڈانٹ کے وقت میرا ڈر ختم ہو کر مجھے سکون ہو جاتا ہے۔
یہ خواہش میں اس وقت سے بہادر ہے جب میں ابھی بچہ تھا' تو مجھے کیا ہے میں اپنی تنگی کی وجہ سے بوڑھا ہو گیا ہوں۔''

حضرت ابو جعفر کہتے ہیں کہ حضرت سمنون رحمہ اللہ نے مجھے یہ اشعار سنائے:

''میں صبح و شام محبت کی وجہ سے روتا ہوں اور رات میں کسی چیز کی خواہش ہوتی ہے تو میں اسے قبول کرتا ہوں۔
ہمارے دن تو ختم ہو رہے ہیں جبکہ میرا شوق بڑھ رہا ہے' لگتا ہے کہ شوق کا یہ زمانہ ختم نہیں ہوگا۔''

حضرت علی بن احمد بن جعفر نے مجھے بتایا کہ حضرت سمنون رحمہ اللہ کی خاطر ابن فراس نے یہ اشعار سنائے:

''تمہاری محبت سے پہلے میرا دل خالی تھا اور مخلوق کی یاد سے کھیلتا اور مزاح کرتا تھا۔
جب میرے دل کو تیری محبت نے آواز دی تو اس نے اس کا جواب دیا چنانچہ میں نے دیکھا کہ وہ تیرے صحن سے باہر نہیں گیا۔

Marfat.com

اگر تم چاہو تو مجھے اپنے ساتھ ملا لو نہیں چاہتے تو نہ ملاؤ کیونکہ میرا دل تیرے بغیر درست نہیں ہوگا۔"

- حضرت سمنون رحمہ اللہ سے فقیر صادق (سچے فقیر) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: فقیر صادق وہ ہوتا ہے جو کچھ نہ رکھنا ایسے پسند کرے جیسے جاہل شخص مالدار ہونے کو پسند کرتا ہے' وہ مالدار ہونے کو ایسا برا جانے جیسے جاہل فقر کو بُرا جانتا ہے۔

- حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ حضرت سمنون رحمہ اللہ نے مجھے یہ اشعار سنائے:

"میں رو پڑا' آنکھ کے آنسو نفس کیلئے راحت وسکون ہیں لیکن شوق کے آنسوؤں سے دل چھلنی ہو جاتا ہے۔

میرا اسے یاد کرنا' جسے میں ملنے والا ہوں' میرے لئے فائدہ مند نہیں البتہ اس کے ذریعے بے چینی اور بڑھتی ہے۔

مجھے اس کے بارے میں مبتلا کیا گیا جس کی ڈانٹ برداشت نہیں کر سکتا' وہ مجھے اس لئے عذاب دیتا ہے کہ مجھے گنہگار کہا جائے۔"

۲۹ حضرت ابو عبداللہ عمرو بن عثمان بن کرب بن غصص مکی (عمرو مکی) رحمہ اللہ (م ۲۹۱ھ)

آپ کے بارے میں آتا ہے کہ حضرت جنید رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے تھے اور حضرت ابو عبداللہ نباجی سے ملاقات ہوئی جبکہ قدیم مشائخ حضرت ابو سعید خراز وغیرہ کی صحبت میں رہے۔

آپ اصولی علوم کے عالم تھے چنانچہ آپ کا خوبصورت کلام ملتا ہے۔ آپ نے حضرت محمد بن اسمٰعیل' حضرت یونس بن عبدالاعلیٰ اور حضرت سلیمان بن سیف حرانی وغیرہ سے روایت کی ہے۔

Marfat.com

آپ کا وصال بغداد میں ہوا' یہ ۲۹۱ھ کا واقعہ ہے۔

آپ نے حدیث کی روایت کی چنانچہ حضرت ابوبکر محمد بن احمد اصبہانی عقیلی روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ نے' انہوں نے حضرت ابوبکر عائذی مخزومی' انہوں نے ابوعبداللہ مخزومی اور ابو یعقوب بویطی' انہوں نے ابن عیینہ' انہوں نے اعمش' انہوں نے منصور' انہوں نے ابو وائل اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی' انہوں نے فرمایا: ہم لوگ تشہد لازم ہونے سے پہلے کہا کرتے تھے:

اَلسَّلَامُ عَلَی اللّٰہِ' اَلسَّلَامُ عَلٰی فُلَانٍ○

- حضرت ابوبکر محمد بن احمد قنادیلی فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ نے فرمایا: توبہ' تمام گنہگاروں اور نافرمانوں پر فرض کر دی گئی ہے' گناہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اور جب کوئی گناہ کر لے تو کسی کے پاس توبہ چھوڑنے کا کوئی بہانہ نہیں رہ جاتا کیونکہ تمام گناہوں پر اللہ کا گنہگاروں سے وعدہ ہے (کہ عذاب دیگا) اور توبہ کر کے وہ اللہ کی ڈانٹ سے بچ نہیں سکتے چنانچہ اسی سے پتہ چلتا ہے کہ توبہ فرض ہے۔

- حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یقین کیجئے کہ جو وہم تمہارے دل میں پیدا ہو' تمہاری سوچ میں آئے' یا تمہارے دل میں کھٹکے' اچھا ہو یا برا' خوبصورتی ہو یا بدصورتی' نور ہو یا کوئی مثالی صورت' کوئی شخص ہو یا خیال تو اللہ تعالیٰ ان سب سے بے تعلق ہے بلکہ ان سب سے عظیم القدر اور بڑا ہے' کیا تم نے اللہ کا فرمان سن نہیں رکھا:

لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ○ (شوریٰ:۱۱)

''اس جیسا کوئی نہیں۔''

پھر یہ فرمان ہے:

لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ○ (اخلاص: ۳۔۴)

''نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔''

Marfat.com

- حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: "مُرُوْءَۃ" مسلمان بھائیوں کی لغزشوں سے آنکھیں بند کرنے کو کہتے ہیں۔
- حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وجد کی حالت الفاظ سے بتائی نہیں جاسکتی کیونکہ یہ یقین والے مومنوں کے ہاں اللہ کا ایک بھید ہوتا ہے۔
- حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو وہ کچھ سکھایا جس میں شفاء موجود ہے' امداد حاصل کرنے اور عبادت کی ابتداء میں آنے والی چیزیں سکھائیں چنانچہ فرمایا:

وَ اِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○

(حٰمٓ السجدہ:۳۶)

"اور اگر تجھے شیطان کا کوئی کونچا پہنچے تو اللہ کی پناہ مانگ۔ بے شک وہی سنتا جانتا ہے۔"

- حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ "معرفت" اللہ کی دائمی محبت کا نام ہے' ہمیشہ اس سے ڈرنے کو کہتے ہیں' ہمیشہ اس کی طرف توجہ کرنے کا نام ہے اور دل میں ہمیشہ اسے یاد کرنے کا نام ہے' یہ دلوں کا علم ہے جس میں ارادے ٹوٹتے اور سمجھ میں تیزی آتی ہے۔
- حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ پر صحیح بھروسہ کرنا معرفت کہلاتا ہے۔
- حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو بہت ڈانٹا ہے جو اپنے دین پر صبر چھوڑتے ہیں کیونکہ اس نے ہمیں کفار کے بارے میں بتایا ہے کہ انہوں نے کہا:

اَنِ امْشُوْا وَ اصْبِرُوْا عَلٰٓی اٰلِهَتِكُمْ ○ (ص:۶)

"کہ اس کے پاس سے چل دو اور اپنے خداؤں پر صابر رہو۔"

چنانچہ ان مومن لوگوں کیلئے ڈانٹ ہے جنہوں نے اپنے دین پر صبر چھوڑ دیا۔

- حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ نے فرمایا: یقین کر لو کہ علم آگے سے لیتا ہے' خوف ہانکتا ہے' نفس دونوں کے درمیان اڑتا ہے' سرکشی کرتا ہے' دھوکا دیتا ہے اور مکر و فریب کرتا ہے لہٰذا اس سے بچو' علم کی سوجھ بوجھ سے اس کی حفاظت کرو' خوف کی ڈانٹ سے اسے چلاؤ چنانچہ جو ارادہ ہوگا' پورا ہوگا۔

Marfat.com

- حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اپنے تمام حالات میں اللہ تعالیٰ سے ملنے تک عبادت کی رعایت کرو' یونہی تقویٰ کی رعایت کرو۔
- حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ نے فرمایا: خدا سے خوف میں سچائی فرض ہے جیسے اس میں صبر فرض ہے اور صدق کا معنٰی برابری کرنا اور انصاف کرنا ہوتا ہے۔
- حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ نے فرمایا: دلوں میں اصل زھد یہ ہے کہ دنیا کو حقیر و ذلیل جانو اور اسے گھٹیا قرار دو' یہی وہ اصل اور بنیاد ہے جس سے حقیقت زھد بنی ہے۔
- حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب بندے کی طرف سے اللہ کی طرف گریہ زاری ہو رہی ہوتی ہے تو شکویٰ شکایت اور رونا دھونا نہیں ہوتا۔
- حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محبت' رضا میں شمار ہوتی ہے اور یہ محبت' رضا کے بغیر نہیں ہوتی' نہ ہی رضا' محبت کے بغیر ہوتی ہے کیونکہ تم اسی سے محبت کرتے ہو جس پر راضی ہو اور اس وقت تک راضی نہیں ہوتے جب تک محبت نہیں کرتے۔
- حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ رجاء' حقیقت رضا میں داخل ہوتی ہے۔
- حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: اس وعدہ پر افسوس ہے جسے ہم پورا نہیں کرتے' اس تنہائی پر افسوس ہے جس کے ساتھ ہم حیاء نہیں ملاتے' اس سوال پر افسوس ہے جس کا کل جواب نہ ہوگا' اور ان دنوں پر افسوس ہے جو فناء ہو جائیں گے اور ان میں کیا ہوا ہمیشہ باقی رہے گا۔
- حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں ایسے کسی شخص سے نہیں ملا جس کے ساتھ میرا بیٹھنا اور اسے دیکھنا میرے لئے ابوعبداللہ نباجی سے زیادہ فائدہ دے۔
- میں نے محمد بن جعفر نے سنا' وہ بتاتے ہیں: مجھے پتہ چلا حضرت عمرو مکی اصفہان رحمہ اللہ میں داخل ہوئے تو ان کے ساتھ ایک لڑکا بھی چلا' اس کا والد اسے اس کے ساتھ چلنے سے منع کرتا تھا' لڑکا بیمار ہو گیا حضرت عمرو مکی قوال کو لے کر اس کے پاس گئے' لڑکے نے حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ کی طرف دیکھ کر کہا: قوال سے کہئے کہ کچھ بولے' قوال نے کہا:

Marfat.com

''مجھے کیا ہو گیا' میں بیمار ہوا تو تم میں سے میری کسی نے بیمار پرسی نہیں کی حالانکہ تمہارا غلام بھی بیمار ہوتا ہے تو میں بیمار پرسی کرتا ہوں۔''

اس پر اس لڑکے نے بستر پر انگڑائی لی اور بیٹھ گیا اور قوال سے کہا: تجھے قسم ہے' کچھ اور پڑھئے' چنانچہ قوال نے کہا:

''تمہارا میرے پاس آنا میری مرض سے بھی زیادہ شدید ہے جبکہ تمہارے غلام کا میرے پاس آنا شدید ہے۔''

اس سے اس کی بیماری اور دور ہونے لگی چنانچہ وہ اُٹھ کھڑا ہوا اور ان کے ساتھ نکل گیا۔ حضرت عمرو رحمہ اللہ نے اس بارے میں پوچھا تو اس نے کہا: جب سماع سے پہلے اشارہ ہوتا ہے تو اوپر سے ہوتا ہے جس سے بہت کم بچتے ہیں اور جب سماع کے بعد ہو تو نیچے سے ہوتا ہے چنانچہ اس سے بہت کم ہلاک ہوتے ہیں۔

③⓪ حضرت ابو محمد سہل بن عبداللہ تستری رحمہ اللہ (م ۲۸۳ھ)

آپ صوفیہ کے اماموں اور علماء میں سے ایک تھے اور ان علماء میں شمار ہوتے تھے جو علومِ ریاضی' اخلاص اور افعال کی برائیوں پر بات کرتے تھے۔

آپ اپنے خالو حضرت محمد بن سوار کی صحبت میں رہے اور حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو اس وقت دیکھا جب وہ حج کیلئے مکہ کو روانہ ہوئے۔

آپ رحمہ اللہ کی وفات ۲۸۳ھ کو ہوئی' کچھ کہتے ہیں کہ ۲۹۳ھ کو ہوئی لیکن میرے خیال میں ۲۸۳ھ صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔

آپ نے حدیث کی روایت کی تھی چنانچہ حضرت عمر بن واصل کے مطابق حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمہ اللہ نے اپنے خالو حضرت محمد بن سوار سے' انہوں نے حضرت جعفر بن سلیمان سے' انہوں نے حضرت ثابت

Marfat.com

سے اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ کو تشریف لے گئے تو آپ کے ہمراہ انصار کی کچھ خواتین تھیں جو زخمیوں کو پانی پلاتی اور مرہم پٹی کرتی رہیں' آگے پوری حدیث بتائی۔

- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگ سوئے ہوئے ہیں' بیدار ہوں گے تو شرمندہ ہوں گے اور جب شرمسار ہوں گے تو انہیں یہ شرمندگی کام نہیں دے گی۔
- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو لوگ بھی یہاں زندگی گذار رہے ہیں' وہ اللہ سے جاہل ہیں لیکن ان لوگوں کو چھوڑ کر جو اللہ کو اپنے آپ' بیوی' دنیا اور اپنی آخرت سے اوّلیت دیتے ہیں۔
- حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علم کا شکر عمل کرنا ہوتا ہے اور عمل کا شکر علم کو زیادہ کرنا ہوا کرتا ہے۔
- حضرت محمد بن احمد بن سالم کے مطابق حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایسا کوئی دل اور نفس (روح) نہ ہوگا جو ہر وقت اللہ کی نظر میں نہ ہو' اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ جس دل اور نفس میں اس کے علاوہ کسی اور کی محتاجی پائی جائے تو اس پر شیطان کو قابو دے دیتا ہے۔
- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صوفی کیلئے تین چیزوں پر عمل کرنا ضروری ہوتا ہے: اپنا بھید چھپائے رکھے' اپنا فرض ادا کرتا رہے اور اپنا فقر محفوظ رکھے۔
- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ انسان کی نیت کیلئے قبلہ کا درجہ رکھتا ہے' اس کی نیت اس کے دل کا قبلہ' دل بدن کیلئے قبلہ' بدن انسانی اعضاء کیلئے قبلہ اور یہ اعضاء پوری دنیا کیلئے قبلہ ہیں (یعنی ہر کام انہی سے ہوتا ہے)۔
- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ حاجت میں تدبیر (سوچ بچار) نہیں ہوتا اور جب انسان تدبیر کی طرف متوجہ ہو جائے تو حاجت میں سے نکل جاتا ہے۔
- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جس کی محتاجی اللہ کی ذات تک ہو تو وہ خود اس بات کا دعویدار ہوتا ہے کہ یہ کام میں خود کرتا ہوں۔
- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس شخص کا ارادہ یہ ہو کہ غیبت اور چغل خوری سے بچا

Marfat.com

رہے' اسے اپنے نفس کو ظن سے بچنا ہوگا چنانچہ جو ظن وگمان سے بچ گیا' وہ جاسوسی کے کام نہیں کیا کرے گا' جو جاسوسی کے کاموں سے بچ جائے گا وہ چغلی سے محفوظ رہے گا' جو چغلی سے بچ جائے۔ وہ جھوٹ سے بچے گا اور جو جھوٹ نہ بولے' وہ بہتان لگانے سے بھی محفوظ رہے گا۔

- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تک انسان میں چار چیزیں موجود نہ ہونگی' وہ حکمرانی کے لائق نہ ہو سکے گا: اپنی جہالت سے لوگوں کو بچائے' ان کی جہالت کے کاموں کو قابو میں رکھے' جو ان کے قبضے میں ہے اسے ان کا کے پاس رہنے دے اور جو کچھ اس کے اپنے پاس ہے' وہ ان پر خرچ کیا کرے۔

- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: صدیق (سچے) لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ اللہ کی قسم نہیں کھاتے خواہ بات سچی ہو خواہ جھوٹی' نہ وہ چغلی کرتے ہیں' نہ ان کے پاس چغلی کی جاتی ہے' وہ پیٹ بھر کر نہیں کھاتے' وہ وعدہ کریں تو اس کا خلاف نہیں کرتے' بات کرتے وقت انشاء اللہ ضرور کہتے ہیں اور وہ ٹھٹھا بالکل نہیں کرتے۔

- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سوچ بچار اور اپنے اختیار کی بات نہ کرو کیونکہ یہ دونوں چیزیں انسان کی زندگی کو بگاڑ دیتی ہیں۔

- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے تھے: یقین کر لو کہ اس دور میں انسان اس وقت تک جان نہیں چھڑا سکتا جب تک وہ اپنے نفس کو بھوک' صبر اور مسلسل جدوجہد کرتے رہنے سے نہ مارے کیونکہ جس راہ پر لوگ چل رہے ہیں' وہ بگڑ چکی ہے۔

- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کام نیک ہو تو اسے اچھا برا ہر ایک جان لیتا ہے لیکن گناہوں سے وہی بچ سکتا ہے جو صدیق (سچا) ہو۔

- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص گمان کی عادت ڈال لے' وہ یقین کرنے سے رہ جاتا ہے' جو بے فائدہ باتیں کرتا ہے' وہ سچی بات کرنے سے رہ جاتا ہے اور جس کے اعضاء وہ کام کرنے لگیں جن کا اللہ نے حکم نہیں دیا تو وہ پرہیزگار بننے سے رہ جاتا ہے۔

Marfat.com

- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فتنے تین قسم کے ہوتے ہیں: ایک عام لوگوں میں پڑا فتنہ کہ وہ علم ضائع کر بیٹھتے ہیں' ایک خاص لوگوں کی آزمائش ہے کہ وہ گنجائش تلاش کرتے اور حکم الٰہی میں ہیر پھیر کرنے لگتے ہیں اور ایک فتنہ اھل معرفت کا ہوتا ہے اور وہ یوں کہ انہیں ایک خاص وقت میں کام کرنا ہوتا ہے لیکن وہ اسے لیٹ کر دیتے ہیں۔
- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے اصول سات چیزیں ہوتی ہیں: ہم کتاب اللہ پر مضبوطی سے عمل کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہیں' حلال کھاتے ہیں' کسی کو تکلیف پہنچانے سے گریز کرتے ہیں' گناہوں سے بچتے ہیں' توبہ کیا کرتے ہیں اور ہر ایک کا حق ادا کرتے ہیں۔
- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ مخلوق اس چیز سے باخبر ہو جو اس کے اور اللہ کے درمیان ہے تو وہ غافل ہوتا ہے۔
- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ علماء اور دانا لوگ ان تین چیزوں پر عمل کرنے سے عاجز رہے ہیں: توبہ کئے رکھنا' سنت کی پیروی کرنا اور مخلوق خدا کو تکلیف پہنچانے سے باز رہنا۔
- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: اللہ کی طرف سے آزمائش دو طرح کی ہوتی ہے' ایک آزمائش رحمت بھری اور دوسری سزا کے طور پر ہوتی ہے' رحمت والی آزمائش میں یہ ہوتا ہے کہ اس آزمائش والے کو اللہ تعالیٰ اس بات پر لگا دیتا ہے کہ وہ بارگاہِ الٰہی میں اپنی محتاجی بتاتا رہے اور اپنی سوچ بچار پر بھروسہ نہ کرے اور سزا والی آزمائش یہ ہے کہ وہ شخص اپنی تدبیر اور اختیار پر بھروسہ کرنے لگے۔
- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس شخص کے دل میں سے آخرت کی یاد نکل جائے تو وہ شیطانی وسوسوں میں پڑ جاتا ہے۔
- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: مددگار صرف اللہ ہوتا ہے' راہنمائی صرف رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں' صرف تقویٰ و پرہیزگاری پلے باندھ لو۔ صبر کرنا ایک بڑا کام ہے۔
- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آیتیں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں' معجزے' انبیاء علیہم

Marfat.com

السلام کو ملتے ہیں' کرامتیں اولیاء کو ملتی ہیں اور ٹھوس طریقے پر چلنا' خاص لوگوں کا کام ہوتا ہے۔

- حضرت سہل بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: زندگی چار قسم کی ہوتی ہے: فرشتوں کی زندگی صرف عبادت کے لئے ہوتی ہے' انبیاء علیہم السلام کی زندگی علم پھیلانے اور وحی کا انتظار کرنے کیلئے ہوتی ہے' صدیقوں کی زندگی یہ ہے کہ وہ صرف پیروی کرتے ہیں اور ان کے علاوہ باقی عالموں' جاہلوں' زاہدوں اور تمام عبادت گذاروں کی زندگی گویا کھانے پینے میں گذرتی ہے (یعنی پہلے تین طبقے بہت ہی اعلیٰ ہوتے ہیں)۔
- حضرت سہل بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اصل ضرورت انبیاء علیہم السلام کی ہوتی ہے' سیدھا راستہ صدیق لوگوں کا ہوتا ہے' روزی مومنوں کیلئے اور باقی چوپائیوں کیلئے۔
- حضرت سہل بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عمل اللہ کی توفیق سے ہوتے ہیں' توفیق اللہ کی طرف سے ہوتی ہے لیکن اس کیلئے دُعا کرنا ہوتی اور گڑگڑانا ہوتا ہے۔

③① حضرت ابوعبداللہ محمد بن فضل بلخی رحمہ اللہ (م ۳۱۹ھ)

آپ سمرقند میں رہنے والے تھے' اصل میں بلخ کے رہائشی تھے لیکن مذہب کی بناء پر وہاں سے نکال دئے گئے چنانچہ سمرقند آئے اور یہیں ٹھہر گئے اور ۳۱۹ھ میں یہیں وصال ہوا۔

حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ کے علاوہ اور بزرگوں کی صحبت میں رہے' آپ خراسان کے جلیل القدر مشائخ میں سے تھے۔ حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ آپ کے علاوہ کسی اور کی طرف مائل نہ تھے چنانچہ وہ فرماتے تھے کہ اگر میں اپنے آپ میں قوت محسوس کرتا ہوں تو اپنے بھائی حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ کے ہاں چلا جاتا ہوں جنہیں دیکھ کر مجھے سکون مل جاتا ہے۔

Marfat.com

آپ حدیث کے بھی راوی ہیں چنانچہ حضرت ابوالحارث علی بن قاسم خطابی (مَرْو) نے حضرت ابوعبد اللہ محمد بن فضل بلخی رحمہ اللہ زاہد صوفی سے' انہوں نے حضرت قتیبہ بن سعید سے' انہوں نے حضرت لیث بن سعد سے' انہوں نے حضرت سعید بن ابوسعید مقبری سے' انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انبیاء علیہم السلام میں ہر نبی کو اتنی آیات ملیں جن پر بشر ایمان لاتا رہا اور جو کچھ مجھے دیا گیا' وہ اللہ کی وحی ہے' مجھے اُمید ہے کہ قیامت کے دن میرے پیروکار سب سے زیادہ ہوں گے۔

- حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سب لوگوں میں سے زیادہ عارف باللہ وہ شخص ہوتا ہے جو اللہ کے حکم نبھانے میں سخت مشقت سے گذرے اور حضور ﷺ کی سنت کا سب سے زیادہ پیروکار ہو۔
- حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ فرماتے تھے: رحمٰن وہ ذات ہے کہ نیک و بد سے اچھا برتاؤ کرتا ہے۔
- حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسلام چلے جانے کے چار سبب ہوں گے: ایک یہ کہ وہ لوگ اس پر عمل نہیں کریں گے جس کا علم رکھتے ہوں گے' اس پر عمل کریں گے جس کا علم نہیں ہوگا' جو کچھ جانتے نہ ہوں گے' اسے سیکھیں گے بھی نہیں اور چوتھی بات یہ کہ لوگوں کو بھی سیکھنے سے منع کریں گے۔
- حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دنیا تمہارے ایک پیٹ کی طرح ہے تو دیکھو کہ تم اس میں کتنا زھد کر سکتے ہو اور زھد دنیا میں کرنا ہوتا ہے۔
- حضرت محمد بن فضل بلخی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ بات بڑے تعجب کی ہے کہ ایک شخص وادیاں' میدان اور جنگل تو عبور کر کے اللہ تعالیٰ کے گھر اور حرم میں پہنچ جاتا ہے کیونکہ اس میں انبیاء علیہم السلام کے کئی نشان ملتے ہیں لیکن اپنے نفس اور خواہشات کو عبور نہیں کرتا کہ اپنے دل تک پہنچ جائے حالانکہ اس میں تو اس کے آقا کے نشانان موجود ہیں۔
- حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ فرماتے تھے: علم ایک حفاظت ہے' جہالت دھوکا ہے' صدیق ایک امداد اور دشمن غم ہوتا ہے' صلہ رحمی باقی رکھتی اور قطع رحمی نری مصیبت ہے' صبر ایک طاقت اور کسی پر جرأت زیادتی عاجزی کا نام ہے' جھوٹ کمزوری اور سچائی طاقت ہے' معرفت ایک صداقت اور عقل ایک تجربہ ہوتی ہے۔

Marfat.com

- حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اپنا اس کے ہاں رکھ دو جہاں اسے اس کی ضرورت نہ ہو حالانکہ یہ ضروری ہے کیونکہ جو اپنے نفس پر قابو پالے' وہ عزت پالیتا ہے لیکن جو غالب نہ ہو سکے' وہ ذلیل ہو جاتا ہے۔
- حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: چھ ایسی چیزیں ہیں جن سے جاہل کا پتہ چل جاتا ہے' خواہ مخواہ غصے ہو جانا' بے فائدہ بات کرنا' صحیح جگہ پر عطیہ نہ دینا' بھید کی بات کھول دینا' ہر ایک پر بھروسہ کر لینا اور دوست و دشمن کی تمیز نہ کرنا۔ (حلیہ)
- حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عالم سے غلطی ہو جانا' جاہل کے جان بوجھ کر کام کرنے سے زیادہ نقصان دیتا ہے۔
- حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص علم کا مزہ لے لیتا ہے' وہ اس کے بغیر نہیں رہ سکتا۔
- حضرت محمد بن فضل بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا: کسی شخص کو باہم معاملہ کرنے کا مزہ آئے تو وہ اس سے سکون محسوس کرتا ہے۔
- حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ فرماتے تھے: جو شخص اللہ کو پہچان لیتا ہے' وہ اس فرمانِ الٰہی کی وجہ سے اسی کو کافی سمجھتا ہے: فرمان یہ ہے:

اَوَلَمْ یَکْفِ بِرَبِّکَ اَنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَھِیْدٌ○ (حٰم السجدہ: ۵۳)

''کیا تمہارے ربّ کا ہر چیز پر گواہ ہونا کافی نہیں۔''

- حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علم تین طرح کے ہیں: علم کے بارے میں' اللہ کی طرف سے اور اللہ کے ساتھ رہ کر علم آنا۔

اللہ کے بارے علم کا مطلب یہ ہے کہ اس کی صفتوں اور علامتوں کی پہچان کرے۔

اللہ کی طرف سے دیا جانے والا علم' ظاہری و باطنی علم ہے' پھر اللہ کے احکام میں حلال و حرام اور امر و نہی کی پہچان کرنا ہوتا ہے۔

اللہ کے ہمراہ آنے والا علم' خوف' امید' محبت اور شوق کا علم ہوتا ہے۔

Marfat.com

- حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: رونا دو طرح کا ہوتا ہے' زاہدوں کا رونا آنکھوں سے ہوتا ہے لیکن عارفوں کا دل سے ہوتا ہے۔
- حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ ایک عارف اپنی زندگی کے ایک ایک دن کا بچاؤ کرتا ہے اور ایک ایک دن کیلئے' دن لیتا ہے۔
- حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ سے شکر کے بارے میں پوچھا گیا کہ اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کی وجہ سے اللہ کے لئے محبت کرنا اور اس سے خوف کھاتے رہنا آتا ہے۔
- حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ فرماتے تھے: زبان سے ذکر کرنا گناہوں کو مٹاتا اور درجے بلند کرتا ہے جبکہ دل کا ذکر اللہ کے قریب لے جاتا اور بڑی عبادت ہوتا ہے۔
- حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ نے بتایا کہ جب ایک مرید زیادہ دنیا حاصل کرنے کی خواہش شروع کر دے تو یہ اس کے واپس مڑ جانے کی علامت ہوگی۔
- حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کے حکموں کے مطابق چلنا' اصل محبت ہوتا ہے' اصل ملنا یہ ہے کہ محبوب کے بغیر چین نہ ہو' اصل فقر یہ ہے کہ اپنی غلطی کو پہچانے' حق پر ثابت قدم رہنا اصولی طور پر یہ ہوتا ہے کہ ہمیشہ اللہ کا محتاج رہے۔
- حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ فرماتے تھے: جس کے ہاں اللہ کے علاوہ ہر چیز ایک جیسی ہو' اللہ کی پہچان وہی کر سکے گا۔
- حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ سے "فُتُوت" (جوانمردی) کے بارے میں پوچھا گیا تو بتایا کہ اللہ کے حکم پر چلتے ہوئے اللہ کے راز چھپائے رکھنا' مخلوق کے ساتھ زندگی اچھی گذارنا اور مخلوق سے معاملہ کرنا۔
- حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ سے زھد کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ دنیا کی طرف نظر ڈالتے وقت اسے نقص والی جانے اور اس سے نظر ہٹانے کو عزت جانے تو جو شخص دنیا کی کسی چیز کو اچھا جانے تو وہ اس کی قیمت سے ناواقف ہوگا۔

Marfat.com

㉜ حضرت ابوعبداللہ محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ

آپ نے حضرت ابوتراب نخشبی سے ملاقات کی تھی، حضرت یحییٰ جلاء اور حضرت احمد بن خضرویہ کی صحبت میں رہے۔ آپ خراسان کے بڑے مشائخ میں شمار ہوتے تھے۔ آپ کی کئی مشہور تصنیفات ہیں، آپ نے بہت سی احادیث لکھی ہیں اور انہیں روایت کیا ہے چنانچہ حضرت قاضی ابومحمد یحییٰ بن منصور فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو عبداللہ محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ نے حدیث بتائی، انہیں حضرت محمد بن رزام ابلی نے، انہیں حضرت محمد بن عطاء ھجیمی نے، انہیں حضرت محمد بن نصر نے، انہیں حضرت عطاء بن ابی رباح نے اور انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْكَ○ (اعراف:۱۴۳)

''اے ربّ میرے! مجھے اپنا دیدار دکھا۔''

اور فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ علیہ السلام! مجھے جو بھی زندہ شخص دیکھ لے گا، مرجائے گا، خشک ہوگا تو لڑھک جائے گا اور تر ہوگا تو بکھر جائے گا، مجھے صرف وہی اہل جنت دیکھ سکیں گے جن کی آنکھیں بند نہیں ہوتیں اور نہ ہی ان کے جسم گلتے ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء، البدایہ والنہایہ)

- حضرت محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قیامت میں صرف اعمال زیادہ ہونے سے کامیابی نہ ہو گی بلکہ عملوں کے خالص ہونے اور ان کے عمدہ ہونے پر ہوگی۔
- حضرت محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نوکروں کی علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ عاجزی کرنے والے ہوتے ہیں اور جھک جایا کرتے ہیں۔
- حضرت محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دانائی کی بات غور سے سننے والے آدمی دو طرح کے ہوتے ہیں، عقل مند اور عمل کرنے والا، عقل مند تو تعجب کرتا ہے اور وہ جسے سنتا ہے اس کی خواہش کرتا ہے اور عمل کرنے والا پلٹتا ہے، گویا اس کا دل ایک سانپ ہوتا ہے جو اس سے لپٹ جاتا ہے۔

Marfat.com

- حضرت ابوعبداللہ محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی بوجھ دنیا میں نیکی سے زیادہ نہیں ہے کیونکہ (دیکھو) جوتم پر نیکی کر دے تو ایسے ہوتا ہے جیسے اس نے تمہیں جکڑ لیا اور جس نے تم پر ظلم کیا تو گویا اس نے تمہیں کھلا چھوڑ دیا۔
- حضرت محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انسان میں کوئی عیب ہونے کیلئے یہی بات کافی ہے کہ جو چیز اسے نقصان دے' اسے اچھی لگے۔
- حضرت محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کو ایک ماننے والوں کو نمازوں کی طرف بلانا' اللہ کی جانب سے ان پر رحمت ہوتی ہے' اس نے ان کیلئے کئی قسم کی مہمانیاں تیار کر رکھی ہیں تا کہ ہر قول اور فعل کے بدلے میں انہیں کچھ عطا فرمائے چنانچہ افعال تو کھانوں کی مانند ہیں اور اقوال پینے کی طرح' یہ توحید پرستوں کیلئے عرس (خوشی کا موقع) ہوگا۔
- حضرت محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: عقل مند وہ ہوتا ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرا کرے اور اپنے نفس کا حساب لے۔
- حضرت محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ جو شخص اپنی عبودیت کی نشانیاں نہیں جانتا' وہ اللہ کے اوصاف سے اور زیادہ بے علم ہوگا۔
- حضرت محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پانچ قسم کی چیزوں کی درستگی پانچ چیزوں میں ہوتی ہے: بچوں کو کتاب کے ذریعے درست کیا جا سکتا ہے' چوروں کو قید خانہ میں ڈال کر' عورتوں کو گھروں میں رکھ کر' جوانوں کی درستگی علم پڑھا کر اور بوڑھوں کی مسجدوں میں رکھ کر۔
- حضرت محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کی روزی نہایت کرم فرماتے ہوئے اپنے ذمے لے رکھی ہے جبکہ ان پر توکل فرض کر دیا ہے۔
- حضرت محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی حقیقی محبت یہ ہوتی ہے کہ اس کے دائمی ذکر کے موقع پر اسے اس کے ساتھ انس و محبت ہو۔
- حضرت محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مومن کی خوشی کا پتہ اس کے چہرے سے چل جاتا ہے۔

Marfat.com

لیکن اس کا غم دل میں ہوتا ہے جبکہ منافق کا غم چہرے ہی سے معلوم ہو جاتا ہے لیکن اس کی خوشی دل میں ہوتی ہے۔

- حضرت محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ دنیا' بادشاہوں کیلئے تو خوشی ہوتی ہے اور زاہدوں کو شیشے کا کام دیتی ہے' رہے بادشاہ تو وہ اس کی وجہ سے حسن والے بنتے اور زاہد اس کی طرف دیکھ کر آفت ہونے کی وجہ سے اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء)
- حضرت محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ سے خلق کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس کی کمزوری ہر کسی کو نظر آتی ہے اور دعویٰ لمبا چوڑا ہوتا ہے۔ (ابن ملقن)
- حضرت محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کا دھیان رکھا کرو جس کی نظر سے تم اوجھل نہیں ہو' شکر اس کا ادا کرتے رہو جس کی نعمتیں تم سے رکنے نہیں پاتیں اور عاجزی اس کے سامنے کرتے جاؤ جس کے ملک اور بادشاہی سے تم نکل نہیں سکتے۔
- حضرت محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دلوں کو مکمل ڈر رکھنے کی وجہ سے سہارا ملتا ہے اور نفسوں کو مکمل تقویٰ کی وجہ سے۔
- حضرت محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علم کلام والا اور حدیث بیان کرنے والا جب اپنے اپنے درجہ میں ٹھہرے ہوتے ہیں تو وہ بے فائدہ بات ہونے سے نہیں ڈرتے اور جیسے نبوت اس بات سے محفوظ ہوتی ہے کہ شیطان اس میں دخل دے یونہی باہم کلام ہونے اور بات کرنے کا محل بھی نفس کے دخل اور اس کی آزمائش سے بچا ہوتا ہے' حق بات کے اور سکون کے گھیرے میں ہوتا ہے کیونکہ یہ سکون اس شخص کے لیے اپنے نفس سے پردہ بنا ہوتا ہے جسے علم کلام کا ماہر اور محدث کہا جاتا ہے۔
- حضرت محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کیا محدثین اپنی عاقبت کی خرابی سے ڈرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: انہیں ہولنا کی اور بے چینی کا خوف ہوگا جو دل کے کھٹکوں جیسا ہوگا اور پھر یہ گذر جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند نہیں فرماتا کہ ان پر اپنے احسان داغدار کرے۔

Marfat.com

㉝ حضرت ابوبکر محمد بن عمر الحکیم، وراق رحمہ اللہ

اصل میں آپ ''ترمذ'' سے تعلق رکھتے تھے اور بلخ میں رہائش کر لی تھی' حضرت احمد بن خضرویہ سے ملے تھے اور ان کی صحبت میں رہے نیز آپ حضرت محمد بن سعد بن ابراہیم زاہد اور حضرت محمد بن عمر بن خشنام بلخی کی صحبت میں رہے۔

ریاضی' معاملات اور آداب میں آپ کی کتابیں مشہور ہیں۔ آپ حدیث کے بھی راوی تھے۔ چنانچہ حضرت محمد بن محمد بن حاتم کے مطابق حضرت محمد بن عمر وراق بلخی رحمہ اللہ نے ''درب النسوہ'' میں حضرت ابوعمران موسیٰ بن حزام سے' انہوں نے ابواسامہ سے' انہوں نے حضرت عمر بن حمزہ سے' انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوسعید سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ کے ہاں عظیم امانت ہے کہ آدمی اپنی بیوی سے بھید کی بات کرے' وہ اس سے کرے اور پھر وہ اس کے راز کی بات آگے بتادے۔ (میاں بیوی کی کچھ باہمی باتیں بتانے کے قابل نہیں ہوتیں)

- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں: علماء' امراء اور قاری حضرات چنانچہ جب امراء بگڑیں تو روزگار خراب ہو جاتا ہے' علماء میں خرابی ہو تو عبادتوں کا نقصان ہوتا ہے اور جب قرآن کے قاری بگڑ جائیں تو لوگوں کے اخلاق میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔
- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ کسی نعمت کا شکر یوں ہوتا ہے کہ احسان پر نظر رکھی جائے اور عزت و حرمت کی حفاظت کی جائے۔
- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دل کی چھ حالتیں ہوتی ہیں: زندگی و موت' تندرستی و بیماری' بیداری اور سونا۔

دل کی زندگی یہ ہے کہ ہدایت کی راہ پر ہو' گمراہ ہو جائے تو مرا ہوا شمار ہوتا ہے' اس کی تندرستی اسے پاکیزہ اور صاف رکھنے سے ہوتی ہے' اس میں کینہ ہو تو اسے بیمار سمجھا جاتا ہے' ذکر کر رہا ہوتا ہے تو یہ بیدار شمار ہوتا ہے اور

Marfat.com

غافل ہوتو سویا ہوا گنا جاتا ہے اور پھران چھ میں سے ہر ایک کی کوئی نشانی ہوتی ہے' دل کی زندگی سے مراد یہ ہے کہ یہ کسی شے کی خواہش کرے گا اور ڈرے گا بھی جبکہ اس کی موت میں ایسے نہیں ہوتا' اس کی صحت کا مطلب یہ ہے کہ اس میں طاقت ہوگی اور لذت محسوس ہوگی جبکہ بیمار ہونے کی صورت میں ایسا نہیں ہوتا' پھر بیدار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ سنتا دیکھتا ہے جبکہ اس کی نیند میں یوں نہیں ہوتا۔

- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ فرماتے تھے: مخلوقات میں مشغول ہو جانا اور ان کے لئے سنورنا' احسان کے لئے پردہ بن جاتا ہے اور جو احسان کی پہچان نہیں کرسکتا وہ ذلیل ہونے کا مطلب کیا جانے؟
- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عقل مندوں کے ہاں بیٹھو تو ان کی پیروی کرو' زاہدوں کی خاطر مدارات کیا کرو اور احمقوں کے بارے میں صبر سے کام لو۔
- حضرت محمد بن حامد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ سے کہا کہ مجھے کوئی ایسی شے سکھا دیجئے جو مجھے اللہ کے قریب کر دے اور یونہی لوگوں کے بھی قریب کر دے۔ آپ نے فرمایا: اگر تم اس اللہ سے کچھ مانگتے رہا کرو گے تو اللہ کے قریب ہو جاؤ گے لیکن اگر لوگوں کا قرب چاہتے ہو تو ان سے کچھ مانگا نہ کرو۔ (ابن ملقن)
- حضرت ابوبکر محمد بن عمر الحکیم وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص زہد اور فقہ کے علاوہ صرف علم پر بھروسہ رکھے تو وہ بے دین ہو جائے گا' جو فقہ اور کلام کو الگ کر کے صرف زہد پر بھروسہ کرے' بدعتی ہو جائے گا' جو زہد و کلام کو چھوڑ کر صرف فقہ کو اپنائے گا' فاسق و فاجر ہو جائے گا اور جو اِن سب کو اچھے طریقے سے بیان کرے گا' خلاصی پا جائے گا۔ (حلیہ)
- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ کے پاس کوئی آدمی آیا اور کہنے لگا کہ میں فلاں شخص سے ڈرتا ہوں' انہوں نے کہا: نہ ڈرا کرو کیونکہ جس سے تم ڈر رہے ہو' اس کا دل اس ذات کے ہاتھ میں ہے جس کے پاس جانا ہے۔
- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ نے اپنے ایک دوست کو کچھ لکھا' تحریر یہ تھی: دنیا کا سکھ چین' آخرت کی تکلیفیں جھیلنے تک لے جاتا ہے' حق تعالیٰ کی وجہ سے دنیا میں تھکاوٹ پر آخرت کا ثواب ملے گا'

Marfat.com

خواہشوں کو چھوڑنے والا ہی خواہشوں کو درست کرتا ہے اور خواہشوں کو درست کرنے والا ہی خواہشیں چھوڑتا ہے۔ والسلام

- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک عارف کا ادب کرنا اتنا ضروری ہے جیسے ابتدائی صوفی کیلئے توبہ ضروری ہے۔
- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ ہی فرماتے ہیں کہ فاجر و فاسق کی طرف سے عاجزی کا اظہار' اطاعت کرنے والوں کے قہر کے مقابلے میں افضل ہوتا ہے۔
- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ فرماتے تھے: اگر طمع سے پوچھا جائے کہ تمہارا باپ کون ہے؟ تو وہ کہے گا جس کام پر قدرت ہے' اس میں شک کرنا اس کا باپ ہوتا ہے' اگر اسے کہا جائے کہ تمہارا کاروبار کیا ہے؟ تو یہ کہے گا' ذلت کمانا اور اگر پوچھا جائے کہ اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ تو کہے گا: محروم ہو جانا۔ (حلیہ)
- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دنیا میں ہر شخص کی چار حالتیں ہوتی ہیں: یا تو اس پر رحم ہوتا ہو گا' یا اس سے دھوکا' یا اسے سزا ہو گی' یا پھر اسے مجبور کیا جائے گا۔
- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص صحیح طور پر اللہ کی پہچان کر لیتا ہے تو وہ ڈرا ڈرا اور ہیبت زدہ ہو گا۔
- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عام لوگوں کا حال یہ ہونا چاہئے کہ ان کے دل سلامت ہوں' اعمال اچھے ہوں اور زبانیں پاکیزہ ہوں اور اگر ان میں یہ چیزیں نہیں ہونگی تو یہ عوام نہیں بلکہ نراشور ہونگے۔
- حضرت ابوبکر محمد بن عمر الحکیم وراق رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ جب عام لوگ بگڑ جائیں تو اصلاح کے کام کرنے والے بھی گناہ کریں گے' ظالم حکمران' انصاف کرنے والے اہلکاروں پر غالب آ جائیں گے اور مسلمانوں پر کافروں کا غلبہ ہو گا۔
- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ فرماتے تھے: خاص لوگ وہ ہوتے ہیں جن کے دلوں میں سمجھ موجود ہو' اخلاق و عادات اچھے ہوں' یہ لوگ امام کا درجہ رکھتے تھے' لوگوں کو بھلائی کے کام کرنے کو کہتے' وہ بادشاہ کو

Marfat.com

نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی ہدایت کرتے' علماء کو سچی خبر دینے کو کہتے۔ علماء ظاہری امور کا دھیان رکھتے ہیں' اور اگر وہ کام نہ کریں تو جھوٹ باندھا کریں گے اور جب یہ خاص لوگ بگڑ جائیں گے تو جھوٹے لوگ' سچے لوگوں پر غالب آئیں گے' کاہن لوگ یقین والوں پر اور وسوسے ڈالنے والے لوگ' مخلص لوگوں پر غالب آجائیں گے۔

- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: خواہش غالب ہو جانے کی اصل یہ ہے کہ ایسے شخص میں گناہ پیدا ہوگا' جب خواہش بڑھے گی' دل پر تاریکی آئے گی' جب دل تاریک ہوگا' سینہ میں تنگی پیدا ہوگی' سینہ میں تنگی ہوگی تو اخلاق گندے ہونگے' جب اس کے اخلاق خراب ہوں گے تو لوگ اسے برا جانیں گے لوگ اسے برا جانیں گے تو وہ بھی جانے گا' وہ ان پر ناراض ہوگا تو ان پر ظلم کرے گا اور ایسی صورت میں وہ شیطان بنا ہوگا۔
- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حکماء' نبیون کے بعد کا درجہ رکھتے ہیں کیونکہ نبوت کے بعد حکمت ہی کا نمبر آتا ہے' حکمت کا مفہوم ہوتا ہے: مضبوط کام کرنا اور حکمت کی علامتوں میں سے پہلی علامت مسلسل چپ رہنا ہوتا ہے اور صرف ضرورت کا کام کرنا ہوتا ہے۔
- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر تم دنیا میں رہنا چاہتے ہو تو حکمران کے پاس بیٹھنے سے گریز رکھو' اپنی زندگی چاہتے ہو تو بادشاہوں سے دور رہو' ملک باقی رکھنا ہے تو مالداروں سے دور رہو' مخلوق کو باقی رکھنا ہے تو کمینوں سے بچو' مال کی حفاظت چاہتے ہو تو فقراء سے دور رہو' ایمان و اسلام بچانا ہے تو علماء (سُوء) سے بچو اور اگر اپنی عزت و فضیلت چاہتے ہو تو بھائیوں کی مخالفت نہ کرو۔
- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ فرماتے کہ مومن کی علامتیں چار ہوتی ہیں: وہ صرف ذکر کرتے وقت بولتا ہے' چپ کے وقت غور و فکر کر رہا ہوتا ہے' کسی چیز کو دیکھتا ہے تو اس سے نصیحت کیلئے اور کام کرتا ہے تو نیکی کا کرتا ہے۔
- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مخالفت' دشمنی بڑھاتی ہے اور دشمنی سے بلائیں اُترتی ہیں۔
- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ نے فرمایا ہے: بندہ اس وقت تک یقین کرنے والا نہیں بنتا جب تک اپنے

Marfat.com

اور عرش سے زمین کی تہ تک کے درمیان پردوں کو عبور نہیں کر لیتا' جب تک وہ صرف اللہ تعالیٰ کا ارادہ نہیں کر لیتا اور ہر چیز کو چھوڑ کر صرف اللہ کو اولیت نہیں دیتا۔

- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے نفس (خواہش) سے عشق کر لیتا ہے تو تکبر' حسد اور ذلت و رسوائی اس کے حصے میں آ جاتی ہے۔
- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایسے شخص کے پاس نہ بیٹھا کرو جو تمہاری اس خصلت پر تعریف کرتا ہے جو تجھ میں پائی نہیں جاتی یا جس پر تم عمل نہیں کر رہے ہو کیونکہ جب وہ تم سے ناراض ہو گا تو تمہاری وہ برائیاں نکالے گا تو تم میں موجود نہیں۔
- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر تم زاہدوں کے راستوں پر چلنے کا نظارا دیکھنا چاہتے ہو تو پھر ریاست سے پوری محبت رکھو اور لوگوں میں باعزت ہو کر رہو۔
- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یقین وہ نور ہوتا ہے جس کے ذریعے بندہ اپنے حالات میں راہنمائی حاصل کرتا ہے چنانچہ اس روشنی کے ذریعے وہ پرہیزگاروں کے درجے تک پہنچ جاتا ہے۔

㉞ حضرت ابوسعید احمد بن عیسیٰ خرّاز رحمہ اللہ (م ۲۷۹ھ)

آپ اہل بغداد میں سے تھے' حضرت ذوالنون مصری' حضرت ابوعبداللہ نباجی' حضرت ابوعبید بسری نیز حضرت سری سقطی اور حضرت بشر بن حارث رحمہم اللہ کی صحبت میں بھی رہے۔

آپ صوفیہ کے امام تھے اور ان میں جلیل القدر شیخ کا مرتبہ رکھتے تھے۔ کہتے ہیں کہ آپ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے فناء اور بقاء کے بارے میں اپنے خیال بتائے۔ آپ کا وصال ۲۷۹ھ میں ہوا۔

آپ حدیث کی روایت کرتے ہیں چنانچہ حضرت علی بن محمد مصری فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسعید احمد بن

Marfat.com

عیسیٰ خرّاز بغدادی صوفی رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن ابراہیم غفاری' انہوں نے حضرت جابر بن سلیم' انہوں نے حضرت یحییٰ بن سعید' انہوں نے حضرت محمد بن ابراہیم' اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی' وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بدخلقی ایک شامت ہوتی ہے اور جو تم میں سے بڑا بداخلاق ہوگا' وہ سب سے برا انسان ہوگا۔

- حضرت ابوسعید خراز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جلد ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کی زبان پر اپنا ذکر جاری کر دیا اور انہیں اپنا قریبی بنا لیا اور نیک کام کرنے کی وجہ سے جلد ان کے جسموں پر انعام فرما دیا' ہر مخلوق سے انہیں زیادہ حصہ دیا چنانچہ ان کے بدنوں کو جنتیوں جیسا آرام دیا اور ان کی روحوں کو ربانی لوگوں جیسا سکون بخشا۔

ان کی زبانیں دو ہوتی ہیں' ایک زبان تو اندر باطن میں ہوتی ہے جس کے ذریعے وہ اللہ کی بنائی چیزوں میں اس کی کاریگری دیکھتا ہے اور ایک ظاہری زبان ہوتی ہے جس کے ذریعے وہ انہیں مخلوق کا علم سکھاتا ہے چنانچہ ان کی ظاہر والی زبان ان کے جسموں سے کلام کرتی ہے جبکہ باطنی زبان ان کی روحوں سے راز و نیاز کرتی ہے۔

- حضرت ابوسعید خراز رحمہ اللہ سے ''اُنس'' کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا ہوتا ہے؟ تو فرمایا: انس یہ ہوتا ہے کہ اللہ کے قرب کی وجہ سے دلوں کو خوشی حاصل ہو' اسی قرب کی وجہ سے اسے راہنمائی ملتی ہے' خوف سے نجات ملتی ہے' ہر ماتحت شے سے دلوں کو اللہ کی معافی یہ ہے کہ اس کی طرف اشارہ کرے اور وہ اشارہ کرنے والا بن جائے کیونکہ دل اسی اللہ سے انعام لیتے ہیں اور کسی دوسرے کا ظلم نہیں سہتے۔
- حضرت ابوبکر رازی رحمہ اللہ کے مطابق حضرت ابوبکر زقاق بتاتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خراز رحمہ اللہ سوئے ہوئے تھے' بیدار ہوئے اور فرمایا: جو کچھ مجھے اس نیند میں دکھائی دیا ہے' لکھ لو: اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ پر علم کو دلیل بنایا ہے تاکہ اس کی پہچان کرے' حکمت و دانائی کو اپنی طرف سے ان پر رحمت بنایا ہے کہ دل بہلائے چنانچہ علم' اللہ کی طرف راہنما ہے اور معرفت بھی راہنمائی کرتی ہے' علم کے ذریعے معلومات کا پتہ چلتا ہے اور معرفت کے ذریعے پہچان ہوتی ہے' علم میں سیکھنا ہوتا ہے' معرفت میں

Marfat.com

پہچان ہوتی ہے' معرفت تو اللہ کی تعریف سے بنتی ہے اور علم کا پتہ مخلوق کی تعریف سے چلتا ہے اور باقی فائدے بعد میں شروع ہوتے ہیں۔

- حضرت ابوسعید خراز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''نفس'' کو یوں سمجھو جیسے کھڑا ہوا صاف و پاکیزہ پانی ہوتا ہے کہ اگر تم اسے ہلا دو تو اس کے نیچے کی میل وغیرہ دکھائی دینے لگے گی' نفس کی صورت بھی یہی ہوتی ہے کہ اس میں سے بھی فاقہ' مشکلات اور ڈر ظاہر ہوا کرتا ہے اور جو شخص اپنے آپ کو نہیں پہچان سکتا وہ اللہ کو کیسے پہچانے گا؟
- حضرت ابوسعید خراز رحمہ اللہ سے رسول اکرم ﷺ کے فرمان: دلوں کو اسی کی محبت کی خاطر پیدا کیا گیا ہے جس نے انہیں خوب بنایا ہے۔'' کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا تھا: ''جو شخص غیر اللہ میں حسن نہیں دیکھا کرتا تو مکمل طور پر اس اللہ کی طرف کیسے جھکاؤ نہیں کرے گا۔''
- حضرت ابوسعید احمد خراز رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ باطن میں ہونے والی ہر وہ چیز جو ظاہر کے خلاف ہو' باطل ہوتی ہے۔
- حضرت ابوسعید خراز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب آنکھ ایک ہے تو جس حال میں بھی تیری طرف رنگ بدلے' اس میں جاری رہو کیونکہ تبدیلی تو تمہاری طرف سے ہے' اللہ کی آنکھ تبدیل نہیں ہوتی۔
- حضرت ابوسعید خراز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عارف لوگوں کے ہاں کئی خزانے ہوتے ہیں جنہیں انہوں نے عجیب و غریب علموں اور خبروں میں ڈال رکھا ہوتا ہے' وہ ان میں ابدی زبان سے بات کرتے ہیں اور ازلی زبان میں انہیں بیان کرتے ہیں۔ (خدائی زبان بولتے ہیں)
- حضرت ابوسعید خراز رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی حفاظت میں نہ لیتا تو ان کی حالت بھی وہی ہوتی جو پہاڑ کی ہوئی تھی۔
- حضرت ابوسعید خراز رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ میں نے خواب میں ابلیس کو دیکھا کہ مجھے دیکھ کر ایک طرف کو جانے لگا' میں نے کہا: ادھر آؤ! تو اس نے کہا: میں تمہارا کیا بگاڑ سکتا ہوں کیونکہ تم نے دلوں سے وہ کچھ نکال پھینکا ہے جس کی بناء پر میں لوگوں سے دھوکا کرتا ہوں۔ میں نے کہا: وہ کیا ہے؟ تو اس نے

Marfat.com

جواب دیا کہ وہ دنیا ہے اور جب وہ پیچھے مڑنے لگا تو میری طرف دیکھتے ہوئے کہا: ہاں ایک داؤ میرے پاس ضرور ہے۔ میں نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ کہنے لگا: لڑکوں کی صحبت۔

حضرت ابوسعید خراز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بہت کم صوفی ملیں گے جو اس سے بچ سکے ہوں۔

❁ حضرت ابوسعید خراز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عاشق کئی حیلے بہانوں سے اپنے محبوب کو تلاش کرتا ہے تاہم اسے کئی بھی چیز سے چین نہیں ملتا' وہ اس کے پیچھے جاتا اور اس کی خبر رکھتا ہے اور پھر یہ شعر پڑھے:

''میں محبوبہ کے بارے میں تم سے پوچھتا ہوں تو کیا کوئی مجھے بتا سکتا ہے؟ کیونکہ جب سے اس کا گھر دور ہو گیا ہے' مجھے اس کا کچھ پتہ نہیں چلا۔

اگر مجھے پتہ چل جاتا کہ اس کے گھر والوں کے خیمے کہاں ہیں اور جاتے وقت انہوں نے کون سے شہر میں جانے کا ارادہ کیا ہے تو میں خوشبو سونگھتا ہوا اس کے پیچھے چلا جاتا خواہ راستہ میں کئی مشکلات ہوتیں۔''

㉟ حضرت ابوالحسن علی بن سہل بن ازہر اصفہانی رحمہ اللہ

آپ اصفہان کے قدیم مشائخ سے تعلق رکھتے تھے' حضرت جنید رحمہ اللہ سے خط و کتابت ہوا کرتی کیوں کہ زمانہ ایک ہی تھا۔

حضرت عمرو بن عثمان مکی نے اپنے قرض کی وجہ سے ان کے پاس مکہ جانے کا ارادہ کیا چنانچہ انہوں نے مکہ میں ہُنڈی والوں کو لکھا لیکن آپ کو معلوم نہ ہونے دیا' یہ تیس ہزار درہم تھا۔ آپ حضرت محمد بن یوسف بن معدان رحمہ اللہ کی شاگردی میں رہے نیز حضرت ابوتراب نخشبی رحمہ اللہ سے بھی ملے تھے۔

❁ حضرت علی بن سہل بن ازہر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبادتوں کی طرف شوق سے جانا اس بات کی علامت

Marfat.com

ہے کہ ایسے شخص کو توفیق مل گئی ہے پھر مخالفت سے باز آنا' اس بات کی علامت ہے کہ وہ شخص اچھی طرح رعایت کرتا ہے' بھیدوں کا دھیان رکھنا اس بات کی علامت ہے کہ وہ شخص بیدار ہے' دعووں کا اظہار کرنا بشری تکبر کی علامت ہے اور جو شخص شروع ہی سے اپنے ارادے صحیح نہیں رکھا کرتا تو آخر کار وہ صحیح سلامت نہیں رہا کرتا۔

- حضرت علی بن سہل بن ازھر اصفہانی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ غافل لوگوں کا جینا اللہ کی بردباری اور حوصلے کی بدولت ہوتا ہے' ذکر کرنے والے اللہ کی رحمت میں جیتے ہیں' عارف لوگ اللہ کی مہربانی میں جیتے ہیں' صادق (سچے) لوگ اللہ کے قرب میں جیتے ہیں' محبّ (محبت والے) انسِ الٰہی میں جیتے ہیں اور اسی کے شوق میں زندگی گذارتے ہیں۔
- حضرت علی بن سہل بن ازھر رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ حضور' یقین سے افضل ہوتا ہے کیونکہ حضور میں بیٹھے رہنا ہوتا ہے جبکہ یقین میں خطرات ہوتے ہیں۔
- حضرت علی بن سہل بن ازھر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر لیتا ہے' وہ کسی اور شے سے سکون نہیں پا سکتا۔
- حضرت علی بن سہل بن ازھر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام سے قیامت تک لوگ دل' دل کہتے رہیں گے تاہم میں ایسا شخص پسند کرتا ہوں جو مجھے یہ بتا دے کہ دل ہوتا کیا ہے اور کسے کہتے ہیں لیکن ابھی تک مجھے ایسا شخص نہیں مل سکا۔
- حضرت علی بن سہل بن ازھر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کے ساتھ انس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ تم مخلوق سے بیگانہ ہو جاؤ ہاں اللہ کے ولیوں سے انس ضرور رکھو کیونکہ ولیوں سے انس رکھنا یونہی ہے جیسے اللہ سے انس رکھا۔
- حضرت علی بن سہل بن ازھر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ احمق شخص کی طرف سے اس بات کا دھوکا نہ کھانا کہ وہ بہت مرتبہ تمہاری طرف دیکھا کرتا ہے اور جھٹ پٹ جواب دیتا ہے۔
- حضرت علی بن سہل بن ازھر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عقل' روح سے مل کر' دونوں ہی آخرت کی طرف

Marfat.com

بلاتے ہیں' خواہشاتِ نفسانیہ کی مخالفت کرتے ہیں' اسی وجہ سے اسے روح کہا جاتا ہے۔

- حضرت علی بن سہل بن ازھر رحمہ اللہ فرماتی ہیں کہ اللہ سے محبت کرنے والا ہر شے سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔
- حضرت علی بن سہل بن ازھر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس کے دل میں سمجھ آ جاتی ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دنیا اور اہل دنیا سے منہ پھیر لیتا ہے کیونکہ جس کے دل میں جہالت ہوتی ہے' اسے ملنے والی خوشی دائمی نہیں ہوتی اور پھر یہ شعر پڑھا:

''کاش میں مر جاتا اور پرسکون ہو جاتا کیونکہ جب بھی میں کہتا ہوں کہ اللہ کے قرب میں ہوں' الٹا دور ہی ہو جاتا ہوں۔''

- حضرت علی بن سہل بن ازھر رحمہ اللہ فرماتے تھے: فقیہ (عالم شریعت) وہ شخص ہوتا ہے جو اپنی طرف منسوب چیزوں کے ماتحت نہیں ہوتا۔
- حضرت علی بن سہل بن ازھر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اچھے کاموں پر پیدا ہو جانے والے غرور سے پناہ دے اور باطن میں موجود بھیدوں کے خرابی سے بھی بچائے۔
- حضرت علی بن سہل بن ازھر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تصوف نام ہے اللہ کے علاوہ ہر شے سے بیزار ہو جانا اور اس کے علاوہ ہر شے سے الگ تھلگ ہو جانا۔
- حضرت علی بن سہل بن ازھر رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ عقل اور خواہش نفسانی ایک دوسرے کے مقابلے میں ہوتے ہیں' عقل کی امداد توفیق کرتی ہے اور خواہش نفس کے ساتھ ذلت و رسوائی ہوتی ہے جبکہ نفس ان دونوں کے درمیان ہوتا ہے چنانچہ ان دونوں میں سے جو بھی کامیاب ہوتا ہے تو یہ اس کے مقام پر ہوتا ہے۔
- حضرت علی بن سہل بن ازھر رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ میں مالداری کی تلاش کی تو اسے علم میں دیکھا' فخر کی تلاش کی تو وہ فقر میں نظر آیا' عافیت کو ڈھونڈا تو وہ زھد میں دکھائی دی' یہ چاہا کہ حساب و کتاب کم سے کم ہو تو یہ خاموشی میں ملا اور جب راحت و آرام کا پتہ پوچھا تو وہ بے اُمیدی میں دکھائی دیا۔
- حضرت علی بن سہل بن ازھر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو دیکھا تو پتہ چلا کہ انہیں ان کی بڑائی

Marfat.com

نے گھیرے میں لے رکھا ہے اور وہ خوبصورت الفاظ میں گھیرے ہوئے ہیں' انہیں یہ دیکھنے کا موقع ہی نہیں ملتا کہ اللہ ہی نے انہیں پیدا کر کے خصوصی طور پر عظمت دے رکھی ہے اور ان کی زبانوں سے توحید بیان ہوتی ہے۔

- حضرت علی بن سہل بن ازھر رحمہ اللہ سے توحید کی حقیقت پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا کہ یہ گمانوں کے قریب ہے لیکن حقیقی طور پر سمجھ آنے سے بہت ہی دور ہے' پھر یہ شعر پڑھا:

''میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: یہ دیکھو کہ یہ سورج ہے' اس کی روشنی کتنی قریب ہے لیکن اسے پکڑ لینا' بہت دور کی بات ہے۔''

۳۶ حضرت ابوالعباس احمد بن محمد بن مسروق رحمہ اللہ (م ۲۹۹ھ)

آپ اہل طوس سے تعلق رکھتے ہیں اور پھر بغداد میں آ گئے اور یہیں فوت ہوئے۔ آپ حضرت حارث بن اسد محاسبی' حضرت سری بن مغلس سقطی رحمہ اللہ' حضرت محمد بن منصور طوسی اور حضرت محمد بن حسین برجلانی رحمہم اللہ کی صحبت میں رہے۔

یہ قدیم صوفیہ کے مشائخ میں سے تھے اور جلیل القدر مقام پر فائز تھے۔ آپ کا وصال بغداد میں ہوا' یہ سال ۲۹۹ھ تھا۔

آپ نے حدیث کی روایت بھی کی چنانچہ حضرت ابومحمد' عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن شعرانی صوفی رحمہم اللہ نے حضرت ابوالعباس' احمد بن محمد بن مسروق طوسی رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت محمد بن حسین برجلانی' انہوں نے ابن لہیعہ' انہوں نے حضرت بکر بن سوادہ' انہوں نے حضرت زیاد بن نعیم' انہوں نے حضرت ورقاء بن عمرو حضرمی اور انہوں نے حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ نبی

Marfat.com

کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود پڑھتے ہوئے یوں پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْہُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

تو اسے میری شفاعت ملے گی۔

- حضرت ابوالعباس بن مسروق رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ توکل کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ دل کا اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا توکل کہلاتا ہے۔
- اسی سند کے ساتھ ہی توکل کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا تھا: توکل' تمہارا اپنے ذمے پڑی چیز کی بناء پر اپنے فائدے کی چیز سے توجہ ہٹانا اور تمہارا اس چیز سے نکلنا ہے جو تمہارے ذمے اس شخص کیلئے ہے جس کیلئے اور جس کی طرف اس کا رجحان ہو۔
- حضرت ابوالعباس بن مسروق رحمہ اللہ سے تصوف کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: باطن کا ان چیزوں سے خالی ہونا جو ضروری ہیں اور ان سے تعلق رکھنا جو ضروری نہیں۔
- حضرت ابوالعباس بن مسروق رحمہ اللہ سے رباعیاں سننے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ہمارے دل طبیعت کے لحاظ سے عبادتوں کی محبت نہیں رکھتے' ایک بوجھ کے طور پر محبت رکھتے ہیں جس کی وجہ سے مجھے اندیشہ ہے کہ اگر ہم نے انہیں سننے کی رخصت دیتے ہوئے جائز قرار دے دیا تو دل رخصتوں کی طرف جھکاؤ کر لیں گے' میں تو رباعیاں سننے کے بارے میں انہیں اجازت دینے کے حق میں ہوں جو ظاہر و باطن میں درست ہوں' حال مضبوط ہو اور ان کا علم پورا ہو۔
- حضرت ابوالعباس بن مسروق رحمہ اللہ سے حضرت جعفر خلدی نے ''عقل'' کے بارے میں ایک سوال پوچھا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: اے ابومحمد رحمہ اللہ! جو شخص اپنی عقل کے ذریعے' اپنی عقل سے' اپنی عقل کے فائدے کے لئے بچاؤ نہ کرے تو وہ اپنی عقل ہی کی وجہ سے ہلاک ہو جاتا ہے۔
- حضرت ابوالعباس بن مسروق رحمہ اللہ سے زاھد کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: زاھد وہ شخص ہوتا ہے جو اس حالت میں ہو کہ اللہ کے ہوتے ہوئے کوئی سبب اور بہانہ اس کا مالک نہ بنے۔
- حضرت ابوالعباس بن مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ کی معرفت آجانے پر' باطل میں غور کرنا

Marfat.com

دنیا سے منہ موڑنا اس کیلئے آسان ہو جاتا ہے۔

- حضرت ابوالعباس بن مسروق رحمہ اللہ ہی فرماتے ہیں: مسلمانوں کی عزت کے لائق چیزوں کی تعظیم کرنا ایسے ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی احترام والی چیزوں کی عزت کی جاتی ہے۔
- حضرت ابوالعباس بن مسروق رحمہ اللہ نے فرمایا: تقویٰ یہ ہوتا ہے کہ تم دنیا کی رونق کی طرف نگاہ نہ اٹھاؤ اور نہ ہی دل میں اس کے بارے میں سوچو۔
- حضرت ابوالعباس بن مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی حق رہ جاتا ہے تو ایک عارف اکثر اس سے فکر میں رہتا ہے۔
- حضرت ابوالعباس بن مسروق رحمہ اللہ ہی نے فرما رکھا تھا: معرفت کو اگر درخت جان لیا جائے تو اسے سوچ بچار کا پانی دینا ہوتا ہے جبکہ غفلت کے درخت میں جہالت ہوا کرتی ہے' توبہ کے موقع پر شرمندگی ہونی چاہئے اور محبت کے لئے اتفاق' مراقبہ اور قربانی دینے کا جذبہ گویا پانی ہوتا ہے۔
- حضرت ابوالعباس احمد بن محمد مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جسے اللہ کے علاوہ کسی اور شے سے خوشی ملے تو اس خوشی پر غم حاصل ہوں گے اور جس کو اپنے ربّ کی خدمت میں انس نہیں ملتا تو انس میں بھی اسے بیگانگی محسوس ہوتی ہے۔
- حضرت ابوالعباس بن مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تم معرفت حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو اور اس سے پہلے ارادت (مرید ہونے) کی منزلیں طے نہ کرلو گے تو جاہل ہو گے اور جب تم توبہ کے مقام کے صحیح ہونے سے پہلے ارادت تلاش کرنے چلو تو اس میں تم غافل شمار ہو گے۔
- حضرت ابن مخلد نے مجھے حضرت ابوالعباس بن مسروق رحمہ اللہ کیلئے یہ اشعار سنائے:

''وہ برا ہے یا اچھا' میں اسے پسند کرتا ہوں اور میں اپنے دل میں اس کے لئے وہی خواہش رکھتا ہوں جو اس کے دل میں ہے۔

چنانچہ کب تک مجھے اصل خوشی نہ مل سکے گی اور کب تک ایسا ہوتا رہے گا کہ تمہاری ناراضگی کے دن نہ گزر سکیں؟''

Marfat.com

㊲ حضرت ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل مغربی رحمہ اللہ (م ۲۷۹ھ)

آپ' حضرت ابراہیم خواص اور حضرت ابراہیم بن شیبان رحمہما اللہ کے استاد تھے اور حضرت علی بن زرین رحمہ اللہ کی شاگردی میں رہے اور بقول بعض آپ نے ایک سو بیس سال کی عمر پائی اور طورِ سینا پہاڑ پر فوت ہوئے' وہیں آپ کی قبر آپ کے استاذ کے قریب ہے۔ وصال ۲۷۹ھ میں ہوا اور کچھ کہتے ہیں کہ ۲۹۹ھ کو ہوا تھا اور انشاء اللہ صحیح یہی ہوگا۔

آپ نے حدیث کی روایت بھی کی چنانچہ حضرت ابراہیم بن شیبان رحمہ اللہ نے حضرت ابوعبداللہ مغربی رحمہ اللہ' انہوں نے حضرت عمرو بن ابوغیلان رحمہ اللہ' انہوں نے حضرت عبدالاعلیٰ بن حماد رحمہ اللہ' انہوں نے حضرت حماد بن سلمہ رحمہ اللہ' انہوں نے حضرت ثابت اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی' آپ نے فرمایا: ایک شخص کسی بستی میں اپنے بھائی سے ملنے گیا' اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں نگرانی پر ایک فرشتہ مقرر کیا تھا' یہ جب ان کے پاس پہنچے تو فرشتے نے کہا: کہاں جارہے ہو؟ آپ نے کہ میں اس بستی میں اپنے بھائی سے ملنے جارہا ہوں۔ اس نے پوچھا: کیا تم پر اس کا کوئی احسان ہے جس کا حق ادا کرنے جارہے ہو؟ آپ نے کہا: نہیں' میں تو اسے صرف رضاءِ الٰہی کے لئے ملنے جارہا ہوں۔ اس پر فرشتے نے کہا: تو سن لو کہ میں اللہ کی طرف سے تمہارے لئے پیغام لے کر آرہا ہوں کہ اللہ بھی تمہیں ویسے ہی محبت کرتا ہے جیسے تم اس کیلئے کرتے ہو۔

- حضرت ابوعبداللہ مغربی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ ابدال (ولیوں کی ایک قسم) شام میں ہوتے ہیں' نُجَبَاء یمن میں اور اَخْیار عراق میں ہوتے ہیں۔
- حضرت ابوعبداللہ مغربی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ دنیا سے الگ تھلگ ایک فقیر (خواہ وہ فضائل والا ذرہ بھر عمل بھی نہ کرے) ان عبادت گذاروں اور مجتہدین سے افضل ہوتا ہے جو دنیا سے تعلق رکھتے ہو۔
- حضرت ابوعبداللہ مغربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے دنیا سے زیادہ انصاف پسند نہیں دیکھا کیونکہ اگر تم اس کی خدمت کرو تو یہ بھی تمہاری خدمت کرتی ہے اور چھوڑ دو تو یہ بھی چھوڑ دیتی ہے۔

Marfat.com

- اسی سند سے حضرت ابوعبداللہ مغربی رحمہ اللہؒ فرماتے ہیں کہ عملوں میں سب سے افضل عمل وہ ہوتے ہیں جو اللہ کی رضا میں کئے جائیں۔
- حضرت ابوعبداللہ مغربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سب سے زیادہ فقیر وہ ہوتا ہے جو ایک غنی کیلئے چاپلوسی کرے اور اس کی تواضع کرے جبکہ سب لوگوں میں عزت والا وہ غنی ہوتا ہے جو ایک فقیر کے سامنے عاجزی کرے اور اس کی عزت کرے۔
- حضرت ابوعلی موصلی رحمہ اللہ نے حضرت ابوعبداللہ مغربی رحمہ اللہ کیلئے یہ اشعار پڑھے تھے:

''اے وہ کہ ملنا گناہ سمجھتا ہے! میں کیا بہانہ بناؤں' میں نے بہت گناہ کئے ہیں۔
اگر تجھ سے محبت رکھنا میرا گناہ شمار ہوتا ہے تو میں اس سے توبہ نہیں کروں گا۔''

- حضرت ابوعبداللہ مغربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے ہاں خاص مقام رکھنے والے تین طرح کے ہوتے ہیں: ایک گروہ وہ ہوتا ہے کہ انہیں آزمائش سے بچایا جاتا ہے تاکہ ان کا رونا دھونا ان کا صبر نہ اُڑے اور یوں وہ اللہ کے حکم کو ناپسند کرنے لگیں یا حکم پورے کرنے سے بدظن ہو جائیں۔ ایک گروہ وہ ہے کہ انہیں گنہگاروں کے ہاں بیٹھنے سے بچایا جاتا ہے تاکہ ان کے دلوں میں غم پیدا نہ ہو' یہی وجہ ہے کہ ایسے لوگوں کے دل عالم کو دیئے جاتے ہیں اور ایک گروہ لوگ ہوتے ہیں کہ ان پر مصیبتیں دھڑا دھڑ اُترتی ہیں' وہ صبر کرتے اور اللہ پر خوش رہتے ہیں' وہ ان کی وجہ سے اللہ کی محبت زیادہ کرنے لگتے ہیں اور اس کے حکم پر راضی ہوتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کے مسلسل انعام ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ ان کے ظاہر اور باطن پر علم کے دروازے کھول دیتا ہے اور ان کا ذکر بلند کر دیتا ہے۔ (حلیہ)
- حضرت ابوعبداللہ مغربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص عبادت گذار ہونے کا دعویٰ کرے اور اس کے نزدیک اس میں کچھ کمی موجود ہو تو وہ اس دعویٰ میں جھوٹا ہوگا کیونکہ عبودیت اس کے لئے صحیح ہوتی ہے جو اپنے ارادے ختم کر دے اور اپنے آقا کا مقصد سامنے رکھے تو اس کا نام وہ ہوگا جس سے اسے بلایا گیا اور اس کی نعت و تعریف وہ ہوگی جس سے اس کی روح متصف کی گئی کہ جب اسے کسی نام سے بلایا

Marfat.com

جائے تو عبد ہونے کا جواب دے نہ ہی اس کا کوئی نام ہو اور نہ ہی نشان' وہ صرف اسے جواب دے جو اسے اس کے آقا کی عبودیت کے ساتھ بلائے۔

اس کے بعد حضرت ابوعبداللہ رحمہ اللہ رو پڑے اور یہ شعر پڑھا:

''مجھے صرف ''اے اس کے بندے!'' کہہ کر ہی بلاؤ کیونکہ میرا سب سے سچا نام یہی ہے۔''

- حضرت ابوعبداللہ مغربی رحمہ اللہ نے فرمایا: خوش فقیر حضرات' اللہ کی زمین میں اس کے امانت دار ہوتے ہیں اور اللہ کے بندوں کیلئے اس کی دلیل ہوتے ہیں' یہی وہ لوگ ہیں جن کی وجہ سے مخلوق کی بلائیں دور ہوتی ہیں۔
- حضرت ابوعبداللہ مغربی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ فقیر وہ شخص ہوتا ہے جو پوری کائنات میں کسی سہارے کیلئے نہیں جاتا' صرف یہ کرتا ہے کہ جس کا فقیر ہوتا ہے' اس کی بارگاہ میں گریہ زاری کرتا ہے تاکہ وہ اسے اپنی طرف سے ایسے بے پرواہ کر دے جیسے اس نے اسے اپنے فقیر بن جانے کی عزت دے رکھی ہے۔
- حضرت ابوعبداللہ مغربی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اس صوفی طبقے کے علاوہ کوئی اور سمجھ دار نہیں ہوتا اور جس کی اسے سمجھ آئی ہوتی ہے' اسی کے ذریعے جل جاتا ہے۔

۳۸ حضرت ابوعلی حسن بن علی جوزجانی رحمہ اللہ

خراسان کے بڑے بڑے مشائخ میں سے تھے' ان کی تصنیفات مشہور ہیں۔ آپ نے آفات' ریاضات اور مجاہدات میں کلام کی ہے' کبھی آپ معرفت اور دانائی کے بارے میں کلام کرتے تھے۔

آپ حضرت محمد بن علی ترمذی اور حضرت محمد بن فضل کی شاگردی میں رہے' آپ کی عمر تقریباً انہی جتنی تھی۔

Marfat.com

- حضرت ابوعلی حسن بن علی جوزجانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بنیادی طور پر توحید میں تین چیزیں ہوتی ہیں: خوف' اُمید اور محبت۔

زیادہ خوف تو بہت سے گناہوں کی وجہ سے اللہ کی طرف سے ڈانٹ پر ہوتا ہے' زیادہ امید نیکیاں کی وجہ سے اللہ کے وعدہ پر ہوتی ہے اور زیادہ محبت' کثرت سے ذکر کرنے پر ہوتی ہے جب انسان اللہ کے احسانات دیکھتا ہے چنانچہ خوف کرنے والا' بھاگ جانے سے سکون نہیں پاتا' امید رکھنے والے کو طلب سے چین نہیں پڑتا اور محبت کرنے والا محبوب کے ذکر سے فارغ نہیں ہوسکتا۔ اس سے پتہ چلا کہ خوف تو روشنی کرنے والی آگ ہے' اُمید' روشن کر دینے والا نور ہے اور محبت نور ہی نور ہے۔ (حلیہ)

- حضرت ابوعلی جوزجانی رحمہ اللہ ''بخل'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کے صرف تین حرف ہیں' ایک تو باء ہے' اس سے مراد بلاء اور آزمائش ہے' خاء سے مراد خسران یعنی گھاٹا اور لام سے مراد لَوم یعنی ملامت اور برائی دینا ہے چنانچہ ایک بخیل شخص کے دل میں بھی بلاء اور آزمائش ہوتی ہے' وہ اپنی کوشش میں گھاٹا کھاتا ہے اور اپنے بخل کی وجہ سے برا بھلا کہلایا کرتا ہے۔

- حضرت ابوعلی حسن جوزجانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سَابِقُوْن وہ لوگ ہوتے ہیں جو اللہ کے قریب ہوتے ہیں اور انہیں عطیات دیئے جاتے ہیں اور بلند مقامات حاصل کرتے ہیں' یہ لوگ مخلوق میں اللہ کا علم رکھنے والے ہوتے ہیں' یہ اللہ کو ایسے پہچانتے ہیں جیسے پہچاننے کا حق ہوتا ہے' نہایت خلوص سے اللہ کی عبادت کرتے ہیں' اللہ کی طرف ان کا رجحان' شوق اور محبت کے ساتھ ہوتا ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ○ (ص: ۴۷)

''اور بے شک وہ ہمارے نزدیک چنے ہوئے' پسندیدہ ہیں۔''

- حضرت ابوعلی جوزجانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بندہ جب نیک بخت ہوتا ہے تو اس کی علامت یہ ہوتی ہے کہ اسے عبادت کرنے میں آسانی ہوتی ہے' اپنے کام سنت طریقے پر کرتا ہے' وہ درست کام کرنے والوں کے ساتھ بیٹھا کرتا ہے' بھائیوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آتا ہے' مخلوق سے اچھے طور پر

Marfat.com

پیش آتا ہے' مسلمانوں کے کام آتا ہے اور اپنے وقت کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔

- حضرت ابوعلی جوزجانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ شخص نہایت بدبخت گنا جاتا ہے کہ اللہ نے اس کے جو گناہ چھپا رکھے ہوتے ہیں' انہیں ظاہر کرتا ہے۔
- حضرت ابوعلی جوزجانی رحمہ اللہ سے آپ کے کسی مرید نے پوچھا کہ اللہ کی طرف متوجہ ہو جانے کا راستہ کون سا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کئی راستے ہیں چنانچہ ان میں سب سے صحیح' پائیدار اور شبہ سے محفوظ طریقہ یہ ہے کہ اپنے قول' فعل اور پختہ ادارے سے وعدہ اور نیت کرتے وقت سنت رسول اللہ ﷺ کا خیال کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ○ (نور:۵۴)

''تو اگر رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرو گے' راہ پاؤ گے۔''

اس پر مرید نے پوچھا کہ سنت پر چلنے کا طریقہ کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: بدعت کاموں سے کنارہ کرنا اور ان مسائل کی تابعداری کرنا جن پہلے دور کے اسلامی علماء عمل کرتے رہے' کلام اور اہل کلام کی مجلسوں میں جانے سے گریز کرنا اور بزرگوں کی پیروی اور فرمانبرداری کرتے رہنا کیونکہ نبی کریم ﷺ نے یہی کچھ کرنے کا حکم فرمایا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ○ (نحل:۲۳)

''پھر ہم نے تمہیں وحی بھیجی کہ دین ابراہیم کی پیروی کرو' جو ہر باطل سے الگ تھا۔''

- حضرت ابوعلی جوزجانی رحمہ اللہ سے حضرت ابو یزید بسطامی رحمہ اللہ کے ان اقوال کے بارے میں پوچھا گیا جو ان کی طرف سے بیان کئے جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا: اللہ ابو یزید پر رحم فرمائے' یہ ان کا حال تھا جس میں انہوں نے یوں فرمایا تھا' شاید انہوں نے یہ کلام حد درجہ غلبہ کی وجہ سے یا سُکر کی حالت میں کیا تھا' ان کا کلام وہ جانیں یا وہ جنہوں نے اس پر کلام کی ہے' اسے بتانے والے پر حرج نہیں لہٰذا اے بھائی! تم سب سے پہلے اس بات کو لو جو انہوں نے مجاہدے کئے' ہر ایک سے تعلق توڑا اور اپنے معاملات چلاتے رہے' ادھر جانے کی ضرورت نہیں جہاں وہ ان مجاہدات کے بعد پہنچ گئے تھے' ان میں

Marfat.com

سے اگر تمہارے پاس کوئی چیز پہنچ جائے تو اسے بتا دو کیونکہ وہ انہی کا کلام ہو گی کیونکہ ایسا کوئی بھی عقل مند نہیں جو ادنیٰ مقام تو ضائع کر دے اور اعلیٰ مقام کا دعویٰ کرتا پھرے۔

- حضرت ابو علی جوز جانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پوری مخلوق غفلت کی وادیوں میں بھٹکتی پھر رہی ہے' صرف گمانوں پر بھروسہ کرتے ہیں لیکن ان کا خیال یہ ہے کہ حقیقت میں وہ انقلابی ہیں اور جو کچھ کہتے ہیں' وہ مکاشفہ ہوتا ہے۔

۳۹ حضرت ابوالورد کے بیٹے حضرت محمد اور احمد رحمہما اللہ

یہ دونوں حضرات عراقی مشائخ میں سے بڑے عظمت والے تھے' دونوں ہی حضرت جنید رحمہ اللہ کے ہاں بیٹھنے والے اور ہمعصر تھے' حضرت سری سقطی' حضرت ابوالفتح خمال' حضرت حارث محاسبی اور حضرت بشر حافی رحمہم اللہ کے شاگرد تھے۔ پرہیز گاری میں دونوں کا طریقہ حضرت بشر حافی رحمہ اللہ سے ملتا جلتا تھا۔ ان میں سے حضرت محمد رحمہ اللہ نے حدیث کی روایت کی چنانچہ حضرت محمد بن ابوالورد رحمہ اللہ نے حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ' انہوں نے حضرت معافی بن عمران رحمہ اللہ' انہوں نے حضرت اسرائیل رحمہ اللہ' انہوں نے حضرت مسلم رحمہ اللہ' انہوں نے حضرت حبہ اور انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ! تم کچا تھوم کھا لیا کرو' اگر میرے پاس فرشتہ نے نہ آنا ہوتا تو میں بھی کھا لیتا۔'' (تاریخ اصفہان)

حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن ابوالورد رحمہ اللہ سے سنا' آپ نے ''غفلت نہ رہے تو عبودیت بھی نہیں رہے گی'' کے بارے میں فرمایا کہ غفلت دو طرح کی ہوتی ہے' ایک رحمت بھری اور دوسری ناراضگی مول لینے والی' رہی وہ غفلت جو رحمت بنتی ہے تو اسے یوں سمجھو کہ اگر پردے اٹھا دیئے جائیں اور

Marfat.com

لوگوں کو اللہ کی عظمت دکھائی دے تو وہ عبودیت سے رکنے نہ پائیں اور نہ ہی بھید کی حفاظت سے رکیں۔ رہی ناراضگی مول لینے والی غفلت تو یہ وہ غفلت ہوتی ہے کہ جس کے دوران انسان اللہ کی فرمانبرداری سے ہٹ کر گناہ میں پڑ جاتا ہے۔

- حضرت احمد بن ابوالورد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے اولیاء کیلئے عظیم دستر خوان بچھا دیا جائے گا تاکہ وہ اس سے واقف ہو جائیں اور اللہ کے مشاہدے کا چھایا رعب ان سے ہٹا دیا جائے جبکہ مصیبت و دبدبہ کا دستر خوان دشمنوں کیلئے بچھا دیا جائے گا تاکہ اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے وحشت میں رہیں اور اوپر کی دنیا میں کوئی ایسی شے نہ دیکھ سکیں جس سے انہیں آرام ملے۔
- حضرت احمد بن ابوالورد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صوفیہ پانچ چیزوں کی وجہ سے مرتبے پا گئے: اللہ کے دروازے پر پڑے رہے' اس کے حکموں کی مخالفت نہ کی' ہمیشہ خدمت میں لگے رہے' مصیبتوں پر صبر کیا اور اپنی عزت کی حفاظت کرتے رہے۔
- حضرت محمد بن ابوالورد رحمہ اللہ سے ''ولی'' کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ولی اسے کہتے ہیں جو اللہ کے دوستوں سے محبت رکھتا اور اس کے دشمنوں سے دشمنی رکھتا ہو۔
- حضرت محمد بن ابوالورد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس کی روح اس دنیا کی محبت نہیں رکھتی تو زمین والے اس سے پیار رکھتے ہیں اور جس کا دل' دنیا سے محبت نہیں رکھتا' اس سے آسمان والے محبت کرتے ہیں۔
- حضرت احمد بن ابوالورد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جب کسی ولی میں تین چیزیں زیادہ فرماتا ہے تو اس کی وجہ سے تین چیزیں اور زیادہ ہو جاتی ہیں یعنی جب اس کا مرتبہ بڑھ جاتا ہے تو اس میں عاجزی بڑھ جاتی ہے' جب اس کے پاس مال زیادہ ہو جاتا ہے تو اس کی سخاوت بڑھ جاتی ہے اور جب اس کی عمر بڑھتی ہے تو اس کے مطابق اس کی اللہ کیلئے کوشش بھی بڑھ جاتی ہے۔
- حضرت محمد بن ابوالورد رحمہ اللہ سے جب اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا:

اَفَمَنْ زُیِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ○ (فاطر: ۸)

''تو کیا وہ جس کی نگاہ میں اس کا برا کام آراستہ کیا گیا کہ اس نے اسے بھلا سمجھا' ہدایت والے

Marfat.com

کی طرح ہو جائے گا؟''

آپ نے اس کی وضاحت میں فرمایا کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو اپنی برائی میں ہوتے ہوئے اپنے کو اچھا سمجھے۔

- حضرت احمد بن ابو الورد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ساری بادشاہی میں سے یہ ملک ایک کنارے پر معلوم ہونا ہے۔
- حضرت محمد بن ابو الورد رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ دنیا ایسے شخص کے سامنے ڈالی جاتی ہے جو اسے چاہتا ہے جبکہ دنیا سے منہ پھیرنا اور اس کا دھیان کرنے والے سے منہ پھیرنا' سمجھداروں کا کام ہے۔
- حضرت احمد بن ابو الورد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فقر کی حالت میں فقیر کیلئے یہ بھی ادب شمار ہوتا ہے کہ اس شخص کو بے ملامت نہ کرے جو دنیا کا طالب ہے' بلکہ اس پر مہربانی اور شفقت کرے' اس کے دعا کرے تا کہ اسے دنیا کی تھکاوٹ سے آرام پہنچا سکے۔
- حضرت محمد بن ابو الورد رحمہ اللہ کہتے ہیں: حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ نے بتایا کہ میں حضرت عیسیٰ بن یونس کے ہاں پیدل پہنچا' انہوں نے میری عزت کی اور قریب کر لیا پھر فرمایا: کیسے آنا ہوا؟ تو میں نے کہا: میں چاہتا تھا کہ آپ سے ملاقات کروں تا کہ زیارت کر سکوں۔

اس پر وہ رونے لگے اور کہا: اے بھائی! میں کون ہوں؟ میں بھی کوئی دیکھنے کے لائق ہوں؟ پھر کہنے لگے کہ کچھ پوچھنا ہے تو بتایئے' کیا پوچھنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: مجھے وہ حدیث بتایئے جسے حضرت عبد اللہ بن عراک بن مالک اور وہ جسے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے؟

حضرت عیسیٰ رحمہ اللہ نے کہا' ہاں سنئے: حضرت عبد اللہ بن عراک بن مالک رحمہ اللہ نے اپنے والد اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو اپنے غلام اور گھوڑے کا صدقہ نہیں دینا ہوتا۔

اس کے بعد حضرت عیسیٰ رحمہ اللہ نے کہا: مجھے حضرت عمرو بن عبید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ عنہ اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ کیا عورتوں پر بھی جہاد لازم ہے؟ تو فرمایا: ہاں' یہ جہاد لڑائی کے علاوہ ہے یعنی حج وعمرہ کیا کریں۔

۴۰ حضرت ابوعبداللہ سنجری رحمہ اللہ

آپ حضرت ابوحفص رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے' خراسان کے بڑے مشائخ میں شمار ہوتے تھے' صرف اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے آپ نے کئی بار جنگلوں کا سفر کیا۔

- حضرت عبداللہ سجزی رحمہ اللہ نے فرمایا: جس کا علم پاکیزہ نہیں' اس کے کام پاکیزہ نہ ہوں گے' جس کے کام پاکیزہ نہیں' اس کا بدن پاکیزہ نہیں' جس کا بدن پاکیزہ نہیں' اس کا دل پاکیزہ نہیں' جس کا دل پاکیزہ نہیں' اس کی نیت پاکیزہ نہیں جبکہ سارے معاملات کا دارومدار تو نیت ہی پر ہوتا ہے۔
- حضرت ابوعبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبرت' اسے کہتے ہیں کہ تم ہر حاضر کو غائب کردو اور فکر اسے کہتے ہیں تم ہر غائب کو حاضر کردو۔
- حضرت داد.جی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابوعبداللہ سجزی رحمہ اللہ کے پاس گیا اور کہا کہ میرے پاس دینار ہیں' میں آپ کو دے دینا چاہتا ہوں' کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا: اگر آپ مجھے دیدیں گے تو یہ آپ کیلئے بہتر ہوگا اور نہیں دیں گے تو میرے لئے بہتر ہوگا' آگے آپ خود سوچ سکتے ہیں۔
- میرے دادا فرماتے تھے کہ حضرت ابوعبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اولیاء کی تین نشانیاں ہوتی ہیں: بلند ہوتے ہوئے عاجزی کرنا' مالدار ہوکر زھد کرنا اور طاقت کے باوجود انصاف سے کام لینا۔
- حضرت ابوعبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہر ایسا واعظ کہ جس کی محفل میں غنی' فقیر ہوکر نہ جائے اور فقیر'

Marfat.com

مالدار ہو کر نہ جائے تو وہ واعظ ہی نہیں۔

- حضرت ابوعبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ شخص بہت برا شمار ہوتا ہے جو اپنے دل اور اعضاء کے ساتھ بے فرمانی کرتا ہے اور اپنی زبان سے عذر کرے بغیر اس کے کہ پہلے دور کی طرف دیکھے۔
- حضرت ابوعبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ مریدین کے لئے سب سے مفید چیز' صالحین کے ساتھ بیٹھنا اور ان کے اخلاق' افعال اور عادات اپنانا ہوتی ہے' یونہی ان کے لئے یہ بھی مفید ہے کہ قبروں کی زیارت کیا کریں اور مسلمان ساتھیوں کی خدمت کیا کریں۔
- حضرت ابوعبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ تم اس وقت تک کسی کو گنہگار ہونے کا طعنہ نہ دو جب تک تمہیں یقین نہ ہو جائے کہ تمہارے اپنے گناہ بخشے جا چکے ہیں۔
- حضرت ابوعبداللہ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ آپ گودڑی کیوں نہیں پہنتے؟ آپ نے فرمایا: یہ تو منافقوں کا کام ہے کہ تم لباس تو جوانوں (صوفیہ) والا پہنو لیکن ''فتوت'' کا بوجھ اٹھانے والوں میں شمولیت نہ کرو' جوانوں کا لباس وہی شخص پہنا کرتا ہے جو فتوت (مردانگی) کا بوجھ اٹھانے کی ہمت رکھے۔

اس پر آپ سے پوچھا گیا کہ ''فتوت'' کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: فتوت یہ ہے کہ تم لوگوں کا عذر دیکھو اور اپنی کوتاہی پر نظر کرو' ان کے مکمل کام دیکھو اور اپنا نقصان دیکھو' پھر سب لوگوں پر شفقت کرو' خواہ وہ نیک ہوں یا بد اور پھر مکمل فتوت یہ ہوتی ہے کہ مخلوق تمہیں اللہ تعالیٰ سے ہٹا نہ سکے۔

Marfat.com

اَلطَّبْقَةُ الثَّالِثَةُ

ائمہ صوفیہ کا تیسرا طبقہ

㊶ حضرت ابو محمد احمد بن ابوالحسین محمد بن حسین جریری رحمہ اللہ (م ۳۱۱ھ)

میں نے حضرت عبداللہ بن علی طوسی سے سنا تھا کہ حضرت ابوبکر محمد بن داؤد دقی نے آپ کا نام یونہی بتایا۔

حضرت عبداللہ بن احمد بغدادی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالحسن سیروانی رحمہ اللہ سے سنا' انہوں نے بتایا کہ حضرت جریری رحمہ اللہ کا نام حسن بن محمد تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ کا نام عبداللہ بن یحییٰ تھا جو صحیح نہیں۔

آپ حضرت جنید رحمہ اللہ کے بڑے شاگردوں میں سے تھے نیز آپ حضرت سہل بن عبداللہ تستری کی صحبت میں بھی رہے' آپ صوفیہ کے مشائخ عالموں میں شمار ہوتے۔ آپ چونکہ اپنے حال میں مکمل اور صاحبِ علم تھے لہٰذا حضرت جنید رحمہ اللہ کے بعد ان کی سجادگی پر آپ ہی کو بٹھایا گیا۔ ۳۱۱ھ کو وصال ہوا۔ آپ نے حدیث کی

Marfat.com

روایت بھی کی چنانچہ حضرت احمد بن نصر بن علی قزوینی کے مطابق حضرت ابومحمد جریری صوفی رحمہ اللہ نے حضرت احمد بن محمد بن شاکر رحمہ اللہ' انہوں نے حضرت نصر بن علی رحمہ اللہ' انہوں نے حضرت عبدالاعلیٰ رحمہ اللہ' انہوں نے حضرت عبید اللہ بن عمر رحمہ اللہ' انہوں نے حضرت نافع اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو وہ اسے سات مرتبہ دھوئے البتہ پہلی یا آخری بار مٹی سے صاف کرے۔ (مسلم)

- حضرت احمد بن محمد بن شاکر کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ مسجد میں حضرت ابراہیم بن ارومہ اصبہانی موجود تھے' انہوں نے حضرت نصر بن علی سے کہا: اے ابا عمرو! یہ حدیث بیان نہ کرو کیونکہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے' نہیں معلوم کہ یہ حدیث ہے بھی کہ نہیں۔

حضرت ابوالطیب عکی رحمہ اللہ کے مطابق حضرت ابومحمد جریری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ علم انقطاع (دنیا سے دوری) حاصل کرنے میں جلدی کرنا' وسیلہ ہے' گر پڑنے کی حد پر ٹھہر جانا نجات ہے' اللہ کے قرب سے پناہ کیلئے بھاگنا' وصال ہے اور اس کی ابتداء' آپ نے جواب کو ذخیرہ کرلیا۔ (پھر فرمایا) تلطف اور مہربانی یہ ہے کہ خطاب سننے پر اس کی بنیادی چیزوں کو لازمی قبول کرے' برائی یہ ہے کہ انسان اس علم کے فوت ہونے کا خوف کرے جس میں فصاحت پائی جاتی ہے' کان میں سے زائد کو حاصل کرنے کیلئے کان دھرنا' دوری ہے' ملاقات کے وقت چومنا جرأت ہے اور اُنس کے موقع پر خوشی ظاہر کرنا' دھوکا ہوتا ہے۔

- حضرت ابومحمد جریری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں دیکھا' مجھے کوئی کہہ رہا تھا کہ ہر شے کا اللہ پر کوئی حق ہوتا ہے اور حکمت کا حق اللہ کے ہاں سب سے بڑا ہے چنانچہ جو شخص نااہل کے پاس حکمت کی بات کرے' اللہ اس سے اس کے حق کے بارے میں پوچھے گا اور جسے وہ پوچھے گا' وہ ناراضگی میں ہوگا۔
- حضرت ابومحمد جریری رحمہ اللہ سے قراء کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: قاری وہ ہوتا ہے جو آخرت کا دھیان کرے اور اس کیلئے کوشش کرے' دنیا سے منہ موڑے اور اس میں مصروف ہونے سے رُک جائے۔
- حضرت ابومحمد جریری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ بندے کے سرے معاملات کا بوجھ کب گرتا ہے؟ آپ

Marfat.com

نے فرمایا: بڑا افسوس ہے' اس کی تو ضرورت ہے اور اسی کے دوران وہ گر جائے گا۔ (حلیہ)

- حضرت ابو محمد جریری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تین چیزیں اللہ کی طرف راہنمائی کرتی ہیں: اس کی ظاہری حکمرانی' اس کا ملک کو تدبیر سے چلانا اور اس کی وہ کلام جس سے ہر کام ہونا ہوتا ہے۔ (حلیہ)
- حضرت ابو محمد جریری رحمہ اللہ نے فرمایا: جس پر نفس کا غلبہ ہو جائے تو وہ خواہشات کے بارے میں قیدی شمار ہوگا' خواہشات میں گھرا ہوگا' اللہ اس کے دل پر فائدے حرام کر دیتا ہے تو وہ اللہ کی کلام سے لذت حاصل نہیں کرتا اور نہ اسے اس کی مٹھاس محسوس ہوتی ہے خواہ کتنا ہی زبان پر اسے لاتا رہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

سَأَصْرِفُ عَنْ اٰيَاتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ○ (اعراف:۱۴۶)

''اور میں اپنی آیتوں سے انہیں پھیر دوں گا جو زمین میں ناحق اپنی بڑائی چاہتے ہیں۔''

یعنی وہ اسے سمجھ نہیں پائیں گے اور نہ اس کی لذت محسوس کریں گے کیونکہ وہ اپنے نفس' مخلوق اور دنیا کی وجہ سے تکبر میں ہوں گے چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں سے یہ بات نکال دے گا کہ اس کا فرمان سمجھیں' وہ اپنی کلام سمجھنے کی راہ ہی ان پر بند کر دے گا' وہ ان کی وعظ و نصیحت سننے کی صلاحیت چھین لے گا کہ اپنی عقل اور رائے سے کام لیتے پھریں چنانچہ وہ حق کی راہ پہچان نہیں سکیں گے اور نہ ہی اس کے راستے پر چلیں گے۔

- حضرت ابو محمد جریری رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ دینوں کا قیام' ایمان کا دائمی ہونا اور بدنوں کی تندرستی تین کام کرنے سے ممکن ہے۔ اکتفاء (ضرورت پوری کرنا)' خوف خدا کرنا اور بچنا چنانچہ جو اللہ کو ہر کام میں کافی سمجھتا ہے' اس کا باطن درست ہو جاتا ہے' جو اس سے پرہیز کرے جس سے اللہ نے روکا ہے تو اس کی سیرت درست ہو جاتی ہے اور جو اس چیز سے بچتا ہے جو اس کے موافق نہیں تو اس کی طبیعت خوش ہو جاتی ہے چنانچہ اللہ کو کافی سمجھ لینے کا نتیجہ یہ ہے کہ انسان کی معرفت صحیح ہو جاتی ہے' اللہ سے خوف کی بناء پر اخلاق سنور جاتے ہیں اور ناموافق چیزوں سے بچتے رہنے کی بناء پر طبیعت میں یکسانیت آ جاتی ہے۔
- حضرت ابو محمد جریری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عام لوگوں کا کام دعا کرنا ہوتا ہے' درمیانے درجے کے لوگوں کی پہنچ دعا تک ہوتی ہے اور عارفوں کا کام ذکر کرنا ہوتا ہے۔

Marfat.com

- حضرت ابو محمد جریری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس شخص کے خیال میں یہ آئے کہ اس کا کوئی عمل، کسی اعلیٰ و ادنیٰ مقصد تک پہنچا دے گا تو وہ اپنے راستے سے گمراہ ہو چکا کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ ''کسی بھی شخص کو اس کا عمل بچا نہیں سکتا۔'' چنانچہ جو چیز خوف دلانے والے سے نجات نہیں پاتی، وہ کسی مقصد تک پہنچائے گی؟ اور جس کا اللہ کے فضل پر بھروسہ ہوگا، مقصد تک پہنچنے کی اُمید اسی کی ہوگی۔ (حلیہ)
- حضرت ابو محمد جریری رحمہ اللہ نے فرمایا: تمہارا ذکر اس وقت تک تمہارے پاس بند ہوگا جب تک اللہ کے ذکر سے نہ مل سکے کیونکہ وہاں اسے عظمت ملے گی اور نقصان سے محفوظ ہوگا چنانچہ جو چیز قدیم وقت میں حادث کے ساتھ ملی، وہ ختم ہوگئی اور اصل رہ گیا، اس کی شاخیں ایسے ختم ہوئیں جیسے تھی ہی نہیں۔
- حضرت ابو محمد جریری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اصول اس وقت دکھائی دیتے ہیں جب فروع کا استعمال ہوتا ہے، فروع کو صحیح کرنے کے لئے اصول کے مقابلے میں لایا جاتا ہے اور اصول کے مشاہدہ کے مقام تک پہنچنا صرف اس صورت میں ممکن ہے جب ان درمیانی واسطوں اور فروع کی عظمت تسلیم کی جائے۔
- حضرت ابو محمد جریری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ سے امید لگانا، زاھدوں کا کام ہے اور اس سے خوف کھانا مردوں (صوفیہ مشائخ) کا کام ہے۔
- حضرت ابو بکر محمد بن عبداللہ طبری رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابو محمد بن ابو الحسین جریری رحمہ اللہ کو بتایا کہ میں اُنس کے بچھونے پر تھا، میرے لئے بَسط (کشادگی) کا راستہ کھولا گیا، میں پھسل گیا اور اپنے اصل مقام سے پردے میں چلا گیا، چنانچہ اللہ تک پہنچنے کی راہ کیسے ملے گی، کوئی ایسا طریقہ بتایئے کہ میں اپنے پہلے مقام پر پہنچ جاؤں۔

یہ سن کر حضرت ابو محمد جریری رحمہ اللہ رو پڑے اور فرمایا: اے بھائی! یہاں سب لوگ ہی اللہ کے قہر و رعب میں ہوتے ہیں لیکن میں تمہیں کچھ ایسے شعر بتاتا ہوں جن میں تمہارے سوال کا جواب ملے گا:

''ان گھروں کے پاس ٹھہر جاؤ کیونکہ یہ ان لوگوں کی نشانی ہیں، یہاں دوست، بڑی حسرت اور شوق سے رویا کرتے ہیں۔

میں بڑے عرصے سے یہاں کھڑا ہوا کہ یہاں کے لوگوں کے بارے کوئی خبر دینے والا، سچا

Marfat.com

اور مہربان ملے۔

چنانچہ مجھے دل نے جواب دیا ہے کہ تم اپنے پیاروں سے جدا ہو چکے ہو' اب ملاقات مشکل ہے۔"

㊷ حضرت ابوالعباس احمد بن محمد بن سہل بن عطاء الادمی رحمہ اللہ (م ۳۰۹ھ یا ۳۱۱ھ)

آپ مشائخ صوفیہ اور علماء میں نہایت سمجھدار تھے۔ قرآن سمجھنے میں انہیں ایک خاص کمال حاصل تھا۔

آپ حضرت ابراہیم مارستانی اور حضرت جنید بن محمد رحمہما اللہ کی صحبت میں رہے۔ اس وقت ان دونوں سے عظیم المرتبہ حضرت ابوسعید خراز رحمہ اللہ تھے۔

- حضرت ابوسعید خراز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تصوف ایک خلق ہے' صرف گریہ زاری کا نام نہیں' میں نے تو صرف حضرت جنید رحمہ اللہ اور حضرت ابن عطاء رحمہ اللہ کو تصوف کا اہل دیکھا ہے۔ آپ کا وصال ۳۰۹ھ یا ۳۱۱ھ کو ہوا تھا۔

آپ نے حدیث کی روایت کی تھی چنانچہ حضرت محمد بن علی بن حبیش المقری الصوفی کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابوالعباس احمد بن محمد بن سہل بن عطاء رحمہ اللہ نے انہیں حضرت یوسف بن موسیٰ رحمہ اللہ نے' انہیں حضرت ہاشم بن قاسم رحمہ اللہ نے' انہیں حضرت عبدالآخر بن دینار رحمہ اللہ نے' انہیں حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ نے' انہیں حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ نے اور انہیں حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث کی روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو لوگ اونٹوں کی کوہانیں اور بکریوں کی چکیاں کاٹ لیتے

Marfat.com

تھے' آپ نے فرمایا:

''مویشی کی زندگی میں اس کے جسم کا جو حصہ کاٹ لیا گیا' وہ مردار شمار ہوگا۔''

- حضرت ابن عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ "مُرُوْءَۃ" کسے کہتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: کیا تم اللہ کیلئے زیادہ عمل کرنا نہیں چاہتے؟
- حضرت ابو العباس بن عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا: بیت اللہ میں تو مقامِ ابراہیم ہے جبکہ دل میں اللہ کے آثار و نشانات پائے جاتے ہیں' بیت اللہ کے کئی رکن ہیں تو دل کے بھی رکن ہیں' بیت اللہ کے ارکان تو پتھر ہیں جبکہ دل کے ارکان معرفت کے نور کی کان ہیں۔
- حضرت ابو العباس بن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو مشاہدے کیلئے پیدا فرمایا کیونکہ فرماتا ہے:

اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ○ (ق:۵)

''یا کان لگائے اور متوجہ ہو۔''

اولیاء کو پُروس میں رکھنے کو پیدا کیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا پڑوسی باعزت ہو۔'' صالحین کو لازم قرار دینے کیلئے پیدا فرمایا:

وَ اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى○ (فتح:۲۶)

''اور عام لوگوں کو مجاہدہ اور کوشش کرنے کے لئے پیدا کیا گیا۔''

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا فِيْنَا○ (عنکبوت:۲۹)

''اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی۔''

- حضرت ابو العباس بن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے اوپر سنت کے آداب اپنانا لازم کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں نورِ معرفت بھر دیتا ہے کیونکہ حضور ﷺ کے حکموں' کاموں اور اخلاق پر عمل کرنے سے جو مقام ملتا ہے' اس سے کوئی مقام بڑھ کر نہیں' قول' فعل' عزم و ارادہ اور نیت میں آپ

Marfat.com

کا طریقہ اپنانے کی ضرورت ہے۔

- حضرت ابو العباس بن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سب سے بڑھ کر علم' ہیبت اور حیاء ہے اور جوان دونوں سے خالی ہے' وہ بھلائیوں سے بھی خالی ہوگا۔
- حضرت ابو العباس بن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تین چیزیں' تین سے ملی ہوئی ہیں چنانچہ فتنہ کھڑا ہونے پر موت آسکتی ہے' محبت' اختیاری چیز ہے اور آزمائش دعویٰ کرنے پر ہوتی ہے۔
- حضرت ابو العباس بن عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ عارفوں کے دل کس چیز کے ذریعے پرسکون ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ کے فرمان بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے ذریعے کیونکہ بِسْمِ اللّٰهِ میں اللہ کی ہیبت ہوتی ہے' اس کے نام اَلرَّحْمٰن میں اس کی مدد اور تعاون کا ذکر ہے اور اس کے نام الرَّحیم میں اس کی محبت اور پیار کا ذکر ہے۔

پھر آپ نے فرمایا: وہ عظیم پاکیزہ ذات ہے کہ جس نے ان معنوں میں باریک سا فرق رکھا ہے کیونکہ ان میں بڑی گہرائی پائی جاتی ہے' پھر یہ شعر پڑھا:

''جب اور لوگوں کے علم ختم ہو جائیں گے تو میرا علم میرے وجد کی وجہ سے میرا ساتھی ہوگا۔''

- حضرت ابو الحسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا تھا:

''میں ذلیل ہوتے ہوئے بھی تکبر کی وجہ سے اپنا نام بلند دوستی رکھتا ہوں
جب مالداری کی وجہ سے مجھے ذلیل ہونا پڑتا ہے تو فقر کی جانب سے میں بلندی تک پہنچ جاتا ہوں۔''

- حضرت ابو العباس بن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب کوئی انسان اللہ کے قدیم لکھے کے مطابق اللہ کے احکام مانے تو بڑی بات نہ ہوگی کہ وہ پانی پر چلے یا ہوا پر' اللہ کا ہر امر ہی عجیب ہے اور اس سے کسی چیز کا واقع ہو جانا عجیب بات نہیں۔
- حضرت ابو العباس بن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ اور بندے کے درمیان تین چیزوں میں انصاف ہوتا ہے مدد مانگنے میں' جہد و کوشش کرنے میں اور ادب میں چنانچہ بندے کی طرف سے مدد مانگنا ہوتا

Marfat.com

ہے اور اللہ کی طرف سے قرب ہوتا ہے' بندے کی طرف سے کوشش ہوتی ہے اور اللہ کی طرف سے توفیق اور بندے کی طرف سے ادب ہوتا ہے جبکہ اللہ کی طرف سے عزت دی جاتی ہے۔

- حضرت ابو العباس بن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص صالحین کے آداب سیکھے وہ قیامت میں کرامت کے بچھونے پر ہوگا اور جو اولیاء کے آداب سیکھے وہ اللہ سے قرب کے بچھونے پر ہوگا' جو صدیقین کے آداب سیکھے' وہ مشاہدہ کے مقام پر ہوگا اور جو انبیاء علیہم السلام کے آداب اپنائے' وہ انس و خوشی کے مقام پر ہوگا۔
- حضرت ابن عطاء رحمہ اللہ نے یہ اشعار پڑھے:

''تمہاری یاد میرے لئے راحت کا ایسا سامان ہے جو تیری طرف سے میرے ساتھ کامیابی کا وعدہ کرتا ہے۔

اے میرے مددگار! میں تجھے کیونکر بھول سکتا ہوں جبکہ تم مجھ سے نظر ڈالنے جتنے دور، و۔''

- حضرت ابن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام سے ایک کم مرتبہ بات ہوئی تو جنت کی ہر شے روتی لیکن سونا چاندی نہیں روئے' اللہ نے ان کی طرف وحی فرمائی اور پوچھا کہ تم کیوں نہیں روئے؟ انہوں نے عرض کی: ہم ایسے شخص پر کیوں روئیں جن سے ایسی بات ہوگئی ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت و عظمت کی قسم' میں ہر شے کی قیمت تم دونوں کو بناؤں گا اور ہر شخص کو تمہارا خادم بنادوں گا۔
- حضرت ابوعلی تہاوندی نے حضرت ابوالعباس بن عطاء رحمہ اللہ کے بارے میں کہا تھا:

''جسے میں چاہتا ہوں' جب وہ روکتا ہے تو روکنے سے میں رکتا ہوں اور اگر وہ میرے وعدے سے پھر جاتا ہے تو میں اپنے عہد پر قائم ہوں۔

وہ وجد اس وقت تک وجد نہیں بنتا جب تک تم وجد سے پگھل نہ جاؤ اور تم اس مشقت میں پڑتے ہو تو مشقت سے بھی زیادہ ہے۔''

- حضرت ابراہیم بن فاتک رحمہ اللہ نے حضرت ابن عطاء رحمہ اللہ کیلئے یہ شعر کہے:

Marfat.com

''میں اس بات کی ضرورت نہیں سمجھتا کہ خواہش کا تم سے شکوہ کروں' میں تمہیں اس بات سے عظیم جانتا ہوں کہ انگلیاں تمہاری طرف اٹھیں۔

میں جان بوجھ کر اپنا پہلو تیرے علاوہ کسی اور کی طرف پھیرتا ہوں' اس بات پر کہ وہ زور سے تمہاری طرف رجوع کرنے والا ہے۔''

- حضرت ابن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شفقت مسلمان کا ساتھی رہی اور اسے بہترین احوال تک لے گئی جبکہ غفلت فاجر و فاسق کے ساتھ رہی اور اسے بدترین حالات میں لے گئی۔
- حضرت ابن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سب بڑی غفلت یہ ہوتی ہے کہ بندہ اپنے ربّ سے غافل ہو جائے' اسکے حکموں پر عمل کرنے سے غافل ہو جائے اور اس کے ساتھ معاملات کے طریقوں سے غفلت کرنے لگے۔
- حضرت ابن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عقلوں میں سب سے صحیح عقل وہ ہوتی ہے جو اللہ کی توفیق کے مطابق ہو' سب سے بری عبادت وہ ہوتی ہے جس کی وجہ سے انسان میں تکبر پیدا ہو اور سب سے بہتر رہنے والا وہ گناہ ہوتا ہے جس کے بعد توبہ کا موقع بنے اور آدمی شرمسار ہو۔
- حضرت ابن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں: طبیعتوں کو اچھا لگنے والی چیزوں کی طرف مائل ہونا' ایسے شخص کو حقائق کے درجوں تک پہنچنے سے روک دیتا ہے۔
- حضرت ابن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حق تعالیٰ کے مقامات میں سے یہ بھی دلوں کی بیگانگی ہے کہ دل جنسوں سے انس و محبت کرنے لگیں اور جس شخص کا دل اللہ کے ساتھ انس کر لیتا ہے' وہ اللہ سے بیگانہ ہو جاتا ہے۔
- حضرت ابو العباس بن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اپنے دل کو ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنے کیلئے قریب کر لو تا کہ اس کی غفلت دور ہو سکے اور پھر اپنے آپ کو صالحین کی خدمت کیلئے تیار کر لو شاید وہ اللہ ربّ العالمین کی عبادت کا عادی بن جائے۔
- حضرت ابو العباس بن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسباب کی طرف دھیان کرنا' تکبر ہے اور حالات

Marfat.com

کے ساتھ ٹھہرنا تمہیں اس کے پھیرنے والے سے الگ کر دے گا۔

۴۳ حضرت محفوظ بن محمود رحمہ اللہ

آپ حضرت ابو حفص نیشاپوری رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے' نیشاپور کے قدیم اور جلیل القدر مشائخ میں سے تھے' حضرت ابو حفص رحمہ اللہ کی وفات کے بعد آپ حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے اور عمر بھر انہی کے پاس رہے۔ مشائخ میں سے آپ بڑے پرہیز گار تھے اور اپنے طریقے کے پابند تھے۔ آپ حضرت حمدون قصار' حضرت سلم باروسی اور حضرت علی نصر آبادی رحمہم اللہ وغیرہ کی صحبت میں بھی رہے۔

نیشاپور میں آپ کا وصال ۴-۳۰۳ھ میں ہوا اور حضرت ابو حفص رحمہ اللہ کے پہلو میں دفن ہوئے۔

- حضرت محفوظ بن محمود رحمہ اللہ فرماتے ہیں: توکل یہ ہے کہ تم طمع کے بغیر کھایا کرو اور اس میں شر بھی نہ ہو۔
- آپ ہی نے فرمایا تھا کہ تائب (توبہ کرنے والا) وہ شخص ہوتا ہے جو اپنی غفلتوں اور عبادتوں سے توبہ کرے۔
- آپ ہی نے فرمایا تھا: مخلوق کو اپنے ترازو میں نہ تولو' اپنے نفس کو مومنوں کے ترازو سے تولو تا کہ تمہیں ان کی فضیلت اور اپنی غریبی کا پتہ چل سکے۔
- حضرت محفوظ بن محمود رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان کے بارے میں آزمائش کا خیال کیا' آزمائش اسی کی ہوگی۔
- آپ ہی نے فرمایا: لوگوں میں سب سے بہتری والا وہ شخص ہوتا ہے جو مسلمانوں کے لئے ان کے اگلے حصے سے زیادہ محفوظ ہوتا ہے۔
- حضرت محفوظ بن محمود رحمہ اللہ سے حضور ﷺ کی اس دعا کے بارے میں پوچھا گیا: ''میں تیری وجہ سے

Marfat.com

تجھ سے۔'' تو آپ نے فرمایا: میں نے حضرت ابوصالح حمدون رحمہ اللہ سے سنا' انہوں نے فرمایا تھا: یہ دعاء یا تو حضور ﷺ کے لئے ہے' آپ کے علاوہ کسی کیلئے جائز نہیں یا پھر اس شخص کیلئے جائز ہے جو آپ کی تابعداری میں کرتا ہے۔

- حضرت محفوظ بن محمود رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنے آپ میں خوبیاں دیکھتا ہے' لوگ اسے برا جانیں گے اور جو اپنی برائیوں پر نظر رکھتا ہے وہ اس بات سے بچ جائے گا کہ لوگ اس کی برائیاں نکالیں۔
- آپ ہی نے فرمایا تھا کہ خلوص سے اپنے عمل صحیح کرو اور خلوص کے موقع پر اپنی ہمت اور طاقت پر گھمنڈ نہ کرو۔
- آپ ہی نے فرمایا تھا: جو شخص یہ چاہتا ہے اپنا سیدھا راستہ دیکھے تو اسے چاہئے کہ اپنے آپ کو مخالف چیزوں میں تو کجا' موافق چیزوں میں بھی تہمت زدہ کرے۔

۴۴ حضرت طاہر مقدسی رحمہ اللہ

آپ' شام کے جلیل القدر اور قدیم مشائخ میں سے تھے۔ آپ نے حضرت ذوالنون مصری کو دیکھا تھا اور حضرت یحییٰ جلاء کی صحبت میں رہے' آپ صاحبِ علم تھے' یہ وہ شخص ہیں جنہیں حضرت شبلی رحمہ اللہ اھل حبر الشام (اہل شام کے زبردست عالم) کہتے تھے۔

- حضرت طاہر مقدسی رحمہ اللہ سے اس بارے میں پوچھا گیا کہ صوفیہ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟ تو آپ نے بتایا: اس لئے کہ صوفیہ روشن وجد کی بناء پر مخلوق سے چھپے ہوتے ہیں اور قصد کے عادات کو واضح کرتے ہیں۔
- حضرت طاہر مقدسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: معرفت کی تعریف' نفس کی قید سے خالی ہونا اور اس میں غور کرنا ہے' خواہ وہ چیز بڑی ہو یا چھوٹی۔

Marfat.com

- حضرت طاہر مقدسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: زندگی اس وقت تک خوشگوار نہیں ہوتی جب تک انس پیدا نہ ہو اور وہ قدس کے بستر پر نہ بیٹھ جائے' انس اسے قدس میں غائب نہ کرے اور قدس' انس میں اور پھر اللہ قدوس کے سامنے ان دونوں کے مشاہدے سے غائب نہ ہو جائے۔
- حضرت طاہر مقدسی رحمہ اللہ نے کسی کے بارے میں یہ اشعار سنائے:

''میں ستاروں کا دھیان کرتا ہوں حالانکہ مجھے علم نہیں' اندھیرے کی طرف ستارے گن کر۔
وہ جوان کیسے سوسکتا ہے جو اس وقت نہیں سوتا جب اس سے کبوتر کی آنکھوں میں نیند ہوتی ہے۔
میں چلتا ہوں' اس کی طرف اس کی خواہش جاتی ہے چنانچہ قیدی تاوان میں قتل ہوتا ہے۔
چنانچہ اس سے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں بچتا کہ اسے عاشق کہا جائے اور والسلام۔''

- حضرت طاہر مقدسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جنگل اس سے الگ ہیں اور اس کی طرف راستے مٹ گئے ہیں' اس کی علتوں سے بچو اور ملنے کی جگہوں سے خوفزدہ رہو کیونکہ یہ سب کچھ دھوکا ہے' وہاں ٹھہر جاؤ جہاں عام لوگ ٹھہرتے ہیں' تم سلامتی میں ہو جاؤ گے اور پھر شعر پڑھے:

''میں نے تیری طرف جھوٹی نظر ڈالی ہے اور پہلو سچا ہے' میرے کانوں نے تم سے وہ کچھ سنا ہے جو تم نہیں سن سکتے۔
چنانچہ میرا جگر ہدیہ نہیں دیتا اور نہ ہی تمہارے لئے رحمت ہے' نہ تمہاری طرف سے کوتاہی ہے اور نہ ہی تمہارا طمع۔

Marfat.com

⑮ حضرت ابوعمرو الدمشقی رحمہ اللہ (م ۳۲۰ھ)

آپ شام کے مشائخ میں جلیل القدر بلکہ اہم مقام کے مالک تھے' حقائق کا علم رکھتے تھے۔ حضرت ابو عبداللہ بن جلاء اور حضرت جنید رحمہما اللہ کے صحبت یافتہ لوگوں کی صحبت میں رہے اور مشائخ میں سے بڑے فتویٰ دینے والے تھے۔ آپ نے ان لوگوں کا رد کیا تھا جو روح کو قدیم کہتے تھے اور ان کا بھی جو شواہد کے بارے میں کلام کر گئے۔

آپ کا وصال ۳۲۰ھ میں ہوا۔

- حضرت ابوعمرو دمشقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام پر یہ فرض کیا تھا کہ اپنے معجزات اور نشانیاں دکھائیں تا کہ لوگ ان پر ایمان لا سکیں' ویسے ہی اس نے اولیاءِ کرام علیہم السلام پر یہ لازم قرار دیا ہے کہ اپنی کرامتیں چھپاتے رہیں تا کہ مخلوق کسی فتنے میں نہ پڑے۔ (حلیہ)
- حضرت ابوعمرو الدمشقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عارفوں کی عادتوں میں سے چار عادتیں خاص قسم کی ہوتی ہیں: سیاست' ریاضت' حراست اور رعایت۔ سیاست اور ریاضت کا پتہ تو چل جاتا ہے جبکہ حراست اور رعایت باطنی خصلتیں ہوتی ہیں۔

سیاست وہ خصلت ہوتی ہے کہ اس کے ذریعے بندہ اپنی پاکیزگی حاصل کر لیتا ہے اور ریاضت کر کے حقائق کا علم پا لیتا ہے۔ سیاست' نفس کی حفاظت اور اس کی پہچان کو کہتے ہیں جبکہ ریاضت' نفس کی مخالفت اور اس سے دشمنی کا نام ہے' حراست' دلوں میں اللہ کے احسان کا جائزہ لینا ہوتا ہے اور رعایت کا مطلب ہوتا ہے کہ دلوں میں اللہ کے حقوق کی حفاظت کی جائے۔

سیاست کا انجام یہ ہوتا ہے کہ اللہ کی عبودیت پورے طور پر کی جاتی ہے' ریاضت' حکم کے وقت راضی ہونے کی شکل اختیار کرتی ہے' حراست کی وجہ سے انسان کی صفائی ہوتی اور اس میں مشاہدہ آتا ہے جبکہ رعایت کا حاصل' محبت اور ہیبت ہوتا ہے' پھر وفاء' صفاء کے ساتھ متصل ہوتی ہے اور رضا' محبت سے ملی ہوتی ہے' اس کا علم'

Marfat.com

اس کا علم اور اس کی جہالت' اس کی جہالت ہوتی ہے۔

- حضرت ابوعمرو دمشقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تصوف کا مطلب' کائنات کو ناقص نظر سے دیکھنا ہوتا ہے بلکہ ہر ناقص کی طرف سے آنکھیں بند کر لینا ہوتا ہے۔ تاکہ یوں اس کا مشاہدہ کر سکے جو ہر نقص سے پاک ہے (اللہ تعالیٰ کا)۔
- حضرت ابوعمرو دمشقی رحمہ اللہ سے حضور ﷺ کی اس حدیث ''چاند دیکھ کر روزہ رکھا کرو اور اسے ہی دیکھ کر چھوڑا کرو۔'' کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: رسولِ اکرم ﷺ نے حال کے برابر ہونے کی طرف اشارہ فرمایا ہے یعنی تم افطار کر کے حق سے رجوع نہ کرو اور نہ ہی روزہ رکھ کر اس کی طرف بڑھو تاکہ تمہارا روزہ' تمہارے افطار کی طرح ہو سکے اور تمہارا افطار' تمہارے روزے کی طرح' اور یہ اس وقت جب تم دائمی حضوری میں ہو۔
- حضرت ابوعمرو دمشقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خطرات کا مقام' وطنات سے دور ہوتا ہے کیونکہ دل' روشن ہوتے اور پھر چھپ جاتے ہیں جبکہ وطنات ظاہر ہوتے ہیں اور ثابت ہو کر پکے ہو جاتے ہیں۔ دعاوی' خواطر سے پیدا ہوتے ہیں کیونکہ دعویٰ کرنے والا یہ گمان کرتا ہے کہ جو کچھ واضح ہوا' وہ ثابت ہو گیا اور وطنات والے کیلئے کوئی دعویٰ محال نہیں ہوتا۔
- حضرت ابوعمرو دمشقی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: حقیقی خوف یہ ہوتا ہے کہ تم اللہ کا خوف رکھتے ہو تو پھر کسی اور کا خوف نہ رکھا کرو۔
- حضرت ابوعمرو دمشقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دل کی بدبختی یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کا یہ حال بنا دے کہ وہ اپنی سوچ بچار پر بھروسہ کرنے لگے چنانچہ اسے ہی اوّلیت دے اور اللہ سے اچھی رعایت اور حفاظت کا سوال نہ کرے حالانکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ ''اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت یوں فرمائی جیسے بچے کی حفاظت کی جاتی ہے۔''
- حضرت ابوعمرو دمشقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عام طور پر کائنات کا اچھا جاننا محبت کے صحیح ہونے کی دلیل ہوتا ہے جبکہ خصوصی طور پر یہ فتنوں اور اندھیروں کی طرف لے جاتا ہے۔

Marfat.com

اسے اللہ تعالیٰ ہر شے سے ڈراتا ہے۔ (الترغیب والترہیب)

حضرت حسین بن محمد بن محمد بن شیظم رحمہ اللہ نے مجھے حضرت محمد بن حامد رحمہ اللہ سے سن کر' حدیث کی روایت کی' انہیں حضرت اسحٰق بن حمدان وراق رحمہ اللہ نے' انہیں حضرت محمد بن زید نیشاپوری نے' انہیں حضرت زید بن ابوموسیٰ مروزی رحمہ اللہ نے' انہیں حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ نے' انہیں حضرت لیث رحمہ اللہ نے' انہیں حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے اور انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بتائی کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: حلال روزی کی تلاش جہاد ہے اور اللہ تعالیٰ کاروبار کرنے والے مومن کو پسند فرماتا ہے۔

- حضرت محمد بن حامد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سوچ بچار اور غور وفکر پانچ طرح کا ہوتا ہے۔

① ایک غور وفکر اللہ کی آیات میں ہوتا ہے اور اس کی نشانیوں میں' اس سے معرفت پیدا ہوتی ہے۔

② ایک غور وفکر اللہ کی نعمتوں میں کیا جاتا ہے جس سے محبت پیدا ہوتی ہے۔

③ ایک غور وفکر اللہ کے کئے گئے وعدوں اور اس کے ثواب میں ہوتا ہے جس کے ذریعے عبادتوں کی طرف شوق پیدا ہوتا اور اللہ کے احکام سے موافقت ہوتی ہے۔

④ ایک غور وفکر اللہ کی ڈانٹ اور اس کی طرف سے ملنے والی سزا میں ہوتا ہے' اس کے ذریعے اللہ کے احکام کی مخالفت کی وجہ سے ڈر پیدا ہوتا ہے۔

⑤ ایک غور وفکر فکر نفس پر ظلم کرنے کے بارے میں ہوتا ہے اور یہ اللہ کے احسان کے مقابلے میں ہوتا ہے جس کے ذریعے گذشتہ دور کی طرف نظر جاتی ہے اور اللہ سے حیاء پیدا ہوتا ہے۔

- حضرت محمد بن حامد ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب انوار' باطن میں سما جاتے ہیں تو اعضاء سے نیکیاں پیدا ہوتی ہیں۔

- حضرت محمد بن حامد رحمہ اللہ سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا گیا:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ○ (فاطر: ۱۵)

''اے لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ہو اور اللہ ہی بے نیاز ہے' سب خوبیوں سراہا۔''

تو آپ نے فرمایا تھا: ''کہ تم اپنے اللہ کی رحمت کے محتاج ہو' اسے تمہارے عملوں کی ضرورت نہیں' ہاں تم اس کی

Marfat.com

رحمت کے محتاج ہو۔"

- حضرت محمد بن حامد ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اہل محبت کے علاوہ ایسا کوئی نہیں ملا جس کے پاس ہمت پورے طور پر موجود ہو' اہل محبت نے یہ ہمت اتباعِ سنت سے حاصل کی ہوتی ہے اور وہ بدعت سے دور رہے ہوتے ہیں کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ پوری مخلوق میں سب سے زیادہ ہمت والے تھے اور اللہ کے سب سے زیادہ قریب تھے۔
- حضرت محمد بن حامد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جاہلوں کے دلوں میں اولیاء کے ولی ہونے کا انکار اس لئے ہوتا ہے کہ اللہ کی رحمت لینے سے ان کا دل تنگ ہوتا ہے اور وہ اللہ کی قدرت کے مقام سے دور ہوتے ہیں۔
- حضرت محمد بن حامد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کا ولی ہمیشہ اپنے حال میں چھپا ہوتا ہے حالانکہ پوری مخلوق اسے ولی اللہ کہہ رہی ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ اس کا اعلان کراتا ہے اور مخلوق انکار کر رہی ہوتی ہے۔
- حضرت محمد بن حامد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کے سب سے قریب وہ دل ہوتا ہے جو فقیروں کی صحبت سے راضی ہوتا ہے' وہ فانی چیزوں کے مقابلے میں باقی رہنے والی چیزوں کو اوّلیت دیتا ہے' وہ پہلے ہی سے ہونے والا فیصلہ دیکھ لیتا ہے تو اپنے اعمال سے پُر امید نہیں ہوتا۔
- حضرت محمد بن حامد ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں کسی چیز سے عاجز نہیں ہوتا تو تم بھی اپنی کمزوری دیکھتے ہوئے کمزور نہ ہونا۔
- حضرت محمد بن حامد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اولیاء اللہ کو ہلکا جاننا' اللہ کی معرفت کم ہونے کی علامت ہے۔
- حضرت محمد بن حامد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ تمہیں کسی مقام تک پہنچا دے اور اللہ والوں کی عزت سے تمہیں روک دے' تم اس چیز کو لذیذ سمجھنے لگو تو جان لو کہ تم مغرور ہو اور درجہ بدرجہ اور ہو رہے ہو۔
- حضرت محمد بن حامد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کا علم رکھنے والے' اللہ کے سامنے ادب کی حد میں کھڑے ہوتے ہیں' اس سے آگے اجازت کے بغیر نہیں ہوتے۔
- حضرت محمد بن حامد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب بھی میں کسی مسلمان کو حقیر جانتا ہوں تو اپنی معرفت اور

Marfat.com

ایمان میں خامی محسوس کرتا ہوں۔

- حضرت محمد بن حامد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جسے مشائخ کے حکم اور آداب صحیح نہیں کرتے تو وہ کتاب وسنت سے ادب نہیں سیکھ سکتا۔
- حضرت محمد بن حامد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ راستہ کھلا ہے' دلیل موجود ہے' خرچہ مکمل ہے اور سواری طاقتور ہے لیکن اس کے باوجود صوفیہ اللہ کے وصول سے رکے ہیں کیونکہ وہ راہنمائی حاصل نہیں کرتے' اس راستے میں نفسانی غرض سے چلتے ہیں اور ناجائز زادِراہ لیتے ہیں اور حفاظت نہ کرنے کی وجہ سے سواری کمزور کر بیٹھتے ہیں۔
- حضرت محمد بن حامد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تمہارا کوئی وقت غفلت سے بچ جائے تو اس پر اس معاملے میں غیرت کھاؤ کہ اللہ کے مخالف چیزوں کے پیچھے چلو کیونکہ ان اوقات کی مخالفت ایسے ہوگی کہ دلوں میں ٹیڑھ پیدا ہوا ہوگا۔
- حضرت محمد بن حامد رحمہ اللہ فرماتے تھے: تمہارے پاس اصل پونجی تمہارا دل اور وقت ہوتا ہے لیکن تم اپنے دل کو گمانوں میں مصروف رکھتے ہو اور بیکار کاموں میں وقت ضائع کرتے ہو چنانچہ جس کی پونجی میں گھاٹا پڑ جائے' اسے نفع کیا ہوگا۔
- حضرت محمد بن حامد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سب سے زیادہ برا خلق اس شخص کا ہوتا ہے جو اپنے مجلس کے ساتھیوں کے ساتھ گذرا وقات نہ کرے اور دوست' دشمن کی تمیز نہ کرے۔
- حضرت محمد بن حامد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انسان اپنی پیدائشی حالت میں دوسری چیزوں سے بہتر ہوتا ہے۔

Marfat.com

⑭ حضرت ابواسحاق ابراہیم بن احمد بن اسماعیل الخواص رحمہ اللہ (م ۲۹۱ھ)

آپ ان لوگوں میں شامل تھے جو راہِ توکل پر چلتے تھے' اپنے وقت میں نہایت اعلیٰ مقام رکھتے تھے اور حضرت جنید ونوری رحمہ اللہ کے ہمعصر تھے۔ سیاحت وریاضت میں آپ وہ مقام رکھتے تھے جو بیان سے باہر ہے۔

جامع مسجد ''رَے'' ۲۹۱ھ میں آپ کا وصال ہوا اور آپ کے غسل اور کفن دفن کا انتظام حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ نے کیا۔

- حضرت محمد بن عبداللہ رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم الخواص رحمہ اللہ جامع مسجد رَے میں دفن ہوئے' آپ کو بار بار اٹھنے کی مجبوری تھی چنانچہ جب بھی اٹھتے' ہر بار پانی میں داخل ہو کر غسل کرتے اور پھر مسجد میں واپس آ جاتے اور دو رکعت نفل پڑھتے۔ آخر پانی میں داخل ہوئے کہ غسل کریں لیکن آپ کی روح پرواز کر گئی' اس وقت آپ پانی کے درمیان پہنچ چکے تھے۔ (ابن الملقن)
- حضرت جعفر بن محمد خلدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم خواص رحمہ اللہ نے فرمایا: جو صبر نہیں کیا کرتا' وہ کامیاب نہیں ہوتا۔
- آپ ہی نے فرمایا تھا: جس پر دنیا میں کوئی روتا نہیں ہے' آخرت میں اس پر کوئی ہنستا بھی نہیں۔
- حضرت جعفر بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں حضرت ابراہیم خواص رحمہ اللہ کے ہاں ٹھہرا اور بیدار ہو گیا' یکا یک دیکھنے پر پتہ چلا کہ انہوں نے پوری رات یہ شعر پڑھتے گذار دی:

''پوشیدگی نہ رہی اور ملاقات میں آرام رہتا ہے' کیا ایسا ممکن ہے کہ دوست' اپنے دوست کے بغیر چین لے سکے۔''

Marfat.com

- حضرت ابراہیم خواص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کثرتِ روایت سے علم نہیں آتا' عالم تو وہ ہوتا ہے جو علم کے پیچھے پڑا رہے اور اس پر عمل کرے نیز اگرچہ علم تھوڑا ہو' سنتوں پر عمل کرے۔
- حضرت ابراہیم خواص رحمہ اللہ سے ورع و پرہیز گاری کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: کیا کوئی شخص خوشی و غمی میں حق نہیں بولا کرتا اور وہ کام نہیں کیا کرتا جس پر اللہ راضی ہو؟
- حضرت ابراہیم خواص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پورا علم صرف دو لفظوں میں ہے: جو تمہارے لئے کافی ہو چکا ہے' اس میں تکلف نہ کرو (کہ اور مانگتے پھرو) اور جو تم سے پورا کرنے کو کہا گیا' اسے ضائع نہ کرو (بلکہ اللہ کے وہ حکم بجالاؤ)۔
- حضرت ابراہیم خواص رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تجارت کرنے والا' دوسرے کی پونجی کا محتاج رہتا ہے۔
- حضرت ابراہیم خواص رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تیرے دل میں سکون ہونا چاہئے' ہتھیلی فارغ ہو اور نفس جہاں چاہے' جائے۔
- حضرت ابراہیم خواص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شیخ کو دیکھا کہ سترہ دن بعد لنگڑانے لگا جس کی وجہ خشکی تھی' اس کے ساتھی شیخ نے اسے منع کیا (کہ اتنی مشقت نہ کرو) لیکن اس نے نہ مانا چنانچہ وہ گر گیا اور اسباب کی حدوں سے نہ ہٹا۔
- حضرت ابراہیم بن احمد خواص رحمہ اللہ نے فرمایا کہ دل کی دوائیں پانچ چیزیں ہیں: سوچ سمجھ کر قرآن کی تلاوت کرنا' پیٹ خالی رکھنا' رات کو عبادت کرنا' سحری کے وقت اللہ کی بارگاہ میں گڑگڑانا اور نیک لوگوں کی مجلسوں میں بیٹھنا۔
- حضرت ابراہیم خواص رحمہ اللہ فرماتے تھے: ایک مومن جس قدر اللہ کی عزت کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے اتنی ہی عزت دیتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں اس کی عزت بھر دیتا ہے' یہی بات قرآن میں فرمائی گئی ہے:

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ○ (منافقین: ۸)

''اور عزت تو اللہ' اس کے رسول ﷺ اور مسلمانوں ہی کیلئے ہے۔''

- حضرت ابراہیم خواص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دلوں کی سزا سب سے سخت ہوتی ہے' اس کا مقام بھی سب

Marfat.com

سے اعلیٰ ہوتا ہے اور اس کی عزت بھی سب سے بڑھ کر ہوتی ہے' اس کا ذکر سب سے بہتر ہوتا ہے کیونکہ اس کے ذکر سے انوار کھینچے چلے آتے ہیں' اللہ کا حکم اسی پر اترتا ہے اور یہی وہ دل ہے جسے تنبیہ کرنے اور ڈانٹنے کیلئے خاص کیا گیا ہے۔

❁ حضرت ابراہیم خواص رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے جن بندوں کو پسند کرنا تھا' کرلیا' اس میں ان کا پہلے سے اللہ کے ساتھ کوئی معاملہ نہ تھا بلکہ اللہ نے ان کا ارادہ فرمالیا پھر اسے معلوم کرلیا جو ان سے نکلنا تھا اور جو ان پر ظاہر ہونا تھا چنانچہ فرمایا:

اِخْتَرْنَاهُمْ عَلٰى عِلْمٍ ○ (دخان:۳۲)

''اور بے شک ہم نے انہیں دانستہ چن لیا۔''

یعنی ہم نے اپنے علم کی بناء پر انہیں جان لیا' کیونکہ انہوں نے کئی قسم کی مخالفتیں کرنا تھیں کیونکہ جس نے ایسا ہتھیار خرید لیا جس کے عیب جانتا تھا وہ اسے لوٹائے گا نہیں۔

۴۸ حضرت ابو محمد عبداللہ بن محمد خراز رحمہ اللہ

آپ رازی حضرات کے بڑے مشائخ میں سے تھے' کئی سال تک حرم مکہ کے پڑوس میں رہے' بڑے پرہیزگار تھے جو حق بات کہا کرتے تھے اور حلال روزی کی تلاش کرتے۔

حضرت ابو عمران کبیر کی صحبت میں رہے' آپ حضرت ابو حفص نیشاپوری رحمہ اللہ اور حضرت جنید رحمہ اللہ کے مریدوں سے ملے تھے جو سب آپ کی عزت کرتے تھے اور آپ کے مقام و مرتبہ کو مانتے تھے۔ حضرت ابو حفص رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا تھا: رَے میں ایک مرد پیدا ہوگا' اگر وہ اپنے طریقے پر چلا تو ایک کامل مرد بنے گا۔ آپ کا وصال ۳۱۱ھ سے پہلے ہو گیا تھا۔

Marfat.com

- حضرت محمد بن داؤد دینوری دقّی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ خراز رحمہ اللہ کے ہاں اس وقت گیا جب میں نے چار دن سے کھانا نہ کھایا تھا۔ انہوں نے کہا: تم میں سے کوئی کئی دن تک بھوکا رہتا ہے اور صبح اُٹھ کر بھوک کی شکایت کرنے لگتا ہے۔
- حضرت عبداللہ خراز رحمہ اللہ نے فرمایا: زاہدوں کا کھانا' بھوک ہوتا ہے اور عارفوں کا کھانا' ذکر الٰہی۔
- حضرت عبداللہ خراز رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ظاہری طور پر عبادت کرنا اور باطن میں آزاد رہنا' نیک لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔
- حضرت عبداللہ خراز رحمہ اللہ نے فرمایا: جو دنیا کے کاموں میں مصروف ہونے سے الگ ہو گیا' وہ اس کام میں مصروف ہو سکے گا جس کا اسے حکم ہوا ہے۔
- حضرت عبداللہ خراز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کتابوں میں لکھی عبارت کو علماء جانتے ہیں' اشاروں کو دانا جانتے اور باریک مسئلوں کو سردار قسم کے مشائخ سمجھتے ہیں۔
- حضرت عبداللہ خراز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دونوں جہانوں میں مقصد الگ الگ ہوتے ہیں اور جن کا جنت میں مقصد حور و قصور ہوگا اور وہ جنت کی نعمتوں میں مشغول ہوگا' وہ شخص اس جیسا کبھی نہیں ہو سکتا جو اللہ کی مجلس میں ہو اور اس کے کریم چہرے کی زیارت کرتا ہوگا۔
- حضرت عبداللہ خراز رحمہ اللہ سے صابر کی علامت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: اس کی نشانی یہ ہے کہ وہ شکویٰ شکایت نہیں کرے گا' وہ نقصان اور بلاؤں کو چھپائے گا۔
- حضرت عبداللہ خراز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بندہ اپنے آقا کی طرف سے ہونے والے ارادے ہی کو جان سکتا ہے' ورنہ عاجز ہوتا ہے۔
- حضرت عبداللہ خراز رحمہ اللہ نے فرمایا: بھیدوں کو غیر لوگوں کی نظر سے بچانا' اس بات کی علامت ہوتا ہے کہ انسان اللہ کی طرف توجہ کئے ہوئے ہے۔
- حضرت عبداللہ خراز رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: مردوں میں سب سے بہتر حال اس شخص کا ہوتا ہے جو اپنے اوپر ہونے والی اللہ کی نعمتیں دیکھتا ہے کہ اس نے اسے اپنی معرفت کے لائق بنایا ہے اور اپنے قرب کی

Marfat.com

آپ حضرت ابوالحسین نوری رحمہ اللہ کے استاذ تھے۔

آپ نے حدیث کی روایت بھی کی چنانچہ حضرت حسن بن رشیق رحمہ اللہ نے حضرت بنان بن محمد حمال رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت بکار بن قتیبہ قاضی سے' انہوں نے ابوداؤد سے' انہوں نے حضرت ہشام رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت ابو راشد رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رحمہ اللہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فاجر و فاسق ہی دوزخ میں ہوں گے' صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! وہ کون ہوں گے؟ فرمایا: عورتیں ہوں گی۔ انہوں نے عرض کی: کیا وہ ہماری ہی مائیں نہ ہوں گی؟ ہماری ہی بہنیں اور بیویاں نہ ہوں گی؟ فرمایا: ہاں مگر جب انہیں کچھ عطا کیا جاتا ہے تو شکر نہیں کرتیں اور جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو صبر نہیں کرتیں۔

- حضرت بنان حمال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سات آسمان پیدا فرمائے جن میں سے ہر ایک میں مخلوق کے لشکر موجود ہیں اور سبھی اللہ کے فرمانبردار ہیں' وہ سات مقامات پر اللہ کی عبادت کر رہے ہیں چنانچہ:

① دنیا کے آسمان والے خوف اور امید میں رہتے ہوئے عبادت کرتے ہیں۔

② دوسرے آسمان والے' محبت اور غم میں عبادت کر رہے ہیں۔

③ تیسرے آسمان والے اللہ کے احسان کی ادائیگی اور اس سے حیاء کرتے ہوئے کر رہے ہیں۔

④ چوتھے آسمان والے شوق اور ہیبت کی بناء پر عبادت کرتے ہیں۔

⑤ پانچویں آسمان والے مناجاۃ (گڑگڑانا) اور تعظیم الٰہی کے طور پر کرتے ہیں۔

⑥ چھٹے آسمان والے اللہ کی طرف رجوع کرنے اور تعظیم کیلئے کرتے ہیں۔

⑦ ساتویں آسمان والے احسان چاہنے اور اللہ سے قرب کیلئے کرتے ہیں۔

- حضرت بنان حمال رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس کی آسانی وہ چیز بنے جو اُسے نقصان دے تو وہ کیسے نجات حاصل کرے گا؟

- حضرت بنان حمال رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر تم صرف اسی اللہ کی عبادت کرو گے تو وہ تمہی پر مہربان ہوگا'

Marfat.com

اب یہ تیرے ہاتھ میں ہے' اگر تم خالص ہوئے تو فرشتے تمہیں پاک بنائیں گے اور اگر تم نے خلط ملط کر کے عبادت کی تو تمہیں دکھ دیں گے۔

- حضرت بنان حمال رحمہ اللہ سے صوفیہ کے بہت اچھے حالات کے بارے پوچھا تو انہوں نے کہا: صوفی کا بہتر حال یہ ہوتا ہے کہ وہ حکم الٰہی پر بھروسہ کرتا ہے' ان پر عمل کرتا ہے' رازوں کی حفاظت کرتا ہے اور چونکہ حق تعالیٰ کے ساتھ گہرا تعلق ہوتا ہے لہٰذا وہ دونوں جہان سے بے تعلق ہوتا ہے۔
- حضرت بنان حمال رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جسے ذلت کا لباس دیا گیا تو اپنے شاہد کی وجہ سے مر جائے گا' جسے اقتدار و عزت کا لباس ملا' وہ اپنے شاہد کی وجہ سے زندہ ہوگا اور اسے ہیکلوں کی زندگی کا سبب بنایا جائے گا' نفس اور روح میں یہی فرق ہے۔
- حضرت بنان حمال رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسباب کو ہمیشہ دیکھتے رہنا اس بات کا یقین پیدا کرتا ہے کہ وہ اللہ کو دیکھے گا اور سب اسباب سے منہ پھیر لینا' باطل کام کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔
- حضرت بنان حمال رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ شخص محبت میں پختہ نہیں جو اپنے اوقات کی طرف دھیان رکھتا ہے یا اپنی محبت کو چھپانے میں بوجھ محسوس کرتا ہے اور اس میں بے پردہ ہو جاتا ہے چنانچہ ذلیل ہو جاتا ہے اور عزت گنوا لیتا ہے اور اسے یہ پرواہ نہیں ہوتی کہ اس کے محبوب کی طرف سے یا اس کے سبب سے اس پر کیا گزرے گی' وہ محبت میں پہنچنے والی تکلیف کے ذریعے لذت حاصل کرتا ہے جیسے غیر لوگ نعمتوں کی وجہ سے لذت پاتے ہیں اور اس کے بعد یہ اشعار پڑھے:

''نصیحت کرنے والوں نے مجھے برا بھلا کہا تو میں نے کہا' ذرا ٹھہرو' کیونکہ میں محبت میں شرم محسوس نہیں کرتا' انہوں نے کہا کہ تم الگ ہو گئے ہو' میں نے کہا کہ میں پہلا الگ ہونے والا نہیں ہوں جو باگ ڈور اتار دیتے ہیں۔''

Marfat.com

⑤⓪ حضرت ابوحمزہ البغدادی البزاز رحمہ اللہ

آپ حضرت سری بن مغلس سقطی رحمہ اللہ اور حضرت بشر حافی رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے۔ آپ مسجد مدینہ سے پہلے بغداد کی جامع مسجد ''رصافہ'' میں تصوف پر گفتگو کرتے رہے۔ حضرت حسن مسوحی رحمہ اللہ کے مرید تھے۔ آپ کئی قراءتوں کا علم رکھتے تھے۔

ایک دن آپ جامع مسجد مدینہ میں گفتگو کر رہے تھے کہ حالت تبدیل ہوگئی' آپ کرسی سے گرے اور پھر دوسرے جمعہ کو وصال فرما گئے۔ آپ کا وصال حضرت جنید رحمہ اللہ سے پہلے ہوا تھا۔

آپ حضرت ابوتراب نخشبی کے سفروں میں ساتھی رہے' وہ حضرت عیسیٰ بن ابان کے اولاد میں سے تھے۔ حضرت امام احمد بن حنبل کی مجلس میں جب بھی تصوف کے بارے میں گفتگو ہوتی تو وہ حضرت ابوحمزہ سے کہا کرتے: اے صوفی! اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

آپ کئی بار بصرہ میں گئے اور وصال ۲۸۹ھ میں ہوا۔

- حضرت ابراہیم بن علی مریدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوحمزہ رحمہ اللہ کو فرماتے سنا تھا:
  ''یہ بات محال ہے کہ تم اللہ سے محبت تو کرو لیکن اس کا ذکر نہ کیا کرو اور یہ بھی محال ہے کہ تم ذکر الٰہی تو کرو لیکن وہ تمہیں مزا نہ دے اور کسی دوسری طرف متوجہ کر دے۔''
- حضرت اسحٰق بن اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک آدمی نے یہ بات بتائی کہ میں نے حضرت ابو حمزہ رحمہ اللہ سے کہا: میں سوال کر سکتا ہوں؟ انہوں نے کہا: ہاں کرو' میں نے کہا: سوال کیوں کر رہا ہوں؟ انہوں نے کہا: کیونکہ تم سوال کر رہے ہو کہ سوال کروں؟
- حضرت ابوحمزہ رحمہ اللہ نے بتایا کہ میں رومی شہروں سے نکلا اور ایک راہب کے پاس جا ٹھہرا اور اس سے پوچھا: کیا تمہارے پاس کوئی گذشتہ خبر ہے؟ اس نے کہا: ہاں:
  فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَ فَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ○ (شوریٰ: ۷)

Marfat.com

''ایک گروہ جنت میں ہے اور ایک گروہ دوزخ میں۔''

- حضرت ابوحمزہ رحمہ اللہ فرماتے تھے: اس شخص کو گویا چین مل گیا جس نے اپنے دل سے دنیا کی محبت نکال دی اور جب دل دنیا کی محبت سے خالی ہو جاتا ہے تو اس میں زہد داخل ہو جاتا ہے اور جب اس میں زہد داخل ہو جائے تو اس کے بعد اس میں توکل پیدا ہو جاتا ہے۔
- حضرت ابوحمزہ البزاز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جسے تین چیزوں کے ساتھ تین چیزیں مل گئیں تو وہ آفتوں سے بچ جایا کرتا ہے:

① پیٹ خالی ہو تو دل قناعت کرنے والا ہو۔

② ہمیشہ کا فقر ہو اور اس کے ہمراہ زہد موجود ہو۔

③ مکمل صبر ہو اور اس کے ساتھ ہی دائمی طور پر ذکر کرتا ہو۔

- حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوحمزہ رحمہ اللہ اچانک مکہ سے آئے تو سفر کی تھکاوٹ چہرے سے نظر آ رہی تھی' میں نے انہیں سلام کہا اور کھانے کی خواہش معلوم کی' انہوں نے کہا: سکباج اور عصیدہ (ایک قسم کے کھانے) لا کر مجھے علیحدہ بٹھاؤ۔

میں نے آنے کا ایک پیالہ لیا' دس درہم بھر گوشت' بینگن' سرکہ اور دس رطل بھر شہد لے کر ان کے لئے کھانا تیار کر دیا اور باغ میں رکھ کر آگے پردہ تان دیا۔ وہ کھانے کے پاس گئے اور سارا کھانا کھا لیا۔ جب وہ فارغ ہو گئے تو میں ان کے پاس گیا' وہ سارا کھانا کھا چکا تھے' مجھ سے کہنے لگے: اے ابو القاسم رحمہ اللہ! حیرانی کی ضرورت نہیں' یہ مکہ سے آ کر میں نے تیسری مرتبہ کھایا ہے۔

- حضرت ابوحمزہ رحمہ اللہ نے فرمایا: سخاوت یہ نہیں ہوتی کہ جس کے پاس کچھ ہو' وہ اسے دے جو پاس کچھ نہیں رکھتا' سخاوت تو یہ ہوتی ہے کہ جس کے پاس کچھ نہیں' وہ اسے دے' جس کے پاس کچھ ہے۔
- حضرت ابوحمزہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فقر کی محبت بڑی شدید ہوتی ہے' اس پر کوئی صدیق شخص ہی صبر کر سکتا ہے۔
- حضرت ابوحمزہ البزاز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ تم پر کوئی بھلائی کی راہ کھول دے تو اسے سنبھال لو' اس کی طرف نظر نہ کرو اور نہ ہی کوئی فخر کرو' صرف اس اللہ کا شکر کرو جس نے تمہیں اس کی

Marfat.com

توفیق دی ہے کیونکہ اسے دیکھو گے تو یہ تمہیں تمہارے مقام سے گرادے گی جبکہ شکر کرنے پر تمہیں کچھ اور بھی ملے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ ○ (ابراہیم: ۷)

''اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دونگا۔''

- حضرت ابوحمزہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جسے حق کی طرف راستہ کا علم ہو جائے تو اسے اس پر چلنا آسان ہو جاتا ہے اور یہ وہی ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ اس بات کی تعلیم دیتا ہے اور جو یہ راستہ کسی دلیل کے ذریعے پاتا ہے تو پھر کبھی تو وہ اس میں غلطی کھاتا ہے اور کبھی درست راہ پالیتا ہے اور جو اس راستے پر سچی اور خالص دلیل کے پیچھے چلتا ہے' وہ جلد اپنے مقصد تک پہنچ جاتا ہے اور اللہ کے سیدھے راستے پر چلنے کے لئے اس کے علاوہ اور کوئی دلیل نہیں ہوتی کہ وہ رسولِ اکرم ﷺ کے احوال' افعال اور اقوال میں آپ کی فرمانبرداری کرے۔

- حضرت ابوحمزہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تو نے اپنے آپ کو نفس (کی خواہش) سے بچالیا تو گویا تم نے اس کا حق ادا کر دیا اور جب مخلوق تم سے سلامت ہو تو گویا تم نے ان کے حقوق ادا کر دیئے۔

⑤① حضرت ابوالحسین محمد بن سعد وراق رحمہ اللہ

آپ نیشاپور کے بڑے مشائخ میں سے تھے اور حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ کے قدیم شاگردوں میں شمار ہوتے تھے' آپ نے حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ کے کلام کی سنن پر کلام کی ہے۔ آپ ظاہری علوم کے بڑے علوم تھے اور معاملات کے دقیق مسائل پر نیز برے افعال پر گفتگو کیا کرتے تھے۔ آپ کا وصال ۳۲۰ھ سے پہلے ہوا تھا۔

Marfat.com

- حضرت ابوالحسین وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نیکی' معاف کرنے میں ہوتی ہے' کیا تم اپنے ساتھی کا جرم یاد نہیں رکھتے جبکہ تم نے اسے معاف کر دیا؟
- حضرت ابوالحسین وراق رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک برے شخص کو معاف کرنے کی توفیق نہیں دی جاتی کیونکہ اس کا دل تنگ ہوا کرتا ہے۔
- حضرت ابوالحسین وراق رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ دل کی زندگی اس زندہ (خدا) کو یاد کرنے میں ہوتی ہے جسے موت نہیں آئے گی اور بہترین زندگی تو اللہ کے ساتھ ہوتی ہے' کسی اور کے ساتھ نہیں۔
- حضرت ابوالحسین وراق رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ بندہ اللہ سے صرف اسی کی مدد اور اس کے حبیب ﷺ کی تابع داری کے ذریعے مل سکتا ہے کہ آپ کی شریعت پر عمل کرے اور جو شخص رسولِ اکرم ﷺ کی پیروی کے بغیر اللہ کی طرف راہ تلاش کرتا ہے' وہ گمراہ ہو جاتا ہے اور وہ بایں طور کہ وہ اپنے آپ کو ہدایت پر گمان کرے اور جو کسی کو ملاتا ہے' خود ملتا ہے اور جو راستے سے ہٹتا ہے تو وہ اپنے نفس پر ڈر اور آرام چاہنے کی وجہ سے ہٹتا ہے کیونکہ اللہ کی طرف راستہ اس کے لئے مشکل ہوتا ہے جو پوری محبت سے اس میں داخل نہیں ہوتا اور اس میں پورا شوق نہیں ہوتا' اب اس مقام پر اسے بوجھ اٹھانا آسان ہو جاتا ہے اور ہولناکیوں کو قابو کرنا اسے آسان دکھائی دیتا ہے اور جب اس پر اس کا نفس مان جاتا ہے اور محبوب کی طلب میں جو ملتا ہے' اس پر آسان ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ملاپ کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔
- حضرت ابوالحسین وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سب سے عظیم شے جسے اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے تیار کرتا ہے' تقویٰ ہوتی ہے کیونکہ اسی تقویٰ کی وجہ سے تمام نیک کاموں کے راستے کھلتے ہیں اور اسی سے اللہ کے قریب ہونے کا موقع بنتا ہے اور پھر تقویٰ و اخلاص اور اس کی حقیقت یہ ہوتی ہے کہ جس سے تم ڈرتے ہو' اس کے علاوہ ہر شے سے علیحدگی ہو جاتی ہے۔
- حضرت ابوالحسین وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دین میں صدق یہ ہوتا ہے کہ راستہ سیدھا ہو اور شرع میں صدق یہ ہے کہ سنت کی پیروی کی جائے۔

Marfat.com

- حضرت ابوالحسین وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نفس پر سب سے زیادہ قابو خواہش کا ہوتا ہے اور اس خواہش کو صرف بیقرار کرنے والا شوق ہی دور کر سکتا ہے۔
- حضرت ابوالحسین وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یقین صرف توحید کی وجہ سے آتا ہے چنانچہ جو عقیدۂ توحید کے لحاظ سے صاف ہے' اس کا یقین بھی صاف ستھرا ہوتا ہے۔
- آپ ہی نے فرمایا تھا: جو شخص اپنا نفس' باطن اور مخلوق کو دیکھنا نہیں چھوڑتا' اس کا باطن بھلائیوں اور اللہ کے احسانات کے مشاہدہ کیلئے زندہ شمار نہیں ہوتا۔
- حضرت ابوالحسین وراق رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ سے بے تعلقی کے ڈر نے محبت کرنے والوں کے دلوں کو گھلا دیا ہے' عارفوں کے جگروں کو جلا کر رکھ دیا ہے' عبادت گذاروں کی رات میں بیداری پیدا کر دی ہے' زاہدوں کے دن کو پیاس بھرا کر دیا ہے' توبہ کرنے والوں کا رونا زیادہ کر دیا ہے اور اللہ کا خوف رکھنے والوں کی زندگی کو بے مراد کر دیا ہے۔
- حضرت ابوالحسین وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: توکل یہ ہوتا ہے کہ چیزوں کے ہونے' نہ ہونے میں حال ایک جیسا ہوا اور ملنے والی چیزوں کے موقع پر نفس کو سکون ملے۔
- آپ ہی نے فرمایا تھا: اللہ کی محبت' اس کے حبیب ﷺ کی تابعداری سے پہچانی جاتی ہے۔
- حضرت ابوالحسین وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فتوت (صوفیہ میں جوانمردی) اصل میں پانچ چیزوں کا نام ہے جن میں سے ایک حقوق اللہ کی حفاظت' دوسری وفاداری کرنا' تیسری شکر کرنا' چوتھی صبر کرنا اور پانچویں اللہ کی مرضی پر چلنا۔
- حضرت ابوالحسین وراق رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اپنے نفس کو دیکھنے (اور اس کے مطابق چلنے میں) میں انسان ان نعمتوں کو بھول جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر کی ہوتی ہیں۔
- حضرت ابوالحسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سب سے فائدہ مند علم وہ ہے کہ انسان اللہ کے حکم اور روک کے بارے میں جان لے' اس کے وعدوں اور ڈانٹ کو جانے اور اس کی طرف سے ثواب اور سزا کا علم رکھے جبکہ سب سے اعلیٰ علم وہ ہے جس میں اسے اللہ' اس کی صفات اور ناموں کا علم ہو۔

Marfat.com

- آپ ہی نے فرمایا تھا کہ مخلوق کے ساتھ انس رکھنے سے انسان اللہ سے بیگانہ ہوتا ہے' ان کی وجہ سے مطمئن ہونے پر بیوقوف بنتا ہے' ان کی وجہ سے سکون لینے پر عاجز گنا جاتا ہے' ان پر بھروسہ کر کے سست شمار ہوتا ہے' انہیں ٹھوس جانتا اور وقت ضائع کرتا ہوتا ہے اور جب اللہ کے ارادے میں ان کی بھلائی لکھی ہوتی ہے تو انہیں اپنے ساتھ تعلق کی توفیق دیتا اور اپنے ذکر سے انس پیدا فرماتا ہے نیز وہ اللہ ہی پر بھروسہ کرتا ہے' اللہ ان کے باطن کو مخلوق کی طرف نظر کرنے سے بچاتا ہے اور اس کے ظاہر کو مخلوق پر اعتماد کرنے سے بچاتا ہے۔
- آپ ہی فرماتے ہیں کہ جو شخص حرام چیزوں کی طرف سے آنکھیں بند کر لیتا ہے تو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کی زبان سے دانائی کی باتیں نکلواتا ہے جنہیں سن کر لوگوں کا فائدہ ہو اور جو شبہ والی چیزوں سے آنکھیں بند کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ایسی روشنی پیدا فرماتا ہے جس کی بناء پر وہ اللہ کے راضی ہونے کے اسباب کا پتہ لگا لیتا ہے۔
- حضرت ابوالحسین وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس شخص نے اپنے دل میں کسی دنیاوی شے سے محبت رکھی تو یہ ایسے ہوگا جیسے اس نے اپنے نفس کو لالچ کی تلوار سے کاٹ دیا اور جو کسی شے کا طمع کرتا ہے تو ذلیل ہو جاتا ہے اور اسی کے ذریعے ہلاک ہو جاتا ہے' پہلے کہا جایا کرتا تھا:

''کیا تم یہ جانتے ہوئے بھی میری رات میں طمع رکھتے ہو کہ طمع کرنا لوگوں کی گردنوں کو اڑانے کا سبب بن جایا کرتا ہے۔''

- حضرت ابوالحسین وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب تک انسان کے زہد اور ورع میں کچھ کمی ہوگی' تب تک کوئی شخص تقویٰ و پرہیزگاری تک نہیں پہنچ سکتا جبکہ تقویٰ راحت و چین کا نام ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ (الطلاق:۲)

''اور جو اللہ سے ڈرے' اللہ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا۔''

Marfat.com

⑤② حضرت ابوبکر محمد بن موسیٰ واسطی رحمہ اللہ

آپ اصل میں فرغانہ کے رہنے والے تھے' انہیں ابن الفرغانی کہا جاتا ہے۔ حضرت جنید رحمہ اللہ اور حضرت ابوالحسین نوری رحمہ اللہ کے قدیم شاگردوں میں سے تھے' آپ مشائخ میں سے علم رکھنے والے تھے' تصوف کے اصول جیسے انہوں نے بیان کئے تھے' کسی اور نے نہیں کئے' آپ علم اصول اور ظاہری علوم کے ماہر تھے۔

آپ خراسان پہنچے اور اس کے شہر ''مرو'' میں رہائش کر لی' پھر ۳۲۰ھ کے بعد وہیں فوت ہوئے۔ آپ کا کلام اہل مرو کے پاس رہا۔ میں نے عراق میں ان کا کلام نہیں دیکھا جس کی وجہ یہ تھی کہ آپ عراق سے جوانی ہی کی حالت میں چلے گئے تھے' آپ کے مشائخ ''احیاء'' میں تھے چنانچہ خراسان میں ابیورد اور مرو میں کلام کیا اور اکثر صوفیانہ کلام مرو ہی میں کیا تھا۔

- حضرت محمد عبداللہ واعظ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر محمد بن موسیٰ ابن الفرغانی واسطی رحمہ اللہ کو مرو میں یہ فرماتے سنا تھا: اپنے آپ کو دیکھنا چاہتے ہو تو اس حالت میں دیکھو کہ حق تعالیٰ تمہارا مشاہدہ فرما رہا ہے' یوں نہ دیکھو کہ تم اس کا مشاہدہ کر رہے ہو۔ (حلیہ)
- آپ ہی فرماتے ہیں: ایک دور ایسا آیا جب ایسی آزمائش میں پڑا کہ نہ تو اس وقت اسلام کے آداب کا پتہ چلتا تھا' نہ ہی جاہلیت کے اخلاق کا اور نہ ہی مروءۃ والوں کی خوابیں آتی تھیں۔
- آپ ہی فرماتے تھے کہ قیدی کئی طرح کے ہوتے ہیں: ایک قیدی اپنے نفس اور خواہش کا ہوتا ہے' ایک اپنے شیطان اور خواہش کا ہوتا ہے اور ایک ان لفظوں اور اشاروں میں پھنسا ہوتا ہے جن کا کوئی معنیٰ نہیں ہوتا۔ ایسے لوگ فاسق ہوتے ہیں اور جب تک شواہد کا دلوں پر اثر ہوتا ہے اور اعراض دل پر کھٹکتے ہیں' تب تک وہ حجاب اور پردے میں ہوتا ہے اور حقیقت کی آنکھ سے دور ہوتا ہے۔ ورع کرنے والے اور زاہد لوگ' اس وجہ سے ورع اور زہد کرتے ہیں کہ ان کے دل میں بڑے بڑے خیال

Marfat.com

(اَعراض) آتے ہیں تو جو ادب کی بناء پر ان سے منہ پھیرتا ہے یا سمجھداری کی بناء پر ان سے پرہیز کرتا ہے' وہ اپنے ورع میں سچا ہوتا ہے اور ادب کرنے میں دانا ہوتا ہے۔

- آپ رحمہ اللہ ہی نے فرمایا تھا: سب سے زیادہ فقیر وہ شخص ہوتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ اس کے حق کی حقیقت چھپا لے۔ (حلیہ)
- آپ ہی نے فرمایا: حُبّ کی وجہ سے لازمی طور پر شوق پیدا ہوتا ہے اور شوق' انس و محبت پیدا کرتا ہے اور جس کے پاس شوق اور انس نہ ہو تو اسے معلوم ہونا چاہئے کہ وہ محبّ (محبت کرنے والا) نہیں ہوگا۔
- آپ ہی نے فرمایا ہے: وہ شخص کسی فضیلت کو فضیلت کیا سمجھے جسے یہ فکر ہی رہے کہ کہیں وہ فکر نہ نکل آئے۔
- آپ ہی فرماتے ہیں: ایک توحید پرست شخص صرف ایسی عبودیت کو دیکھتا ہے جس کے بعد صرف عبودیت پائی جائے کیونکہ اس میں اَقدار کی حفاظت ہوتی ہے اور ترقی بنتی ہے۔
- آپ ہی نے فرمایا کہ خوف اور امید ملکر دو ایسی روکاٹیں بن جاتی ہیں جو بے ادب نہیں ہونے دیتیں۔
- حضرت ابوبکر واسطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خوف' بندے اور اللہ کے درمیان امتیاز پیدا کرتا ہے' خوف ایک طرح کی ناامیدی اور امید' لالچ کا معنٰی رکھتی ہے چنانچہ اگر تم اسے پوشیدہ رکھو گے تو اس سے بخل ہوگا لیکن امید رکھو گے تو اسے تہمت لگاؤ گے۔
- حضرت ابوبکر واسطی رحمہ اللہ نے فرمایا: جو کسی حالت میں گرفتار ہو گیا تو وہ توحید سے الگ ہو جائے گا اور جو اسی سے تعلق رکھے' وہ ہر شے سے الگ ہو جائے گا اور جو اللہ سے ملنا چاہے' مل جائے گا حالانکہ درحقیقت نہ ہی جدائی ہے' نہ ہی وصل ہے چنانچہ اسی وجہ سے کہا گیا ہے:

"ہمارے درمیان جدائی ان پہاڑی چوٹیوں کی وجہ سے نہیں بلکہ یہ زمانے کا اتار چڑھاؤ ہے کہ کبھی پھیلتا اور کبھی سمٹتا ہوتا ہے۔"

- حضرت ابوبکر واسطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ کائنات مختلف اسباب کے ذریعے چل رہی ہے جن کا وقت مقرر ہے لیکن راز کا درمیان میں آنا' تکبر بن جاتا ہے۔

Marfat.com

- حضرت ابوبکر واسطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رضا مندی اور ناراضگی' اللہ کی بنائی ہوئی دو صفتیں ہیں' یہ ازل سے ابد تک جاری رہیں گی' انہی سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ کا مقبول کون ہے اور دور ہٹایا ہوا کون' مقبول لوگ چہرے پر روشنی سے پہچانے جاتے ہیں جیسے دور ہٹائے ہوئے لوگوں کا پتہ چہروں پر تاریکی سے چل جاتا ہے' اس کے ہوتے ہوئے زرد رنگوں' چھوٹی آستینوں اور پھولے پاؤں کا کیا فائدہ؟
- حضرت ابوبکر واسطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو حق کو طلب کرتا ہے اور اس کی طرف راستہ تلاش کرتا ہے تو وہ گویا آزمائش کے پیچھے چلتا ہے اور جو آزمائش طلب کرتا ہے' اس سے بچتا نہیں' جو سلامتی چاہتا ہے' وہ ہولناک مقاموں سے دور رہے اور پھر یہ شعر پڑھا:

''مجھے چھوڑ دو کہ مجھے آرام سے موت آسکے کیونکہ میں ایسے مقامات کی ہولنا کی کی تکلیف نہیں اٹھا سکتا۔''

- آپ ہی فرماتے تھے کہ دکھائی دینے والی چیزوں کو بچایا جاتا ہے لیکن روحوں کی حفاظت کی جاتی ہے۔
- حضرت ابوبکر واسطی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: وقت' ساعت سے کم ہوتا ہے چنانچہ تمہیں جو بھی نعمت اور سختی پہنچتی ہے (اس وقت سے پہلے) تو تم اس سے خالی ہوتے ہو' تمہیں وہی ملے گا جو اس وقت میں ہوگا اور جو بعد میں ہوگا' اس کے بارے میں تم کیا جانو کہ ملتا بھی ہے یا نہیں۔
- حضرت ابوبکر واسطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ذکر کرنے والے' ذکر کے وقت' ان سے زیادہ غفلت میں ہوتے ہیں جو اللہ کا ذکر بھلائے ہوتے ہیں کیونکہ اس کا ذکر ہی زیادہ ہوتا ہے۔
- حضرت ابوبکر واسطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دل کی زندگی' اللہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے بلکہ دلوں کا وجود ہی اللہ کے ساتھ ہوتا ہے بلکہ اللہ سے غائب ہونا بھی اللہ ہی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (حلیہ)
- حضرت ابوبکر واسطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چار چیزیں ایسی ہیں جو معرفت میں نہیں ہوسکتیں: زہد' صبر' توکل اور رضا کیونکہ ان چاروں کا تعلق انسانی وجود سے ہوتا ہے جو نظر میں آتا ہے۔
- حضرت ابوبکر واسطی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اگر کوئی شخص کسی عبادت پر بدلہ چاہتا ہے تو وہ بھول میں ہے۔

Marfat.com

حضرت ابوبکر واسطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انسانوں کے تین طبقے ہوتے ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر احسان فرماتے ہوئے انہیں ہدایت حاصل کرنے کی راہ دکھائی ہوتی ہے چنانچہ وہ کفر' شرک اور منافق ہونے سے بچے ہوتے ہیں۔

۲۔ ان لوگوں پر اللہ کی خالص مہربانی ہوتی ہے لہٰذا وہ چھوٹے بڑے گناہوں سے بچے ہوتے ہیں۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں کافی کچھ دے رکھا ہوتا ہے چنانچہ وہ دلوں میں بدخیالی سے بچے ہوتے ہیں' ان میں غفلت والوں کی حرکتیں نہیں پائی جاتیں۔

⑤③ حضرت ابومغیث حسین بن منصور حلاج رحمہ اللہ (شہید ۳۰۹ھ)

آپ اہل بیضاء فارس سے تعلق رکھتے تھے' واسط اور عراق میں پرورش ہوئی' حضرت جنید رحمہ اللہ' حضرت ابوالحسین نوری رحمہ اللہ' حضرت عمر مکی رحمہ اللہ اور حضرت فوطی رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے۔

آپ کے بارے میں مشائخ مختلف خیال رکھتے ہیں' اکثر مشائخ نے انہیں صوفیہ سے نکال رکھا ہے' وہ اس بات کا انکار کرتے ہیں کہ تصوف میں ان کا کچھ دخل ہے لیکن ان میں سے حضرت ابوالعباس بن عطاء' حضرت ابوعبداللہ محمد بن خفیف اور ابوالقاسم ابراہیم بن محمد نصر آبادی رحمہم اللہ نے انہیں قبول کیا ہے اور ان کے بارے میں اچھے الفاظ کہے ہیں' ان کے حال کو صحیح قرار دیا ہے' ان کا کلام نقل کیا ہے اور انہیں حقیقی صوفی تسلیم کیا ہے اور پھر حضرت محمد بن خفیف نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ حسین بن منصور رحمہ اللہ عالم ربانی تھے۔

آپ کو بغداد میں ۲۴ ذی القعدہ ۳۰۹ھ میں باب الطاق پر قتل کر دیا گیا۔

Marfat.com

- حضرت حسین بن منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے صوفیہ کو اپنے نام کے پردے میں رکھا اور یونہی وہ زندہ رہے اور اگر انہیں قدرت کے علوم بتائے جاتے تو وہ اڑتے اور اگر ان کے لئے حقیقت کا پردہ اٹھا دیا جاتا تو فوت ہو جاتے۔
- حضرت حسین بن منصور حلاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں: الٰہی تو جانتا ہے کہ میں تیرے شکر کی جگہوں پر پہنچنے سے عاجز ہوں لہٰذا میری طرف سے تو خود اپنا شکر کر لے کیونکہ حقیقی شکر یونہی ہو سکتا ہے' کوئی اور شکر اس جیسا نہیں ہوگا۔
- حضرت حسین بن منصور حلاج رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ جو شخص اپنے عمل پیش نظر رکھتا ہے' وہ اس سے پردے میں چلا جاتا ہے جس کے لئے وہ کام کیا گیا (اللہ) اور جو اللہ کا خیال کرتا ہے وہ اپنے اعمال دیکھنے سے پردے میں چلا جاتا ہے۔
- حضرت حسین بن منصور رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اللہ کا ہر اسم پہچان کے لحاظ سے تو ایک نام ہی ہے لیکن حق تعالیٰ کے لحاظ سے ایک حقیقت ہے۔
- حضرت حسین بن منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی طرف سے دل میں آنے والا کھٹکا ایسا ہوتا ہے کہ کوئی شے اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔
- حضرت حسین بن منصور رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ کوئی آدمی تنہا اللہ کی معرفت کے مقام پر پہنچ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ خود اس کے دل کو خطاب فرماتا ہے اور اس کے باطن کو اس بات سے بچاتا ہے کہ اس کے دل میں اس کے سوا کسی اور چیز کا دخل ہو۔
- آپ سے پوچھا گیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے زیارت کرنے کے لئے اللہ سے سوال کیا تھا؟ تو فرمایا: وجہ یہ تھی کہ ہر لحاظ سے وہ صرف حق تعالیٰ کے لئے ہو گئے تھے اور حق تعالیٰ ان کے لئے تھا' حق تعالیٰ ہر دکھائی جانے والی چیز کے مقابلے میں نیز اپنے گھیرے میں ہر چیز کے مقابلے میں صرف انہی کو دیکھ رہا تھا۔ یہ دیکھنا کھلا کھلا تھا' غائب رہ کر نہیں چنانچہ یہی وجہ تھی کہ انہوں نے صرف اللہ کو دیکھنے کا سوال کیا' کسی اور کا نہیں۔

Marfat.com

- حضرت ابوالحسین فارسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابن فاتک نے مجھے حضرت حسین بن منصور رحمہ اللہ کے یہ شعر سنائے تھے:

"(الٰہی!) تو میرے دل اور اس کے پردے کے درمیان ایسے موجود ہے جیسے میری پلکوں کے درمیان سے آنسو ٹپک رہے ہیں۔

میرا دل گویا میرے جگر کے عین بیچ میں یوں داخل ہے جیسے روحیں بدن میں ہوتی ہیں۔

حرکت کرنے والی ایسی کوئی شے نہیں جسے تو ہلکے طریقے پر حرکت نہیں دیتا۔

اے ھلال! تم چودہ تاریخ کو آٹھ' چار اور دو کے چڑھنے والے ہو۔"

- حضرت حسین بن منصور رحمہ اللہ سے "مرید" کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے بتایا: مرید وہ ہوتا ہے جو اپنا ارادہ اللہ کی طرف کرتا ہے تو اس سے ملنے تک ٹیڑھا نہیں ہوتا۔
- حضرت حسین بن منصور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام احوال پر غالب ہوتے ہیں اور ان پر قابو رکھتے ہیں' احوال کو وہی پھیرتے ہیں' احوال انہیں نہیں موڑتے جبکہ دوسرے لوگوں پر احوال کا قابو ہوتا ہے' احوال انہیں اپنی مرضی پر چلاتے ہیں' وہ خود احوال کو تبدیل نہیں کرتے۔
- حضرت حسین بن منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبادتیں صرف اللہ کے لئے کی جاتی ہیں اور فرمانبرداری میں اسی کا خیال ہوتا ہے' وہ اپنے علاوہ کے مشاہدہ میں نہیں آتا اور نہ ہی پہچانا جاتا ہے' اس کے ذرا سے دھیان پر صفات قائم ہیں اور راحتوں کا علم اس وقت ہوتا ہے جب اس کے ساتھ جمع ہوں۔
- حضرت حسین بن منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کسی ایسے شخص کے لئے یہ کہنا جائز نہیں کہ: میں نے اس احد خدا کو پہچانا ہے جس سے اکائیاں بنتی ہیں' جو کسی کو دیکھے یا کسی کو یاد کرے۔
- حضرت حسین بن منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کچھ ایسی زبانیں ہیں جو بولتی ہیں تو ان کی وجہ سے ہلاکتیں ہو جاتی ہیں اور کچھ ایسے نفس ہیں جو ہلاک ہوا کرتے ہیں۔
- حضرت حسین بن منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ سے حیاء نے اولیاء کے دلوں سے احسان کی لذت کو نکال دیا ہوتا ہے بلکہ فرمانبرداری کے حیاء نے اللہ تعالیٰ کے اولیاء کے دلوں کو عبادت کے سرور کے

Marfat.com

اظہار سے الگ کیا ہوتا ہے۔

- آپ ہی نے فرمایا تھا:

''حق تعالیٰ نے ہر قسم کے وجد کو ظاہر کیا ہے اگر چہ وہ اکابر کی سمجھ میں نہیں آسکتے۔

یہ وجد' دل میں آنے والا ایک کھٹکا یا اس پر پڑنے والی ایک نگاہ ہوتی ہے جو اندر کے بھیدوں میں آگ بھڑکا دیتی ہے۔

جب حق تعالیٰ دل کے راز کو سکون دیتا ہے تو اہل بصیرت کیلئے تین احوال بڑھا دئے جاتے ہیں۔

ایک حال تو وہ ہوتا ہے کہ دل اس کے وجد کی حقیقت کو پا نہیں سکتا اور اسے حیران ہونے والے کے حال میں وجد کو لئے سامنے رکھتا ہے۔''

- حضرت حسین بن منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس شخص توحید کے انوار کا نشہ ہو جاتا ہے تو وہ انوار اسے تجرید کے مفہوم سے پردہ میں لے جاتے ہیں بلکہ جسے تجرید (تنہا ہو جانا) کے انوار کا نشہ ہوتا ہے تو وہ توحید کے حقائق بیان کرتا ہے کیونکہ نشے والا ہی شخص ایسا ہوتا ہے جو ہر بھید کو بیان کرتا ہے۔
- حضرت حسین بن منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص نورِ ایمان سے حق تعالیٰ کو تلاش کرتا ہے' وہ اس شخص جیسا ہوتا ہے جو ستاروں کی روشنی میں سورج کو تلاش کرتا ہے۔
- حضرت حسین بن منصور رحمہ اللہ نے حضرت جبائی کے شاگردوں میں سے ایک سے فرمایا کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے کسی سبب کے بغیر جسم بنائے ہیں' یونہی سبب کے بغیر ہی ان میں صفتیں پیدا کی ہیں اور جیسے بندہ اپنے فعل کی بنیاد کا مالک نہیں ہوتا' یونہی اپنے فعل کا بھی مالک نہیں ہوا کرتا۔
- آپ ہی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے نہ تو بشریت جدا ہے اور نہ اس کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔

Marfat.com

⑤④ حضرت ابوالحسن علی بن محمد بن سہل الصائغ الدینوری رحمہ اللہ (م ۳۳۰ھ)

آپ اکابر مشائخ میں سے تھے' مصر میں رہائش رکھی اور وہیں وصال ہوا۔

حضرت ابوعثمان مغربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ (جس قدر مشائخ میں دیکھ چکا ہوں اُن میں سے) میں نے حضرت ابو یعقوب نہر جوری سے بڑھ کر نورانی چہرے والی شخصیت نہیں دیکھی اور نہ ہی حضرت ابوالحسن بن صائغ دینوری رحمہ اللہ سے بڑھ کر کوئی بلند ہمت دیکھا ہے۔

میں نے حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا حضرت ابوالحسن رحمہ اللہ بھی سالکین میں سے تھے؟ انہوں نے کہا کہ وہ معاملہ کرنے والے تھے اور ایسے لوگوں میں مخلص شمار ہوتے تھے۔

آپ کا وصال مصر میں ہوا' ۳۳۰ھ تھا اور آپ نے حدیث بھی روایت کی چنانچہ روایت حدیث کی اجازت دیتے ہوئے مجھ سے حضرت عمر بن محمد بن عراک مصری رحمہ اللہ نے' انہوں نے حضرت علی بن سہل زاھد دینوری رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت عبداللہ بن محمد بن بشار رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت مسلم بن ابراہیم رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت حماد بن سلمہ رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت علی بن زید رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت عقبہ رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت صہبان رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں روایت کی:

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ○ (واقعہ: ۳۹-۴۰)

''اگلوں میں سے ایک گروہ اور پچھلوں میں سے ایک گروہ۔''

آپ نے فرمایا تھا کہ یہ دونوں گروہ اسی اُمت میں ہیں۔

❁ حضرت ابوالحسن رحمہ اللہ سے ''مرید'' کی پہچان کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ان کی نشانی

Marfat.com

وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے بتائی ہے:

ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَ ضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ○ (توبہ:۱۱۸)

''یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہو کر ان پر تنگ ہوگئی اور وہ اپنی جان سے تنگ آئے اور انہیں یقین ہوا کہ اللہ سے پناہ نہیں مگر اسی کے پاس۔''

- حضرت ابوالحسن رحمہ اللہ نے فرمایا: جس شخص پر مسلسل غم اتریں تو ایسے غم کو یاد کرے جو زائل ہونے والا نہ ہو یوں اسے اس سے راحت ملے گی۔
- حضرت ابوالحسن رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: جب برادران اکٹھے ہوں تو ان پر کیا کچھ لازم ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: کہ وہ ایک دوسرے کو حق اور صبر کی ہدایت کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ○ (العصر:۳)

''اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔''

- حضرت ابوالحسن بن صائغ رحمہ اللہ نے فرمایا: مرید کے لئے لائق یہ ہے کہ دنیا کو دو مرتبہ چھوڑے' ایک مرتبہ تو اس کی تروتازگی اور نعمتوں کی وجہ سے' رنگ رنگ کی کھانے پینے کی چیزوں سے اور اس میں کی تمام چیزوں کی وجہ سے اور جب ترکِ دنیا کو پہچان لے اور اس کی عزت ہو تو پھر یہ مناسب ہے کہ اس وقت اپنا حال دنیا والوں کی طرف توجہ کر کے چھپائے تاکہ دنیا کو ترک کرنے کے بارے میں اس کا ذکر گناہ نہ ہو جو دنیا کی طرف دیکھنے اور اسے چاہنے سے بڑا ہو یا وہ فتنہ ہو جو اس سے بڑا ہو۔
- حضرت ابوالحسن بن صائغ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آرزو اور امید کا ہونا' طبیعت بگڑ جانے میں شمار ہوتا ہے۔
- حضرت ابوالحسن بن صائغ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمارے کوئی شیخ فرماتے تھے کہ جو دنیا سے محبت کرتا ہے تو اس کے پاس مشقتیں اور بلائیں بھاری بوجھ بن کر آتی ہیں۔

Marfat.com

- حضرت ابوالحسن بن صائغ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہل محبت' اپنے محبوب کے شوق کی گرمی میں اہل جنت سے زیادہ نعمتیں حاصل کرتے ہیں۔
- حضرت ابوالحسن علی بن صائغ رحمہ اللہ نے فرمایا: تمہاری' تمہارے نفس سے محبت وہی ہوتی ہے جو اسے ہلاک کرتی ہے۔
- حضرت ابوالحسن بن صائغ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ معرفت کیا چیز ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ: معرفت کا مطلب ہے: ہر حال میں احسان کو دیکھنا' ہر لحاظ سے نعمتوں کا شکر ادا کرنے سے عاجز ہونا اور ہر شے میں اپنی قوت وطاقت دکھانے سے باز رہنا۔
- حضرت ابوالحسن بن صائغ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ محبت کرنے والے کو محبت میں کس وجہ سے تسلی ہوتی ہے؟ اور کس بناء پر اس کا دل محبت کی کثرت سے آرام میں ہوتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اگر تسلی دی جائے تو مجھے تسلی نہ ہو سکے گی کیونکہ میں تجھ سے ہٹنا بھی چاہوں تو نہیں ہٹ سکوں گا۔
- حضرت ابوالحسن بن صائغ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انسان کے احوال' چمک جیسے ہوتے ہیں اور جب یہ ثابت ہو جاتے ہیں تو یہ حدیث نفس اور طبیعت کی نرمی ہوتے ہیں۔
- حضرت ابوالحسن بن صائغ رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ کیا شاہد کے ذریعے غائب (اللہ) پر استدلال کیا جا سکتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: جس کا مشاہدہ اور معاینہ کیا جاتا ہے' اس کی صفات کے ذریعے (جو مثل رکھتا ہے) اس ذات کی صفت پر استدلال کیسے کیا جا سکتا ہے جس کا دنیا میں نہ مشاہدہ ہو سکتا ہے اور نہ معاینہ اور پھر اس کی نہ تو کوئی مثل ہے اور نہ ہی نظیر؟

Marfat.com

⑤⑤ حضرت ممشاذ دینوری رحمہ اللہ (م ۲۹۹ھ)

آپ' صوفیہ کے اکابر مشائخ میں شمار ہوتے تھے' یحییٰ جلاء اور ان سے اوپر کے مشائخ کی صحبت میں رہے۔ علوم تصوف میں بہت بلند مقام پر فائز تھے' ایک جوانمرد صوفی تھے' بڑے صاحبِ حال اور فتوت کا درجہ رکھتے تھے۔

- حضرت ممشاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حق کا راستہ بہت دور کا ہے اور حق کے ساتھ صبر بہت مشکل ہے۔
- حضرت ممشاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پوری معرفت یہ ہے کہ اللہ کی حقیقی محتاجی نظر آئے۔
- حضرت ممشاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر اولین و آخرین کی دانائی جمع کر لی جائے اور سردار قسم کے اولیاء کے احوال اکٹھے کر لئے جائیں تو اس وقت تک یہ عارفین کے درجہ تک نہیں پہنچ سکتے جب تک تمہارا باطن' اللہ کے ساتھ نہ ہو اور ہر معاملے میں تمہارا اس پر بھروسہ نہ ہو۔
- حضرت فارس دینوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ممشاذ رحمہ اللہ گھر کے دروازے سے نکلے تو ایک کتا بھونکا۔ آپ نے اسی وقت پڑھا: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ تو وہ کتا اسی مقام پر مر گیا۔
- حضرت ممشاذ دینوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس ذات کی فرمانبرداری سے غفلت کرنا کتنا برا ہے جو تم پر احسان اور نیکی کرنے سے غافل نہیں ہوتا اور اس ذات کے ذکر سے غفلت کتنی بری ہے جو تمہیں یاد میں رکھنے سے غافل نہیں ہے۔
- حضرت ممشاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علیحدگی میں اس سے دل کا فارغ ہو جانا جس کا دامن تمام دنیا تھامے ہوئے ہے' ان کی دنیا کے فضول ہونے میں شمار ہوتا ہے۔
- حضرت ممشاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک عارف کے پاس ایسا شیشہ ہوتا ہے کہ جب وہ اس میں دیکھتا ہے تو اس میں اسے اپنا مولیٰ نظر آتا ہے۔
- حضرت ممشاذ رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک صحیح نے صحیح کی طرف نہیں لکھا اور نہ ہی صحیح' صحیح سے ملا اور نہ ہی

Marfat.com

حقیقت میں دونوں الگ الگ ہوئے۔

- حضرت ممشاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس کا اللہ تعالیٰ ارادہ بن جائے تو اسے اقدار قطع نہیں کرتیں اور نہ ہی خطرات اسے قابو میں لیتے ہیں۔
- حضرت ممشاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں جب بھی اپنے مشائخ میں سے کسی کے پاس حاضر ہوتا تو اپنے ہاں کی ہر چیز سے خالی ہو کر حاضری دیتا اور دیکھتا کہ آپ کی زیارت اور کلام سے مجھے کیا کچھ ملتا ہے کیونکہ جو شخص اپنے آپ میں کچھ بن کر کسی شیخ کے پاس جاتا ہے تو وہ ان کی زیارت' ہم مجلسی' ادب اور کلام کی برکتوں سے کچھ نہیں لے سکتا۔
- حضرت ممشاذ رحمہ اللہ بتاتے ہیں: میں نے کسی سفر کے دوران ایک شیخ کو دیکھا تو مجھے ان میں کچھ بھلائی کے آثار دکھائی دیئے چنانچہ میں نے کہا: اے آقا! مجھے بھی کوئی ہدایت فرمایئے۔ انہوں نے کہا: ہمت کرتے رہئے کیونکہ سارے کام اسی سے انجام پاتے ہیں اور جس کا ارادہ نیک ہو اور خلوص والا ہو تو سارے اعمال اور احوال درست ہوتے چلے جاتے ہیں۔
- حضرت ممشاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرید کے لئے یہ چار آداب بجا لانا نہایت ضروری ہے: مشائخ کا احترام لازمی طور پر کرتا رہے' مسلمان بھائیوں کی خدمت کیا کرے' کسی بھی سبب پر بھروسہ نہ کرے اور اپنے آپ میں شریعت کے آداب پر چلتے رہنے کی کوشش کرے۔
- حضرت ممشاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسباب ایک روکاوٹ ہوتے ہیں' بلند مقام حاصل کرنے میں روکاوٹیں پیدا ہوا کرتی ہیں' طے شدہ اللہ کے فیصلوں میں انشاء اللہ کہنا' انسان کو ایک بوجھ سے فارغ کر دیتا ہے۔

لوگوں میں سب سے بہتر حال والا وہ شخص ہوتا ہے جو اپنے آپ کو لوگوں کی طرف توجہ کرنے سے بچائے' تنہائی میں اپنے راز سنبھالے رہے اور اپنے تمام کاموں میں اللہ پر بھروسہ رکھے۔

- حضرت ممشاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نیک لوگوں کے پاس بیٹھنے سے دل درست ہو جاتا ہے جبکہ فسادیوں کے پاس بیٹھنے سے دل میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔

Marfat.com

- حضرت ممشاذ رحمہ اللہ سے توکل کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: توکل یہ ہوتا ہے کہ جس شے کی طرف تمہارا دل اور نفس جھکاؤ کرے اس کا لالچ نہ رکھو۔
- حضرت ممشاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی روحیں اللہ کے سامنے کھلی کھلی اور مشاہدے میں ہوتی ہیں جبکہ صدیقین کی روحیں اللہ کی نزدیکی اور اطلاع میں ہوتی ہیں۔

۵۶ حضرت ابواسحاق ابراہیم بن داؤد رقی القصّار رحمہ اللہ (م ۳۲۶ھ)

آپ شام کے عظیم مشائخ میں سے تھے حضرت جنید رحمہ اللہ اور ابن الجلاء کے ہمعصر تھے البتہ ان سے عمر میں زیادہ تھے شام کے اکثر مشائخ ان کی صحبت میں رہے آپ حالتِ فقر میں رہتے گوشہ میں رہتے اور فقیروں ہی سے دوستی رکھتے۔ ۳۲۶ھ میں آپ کا وصال ہوا۔

- حضرت ابراہیم قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہر انسان کی قدر و قیمت اس کی ہمت کے مطابق ہوتی ہے اگر وہ دنیا کا لالچ کرے تو کوئی قیمت نہیں ہوتی اور اگر وہ اللہ کی رضاء چاہتا ہے تو نہ اس کی قیمت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے اور نہ ہی اس قیمت کا پتہ چل سکتا ہے۔
- حضرت ابراہیم قصار رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا: کیا کوئی محبت رکھنے والا اپنی محبت کا اظہار کرسکتا ہے؟ اسے بیان کرسکتا ہے یا پھر اسے چھپا سکتا ہے؟ تو آپ نے یہ اشعار کہہ سنائے:

”تم نے زبان کو تو قابو میں رکھ لیا ہے لیکن آنکھوں سے نکلنے والے آنسوؤں کو کون چھپا سکتا ہے جو ہر وقت ٹپکتے رہتے ہیں۔

Marfat.com

تم نے محبت کے پہاڑ مجھ پر لاد دیئے ہیں حالانکہ میں تو کمزوری کی بناء پر ایک قمیص اٹھانے سے بھی عاجز ہوں۔"

- حضرت ابراہیم قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ توکل' اللہ کے ارادوں کے مطابق چلنے کا نام ہے۔
- حضرت ابراہیم قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک راضی شخص سوال نہیں کیا کرتا کیونکہ رضاء میں یہ شرط نہیں ہوتی کہ دُعاء کئے جائے۔
- حضرت ابراہیم قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کسی بھی وہم کے علاوہ پروردگار کو ماننا' معرفت کہلاتا ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی نعمتوں میں تو غور وفکر کیا کرو لیکن ذاتِ خدا میں نہ کیا کرو۔
- حضرت ابراہیم قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس دنیا میں تم اتنا ہی کام کر جاؤ تو کافی رہے گا کہ فقیروں کے ساتھ بیٹھا کرو اور ولیوں کی خدمت کیا کرو۔
- حضرت ابراہیم قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کی قدرت تو ہر جگہ دکھائی دے رہی ہے' آنکھیں بھی کھلی ہیں لیکن آنکھوں میں نور کمزور ہو چکا ہے۔
- آپ ہی فرماتے ہیں: آنکھیں طاقتور ہیں اور دل کی آنکھیں کمزور ہو چکی ہیں۔
- حضرت ابراہیم قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص اللہ کے علاوہ کسی کو کافی سمجھ لے تو جیسے مالدار ہوا تھا' ویسے ہی فقیر ہو جائے گا۔
- حضرت ابراہیم قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو کچھ تمہیں چاہئے' وہ بغیر کسی تکلیف کے پہنچتا رہے گا' کسی کام میں مسلسل لگے رہنا' فضول ہے۔
- حضرت ابراہیم قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فقیروں کے لئے اللہ پر بھروسہ کافی ہوتا ہے جبکہ مالداروں کو مال سے واسطہ رہتا ہے۔
- حضرت ابراہیم قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سب سے کمزور شخص وہ ہوتا ہے جو اپنی نفسانی خواہشات بھی نہ روک سکے اور طاقتور وہ ہوتا ہے جو انہیں روک لے۔
- حضرت ابراہیم قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب تک کائنات کی غرضیں تمہارے دل میں کھٹکتی ہونگی تو

Marfat.com

یقین کرلو کہ اللہ کے ہاں تمہاری کوئی عزت نہ ہوگی۔

- حضرت ابراہیم قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص اللہ کے علاوہ کسی شے کے ذریعے عزت حاصل کرنا چاہے تو وہ بے عزت ہو جائے گا۔
- حضرت ابراہیم قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اولیاء اللہ کا رابطہ کرامتوں اور درجات سے ہوتا ہے اور انبیاء علیہم السلام کے سامنے حق تعالیٰ کے حقائق کھلے ہوتے ہیں چنانچہ ان کے نزدیک کرامتوں اور درجات کی وہ حیثیت نہیں ہوا کرتی۔
- حضرت ابراہیم قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ سے محبت کی نشانی یہ ہے کہ انسان اس کی عبادت کرے اور اس کے نبی ﷺ کا فرمانبردار رہے۔
- حضرت ابراہیم قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انبیاء علیہم السلام اس بات سے بہت خوش ہوتے ہیں کہ انہیں اللہ کی طرف انس و محبت حاصل ہے جبکہ اولیاء کرام کو خوشی اس بات کی ہوتی ہے کہ اللہ نے انہیں کرامتیں دے رکھی ہیں۔

۵۷ حضرت ابوالحسن خیر النساج رحمہ اللہ

اصل میں آپ ''سامرا'' کے رہنے والے تھے اور پھر بغداد میں قیام کرلیا۔ آپ حضرت ابوحمزہ بغدادی رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے اور حضرت سری سقطی سے کئی مسائل پوچھے۔ حضرت ابراہیم خواص رحمہ اللہ نے آپ کی مجلس ہی میں توبہ کی تھی، یونہی حضرت شبلی رحمہ اللہ بھی آپ ہی کی مجلس میں تائب ہوئے۔ آپ نے لمبی عمر پائی۔ آپ حضرت نوری رحمہ اللہ اور ان کے طبقہ کے ہمعصر تھے۔

آپ کا نام حضرت محمد بن اسمٰعیل سامری رحمہ اللہ تھا لیکن آپ کو خیر النساج اس لئے کہتے ہیں کہ آپ حج

Marfat.com

- حضرت خیر النساج رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص ایک قدم آگے بڑھا وہ سچا اور کوشش کرنے والا شمار ہوگا۔
- حضرت خیر النساج رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اخلاص ایسی چیز کا نام ہے کہ جس کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوگا۔
- حضرت خیر النساج رحمہ اللہ ہی کا فرمان ہے: جو عمل انتہائی مقام تک پہنچاتا ہے' وہ یہ ہے کہ انسان اپنے عمل کی کوتاہی' اپنی عاجزی اور کمزوری کو دیکھا کرے۔
- حضرت خیر النساج رحمہ اللہ ہی نے فرمایا: اس کے تعلق سے اور کوئی تعلق بہتر نہیں جس نے بندے کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا لیکن اس نے اسے بچایا نہ ہو' کوئی علم اس شخص (حضرت آدم علیہ السلام) کے علم سے بہتر اور بڑھ کر نہیں جسے اللہ نے تمام نام سکھائے لیکن جب تقدیر کا فیصلہ آیا تو اس نے اسے فائدہ نہ دیا اور ابلیس سے بڑھ کر کسی نے عبادت نہیں کی لیکن وہ اسے اللہ کے قدیم فیصلے سے بچا نہ سکی۔
- حضرت خیر النساج رحمہ اللہ نے فرمایا: مخلوق میں سے ہر ایک کی توحید اس لئے ناقص ہے کہ اس کا اللہ سے تعلق نہیں ہوتا اور وہ کسی اور کا محتاج بنا رہتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ یعنی ہر وقت تم اس کے محتاج ہو وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ اور وہ تم سے بے پرواہ ہے' اسے تمہارے عقیدۂ توحید کی ضرورت نہیں اور نہ تمہارے اعمال کا محتاج ہے اَلْحَمِیْدُ وہ تم سے وہ کچھ قبول کرتا ہے جس کی اسے ضرورت نہیں اور تمہیں ایسا ثواب دے گا جس کی تمہیں ضرورت ہے۔
- حضرت خیر النساج رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تمہیں تمہارے کاموں کا وہ کچھ ملے گا جو اس کے لائق ہے' اس کا فضل مانگو کیونکہ وہ بہت اچھا ہے کیونکہ اللہ فرماتا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ○ (یونس: ۵۸)

''تم فرماؤ' اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہئے کہ خوشی کریں' وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔''

- حضرت خیر النساج رحمہ اللہ نے فرمایا کہ خوف' اللہ کی اس زمین میں اس کا ایک ڈنڈا ہے جس کے

Marfat.com

ذریعے وہ وہ ان نفسوں کو درست کرتا ہے جو بے ادبی کے عادی بن چکے ہوں اور جب انسان کے اعضاء بے ادبی کریں تو یہ دل کی غفلت ہوگی اور ایسا باطن کی تاریکی کی وجہ سے ہوگا۔

۵۸ حضرت ابوحمزہ خراسانی رحمہ اللہ

اصل میں آپ نیشاپور سے تھے' محلے کا نام ملقاباذ تھا' آپ مشائخ بغداد کی صحبت میں رہے' حضرت جنید رحمہ اللہ کے ہمعصر تھے' حضرت ابوتراب نخشبی رحمہ اللہ اور حضرت ابوسعید خراز رحمہ اللہ کے ہمراہ سفر کیا۔ آپ کا تعلق فتویٰ دینے والے مشائخ اور پرہیز گاروں سے تھا۔

- حضرت ابوحمزہ خراسانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے نفس کو بہتر کرے تو اس کے لئے وہ بہتر ثابت ہوگا اور اسے صحیح نہ کر سکے تو یہ اسے ذلیل کرے گا۔
- حضرت ابوحمزہ خراسانی رحمہ اللہ سے انس کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: لوگوں کے ساتھ رہنے سے دل تنگ ہو تو یہ انس کہلاتا ہے۔
- حضرت ابوحمزہ خراسانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پردیسی وہ ہوتا ہے جو الفت ومحبت سے خالی ہو۔
- حضرت ابوحمزہ خراسانی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے: جو موت کو یاد رکھنے کا شعور رکھے تو ہر رہ جانے والی چیز اسے پیاری لگے گی جبکہ ہر فنا ہونے والی چیز اسے بری لگے گی۔
- حضرت ابوحمزہ خراسانی رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: عارف شخص کو اس شے کے زائل ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے جو اسے دی گئی ہوتی ہے' خوف کھانے والے کو بلا نازل ہونے کا ڈر لگتا رہتا ہے جس کا اس سے وعدہ کیا گیا' ایک عارف شخص زندگی کا ایک دن' دوسرے دن کے لئے گذارتا ہے جبکہ ایک دن دوسرے دن کے لئے لیتا ہے۔

Marfat.com

- حضرت ابوحمزہ خراسانی رحمہ اللہ سے صوفی کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: صوفی وہ ہوتا ہے جو ہر میل کچیل سے بچا ہوتا ہے چنانچہ اس میں کوئی ایسی میل نہیں رہتی جو اللہ کی مخالفت سے پیدا ہوتی ہے۔
- حضرت ابوحمزہ خراسانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے نفس سے بیگانہ ہو جائے' اس کے دل میں اللہ کے حکم پر چلنے کا انس پیدا ہوتا ہے۔
- حضرت ابوحمزہ خراسانی رحمہ اللہ سے کسی نے درخواست کی کہ مجھے نصیحت کیجئے تو آپ نے فرمایا: اپنے آنے والے سفر کے لئے کچھ تیار کر رکھو' میں بھی تمہارے ساتھ ہوں اور تم گویا ان لوگوں میں شامل ہو جو اپنی منزل سے کون کر رہے ہیں' پھر تم اپنے لئے ایسی جگہ تیار کر لو جہاں صاف لوگ جا کر ٹھہریں گے تا کہ اس وقت تمہیں حسرت اور افسوس نہ کرنا پڑے۔
- حضرت ابوحمزہ خراسانی رحمہ اللہ نے اپنے کسی شاگرد سے کہا: عدل و انصاف کی سختی سے بچو اور اللہ کے فضل کی امید رکھو' کسی مجبور کرنے والے سے بے خوف نہ رہنا خواہ وہ تمہیں جنت میں لے جانے کو کہے کیونکہ جنت میں تمہارے باپ آدم علیہ السلام کے ساتھ واقعہ گذر چکا' اس میں ایک گروہ کا فیصلہ ہو چکا کہ انہیں کہا جائے گا:

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْئًا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ○ (الحاقہ :۲۴)

''کھاؤ اور پیو رچتا ہوا صلہ' اس کا جو تم نے گذرے دنوں میں آگے بھیجا۔''

چنانچہ اللہ نے انہیں کھانے پینے میں کی وجہ سے اپنے سے دور کیا چنانچہ اس سے بڑھ کر ان سے کونسی چال چلی جائے گی' اس سے زیادہ انہیں حسرت کیا ہوگی۔

- حضرت ابوحمزہ خراسانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جسے اللہ تعالیٰ خصوصی نظر شفقت سے دیکھتا ہے تو اس کی وجہ سے اسے نیک بخت لوگوں میں شامل کر دیتا ہے اور اس کے ظاہر و باطن کو سچائی سے مالا مال فرماتا ہے۔
- حضرت ابوحمزہ خراسانی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کیا کوئی محبت کرنے والا اپنے محبوب کے علاوہ کسی اور

Marfat.com

شے کے لئے فارغ ہوتا ہے؟ فرمایا نہیں کیونکہ یہ محبت دائمی بیماری ہے اور ایسا سرور ہے۔ جو بار بار آتا ہے اور ایسی مسلسل دردیں ہیں جنہیں صرف وہی جانتا ہے جس کا اس سے تعلق ہوتا ہے اور پھر یہ شعر پڑھا:

''اندازہ لگانے والا ہی اس کا اندازہ لگا سکتا ہے کیونکہ ہر بلاء اور مصیبت' مصیبت والے کے لئے دردناک ہوتی ہے۔''

- حضرت ابوحمزہ خراسانی رحمہ اللہ نے اپنے ایک شاگرد کے بارے میں سنا کہ وہ اپنے ایک ساتھی کو وجد ظاہر کرنے پر برا بھلا کہہ رہا تھا' اس پر حال کا غلبہ تھا اور پھر اس نے مختلف خیال کے لوگوں میں اپنا راز فاش کیا تھا' اس پر حضرت ابوحمزہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اے بھائی! ٹھہر جاؤ کیونکہ زیادہ وجد کی وجہ سے تمیز نہیں رہ جاتی اور یہ سب مقامات کو ایک جیسا کر دیتی ہے' ہر ایک یکساں نظر آتا ہے' اسے برا بھلا نہیں کہا جاتا جس پر حال غالب ہو چکا ہو اور اس نے اسے مجبور کر دیا ہو کہ اسے ظاہر کرے' اسی سلسلے میں ابن رومی کہتے ہیں:

''کسی محبّ کو ملامت نہ کرو کیونکہ یہ بے چین بیمار کے لئے برا علاج ہوتا ہے۔
اس شعلے کو برا بھلا کہہ کر نہ بجھاؤ کیونکہ یہ ایسی تیز ہوا ہوتا ہے جو آگ کو جلانے کیلئے بھڑکاتا ہے۔''

۵۹ حضرت ابوعبداللہ حسین بن عبداللہ بن بکر صبیحی رحمہ اللہ

آپ بصرہ کے رہنے والے تھے' کہتے ہیں کہ وہ گھر میں موجود غار سے تیس سال تک باہر نہ نکلے تھے' وہیں مجاہدے اور عبادت کرتے رہے' اہل بصرہ نے آپ کو وہاں سے نکالا تھا چنانچہ آپ سوس چلے گئے اور وہیں

Marfat.com

فوت ہوئے' قبر مبارک وہیں ہے۔آپ صوفیہ کے علوم جانتے تھے اوران کے اصول سے واقف تھے۔اس سلسلے میں آپ نے کئی کتابیں لکھیں' آپ مکمل صوفی اور پرہیز گار تھے۔

- حضرت ابوعبداللہ صبیحی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کھلم کھلا سماع ظلم ہوتا ہے' اشارے سے ہوتو تکلف ہوتا ہے اور سب سے بہتر سماع وہ ہوتا ہے جو غور سے سننے والے کے علاوہ کو مشکل سے سمجھ میں آئے۔

- حضرت ابوعبداللہ صبیحی رحمہ اللہ سے دین کے اصولوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: اصولِ دین یہ ہے کہ اللہ کے سچی محتاجی مانی جائے اور رسول اللہ ﷺ کی سچی پیروی کی جائے۔

اصول دین کی شاخیں چار ہیں: اللہ سے کئے گئے وعدے پورے کرنا' اس کی مقررہ حدوں پر چلنا' جو کچھ پاس ہے' اس پر راضی رہنا اور جو نہیں ملتا' اس پر صبر کرنا۔

- حضرت ابوعبداللہ صبیحی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ربوبیت' عبودیت سے آگے ہوتی ہے' اسی ربوبیت کی وجہ سے عبودیت کا پتہ چلتا ہے اور جب عبودیت مکمل ہو جاتی ہے تو ربوبیت صاف دکھائی دیتی ہے۔

- حضرت ابوعبداللہ صبیحی رحمہ اللہ سے تسلی اور انقطاع کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ایسی چیز سے تمہیں کوئی چیز جدا نہیں کرے گی جو اس جیسی یا اس سے کم درجہ کی ہو' وہی جدا کرے گی جو اس سے زیادہ مکمل اور اعلیٰ ہو۔کسی کام کے نتیجے پر نظر رکھنا' عاجز لوگوں کا کام ہے' کسی گھاٹ پر پہنچنا مردوں کا حال ہوتا ہے' اللہ کے فیصلوں خاموش ہو کر راضی رہنا' عارفوں کے حال میں داخل ہے۔

- حضرت ابوعبداللہ صبیحی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وجد والے کے لئے یہ لازم ہے (جب اس کا وجد صحیح ہو) کہ وہ وجد کی حالت میں محفوظ ہو' کسی صورت میں اس کے خلاف برائی کے الفاظ بولے نہیں جانے چاہئیں۔

- حضرت ابوعبداللہ صبیحی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اپنے اوصاف میں باقی رہنے والا' اپنے باقی رہنے کی خوشی میں شرک سے دور ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنے شاہد (اللہ) کو ہر وقت دیکھتا ہوتا ہے۔

Marfat.com

- حضرت ابوعبداللہ بن بکر صبیحی رحمہ اللہ نے فرمایا: غریب (پردیسی) وہ ہوتا ہے۔ جو وطن میں رہتے ہوئے اپنے وطن سے دور ہوا۔
- حضرت ابوعبداللہ صبیحی رحمہ اللہ نے ایک اور بار فرمایا: غریب وہ ہوتا ہے جو لڑکوں میں بیٹھا کرے۔
- حضرت ابوعبداللہ بن بکر صبیحی رحمہ اللہ فرماتے تھے: پورا خوف وہ ہوتا ہے جو وجد کے مطابق ہو' وہ نہیں جو کسی ایسی چیز کے گم ہونے پر ہو جس کی اسے امید اور خواہش ہو۔
- حضرت ابوعبداللہ صبیحی رحمہ اللہ فرماتے تھے: پوری کی پوری مخلوق کو غیب (قیامت) میں پھیلے دعووں کی وجہ سے آزمائش سے گذرنا ہوگا اور جب انہیں اللہ کے دبدبے کا سامنا ہوگا تو زبانیں گنگ ہو جائیں گی' ذلیل وخوار ہوں گے اور ناچیز بن جائیں گے اور اگر وہ اپنے دعویٰ میں سچے ہوئے تو (اللہ کا مشاہدہ کرنے کے لئے) ایسے نکلیں گے جیسے ہمارے نبی کریم ﷺ نکلیں گے' آپ سے شفاعت کی درخواست کرتے ہوئے لوگ آپ کی طرف بڑھیں گے اور آپ فرمائیں گے اَنَا لَهَا (میں شفاعت کے لئے تیار ہوں) میدان قیامت میں چھائے خوف سے آپ کو کوئی ڈر نہ ہوگا کیونکہ آپ کے پاس سچائی ہوگی' ایک شاعر نے کہا تھا:

''اسے دیکھنے سے پہلے اسے ڈانٹنے کی نیت کرے گا اور اگر اسے دیکھے گا تو آنکھوں کے آنسو بہ نکلیں گے۔

گنگ زبان والا جب اسے دیکھے گا تو بولنے کی طاقت نہ ہوگی کیونکہ اس وقت انتڑیاں منہ کو آتی ہوں گی۔

یہ زبانوں کا گنگ ہونا صرف اس لئے ہوگا کہ وہ سچائی سے دور ہوں گے لیکن جو محبت میں سچا ہوتو اس کی زبان بند ہونے پر اس کا دل بولے گا۔''

Marfat.com

⑥⓪ حضرت ابو جعفر احمد بن حمدان بن علی بن سنان رحمہ اللہ (م ۳۱۱ھ)

آپ نیشاپور کے اکابر مشائخ میں سے تھے' آپ حضرت ابوعثمان کی صحبت میں رہے اور حضرت ابوحفص رحمہ اللہ سے ملاقات کی۔ آپ نہایت خوفِ خدا رکھنے والے اور پرہیز گار تھے۔

آپ کا گھرانہ آخری وقت تک زھد و ورع پر قائم رہا اور آپ کے مکہ میں بیس سال تک مقیم نواسے ابو بشر محمد بن احمد حلاوی رحمہ اللہ کے ساتھ ہی ختم ہو گیا جو وہاں مجاور تھے۔ ان کا انتقال ۳۸۷ھ میں ہوا وہ اپنے وقت میں مشائخ حرم سے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔

حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ کا وصال ۳۱۱ھ میں ہوا تھا۔

آپ نے بہت سی حدیثیں لکھیں اور روایت کیں چنانچہ حضرت محمد بن احمد بن حمدان رحمہ اللہ نے حضرت احمد رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت ابو الازھر رحمہ اللہ سے' انہوں نے اسباط سے اور انہوں نے شیبانی سے روایت کی کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسولِ اکرم ﷺ نے سنگسار کیا تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ میں نے پوچھا: کیا سورۂ نور اترنے کے بعد یا پہلے؟ انہوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔

- حضرت محمد بن احمد بن ابو عمرو حمدان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا:

"جو علیحدگی میں جا بیٹھے تو دنیا میں اسے کم سے کم رسوائی ہو گی' آخرت میں ہو تو الگ بات ہے۔"

- حضرت ابو جعفر بن سنان رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ کسی دانا سے پوچھا گیا: تمہاری روزی کہاں سے آتی ہے؟ تو انہوں نے یہ آیت پڑھی:

كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَ هٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ۝ (اسراء: ۲۰)

Marfat.com

''ہم سب کو مدد دیتے ہیں' ان کو بھی اور ان کو بھی' تمہارے ربّ کی عطاء سے اور تمہارے ربّ کی عطاء پر روک نہیں۔''

- حضرت ابو جعفر بن سنان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر وہ تمہیں اپنی پہچان کا حکم کرے اور اپنی پہچان نہ کرائے تو اس کا انکار کرنے والے سے تم زیادہ جاہل ہو گے۔
- حضرت ابو جعفر بن سنان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اطاعت گذاروں کا گناہ گاروں پر تکبر دکھانا' ان کے گناہوں سے بھی برا ہوتا ہے اور ان کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے۔
- حضرت ابو جعفر بن سنان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تم اگر کیئے گئے گناہ سے توبہ میں غفلت کرتے ہو تو یہ گناہ کرنے سے بھی برا ہو گا۔
- حضرت ابو جعفر بن سنان رحمہ اللہ فرماتے تھے: آدمی کا حسن یہ ہے کہ اس کی گفتگو خوبصورت ہو اور اس کا کمال اس بات میں ہے کہ اس کے کام اچھے ہوں۔
- حضرت ابو جعفر بن سنان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صرف اللہ سے لَو لگانے والے کی حقیقی نشانی یہ ہے کہ اس پر ایسی حالت وارد نہ ہو جو اسے اس سے الگ کر دے۔
- حضرت ابو عمرو رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ میرے والد نے کہا تھا: تم اپنے گمان میں ایک گناہ کرنے والے پر ناراض ہوتے ہو لیکن اپنے آپ پر ناراض نہیں ہوتے ہو حالانکہ تمہیں کئی گناہوں کا یقین ہوتا ہے۔
- حضرت ابو جعفر بن سنان رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ عیبوں کو دیکھ کر تمہارا اپنے بھائی کو برا بھلا کہنا' تمہیں اسی گناہ میں ڈال دے گا جس کی وجہ سے تم اسے برا بھلا کہتے ہو بلکہ اس سے بھی برا ہو گا۔ کاش تمہیں یہ توفیق ہوتی کہ اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے' ایسی بات سے ڈر جاتے اور اللہ کا شکر کرتے تا کہ اللہ تمہیں اس آزمائش میں نہ ڈالے۔
- حضرت ابو جعفر بن سنان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو اپنے نفس کو جانتا ہے اور پھر بھی اس سے محبت کرتا ہے تو گویا وہ اس چیز کو پسند کر رہا ہے جو اللہ کو ناراض کر دے۔
- حضرت ابو جعفر بن سنان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک بڑا گناہ (توبہ اور شرمندگی کے ساتھ) اس چھوٹے

Marfat.com

گناہ سے بھی چھوٹا ہوتا ہے جس میں اِصرار (جان بوجھ کر) ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ○ (آلِ عمران: ۱۳۵)

''اور اپنے کئے پر جان بوجھ کر اَڑ نہ جائیں۔''

❁ حضرت ابو جعفر بن سنان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عزت والی چیزوں کی تعظیم وہی کرتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے عزت دی ہو اور اللہ کی طرف سے نصیحت وہی حاصل کرتا ہے جو اسے پہچانتا ہو' جو اسے پہچانتا ہے اس کے سامنے جھک جاتا ہے اور انتہائی عاجزی کرتا ہے' اس کی یہ عاجزی اللہ تعالیٰ کی تعظیم کی وجہ سے ہوتی ہے چنانچہ جب وہ اس کی تعظیم کرتا ہے تو اس کے سوا ہر چیز اس کے سامنے حقیر ہو جاتی ہے۔ اسی کی وجہ سے وہ مومنوں کی عزت والی چیزوں کی تعظیم کرتا ہے اور یہ اس لئے کہ اس کے دل میں اللہ کی یہ عزت ہوتی ہے کہ وہ ہر اس شے کی تعظیم کرے جو پروردگار کی اطاعت کرتی یا اسے پہچانتی ہے۔

Marfat.com

اَلطَّبْقَةُ الرَّابِعَةُ

ائمہ صوفیہ کا چوتھا طبقہ

⑥① حضرت ابوبکر دلف بن مجدر شبلی رحمہ اللہ (م ۳۳۴ھ)

آپ کا نام ابن جعفر اور جعفر بن یونس بھی بتایا جاتا ہے چنانچہ میں نے حضرت حسین بن یحییٰ شافعی سے سنا' وہ یونہی ذکر کر رہے تھے اور یونہی میں نے بغداد میں آپ کی قبر پر لکھا دیکھا ہے۔

اصل میں خراسانی تھے' بغداد میں آپ کی پیدائش اور پرورش ہوئی۔ اصل ٹھکانا اسروشنہ اور جیسا کہ کہا گیا ہے آپ کی جائے ولادت سامرا تھی۔

آپ نے حضرت خیر النساج کی مجلس میں توبہ کی تھی' حضرت جنید رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے اور ان کی صحبت میں بھی رہے جو ان کے عہد میں موجود تھے پھر حال اور علم کے لحاظ سے یکتا بن گئے' آپ حضرت امام مالک رحمہ اللہ کے مذہب پر فقیہ تھے۔ ستاسی سال کی عمر پائی اور ذوالحجہ ۳۳۴ھ میں وصال فرمایا' خیزران کے قبرستان میں دفن ہوئے اور آج بھی قبرِ انور کی زیارت کی جاتی ہے۔

آپ نے بہت سی حدیثیں لکھیں اور روایت بھی کی چنانچہ حضرت علی بن جمال رحمہ اللہ نے حضرت ابوبکر

Marfat.com

شبلی رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت محمد بن مہدی مصری رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت عمرو بن ابی سلمہ رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت صدقہ بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت طلحہ بن زید رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت ابوفروہ رھاوی رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے سنا کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اللہ سے فقر کی حالت میں ملو' مالدار بن کر نہیں۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ کیسے ممکن ہے؟ آپ نے فرمایا: جو تم سے مانگا جائے' اسے نہ روکو اور جو کچھ دیا جائے اسے مت چھپاؤ۔ اس پر انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ میں کیسے کروں گا؟ آپ نے فرمایا: یونہی کرنا ہوگا ورنہ جہنم تیار ہوگا۔

- حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ سے جب کہا گیا: ''ابوتراب نے بتایا ہے کہ جنگل میں انہیں بھوک لگ گئی تو سارے جنگل میں انہوں نے کھانا ہی کھانا دیکھا۔'' تو اس پر آپ نے فرمایا: ابھی کچے ہیں اور اگر حقیقت کے مقام پر پہنچ گئے تو اس شخص جیسے ہو جائیں گے جنہوں نے فرمایا تھا: ''میں اپنے پروردگار کے پاس ہوتا ہوں' وہ مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔''
- حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ سے جب ''وفات'' کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ خلوص سے بولنا ہوتا ہے اور سچائی کے ساتھ رازوں کو چھپانا ہوتا ہے۔
- حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تمہارا اس علم کے بارے میں کیا خیال ہے جس میں علماء کے مطابق تہمت ہوتی ہے۔
- حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ جب اپنے شاگردوں کو سفر میں دیکھتے کہ ٹولیاں بنا کر سفر کرتے ہیں تو فرماتے تھے: کیا اس کا چارہ کرتے ہو جو ضروری ہے بلکہ اس سے چارہ ہے جو ضروری ہے۔
- حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: روحیں لطیف ہیں چنانچہ حقیقت واضح ہونے پر وہ لٹکتی ہیں تو تم حق تعالیٰ کے بغیر کسی کو عبادت کے لائق نہیں دیکھو گے جس سے تمہیں یقین ہو جائے گا نیا پیدا ہونے والا کچھ علتوں کی وجہ سے قدیم کو نہیں دیکھ سکتا اور جب اللہ اسے صاف کرتا ہے تو اپنے ساتھ ملا لیتا ہے چنانچہ حق تعالیٰ نے اسے اپنی طرف ملایا ہوتا ہے وہ خود نہیں ملتا۔

Marfat.com

- حضرت ابوبکر دلف بن مجدر شبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تصوف یہ ہے کہ تم اپنے حواس پر قابو رکھو اور اپنے ساتھیوں کی حفاظت رکھو۔
- حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تصوف کا مطلب' الفت پیدا کرنا اور مہربانی کرنا ہوتا ہے۔
- حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ سے جب پوچھا گیا کہ آدمی مرید کب ہوتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: جب سفر و حضر' سامنے ہوتے ہوئے اور غائب ہوتے ہوئے انسان کا حال ایک جیسا ہو۔
- حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اَنْتُمْ تمہاری طرف سے زیر دے کر اور اَنَا میری طرف سے زبر دے کر پڑھا جاتا ہے۔
- حضرت ابوالقاسم عبداللہ بن محمد دمشقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ کے حلقے پر کھڑا تھا' آپ چپ چاپ رو رہے تھے' اس پر ایک شخص نے کہا: اے ابوبکر رحمہ اللہ! یہ رونا دھونا کیسا؟ تو آپ نے یہ اشعار پڑھ دیئے:

''جب تم اسے ڈانٹو یا لوگ ڈانٹیں تو میری کتنی ہی مرتبہ شکایت کرے گا۔''

سن لو' جو ہر وقت غصے میں ہوتا ہے اور ناراضگی کرتا ہے' کیا میری زندگی میں تم ایک مرتبہ اچھا کام نہیں کر سکتے؟

- حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ سے جب زہد کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: زہد یہ ہوتا ہے کہ تمام چیزوں سے توجہ ہٹا کر چیزوں کے ربّ کی طرف کر دی جائے۔
- حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ نے فرمایا: جو اللہ کی معرفت حاصل کر لیتا ہے تو ہر شے اس کے سامنے جھک جاتی ہے کیونکہ وہ اس کے ملک میں اس کا اثر دیکھتی ہے۔
- حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ سے جب ''دنیا'' کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا ہوتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: یہ ایک اُبلتی ہنڈیا ہے اور کوڑے کی بھری ہوئی ہے۔
- حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ سے جب پوچھا گیا کہ خواہش کس طرح مٹائی جا سکتی ہیں؟ تو فرمایا: طبیعتوں کو مشقت میں ڈالنے اور پردہ اٹھانے سے۔

Marfat.com

- حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تمہارا ارادہ تمہارے ساتھ ہی ہونا چاہئے' آگے اور پیچھے نہ ہو۔
- حضرت ابراہیم بن ظریف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جنید رحمہ اللہ نے حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ سے کہا: اگر تم اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر دو تو بے فکر ہو جاؤ گے۔ اس پر حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ نے کہا: اے ابوالقاسم رحمہ اللہ! اگر اللہ تعالیٰ تمہارا معاملہ تمہارے سپرد کر دے تو چین سے رہو گے۔ حضرت جنید رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ شبلی کی تلواریں خون ٹپکا رہی ہیں۔
- حضرت ابوبکر دلف بن مجدر شبلی رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: (اہل معرفت کے لئے) اللہ سے لمحہ بھر کی غفلت' اللہ کے ساتھ شرک بنتا ہے۔
- حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: اللہ کے ساتھ خوشی پیدا ہو جانا' اس بات سے بہتر ہے کہ اس کے سامنے غم کا اظہار ہو۔
- حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اہل حق کے دل' معرفت کے پروں کے ذریعے اللہ کی طرف اُڑے جا رہے ہوتے ہیں اور مسلسل محبت کی وجہ سے اس کی طرف جاتے ہوئے خوش ہوتے ہیں۔
- حضرت ابوبکر دلف بن مجدر شبلی رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ آزادی دراصل وہی ہوتی ہے جو دل کی ہو' کوئی اور آزادی نہیں ہوا کرتی۔
- حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ نے فرمایا: مخلوق میں مصروف ہو کر اللہ کو چھوڑ دینے والا شخص اس جیسا نہیں ہوتا جو حق تعالیٰ کے ساتھ گہرے تعلق کی وجہ سے مخلوق کو چھوڑ دیتا ہے' یونہی وہ شخص کہ اللہ کے انوار اس میں محبت پیدا کرتے ہیں' اس شخص جیسا نہیں ہوتا جسے اس کی رحمت کے انوار اس کی بخشش کی طرف لے جاتے ہیں۔
- حضرت احمد خلقانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ اکثر یہ شعر پڑھا کرتے:

"اے میری حسرت! میری طرف سے تیرے لئے حسرت ہے' میری زندگی تو ختم ہونے کو ہے لیکن وہ حسرت ختم ہونے کا نام نہیں لیتی۔"

- حضرت ابوسہل محمد بن سلمان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: (اے

Marfat.com

اللہ!) مخلوق تجھ سے تیری نعمتوں کی وجہ سے اور میں تیری آزمائش کی وجہ سے تجھ سے محبت کرتا ہوں۔

- حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ نے فرمایا: جو شخص راہِ خدا میں ہلاک ہو جاتا ہے' پوری مخلوق اسی کی ہو جاتی ہے۔
- حضرت ابوالقاسم عبداللہ بن محمد دمشقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ کے گھر میں تھے' آپ نے عصر کی نماز میں دیر کر دی' سورج کی طرف دیکھا تو غروب ہونے کو تھا' آپ نے کہا: میرے دوستو! میری نماز جا رہی ہے' پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور پھر مسکراتے ہوئے کہا: کسی نے کیا اچھا کہا ہے:

''آج میں نے عشق کی بناء پر اپنی نماز بھلا دی ہے' مجھے پتہ ہی نہیں کہ صبح کی ہے یا رات کی۔
میرے مہربان! میرا کھانا اور پینا صرف تمہارا ذکر ہے اور اگر میں تمہارا چہرہ دیکھ لوں تو میرے لئے سکون بن جاتا ہے۔''

- حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ کو دیکھا گیا کہ عید کے دن مسجد کے باہر تھے اور یہ کہہ رہے تھے:

''جب تم ہی میرے لئے عید ہو چکے ہو تو عید کو میں کیا کروں۔ میرے دل میں تمہاری محبت ایسے موجود ہے جیسے ٹہنی میں پانی چلتا ہے۔''

- حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگ نشے میں کیسے لگے ہیں۔۔ میں نے کہا: اے آقا! کیسا نشہ؟ انہوں نے کہا: ایک ایسا نشہ جو انہیں اپنا آپ' اپنے افعال اور احوال دیکھنے سے بے نیاز کر دیتا ہے اور پھر یہ شعر پڑھا:

''تمہارا خیال ہے کہ میں زندہ ہوں حالانکہ میں تو مر چکا ہوں' میرا کچھ حصہ جدائی کی وجہ سے دوسرے حصے پر آنسو بہاتا ہے۔''

- حضرت ابوبکر رازی نے بتایا کہ حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ نے ہمیں یہ شعر سنایا:

''میں اور وہ محبت میں سچے ہیں' ہم سب اپنی خواہش میں مرتے ہیں۔''

- حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ ہی نے فرمایا تھا:

''میرے لئے کسی جگہ پر ہونے کا سوال کیسا؟ تم جانتے ہی ہو کہ میں دل کے بغیر زندہ ہوں

Marfat.com

اور ارادہ کئے بغیر ہی چل پڑتا ہوں۔"

- حضرت ابوالطیب عکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر دلف بن مجدر شبلی رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: تم کب تک (ولی ہونے کے) ایسے دعوے کرتے رہو گے؟ انہیں چھوڑو گے بھی یا نہیں؟ اس پر آپ نے یہ شعر پڑھے:

"آج اگرچہ میں اپنے آپ سے برا سلوک کر رہا ہوں لیکن کل تم سے مہربانی کی امید رکھے ہوئے ہوں۔

میں امید ہی میں اپنا وقت گذار رہا ہوں حالانکہ وہ کچھ تم سے نہیں دیکھ پاؤں گا جسکی امید ہے۔

میں تمہاری وجہ سے اپنے آپ کو دھوکا دے رہا ہوں کہ اسے عزت دیتا ہوں' میرا نفس ایسا ہے کہ اسے تم سے راہنمائی کی پیاس ہے۔"

- حضرت ابوالقاسم عبداللہ بن محمد دمشقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں جامع مسجد مدینہ میں حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ کے حلقہ کے قریب کھڑا تھا' ایک سائل وہاں آ کھڑا اور کہنے لگا: اے اللہ! اے عطا فرمانے والے! یہ سن کر حضرت شبلی رحمہ اللہ نے آہ بھرتے ہوئے چلانا شروع کر دیا اور فرمایا: میں اللہ کو جو دو عطا والا کیسے کہہ دوں حالانکہ مخلوق تو اس کی شکل کے بارے میں یوں کہتی ہے:

"ہاتھ کھول لینے کی اسے عادت ہے اور نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ گھٹن کی وجہ سے اگر وہ انہیں اکٹھی کرتا ہے تو انگلیاں ایسا کرنے نہیں دیتیں۔

دیکھو! جب تم لا الہ الا اللہ کہتے ہوئے اس کے پاس جاتے ہو تو گویا تم اسے وہ دیتے ہو جس کا سوال کرتے ہو۔

اگر اس کے ہاتھ میں اس کی روح کے بغیر کچھ اور نہ ہو تو وہ اسے قربان کر دے گا لہٰذا اے سائل! اللہ سے ڈرو۔

وہ تو ایک سمندر ہے' جس طرف سے بھی تم اس کے پاس آؤ گے' یوں دیکھو گے کہ بھلائی کرنا

Marfat.com

گویا اس کی گہرائی ہے اور جودو کرم اس کا ساحل ہے۔"

اس کے بعد حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ رونے لگے اور کہا: کیوں نہیں اے جودو کرم فرمانے والے! یہ ہاتھ پاؤں تو تو نے ہی بنائے ہیں اور ارادوں کو پھیلا رکھا ہے پھر تو نے اس کے بعد کچھ لوگوں کو عزت دی ہے حالانکہ تجھے ان کی اور ان کے قبضے والی چیزوں کی پرواہ نہیں کیونکہ تو بہت جودو کرم فرمانے والا ہے' وہ تو تھوڑا سا تیری خدمت میں (عمل) پیش کرتے ہیں لیکن تیری عطا کی نہ تو کوئی حد ہے اور نہ ہی بیان کی جاسکتی ہے اے ہر جودو کرم کرنے والے زیادہ جودو کرم کرنے والے! جو بھی جودو کرم کرتا ہے' اسی کی مدد سے کرتا ہے۔

- حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بلند ہمت ہونے کی وجہ سے صوفیہ کی قدر بڑھا رکھی ہے اور اگر اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کو وہ ذرہ بھر بھی عطا فرما دیتا جو اس نے انبیاء علیہم السلام کے سامنے کھول دیا تھا تو وہ بیکار ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے۔
- حضرت ابو القاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ کے حلقے میں تھا کہ انہیں کہتے سنا: اللہ تعالیٰ اسے فناء کر سکتا ہے جو باقی رہنے والی ہو اور اسے باقی رکھ سکتا ہے جو فناء ہونے والی ہو' یعنی وہ باقی کو فناء اور فانی کو بقاء دیتا ہے اور جب وہ کسی بندے کو اس کی ذات سے فناء کرتا ہے تو اسے اپنے ساتھ ملا لیتا ہے اور اسے اپنے راز بتاتا ہے۔ اس کے بعد روتے ہوئے یوں کہا:

"اس کے لئے اس کے پہلو میں سحری کے اوقات ہیں جن میں انہیں مارتی ہے جو اس کا ارادہ کرتے ہیں۔

وہ ترچھی آنکھوں سے جہانوں کو قید کرتی ہے اور یوں لگتا ہے جیسے یہ جہان اس کے غلام ہیں۔

میں اس کی طرف دیکھتا ہوں تو وہ جان لیتی ہے کہ میرے دل میں کیا ہے اور دیکھتے ہی اسے پتہ چل جاتا ہے کہ میرا ارادہ کیا ہے۔"

- حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ سے کسی نے سوال کیا کہ کیا ایک عارف اس چیز کی حقیقت جان لیتا ہے جو اس کے سامنے ہو؟ انہوں نے کہا کہ اس کے ذریعے کیسے جانے گا جو خود ثابت نہیں اور جو ظاہر نہیں ہو سکتی'

Marfat.com

اس سے کیسے مطمئن ہوگا' اس سے انس کیسے ہوگا جو پوشیدہ ہے چنانچہ وہ ظاہر' باطن ہے اور وہی باطن' ظاہر ہے پھر یہ پڑھا:

''جوطویل خواہش میں تسلی پائے تو میں اپنی رات کے لئے اس کا مزہ نہیں چکھتا۔
اسکے وصال سے میں نے زیادہ سے زیادہ آرزوئیں ہی پائی ہیں جو سچی نہیں اور وہ بھی لمحہ بھر کیلئے۔''

- حضرت ابوبکر دلف بن مجدر شبلی رحمہ اللہ نے فرمایا: تمہاری توحید کیسے صحیح ہوسکتی ہے' تم جب بھی کچھ دیکھتے ہو' تمہیں خوش کرتی ہے۔
- حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ سے کسی پوچھا: کیا اللہ کو کسی نے حقیقی طور پر دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا: حقیقت تو دور کی چیز ہے' بس گمان ہیں' آرزوئیں ہیں اور خیالات ہیں' پھر یوں پڑھا:

''میں نے اپنا پہلوتم میں جھوٹا پایا حالانکہ پہلو سچا ہے' میں نے اپنے کانوں کو تم سے وہ سنایا جو تم سنتے نہیں ہو۔
میں اس زمین میں نہیں رہتا جس میں تم رہتے ہو تا کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ میں تمہارا عاشق ہوں۔
چنانچہ میرا جگر چین نہیں پاتا' نہ تمہارے لئے رحمت ہے' نہ تم سے دوری ہے اور نہ ہی تمہارا لالچ ہے۔''

اور جب اس کے سامنے حقیقت حال دکھائی دیتی ہے تو اسے خلط ملط کر کے اور اس میں مشکل پیدا کر کے تشویش پیدا کر دیتا ہے۔

- حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ سے کسی نے کہا کہ مشتاق (شوق رکھنے والوں) کے دل کس چیز کے ذریعے پرسکون ہوتے ہیں؟ انہوں نے کہا: اس چیز کی خوشی سے جس کا انہیں شوق ہوتا ہے اور جوان کے موافق ہوتی ہے۔
- حضرت عبداللہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میری موجودگی میں حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ وہ کونسی

Marfat.com

چیز ہے جس کی طرف معرفت والوں کے دل کھینچتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ان ابتدائی دنوں کی طرف جب غیب میں ان کے ساتھ برتاؤ ہوتا تھا کہ بارگاہِ الٰہی سے مہربانی ہوتی تھی حالانکہ اب وہ دن دور جا چکے۔

⑥② حضرت ابومحمد عبداللہ بن محمد مرتعش نیشاپوری رحمہ اللہ (م ۳۲۸ھ)۔

نیشاپور کے محلّہ ''حیرہ'' میں رہتے تھے' حضرت ابوحفص حداد رحمہ اللہ اور حضرت ابوعثمان حداد رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے' حضرت جنید رحمہ اللہ سے بھی ملے اور ان کی صحبت میں رہے پھر بغداد میں رہتے ہوئے عراق کے مشائخ اور اماموں میں شمار ہوئے۔

حضرت ابوعبداللہ رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں' مشائخ عراق کہا کرتے تھے کہ بغداد کے عجائبات میں سے (تصوف میں) تین کتابیں ہیں: اشاراتِ شبلی' نکت المرتعش اور حکایاتِ جعفر الخلدی۔ (المنتظم)

آپ مسجد شونیزیہ میں رہائش رکھتے تھے۔ بغداد میں ۳۲۸ھ کو وصال ہوا۔

- حضرت ابومحمد مرتعش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مولیٰ کے علاوہ دل کا کسی اور طرف جھکاؤ دنیا میں جلد ہی اللہ کے عذاب کا سبب بنتا ہے۔
- حضرت ابومحمد مرتعش رحمہ اللہ نے فرمایا: چیزوں کی حقیقتوں کا ذکر ختم ہو چکا' صرف ان کے نام باقی ہیں چنانچہ نام تو موجود ہیں لیکن حقیقتوں کا ذکر ختم ہو چکا' دعوے دلوں میں چھپے ہوئے ہیں' زبانوں سے ذکر ہوتا ہے' حقائق سے معاملات کا رخ پھر گیا ہے اور عنقریب یہ زبانیں اور یہ دعوے نہ رہیں گے چنانچہ کوئی زبان ان کا ذکر نہ کرے گی اور نہ ہی کوئی لمبا چوڑا دعویٰ ہوگا۔

Marfat.com

- حضرت ابومحمد مرتعش رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ ظاہری طور پر کی ہے' باطن سے نہیں۔
- حضرت احمد بن علی بن جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابومحمد مرتعش رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک آدمی نے کہا: رات لمبی ہوگئی اور ہوا خوشگوار ہوگئی ہے۔ حضرت ابومحمد مرتعش رحمہ اللہ نے اس کی طرف دیکھا' کچھ دیر تک خاموش رہنے کے بعد فرمایا: میں نہیں جان سکا کہ تم نے کیا کہا ہے ہاں میں وہ کچھ بتاتا ہوں جو میں نے ان راتوں میں کسی قوال سے سنا ہے:

''میں نہیں جانتا کہ میری رات لمبی ہے یا نہیں' جو پریشان ہو' وہ اسے کیونکر جانے گا۔
کاش میں اپنی لمبی رات کے لئے فارغ ہوتا اور ستاروں کے دھیان کے لئے وقت نکالتا۔
عاشق لوگ اپنے وجد کی وجہ سے رات کے مختصر اور لمبے ہونے سے بے پرواہ ہوتے ہیں۔''

یہ سن کر موجود لوگ رونے لگے اور اس سے یہ دلیل لی کہ آپ کے اوقات فارغ نہیں ہوتے۔

- حضرت ابومحمد مرتعش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وسوسہ پیدا ہو جانا' حیرت پیدا کرتا ہے جبکہ دل میں کوئی بات آنا سمجھ میں تیزی اور بیان کی قوت پیدا کرتا ہے۔
- حضرت ابومحمد مرتعش رحمہ اللہ نے فرمایا: تین چیزیں اصولِ توحید کہلاتی ہیں:
  ① اللہ کی ربوبیت کی پہچان کرنا۔
  ② اس کی وحدانیت کا اقرار کرنا۔
  ③ کسی بھی چیز کے اللہ جیسا ہونے کا انکار کرنا۔
- حضرت ابومحمد مرتعش رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سب سے بہتر عمل یہ ہے کہ عبادت کو صحیح طور پر یوں ادا کیا جائے کہ جیسے اللہ اسے دیکھ رہا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ سنت کے مطابق خدمت کی جائے۔
- حضرت ابومحمد مرتعش رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کس چیز کے ذریعے بندہ' اللہ سے محبت پیدا کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ کے اولیاء سے محبت کر کے اور اس کے دشمنوں سے دشمنی رکھ کر۔ پھر ایک شخص کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا: وہی شعر سناؤ جو کل تم نے سنائے تھے چنانچہ اس نے یہ اشعار سنائے:

''میں اپنے دشمنوں جیسا ہو گیا چنانچہ ان سب سے محبوب بن گیا چنانچہ جو حصہ تم سے ملتا تھا' ان

Marfat.com

سے مل گیا تو نے میری توہین کی تو میں نے اپنے آپ کو حقیر جانا کیونکہ ایسا شخص عزت والا نہیں ہوسکتا جو تمہارے سامنے ذلیل ہو جائے۔'' (ابن الملقن)

- حضرت ابو محمد مرتعش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تمام معاملات دو چیزوں کے ذریعے صحیح ہو سکتے ہیں: ایک تو صبر ہے اور دوسرا خلوص' صبر تو معاملات کے اوپر کیا جاتا ہے جبکہ اخلاص ان کے بیچ ہوتا ہے۔
- حضرت ابو محمد مرتعش رحمہ اللہ سے کسی نے کہا کہ فلاں شخص تو پانی کے اوپر چلتا ہے۔ آپ نے فرمایا: میرے نزدیک وہ شخص پانی پر چلنے والے اور ہوا میں اڑنے والے سے بہتر ہے جو اپنے نفس کی خواہش کا مخالف ہوتا ہے۔
- حضرت ابو محمد مرتعش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مسلم شخص مخلوق کا محبوب ہوتا ہے جبکہ مومن مخلوق سے بے نیاز ہوا کرتا ہے۔
- حضرت ابو محمد مرتعش رحمہ اللہ سے تصوف کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: تصوف میں بظاہر بات کچھ اور معنٰی بھول میں ڈالنے والا ہوتا ہے' بھول بھلیّاں پیدا ہوتی ہیں اور بات' چھپا کر کی جاتی ہے اور پھر یہ اشعار پڑھے:

''میرے اور تمہارے راز کو کوئی نہیں جانتا' صرف اللہ جلیل ہی جانتا ہے' کسی اور نے اس کے بارے میں کچھ نہیں کہا۔''

- حضرت ابو محمد مرتعش رحمہ اللہ سے ایک آدمی نے کہا کہ مجھے وصیت کیجئے' آپ نے فرمایا: اس کے پاس چلے جاؤ جو تمہارے لئے مجھ سے زیادہ بہتر ہے اور مجھے بھی اس کے سپرد رہنے دو جو میرے لئے تم سے بہتر ہے۔
- حضرت ابو محمد مرتعش رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی آیا اور پوچھا کہ کون سا عمل بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ کا دیکھ[illegible] ب سے اچھا کام ہے۔
- حضرت ابو الفرج بن صائغ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو محمد مرتعش رحمہ اللہ (آخری دس دنوں میں) جامع مسجد سے باہر دیکھے گئے' اس پر آپ سے پوچھا گیا کہ کس وجہ سے باہر نکلے ہو؟ آپ نے فرمایا: قاریوں کو دیکھنے اور ان کے پاس جا کر ان کی عبادت کی تعظیم کرنے کے لئے۔

Marfat.com

- حضرت ابومحمد مرتعش رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس شخص کا یہ خیال ہے کہ اس کے افعال اسے دوزخ سے بچا لیں گے یا اللہ اس پر راضی ہو جائے گا تو اس نے اپنے آپ اور اپنے اس کام کے لئے خطرہ پیدا کر لیا اور جو اللہ کے فضل پر بھروسہ کرے اللہ تعالیٰ اس سے بہت زیادہ راضی ہوتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ○ (یونس: ۵۸)

''تم فرماؤ' اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہئے کہ خوشی کریں' وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔''

- حضرت ابومحمد مرتعش رحمہ اللہ نے فرمایا: تم اپنی روزی کے معاملے میں اللہ کی ضمانت دینے پر بھروسہ کرو اور اس کے فرض ادا کرنے کی کوشش کرو' یوں تم اس کے خاص بندوں میں سے ہو جاؤ گے۔
- حضرت ابومحمد مرتعش نیشاپوری رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیاوی اسباب پر بھروسہ کر لینا' دلوں کو اللہ پر بھروسہ کرنے سے ہٹا دیتا ہے۔

⑥③ حضرت ابوعلی احمد بن محمد بن قاسم بن منصور بن شہر یار روذباری رحمہ اللہ

حضرت عبداللہ بن علی رحمہ اللہ نے مجھے ان کے بارے میں یونہی بتایا تھا' وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ احمد بن عطاء روذباری کو یونہی بتاتے سنا تھا۔

آپ اہل بغداد میں تھے' مصر میں رہائش کی' وہاں کے شیخ بنے اور وہیں فوت ہوئے۔ آپ حضرت ابو القاسم جنید' حضرت ابوالحسین نوری' حضرت ابوحمزہ' حضرت حسن مسوحی رحمہم اللہ اور ان کے طبقہ کے مشائخ بغداد کی

Marfat.com

صحبت میں رہے۔ نیز شام میں حضرت ابن جلاء رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے۔ آپ عالم' فقیہ' طریقت کے عارف اور حافظ حدیث تھے۔

آپ کا وصال ۳۲۲ھ میں ہوا جیسا کہ مجھے حضرت حسین بن احمد رازی رحمہ اللہ نے بتایا۔

آپ نے حدیث کی روایت کی چنانچہ حضرت ابوعلی روذ باری صوفی رحمہ اللہ نے حضرت یوسف سے' انہوں نے حضرت حسین بن نصر رحمہ اللہ سے' انہوں نے ورقاء سے' انہوں نے ابی نجیح سے' انہوں نے حضرت مجاہدے رحمہ اللہ اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

یَخَافُوْنَ رَبَّھُمْ مِّنْ فَوْقِھِمْ ○ (النحل:۵۰)

کی روایت کی اور بتایا کہ یہ خوف' اللہ کی عظمت کی وجہ سے ہوگا۔

ہمیں حضرت ابوالفضل رحمہ اللہ نے' انہیں حضرت قسیم رحمہ اللہ نے' انہیں حضرت ابوعلی روذ باری رحمہ اللہ نے' انہیں حضرت مسعود بن محمد بن مسعود رملی رحمہ اللہ نے' انہیں حضرت عمران بن ھارون صوفی رحمہ اللہ نے' انہیں حضرت سلیم بن حبان رحمہ اللہ نے حضرت داؤد رحمہ اللہ سے' انہیں حضرت ابی ھند رحمہ اللہ نے' انہیں حضرت شعبی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کے گھر خوب آباد کئے اور انہیں بہت مال دیا اور جب سے انہیں پیدا کیا' ان کی طرف ناراضگی سے نہیں دیکھا۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ ﷺ یہ کس وجہ سے ہوا؟ فرمایا: اس وجہ سے کہ وہ صلہ رحمی کرتے تھے۔

- حضرت ابوعلی روذ باری رحمہ اللہ سے ''اشارہ'' کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ''اشارہ'' صرف اس شخص کے وجد میں موجود شے کا اظہار ہوتا ہے جس کی طرف اشارہ کیا جائے اور درحقیقت اشارہ کے ساتھ اسباب ہوتے ہیں' وہ اسباب خلقت کی نظر سے دور ہوتے ہیں۔
- حضرت ابوعلی روذ باری رحمہ اللہ سے مرید اور مراد کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: مرید وہ ہوتا ہے جو اپنے نفس کے لئے وہی پسند کرتا ہے جو اللہ نے اسے دینا ہوتا ہے اور مراد وہ شخص ہوتا ہے جو کائنات میں سے اللہ کے سوا کوئی شے نہیں چاہتا۔
- حضرت ابوعلی روذ باری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اپنے سے کم درجہ پر حملہ کرنا' کمزوری کی نشانی ہے جبکہ اپنے

Marfat.com

سے اوپر والے پر سختی شمار ہوتا ہے۔

- حضرت ابوعلی روذباری رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو موسیقی وغیرہ سنتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ میرے لئے حلال ہے کیونکہ میں اس درجے پر پہنچ چکا ہوں کہ جہاں مختلف حال مجھ پر اثر نہیں کر سکتے۔ اس پر آپ نے فرمایا: مجھے اپنی حیاتی کی قسم، پہنچ تو گیا ہے لیکن جہنم کی طرف۔
- حضرت ابوعلی روذباری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گفتگو کی کاموں پر فضیلت ایک نقص ہے جبکہ کاموں کی بات چیت پر فضیلت ایک عزت ہوتی ہے۔
- حضرت ابوعلی روذباری رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ جو صبر نہیں کرتا، اس کی رضا مندی کچھ بھی نہیں، جو شکر نہیں کرتا، اس میں کمال نہیں ہوتا، عارف لوگ اللہ کی وجہ سے اس کے ساتھ محبت کرتے ہیں اور اس کی نعمتوں پر اس کا شکر کرتے ہیں۔
- حضرت ابوعلی احمد بن شہریار روذباری رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ مجھے میرے خالو حضرت ابوعلی رحمہ اللہ نے بتایا: اگر اہل توحید تجرید (اللہ کے مقابلے میں ہر شے سے کٹ کر) کی زبان میں بات کریں تو ہر حق پرست مر جائے۔ (ابن الملقن)
- حضرت محمد زقاق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعلی روذباری رحمہ اللہ سے توبہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: گناہ کا کاٹنا، شرمسار ہونا اور اللہ کے علاوہ ہر چیز کو چھوڑ دینا۔
- حضرت ابراہیم بن فاتک رحمہ اللہ نے مجھے حضرت ابوعلی روذباری رحمہ اللہ کے لئے یہ شعر سنائے:

"میری پوری روح جمع ہے، اگر اس میں اس کی ہلاکت ہے تو یہ ٹلے گی نہیں۔
تمہاری طرف روتی ہے، پوری پوری اور پوری کی طرف سے تاکہ کہا جائے کہ رونے کی وجہ سے ٹکڑے ہوئی ہے۔
تو اس کی طرف مہربانی کی نظر سے دیکھو، تم کب تک اس کا فائدہ کرو گے تو اس کا فائدہ ہوگا۔"

- حضرت ابوعلی روذباری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ نے ان کے کاموں سے پہلے ان سے پیار کیا اور کام کرنے ہی سے پہلے ان سے عداوت کی اور پھر ان کے افعال کی وجہ سے انہیں جزاء دی۔

Marfat.com

- حضرت ابوعلی روذباری رحمہ اللہ نے فرمایا: مشاہدے دلوں کے لئے' مکاشفے باطن سے' معاینے بصیرت کے لئے اور نگاہ رکھنا آنکھوں سے ہوتا ہے۔
- حضرت ابوعلی روذباری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جوایک مرتبہ اپنے نفس پر نظر ڈالتا ہے' وہ کائنات میں سے کسی ایک شے کی طرف نظر کرنے سے گویا اندھا ہو جاتا ہے۔
- حضرت ابوعلی روذباری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کسی نے کبھی بھی اس وقت تک دعویٰ نہیں کیا جب تک وہ حقائق سے خالی نہیں ہوا اور اگر وہ کسی چیز میں حق پر ہوتا تو حقیقت اس کی طرف سے بولتی اور دعووں سے اسے بے پرواہ کر دیتی۔
- حضرت ابوعلی روذباری رحمہ اللہ نے اپنے بارے میں فرمایا:

''اے حُبّ والے بلکہ اے حق والے! میرا بھید تمہارے پاس ہے لہٰذا اسے بچاؤ۔''

- حضرت ابوعلی روذباری رحمہ اللہ نے فرمایا: اپنے یقین کو اس وقت تک نفع دو جب تک حق تعالیٰ تمہاری نظر میں عظیم ہے' اپنے نزدیک اللہ کے علاوہ ہر چیز کو حقیر جان' پھر خوف اور امید کو اپنے دل میں جگہ دو۔
- حضرت ابوعلی روذباری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کی جو نعمتیں ظاہر ہیں' وہ اس کے باطنی کرم پر دلیل ہیں۔
- حضرت ابوعلی روذباری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ بھی ایک دھوکا ہے کہ تم برائی کرو' وہ تم پر احسان کرے اور تم اس کی بارگاہ میں گریہ زاری اور توبہ کرنے سے رک جاؤ' یہ وہم کرتے ہوئے کہ لغزشوں میں نرم برتاؤ کرتے ہو اور یہ دیکھتے ہو کہ اس میں تمہارے لئے اللہ کی طرف سے گنجائش ہے۔
- حضرت ابوعلی روذباری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: چیزیں اس کا مشاہدہ کیسے کر سکتی ہیں حالانکہ اسی کی وجہ سے وہ اپنی ذاتوں کے ساتھ اپنے آپ سے فنا ہو گئیں یا وہ چیزیں اس سے کیسے غائب ہونگی حالانکہ اسی کی وجہ اور اس کی صفات سے وہ ظاہر ہیں چنانچہ وہ اللہ پاک ہے جس کا مشاہدہ کوئی بھی شے نہیں کر سکتی اور نہ ہی اس سے کوئی شے غائب ہے۔
- حضرت ابوعلی روذباری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دلوں کو حق تعالیٰ کے مشاہدہ کا شوق ہے تو اُن میں اللہ کے نام ڈال دیئے جاتے ہیں' وہ دلوں کی طرف مائل ہوتے ہیں اور ذات الٰہی' تجلی شروع ہونے سے پہلے

Marfat.com

تک پوشیدہ رہتی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کے اس قول میں آیا ہے:

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا○

''اللہ کے خوبصورت نام ہیں' ان کے ذریعے اسے بلاؤ۔''

یعنی ان سے واقفیت پیدا کرو' اور حقائق معلوم کرو۔

- حضرت ابوعلی روذباری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے نام ظاہر کئے ہیں اور انہیں لوگوں کے سامنے واضح کیا ہے کہ اللہ سے محبت کرنے والوں کے شوق وسکون ہو اور عارفوں کے دل ان کے ذریعے اللہ سے انس پیدا کریں۔
- حضرت ابوعلی روذباری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تصوف میں میرے استاد حضرت جنید رحمہ اللہ ہیں' فقہ میں میرے استاد حضرت ابوالعباس بن سریج رحمہ اللہ ہیں' ادب میں حضرت ثعلب اور حدیث میں میرے استاذ حضرت ابراہیم حربی رحمہ اللہ ہیں۔

⑥④ حضرت ابوعلی محمد بن عبدالوہاب ثقفی رحمہ اللہ (م ۳۲۸ھ)

آپ نے حضرت ابوحفص رحمہ اللہ اور حضرت حمدون قصاب رحمہ اللہ سے ملاقات کی تھی' علوم شریعت کے بہت سے علوم میں امام کا درجہ رکھتے تھے اور ان میں سب سے پہلا درجہ رکھتے تھے۔ ان کے اکثر علوم ضائع ہو گئے اور وہ علم صوفیہ میں مصروف ہو گئے اور پھر اس خوب بولے۔

- حضرت ابوعثمان حیری فرماتے ہیں کہ جب میں اس جوان یعنی حضرت ابوعلی ثقفی رحمہ اللہ کے خشوع کو دیکھتا ہوں تو میرے دل میں ان کی طرف سے کچھ داخل ہوتا ہے' نفس کے عیبوں اور آفت قسم کے اعمال پر آپ سب مشائخ سے زیادہ بہتر گفتگو فرماتے تھے۔ میرے والد رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ حضرت

Marfat.com

ابوعلی رحمہ اللہ ۳۲۸ھ میں فوت ہوئے۔

آپ نے حدیث کی روایت کی تھی چنانچہ حضرت محمد بن عبدالوہاب ثقفی رحمہ اللہ نے حضرت ابوالاحوص محمد بن ہیثم رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت ابن عفیر رحمہ اللہ سے' انہوں نے فضل بن مختار بصری رحمہ اللہ سے' انہوں نے ہشام بن حسان رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو بھی جمعہ کے دن آئے تو غسل کرے۔

حضرت ابوعلی محمد بن ابوالوہاب ثقفی رحمہ اللہ نے حضرت اسمٰعیل بن اسحاق رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت عبداللہ بن سلمہ رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت مالک رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نیک آدمی کو اچھی خواب آنا نبوت کے چالیس درجوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔

- حضرت ابوعلی ثقفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی کے بندہ ہونے کا کمال یہ ہے کہ وہ اس بات سے مکمل طور پر عاجز ہو کہ چیزوں کے اسباب کی معرفت کے پیچھے چل سکے۔
- حضرت ابوعلی ثقفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر شے کی ایک حد اور کمال ہوتا ہے چنانچہ جو چیزوں کو ان کی حدود میں دیکھے' نجات پا جائے گا اور جو اُن حدود میں کوتاہی کرے تو گویا اس نے ان کا حق ادا نہ کیا اور جو ان کی حد سے آگے گذر جائے تو گویا وہ اپنا نفس ہلاک ہوتے دیکھتا ہوگا۔
- حضرت ابوعلی ثقفی رحمہ اللہ نے اپنے ایک ساتھی سے فرمایا: مناسب یہ ہے کہ تم ان چار چیزوں سے جدا نہ ہونا:

① بات میں سچائی سے۔
② عمل میں سچائی سے (عمل اچھا کرو)۔
③ سچی دوستی سے۔
④ امانت میں سچ بولنے سے۔

- حضرت ابوعلی ثقفی رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ درست کام کو قبول فرماتا ہے۔ درست ہونے کا مطلب

Marfat.com

یہ ہے کہ وہ خالص ہو اور خالص ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ سنت کے مطابق ہو۔

- حضرت ابوعلی ثقفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص دل میں عزت رکھے بغیر اکابر کے ساتھ ہوتا ہے وہ ان سے فائدے حاصل نہیں کر سکتا اور نہ ہی اسے ان کے انوار میں سے حصہ مل سکتا ہے۔
- حضرت ابوعلی ثقفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مکمل علم یہ ہوتا ہے کہ اس کی حقیقت تک پہنچنے سے امید ٹوٹ جائے۔
- حضرت ابوعلی ثقفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دنیا کی مصروفیتوں پر افسوس ہے جب وہ آتی ہیں اور اس کی حسرتوں پر افسوس ہے جب پیچھے مڑتی ہیں، عقل مند وہ ہوتا ہے جو ایسی شے کی طرف مائل نہیں ہوتا جو سامنے آئے تو مصروفیت ہو اور جب واپس ہو تو حسرت بنے۔
- حضرت ابوعلی ثقفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو چیز سیدھی نہیں ہو سکتی، اسے سیدھی کرنے کی کوشش نہ کرو اور نہ ہی اسے ادب سکھاؤ جو سیکھنے والا نہیں۔
- حضرت ابوعلی ثقفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علم، دل کو جہالت سے بچاتا ہے اور تاریکی کی بجائے آنکھوں کو روشنی دیتا ہے۔
- حضرت ابوعلی ثقفی رحمہ اللہ نے یوں دعا کی تھی: اے وہ ذات کہ جس نے کچھ لئے بغیر ہر شے دیدی ہے اور ہر شے دے کر کچھ بھی نہیں لیا۔
- حضرت ابوعلی ثقفی رحمہ اللہ نے فرمایا: بنیاد صحیح ہو تو اس سے نکلنے والے کام بھی صحیح ہوں گے چنانچہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے کام سنت کے مطابق ہوں تو دل میں خلوص پیدا کرے کیونکہ ظاہری کام اسی وقت صحیح ہو سکتے ہیں، جب باطن میں صحیح خلوص ہو۔
- حضرت ابوبکر رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوعلی ثقفی رحمہ اللہ کی مجلس میں حاضر ہوا تو آپ نے محبت اور اہل محبت کے بارے میں گفتگو شروع کر رکھی تھی چنانچہ یہ احوال بیان کرتے ہوئے درمیان میں یہ اشعار پڑھے:

"ہر گھڑی میں رہو کا وٹ کب تک ہوتی رہے گی اور کب تک تم قطع تعلقی سے پریشان نہ ہو گے

Marfat.com

چھوڑو اس دور میں جدائی کا یہ عمل چلتا رہے گا لہٰذا زمانے پر نظر رکھو۔"

- حضرت ابوعلی ثقفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب انسان کی نفسانی خواہشیں بڑھ جاتی ہیں تو اس کی عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے۔
- حضرت ابوعلی ثقفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: غفلت نے لوگوں پر روزی اور کاموں کے راستے کھول دیئے ہیں (جو چاہیں کرتے پھریں) لیکن پرہیز گاری اور بیداری نے یہ تمام راستے بند کر دئے ہیں (یادِ الٰہی میں بیداری یہ کام کرنے نہیں دیتی)۔
- حضرت ابوعلی ثقفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نیکی وہ خزانہ ہے جو نیک اور بد سے دور نہیں ہوتا ہے (جس کا دل چاہے نیک کام کر سکتا ہے)۔
- حضرت ابوعلی ثقفی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ چار ایسی چیزیں ہیں کہ عقل مند کے لئے ان کا دھیان ضروری ہے: امانت داری، سچائی، نیک بھائی اور بھید کی باتیں۔
- حضرت ابوعلی ثقفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر ایک آدمی کئی علوم جمع کر لے اور بہت سے لوگوں کے ساتھ ملاقات بھی رکھے تو وہ اس وقت تک مردوں (صوفیہ) کے مرتبہ تک نہیں پہنچ سکے گا جب تک کسی شیخ، امام، ادب سکھانے والے یا نصیحت کرنے والے کے ہاں سخت محنت نہ کرے اور جو شخص کسی حکم دینے والے اور ایسے روکنے والے سے ادب نہیں سیکھتا جو اسے اس کے عیب بتایا کرے اور اس کا تکبر بتائے تو دنیاوی کاموں میں اس کی پیروی کرنا جائز نہیں ہوگا۔
- حضرت ابوعلی ثقفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وہ شے بہتر نہیں ہوتی جسے تم اپنے آپ سے روک لو اور نہ ہی وہ جسے تم اپنی خواہش پر غالب کر لو۔"

- حضرت ابوعلی ثقفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس اُمت پر ایک ایسا دور آ رہا ہے کہ کسی منافق کے ساتھ ملے بغیر اسے روزی نہ مل سکے گی۔

Marfat.com

⑥⑤ حضرت ابومحمد عبداللہ بن محمد بن منازل رحمہ اللہ (م ۳۲۹ھ)

آپ نیشاپور کے عظیم مشائخ میں سے تھے' آپ کا طریقہ سب سے الگ تھلگ تھا۔ حضرت ابو صالح حمدون بن احمد بن قصار رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے اور ان سے اس کا طریقہ سیکھا۔ ظاہری علوم کے ماہر تھے۔ آپ نے بہت سی حدیثیں لکھیں اور روایت کیں۔ حضرت ابوعلی ثقفی رحمہ اللہ ان کی بڑی عزت کرتے اور بزرگ جانتے' آپ کا وصال نیشاپور میں ہوا' سالِ وفات ۳۲۹ھ تھا۔

آپ نے حدیث کی روایت کی تھی چنانچہ مجھے میرے والد نے' انہیں حضرت ابومحمد عبداللہ بن محمد بن منازل رحمہ اللہ نے' انہیں حضرت جعفر بن محمد بن سوار رحمہ اللہ نے' انہیں حضرت قتیبہ بن سعید رحمہ اللہ نے' انہیں حضرت عبدالواحد رحمہ اللہ نے انہیں حضرت اسماعیل بن سمیع رحمہ اللہ نے' انہیں حضرت ابورزین رحمہ اللہ نے اور انہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے شکار اور بکریوں کی حفاظت کے بغیر کتا رکھا تو روزانہ اس کے عمل (کی جزاء) سے ایک قیراط کم کیا جائے گا۔

- حضرت عبداللہ بن محمد بن منازل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ شخص بھلا شمار نہیں ہوتا جو کاروبار' سوال کرنے اور رد کرنے کی تکلیف کا مزہ نہیں چکھتا۔
- آپ ہی نے فرمایا تھا: جس نے اپنے آپ سے اپنے نفس کا سایہ اٹھا دیا (نفسانی خواہش سے کام نہ لیا) تو لوگ اس کے سایہ میں رہنا پسند کریں گے۔
- حضرت عبداللہ بن محمد بن منازل رحمہ اللہ نے فرمایا: اپنا حال اپنی ہی زبان سے بیان کیا کرو اور اپنی زبان سے دوسروں کے بتائے احوال بیان نہ کرو۔
- حضرت عبداللہ بن محمد بن منازل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس نے اپنے پر وہ کچھ لازم قرار دے لیا جس کی ضرورت نہ تھی تو وہ اپنے ضروری احوال اپنانے سے رہ جائے گا۔
- آپ ہی سے کسی شخص نے کوئی مسئلہ پوچھا تو آپ نے اسے جواب دے دیا' اس نے کہا: دوبارہ بتایئے

Marfat.com

- آپ رحمہ اللہ ہی نے فرمایا تھا: انسان اپنے آگے پیچھے کیسے دیکھ سکتا ہے جبکہ وہ تو اپنے مقام اور وقت سے غائب ہوتا ہے؟
- حضرت عبداللہ بن محمد بن منازل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب بھی کوئی انسان اللہ کا فرض ضائع کر بیٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے سنت چھوڑنے میں مبتلا کر دیتا ہے اور جو سنت چھوڑتا ہے تو امید ہے کہ وہ بدعت کے کاموں میں پڑ جائے گا۔
- حضرت عبداللہ بن محمد بن منازل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کام کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں اللہ کے سپرد کرنا' ایسا نہ کرنے سے بہتر ہوتا ہے۔
- آپ ہی نے یہ بھی فرمایا تھا: حضرت ابوعلی ثقفی رحمہ اللہ نے اپنے پر لازم کر رکھا تھا کہ اپنے نفس کے لئے بات کرتے' مخلوق کے لئے نہ کیا کرتے' یہی وجہ تھی کہ ان کی کلام میں برکت نہ تھی۔
- حضرت عبداللہ فرماتے تھے کہ غیب میں آنے والے احکام' دنیا میں نہیں دیکھے جا سکتے البتہ دعوؤں پر ذلت دیکھی جا سکتی ہے۔
- حضرت عبداللہ بن محمد بن منازل رحمہ اللہ نے اپنے ایک شاگرد سے فرمایا: تم اپنے آپ سے عشق رکھتے ہو' اس سے عشق رکھو جو تم سے محبت رکھتا ہے۔
- آپ ہی فرمایا کرتے تھے کہ عبودیت (بندہ ہونا) یہ ہوتی ہے کہ انسان ہر معاملے میں اللہ کی طرف دھیان رکھے کہ گویا وہ مجبور ہے۔
- آپ ہی نے فرمایا تھا: انسان کو چاہئے کہ اللہ کے فرض ادا کرنے کے بعد سنت کا وقت نکالے۔
- آپ رحمہ اللہ ہی فرما رہے تھے: (اے بندے) تم عبودیت کا دعویٰ تو کئے جاتے ہو لیکن ربوبیت کی علامتیں نہیں جانتے ہو۔
- آپ ہی نے فرمایا تھا: ہر وہ فقر کا کام جس کی کوئی وجہ نہ ہو' وہ فضیلت والا نہیں ہوتا۔
- آپ ہی نے فرمایا تھا: جس سے تم کوئی علمی مسئلہ پوچھنا چاہتے ہو' اس کے نقص نہ نکالو کیونکہ تم اس کے علم کی برکت حاصل کرنے سے محروم ہو جاؤ گے۔

Marfat.com

⑥⑥ حضرت ابوالخیر الاقطع رحمہ اللہ (م ۳۴۰ھ سے کچھ سال زیادہ)

اصل میں آپ مغرب سے تعلق رکھتے تھے' تینات میں رہائش تھی۔ آپ کی کئی ایک کرامتیں تھیں اور یہ ایک لمبی فہرست ہے۔

آپ حضرت ابوعبداللہ بن جلاء وغیرہ مشائخ کی صحبت میں رہے۔ آپ توکل کے سلسلے میں منفرد مقام رکھتے تھے' جنگلی درندے اور دوسرے جانور آپ سے انس رکھتے تھے۔ آپ بہت تیز فراست کے مالک تھے۔ آپ کا وصال کچھ سال اوپر ۳۴۰ھ کو ہوا۔

❁ حضرت ابوالخیر الاقطع رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے شہر مدینہ منورہ میں داخل ہوا' میں فاقہ سے تھا چنانچہ پانچ دن تک سے کچھ بھی نہ کھایا تھا' قبرِ انور کی طرف بڑھا اور نبی کریم ﷺ کے علاوہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر بھی سلام پیش کیا اور نہایت ادب سے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آج رات میں آپ کی مہمانی میں ہوں اور پھر ایک طرف جا کر منبر کی پچھلی طرف سو گیا' خواب ہی میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی دائیں طرف جبکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بائیں طرف تھے' حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سامنے حاضر تھے۔ اسی دوران حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے ہلایا اور فرمایا: کھڑے ہو جاؤ کیونکہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں۔

آپ بتاتے ہیں کہ میں آپ کی طرف بڑھا اور دونوں آنکھوں کے درمیانی حصے میں سے چوما۔ آپ نے ایک روٹی عطا فرمائی تو میں نے اس میں سے آدھی کھائی تھی کہ بیدار ہو گیا' یکا یک دیکھا تو دوسری آدھی روٹی میرے ہاتھ میں تھی۔ (طبقاتِ ابن ملقن)

❁ حضرت ابوالخیر الاقطع رحمہ اللہ نے حضرت ابوبکر رازی رحمہ اللہ کو یہ اشعار سنائے تھے:

''محبت دل میں داخل ہوئی تو خواہش نے گریہ زاری ظاہر نہ ہونے دی۔''

Marfat.com

یہ گمان ہی گمان ہیں جو گمانوں سے پوشیدہ ہیں۔'' (خیال میں نہیں آسکتے)۔

- حضرت ابوالخیر الاقطع رحمہ اللہ نے فرمایا: دل' برتن کی طرح ہوتے ہیں' ایک دل ایسا ہوتا ہے جو ایمان سے بھرپور ہوتا ہے' اس کی علامت یہ ہے کہ جس میں مسلمانوں پر شفقت پائی جاتی ہے' ان کے مقصد کا اہتمام ہوتا ہے اور یہ انہیں صحیح کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ ایک ایسا دل ہوتا ہے جو منافقت سے بھرا ہوتا ہے' اس کی نشانی یہ ہوتی ہے کہ اس میں کینہ' کھوٹ' بناوٹ اور حسد بھرا ہوتا ہے۔ (طبقاتِ ابن ملقن)
- حضرت ابوالخیر الاقطع رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تمہارا دل اس وقت تک صاف نہیں ہوتا جب تک اللہ کے سامنے نیت کھری نہ ہو اور بدن اس وقت تک صاف نہیں ہوتا جب تک تم اولیاء کی خدمت نہ کرو۔
- حضرت ابوالخیر الاقطع رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کوئی شخص بھی شریفانہ حال میں اس وقت تک نہیں جا سکتا جب تک اللہ کے احکام پر نہ چلے' ادب نہ کرے' فرض ادا نہ کرے' نیک لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھے اور صالحین فقیروں کی عزت نہ کرے۔ (حلیہ)
- حضرت ابوالخیر الاقطع رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو دل' دنیا کی محبت میں گرفتار ہوتا ہے' اس کے لئے یہ بات حرام ہوتی ہے کہ غیب کے باغوں میں سیر کرے۔
- حضرت ابوالخیر الاقطع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کا ذکر کرنے والا (ذکر کرتے وقت) اس کا بدلہ خیال میں نہیں لاتا اور جب ایسا کرتا ہے تو ذاکر نہیں رہ جاتا۔
- حضرت ابوالخیر الاقطع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جسے دائمی طور پر اللہ سے تعلق حاصل نہ ہو کہ اس کا پتہ رکھے اور مختلف احکام کا دھیان رکھے' یقینی طور پر اس کا مشاہدہ کرے تو اس کے سامنے غم آجاتے ہیں یعنی مشقتیں پیش آتی ہیں اور دور بدلا ہوتا ہے۔
- حضرت ابوالخیر الاقطع رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دعویٰ ایک اکڑ ہوتی ہے' دل اسے روک نہیں سکتا چنانچہ اسے دل کی طرف چلا دیتا ہے اور وہ اسے احمقوں کی طرح بتاتی جاتی ہے جبکہ ایک اندھا شخص نہیں مانتا کہ ایک آنکھوں والا اس میں کیا خوبیاں دیکھ رہا ہے۔

Marfat.com

⑥⑦ حضرت ابوبکر محمد بن علی بن جعفر کتانی رحمہ اللہ

اصل میں آپ بغداد کے رہنے والے تھے' حضرت جنید رحمہ اللہ' حضرت ابوسعید رحمہ اللہ اور حضرت ابو الحسین نوری رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے۔ مکہ میں اس وقت تک مجاور بنے رہے جب تک وصال نہیں ہو گیا۔

آپ امام کے مرتبہ پر فائز تھے چنانچہ حضرت ابومحمد مرتعش رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ حضرت کتانی رحمہ اللہ سراج الحرم (حرم کی رونق) تھے۔ ۳۲۲ھ میں وصال ہوا۔ حضرت ابوعبداللہ حسین بن محمد بن جعفر رازی رحمہ اللہ نے مجھے یونہی بتایا تھا۔

- حضرت محمد بن علی کتانی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اللہ کی طرف سے ایک ہوا چلتی ہے جسے صبیحہ کہا جاتا ہے' وہ عرش کے نیچے والے خزانے میں ہوتی ہے' یہ سحری کے وقت چلا کرتی ہے جو رات بھر کا رونا اور استغفار کرنا' اللہ کی طرف اٹھا لے جاتی ہے۔
- آپ فرمایا کرتے تھے: جب تم نے اللہ سے توفیق مانگ ہی لی ہے تو کام شروع کر دو۔
- آپ سے ایک مرید نے درخواست کی کہ مجھے نصیحت کیجئے تو فرمایا: تم ایسے ہو جاؤ جیسے لوگوں کو دیکھتے ہو اور یوں نہیں تو لوگوں کو دکھاؤ کہ تم کیا ہو۔
- حضرت محمد بن علی کتانی رحمہ اللہ نے فرمایا: تمہارا بدن دنیا میں اور دل آخرت میں مصروف ہونا چاہیے۔
- آپ ہی نے فرمایا تھا: استغفار کے موقع پر شکر شروع کر دینا اور شکر کی جگہ استغفار کرنا' گناہ ہوتا ہے۔
- حضرت محمد بن علی کتانی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: غفلت سے بیدار ہو کر ذرہ بھر خوفِ خدا' نفسانی خواہشات سے بے تعلقی اور اللہ سے کٹ جانے کا اندیشہ اور اس پر کانپ جانا' دونوں جہانوں کی عبادت سے افضل ہوتا ہے۔
- حضرت محمد بن علی کتانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حق کی طرف سے عطاء کا پایا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ تم

Marfat.com

حق تعالیٰ کی نظر میں ہو کیونکہ حق تعالیٰ ہر چیز کیلئے دلیل ہے جبکہ اس کے سامنے کوئی چیز اس پر دلیل نہیں بن سکتی۔

- حضرت محمد بن علی کتانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: خواہش نفسانی شیطان کی گویا لگام ہوتی ہے جو اسے پکڑ لیتا ہے' اس کا غلام ہو جاتا ہے۔
- حضرت محمد بن علی کتانی رحمہ اللہ سے زہد کی حقیقت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: زہد یہ ہے کہ دل سے خوشی ختم کر دو اور مرنے تک مشقت برداشت کرنا لازم کر لو' اور موت ہی تک ذلت پر صبر اور اس پر راضی رہنا عادت بنا لو۔
- حضرت محمد بن علی کتانی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ عارف کون ہوتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: عارف وہ ہوتا ہے جو اللہ کے احکام پر بھلائی کے کام کرے' کسی حال میں ان کی مخالفت نہ کرے' اللہ کے اولیاء سے محبت رکھے اور ایک لمحے کے لئے بھی اللہ کے ذکر سے نہ رکے۔
- حضرت محمد بن علی کتانی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ صوفی حضرات ظاہری طور پر تو غلام ہوتے ہیں لیکن باطنی طور پر آزاد ہوتے ہیں۔
- حضرت محمد بن علی کتانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عوام کا سماع صرف دل کو خوش کرنے کے لئے ہوتا ہے' مریدوں کا شوق اور ڈر کے لئے' اولیاء کا نعمتیں دیکھنے کے لئے' عارف لوگوں کا مشاہدۂ حق کے لئے اور اہل حقیقت کا سماع اللہ کو واضح طور پر دیکھنے کے لئے ہوتا ہے' ان میں سے ہر ایک کا اپنا اپنا مقام ہوتا ہے۔
- حضرت محمد بن علی کتانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وارد ہونے والی چیزیں اترتی ہیں تو کوئی شکل اختیار کر لیتی ہیں' جو وارد کسی شکل جیسا ہوتا ہے تو اس میں مل جاتا ہے اور جو موافق جیسا ہوتا ہے' وہیں ٹھہر جاتا ہے۔
- حضرت محمد بن علی کتانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: غور سے سماع کرنے والے کے لئے لازم ہے کہ اس کے سماع میں وہ چیز ہو جس میں راحت نہ ہو' اس سے وجد کے طور پر سماع بھڑ کے یا شوق کے لحاظ سے یا پھر وارد کے غلبہ سے جو اسے ہر سکون اور الفت والی سے فناء کر دے پھر یہ اشعار پڑھے:

Marfat.com

''وجد اور شوق نے میرے مقام پر مجھے چین لینے سے روک رکھا ہے۔

یہ دونوں ہی مجھ سے جدا نہیں ہونے چنانچہ یہی میرا اوڑھنا بچھونا ہیں۔'' (طبقاتِ ابن ملقن)

- حضرت ابوبکر کتانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی کو دیکھتا ہے اور ان میں اللہ کی پہچان نہیں ہوتی تو اپنی خدمت میں اسے مصروف کر دیتا ہے۔
- حضرت ابوبکر کتانی رحمہ اللہ نے ایک بوڑھے شیخ کو دیکھا جس کی داڑھی اور سر سفید تھے اور وہ مانگ رہا تھا' آپ نے فرمایا: یہ وہ شخص ہے کہ جس نے بچپن میں اللہ کے حکم نہیں مانے تو اللہ نے بڑھاپے میں اسے برباد کر دیا ہے۔
- حضرت ابوبکر کتانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب یہ بات صحیح ہے کہ محتاجی اللہ کی ہوتی ہے تو یہ بھی صحیح ہے مالداری بھی اسی کی ہے کیونکہ یہ دونوں چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں ایک' دوسری کے بغیر نہیں ہوا کرتی۔
- حضرت ابوبکر کتانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غافل لوگ اللہ کے حوصلے سے فائدہ اٹھاتے ہیں' اللہ کا ذکر کرنے والے اللہ کی رحمت سے فائدہ اٹھاتے ہیں' عارفوں پر اللہ کی مہربانی ہوتی ہے اور سچے لوگوں کو اللہ کے قریب ہونا نصیب ہوتا ہے۔
- حضرت ابوبکر کتانی رحمہ اللہ سے اس طریقے کے بارے میں پوچھا گیا جس میں اہل علم کا کوئی جھگڑا نہیں ہوتا۔

آپ نے فرمایا: سنت کا مطلب ہے دنیا میں زہد کرنا' جان کی قربانی دینا اور مخلوق کو نصیحت کرنا۔

- حضرت ابوبکر کتانی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جس کا مقصد صرف اللہ ہو' اسے دنیا کے ٹکڑے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی دنیا کی زینت اسے متوجہ کرتی ہے خواہ وہ تھوڑی ہو یا بہت۔
- حضرت ابوبکر کتانی رحمہ اللہ سے ''متقی'' (پرہیزگار) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ وہ شخص ہوتا ہے جسے عوام لوگ دنیاوی خواہشوں پر لگائیں' وہ اللہ کے مخالف کرنے سے رکے' صرف اس اللہ کے موافق کام کرے' یقین کامل رکھے' توکل کی طرف جھکاؤ ہو اور ہر حال میں اللہ کی طرف سے فائدے پہنچیں تو وہ کسی بھی شے سے غافل نہ ہو۔

Marfat.com

- حضرت ابوبکر کتانی رحمہ اللہ سے صوفی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: صوفی وہ شخص ہوتا ہے جس کا نفس دنیا کو ایک برتن جانتے ہوئے' اس سے منہ پھیرے' آخرت کے مقابلے میں اس کی ہمت بلند ہو اور شوق وطلب رکھتے ہوئے پورا اپنا آپ اس کے سپرد کر دے جس کا سب کچھ ہے۔
- حضرت محمد بن علی کتانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب کسی دل میں اللہ کے حقائق سما جاتے ہیں تو وہ اس دل میں گمان اور آرزوں پیدا نہیں ہونے دیتے کیونکہ حق تعالیٰ جب کسی دل پر غالب ہوتا ہے تو اسے قبضے میں رکھتا ہے اور اس میں کسی اور کا اثر نہیں ہونے پاتا۔ (حلیہ)
- حضرت ابوبکر کتانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے بارے میں علم رکھنا' اس کی عبادت کرنے سے بہتر ہوتا ہے۔

⑥⑧ حضرت ابو یعقوب اسحاق بن محمد نہر جوری رحمہ اللہ (م ۳۳۰ھ)

آپ ایک صوفی شیخ تھے' حضرت جنید رحمہ اللہ' حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ' حضرت ابو یعقوب سوسی رحمہ اللہ وغیرہ مشائخ کی صحبت میں رہے۔

آپ کئی سال تک حرم مکہ میں رہے اور وہیں فوت ہوئے۔ حضرت ابو عثمان مغربی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے اپنے مشائخ میں سے حضرت ابو یعقوب نہر جوری رحمہ اللہ جیسا نورانی چہرے والا شیخ نہیں دیکھا۔

آپ کا وصال ۳۳۰ھ میں ہوا۔

- حضرت ابوبکر رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو یعقوب نہر جوری رحمہ اللہ فناء اور بقاء کے بارے میں گفتگو کیا کرتے۔ فناء یہ ہے کہ بندہ صرف اللہ کے لئے ہو چکا ہے اور بقاء یہ ہے اللہ کو احکام دیتا دیکھا کرے۔

Marfat.com

- حضرت ابو یعقوب نہر جوری رحمہ اللہ نے فرمایا: سچائی اسے کہتے ہیں کہ ظاہر و باطن میں اللہ کے احکام کی پیروی کرے اور سچائی کی حقیقت یہ ہے کہ ہلاکت کے موقعوں پر بھی سچی بات کرے۔
- حضرت ابو یعقوب نہر جوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عبادت گذار شخص اللہ کی طرف سے ڈر کی بناء پر عبادت کرتا ہے جب کہ ایک عارف شخص شوق سے اسے پہچانتا ہے۔
- حضرت ابو یعقوب نہر جوری رحمہ اللہ اس شخص کے بارے، جو یہ کہتا کہ ''لوگوں کی طرف سے بدگمانی سے بچو۔'' فرمایا کرتے کہ خود بدگمانی کرنے سے بچو نہ کہ لوگوں کی بدگمانی سے۔
- حضرت ابو یعقوب نہر جوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس دنیا کے جنگل تو قدموں کے ذریعے طے کئے جاتے ہیں جبکہ آخرت کے بیابان دلوں سے طے کئے جاتے ہیں۔
- حضرت ابو یعقوب نہر جوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص کھانے سے پیٹ بھرا کرتا ہے، وہ ہمیشہ بھوکا رہتا ہے، جو مال کے ذریعے غنی بنتا ہے محتاج رہا کرتا ہے، جو مخلوق سے غرض پوری کرتا ہے، وہ محروم گنا جاتا ہے اور جو اپنے کاموں میں اللہ کے علاوہ کسی اور کی مدد لیتا ہے، وہ ذلیل ہوتا ہے۔ (ابن ملقن)
- حضرت ابو یعقوب نہر جوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص اہل حقائق کو ان کے ان حقائق میں حاصل کرتا ہے کہ اللہ گم نہیں تو وہ اسے تلاش کرتا ہے، نہ اس کی انتہاء ہے کہ اسے کوئی پالے اور جو کسی موجود کو چاہتا ہے تو وہ اس موجود کے ساتھ مغرور ہوتا ہے حالانکہ ہمارے ہاں موجود، حال کی پہچان اور حال کے بغیر علم کا آجانا ہے۔
- حضرت ابو یعقوب نہر جوری رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ دنیا ایک سمندر ہے اور آخرت اس کا ایک کنارہ، سواری تقویٰ ہوتا ہے جبکہ لوگ مسافر ہیں۔
- حضرت ابو یعقوب نہر جوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس نعمت کا شکر ادا کیا جائے وہ ہمیشہ رہتی ہے لیکن جب کوئی نعمت کا انکار کرتا ہے تو وہ ہمیشہ نہیں رہتی۔
- حضرت ابو یعقوب نہر جوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَ شَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ ○ (یوسف: ۲۰)

Marfat.com

''اور بھائیوں نے اسے کھوٹے داموں گنتی کے روپیوں پر بیچ ڈالا۔''

کے بارے میں فرماتے تھے کہ اگر وہ لوگ آپ کی قیمت دونوں جہان بھی مقرر کر دیتے تو ان کے مشاہدے اور خصوصیت کے مقابلے میں یہ بھی گھاٹے کی قیمت ہوئی۔

- حضرت ابو یعقوب نہر جوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ روحوں کا مشاہدہ ایک حقیقی چیز ہے جبکہ دلوں کا مشاہدہ اللہ کی تعریف بنتا ہے۔
- حضرت ابو یعقوب نہر جوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب میرا پروردگار مجھ سے اس حق کے بارے میں پوچھے گا جو میرے ہونے سے پہلے اس کا مجھ پر تھا تو یہ میرے غم کی ابتداء ہوگی اور جب وہ اپنی نیکیاں پوچھے گا تو یہ میرے لئے خوشی ہوگی اور میرے لئے انعام ہوگا اور وہ اس وقت جود وعطاء، فضل وکرم اور سب کچھ دینے والا تھا جبکہ بندہ عاجز اور کمزور تھا۔
- حضرت ابو یعقوب نہر جوری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کو سب سے زیادہ پہچاننے والا وہ ہوتا ہے جو اس کے بارے میں سب سے زیادہ حیران ہوتا ہے۔
- حضرت ابو یعقوب نہر جوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یقین یہ ہوتا ہے کہ غیب پر ایمان کو دیکھا جائے۔
- حضرت ابو یعقوب نہر جوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ کی پہچان کر لیتا ہے تو اس کے بارے میں دھوکا نہیں کھاتا۔
- حضرت ابو یعقوب نہر جوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جمع'' (تصوف کا ایک لفظ) عین حق تعالیٰ کو کہتے ہیں جس کے ساتھ ہر شے کو وجود ملا ہے اور ''تفرقہ'' باطنی طور پر حق سے جدائی کا نام ہے۔
- حضرت ابو یعقوب نہر جوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک عارف، حق تعالیٰ کی طرف اس وقت پہنچتا ہے جب وہ دل کو تین چیزوں بے تعلق بنالیتا ہے: علم، عمل اور خُلق۔
- حضرت ابو یعقوب نہر جوری رحمہ اللہ نے ایک شخص سے کہا: اے کم ہمت! اس نے کہا: اے شیخ! آپ نے مجھے ایسا کیوں کہا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ○ (النساء: ۷۷)

Marfat.com

''تم فرمادو کہ دنیا کا برتنا تھوڑا ہے۔''

تو دیکھو اس قلیل میں سے تمہارا حصہ کتنا ہے اور اس میں سے تمہارے قبضے میں کیا کچھ ہے اور تم اس پر بخیل بن چکے ہو اور چاہتے ہو کہ اس کی وجہ سے لوگ تمہاری عزت کریں' تم اسے خرچ کرو تو قلیل کو خرچ کرو گے اور روک لو گے تو وہ بھی قلیل ہو گا چنانچہ نہ تو تم کو روکنے پر ملامت ہو گی اور نہ ہی خرچ کرنے پر تمہیں کوئی اچھا جانے گا۔

⑥⑨ حضرت ابوالحسن علی بن محمد مزین رحمہ اللہ (م ۳۲۸ھ)

اہل بغداد میں سے تھے۔ آپ نے حضرت جنید رحمہ اللہ اور حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ کے علاوہ بغداد میں سے ان دونوں کے طبقے کی شاگردی کی۔ مکہ میں مقیم ہو گئے اور وہیں فوت ہوئے۔

مشائخ میں سے آپ بڑے پرہیزگار تھے اور سب سے بہتر حال کے مالک تھے۔ آپ کا وصال ۳۲۸ھ میں ہوا۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ رازی رحمہ اللہ سے سنا تھا' وہ یونہی ذکر کر رہے تھے۔

- حضرت ابوالحسن مزین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: گناہ کے بعد ایک اور گناہ کرنا پہلے گناہ کی گویا سزا ہوتی ہے اور نیکی کے بعد نیکی کرنا' پہلی نیکی کا ثواب ہوتا ہے۔
- حضرت ابوالحسن مزین رحمہ اللہ سے معرفت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: معرفت یہ ہے کہ تم اللہ کو کامل ربوبیت میں پہچانو اور اپنے آپ کو عبودیت میں پہچانو' تمہیں پتہ ہو کہ اللہ تعالیٰ ہر شے سے پہلے ہے' ہر شے کا وجود اسی کی وجہ سے ہے' ہر چیز اسی کی طرف چلی جائے گی اور ہر شے کی روزی اسی نے اپنے ذمۂ کرم میں لے رکھی ہے۔
- حضرت ابوالحسن مزین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ سے تعلق کے راستے تو ستاروں جتنے ہیں مجھے صرف

Marfat.com

ایک ہی راستے کی ضرورت ہے جو مجھے مل نہیں رہا۔

- حضرت ابوالحسن مزین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص خود اللہ تعالیٰ کی طرف راہ تلاش کرتا ہے تو پہلے ہی قدم سے حیران ہو جائے گا' جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کر لیا جائے' اسے راستہ دکھا دیا جاتا ہے اور مقصد تک پہنچنے میں اس کی مدد کی جاتی ہے تو ایسے شخص کے لئے خوشی کا مقام ہے جو اللہ کی طرف تعلق کا خیال کرے' کائنات میں سے کسی چیز کا خیال نہ کرے۔
- حضرت ابوالحسن مزین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص اللہ سے تعلق پیدا کر لیتا ہے' اللہ تمام مخلوق کو اس کا محتاج بنا دیتا ہے۔
- حضرت ابوبکر بن شاذان رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابوالحسن مزین رحمہ اللہ کو میں نے دیکھا کہ پورے راستے میں روتے رہے' اس وقت آپ تنعیم کے مقام پر تھے اور عمرے کا احرام باندھا ہوا تھا' روتے ہوئے یہ شعر پڑھتے جاتے تھے:

''کیا میرے آنسو مجھے فائدہ دیں گے تو میں تیرے سامنے روؤں' افسوس! مجھے تیرے بارے میں کوئی طمع نہیں ہے۔ یونہی پڑھتے ہوئے آپ مکہ کے دروازے پر پہنچے۔''

- حضرت ابوالحسن مزین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب آخرت نظر آنے لگے گی تو دنیا اس میں فناء ہو جائے گی اور جب اللہ کی یاد دکھائی دے گی تو دنیا و آخرت ختم ہو جائے گی۔ جب ذکر حقیقی طور پر ہو گا تو بندہ اور اس کا ذکر ختم ہو جائے گا اور وہی باقی رہے گا جس کا ذکر بیان کیا جاتا ہے۔
- حضرت ابوالحسن مزین رحمہ اللہ نے فرمایا: دلوں میں کھٹکے آتے ہیں جن میں خواہش نفسانی مل جاتی ہے لیکن توفیق والی عقلیں ان سے ڈرتی اور رکتی ہیں۔
- حضرت ابوالحسن مزین رحمہ اللہ سے توحید کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: توحید یہ ہے کہ تم پہچان کر اللہ کو ایک جانو' عبادت صرف اسی کی جانو' ہر نفع نقصان کے وقت اسی کی طرف رجوع کرو اور یہ جانو کہ جو بھی کھٹکا تمہارے دل میں ہوتا یا جس کی طرف تم اشارے کر سکتے ہو' اللہ تعالیٰ اس کے علاوہ کوئی اور ذات ہو گی' اس کی صفتیں خلقت میں پائی جانے والی صفتوں سے الگ ہیں' اللہ تعالیٰ قدیم دور

Marfat.com

⑦ حضرت ابوعلی حسن بن محمدؒ ابوعلی بن کاتب رحمہ اللہ

مصریوں کے اکابر مشائخ میں شمار ہوتے تھے۔ آپ حضرت ابوبکر مصری رحمہ اللہ اور حضرت ابوعلی روذ باری رحمہ اللہ وغیرہ مشائخ کی صحبت میں رہے۔ حضرت ابوعثمان مغربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ اپنے وقت کے مشائخ میں واحد حیثیت کے مالک تھے۔ حضرت ابوعلی بن کاتب رحمہ اللہ سالکوں میں شمار ہوتے تھے۔ آپ ان کی بڑی عزت کرتے تھے۔ آپ کا وصال ۳۴۰ھ کے بعد ہوا۔

- حضرت ابوعلی بن کاتب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب انسان مکمل طور پر اللہ سے لَو لگا لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ سب سے پہلا جو فائدہ اسے پہنچاتا ہے، وہ یہ ہوتا ہے کہ اپنے سوا اسے سب سے بے نیاز کر دیتا ہے۔
- حضرت ابوعلی بن کاتب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ معتزلہ فرقہ والوں نے عقل کے ذریعے اللہ کو پاک قرار دیا۔ لیکن غلطی کھائی لیکن صوفیہ نے علم کے ذریعے اس کی پاکیزگی ثابت کی تو صحیح کیا۔
- حضرت ابوعلی بن کاتب رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم سے وہی ملتا ہے جو ہمارے سہارے پر ہوتا ہے۔
- حضرت ابوعلی بن کاتب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی حکمت کی بات سنتا ہے اور اسے قبول نہیں کرتا تو گناہ گار ہو جاتا ہے اور جب سن کر عمل نہ کرے تو منافق ہوتا ہے۔
- حضرت ابوعلی بن کاتب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فاسق و فاجر لوگوں کے پاس بیٹھنا ایک بیماری ہے اور اس کا علاج یہ ہے کہ ان سے جدا ہو جائے۔
- حضرت ابوعلی بن کاتب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب خوف دل میں جگہ کر لیتا ہے تو زبان مقصد کی بات کرتی ہے۔
- حضرت ابوعلی بن کاتب رحمہ اللہ سے کہا گیا کہ دو میں سے آپ کس طرف مائل ہیں؟ فقر کی طرف یا

Marfat.com

مالداری کی طرف؟ آپ نے فرمایا: ان میں سے جو رتبے کے لحاظ سے اعلیٰ اور قدر کے لحاظ سے بلند ہے اور پھر یہ شعر پڑھے:

''میں زیادہ تر اس وقت مالداری کی طرف نہیں دیکھتا جب بلند مرتبہ ہونا فقر میں موجود ہو۔ میں اس پر صبر کرتا ہوں جو میرے ساتھ پیش آتی ہے اور تمہارے لئے یہ ماننا کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صبر کی تعریف کی ہے۔''

- حضرت ابوعلی بن کاتب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اپنے ذکر کی مٹھاس دیتا ہے' اب اگر وہ اس سے خوش ہوتا اور اس کا شکر کرتا ہے تو اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اور اگر شکر میں کوتاہی کرتا ہے تو یہ ذکر اس کی زبان پر جاری فرما دیتا ہے اور اس کی مٹھاس چھین لیتا ہے۔
- حضرت ابوعلی بن کاتب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محبت کی خوشبوئیں محبت کرنے والوں سے پھوٹتی ہی ہیں خواہ وہ انہیں چھپاتے رہیں' ان کی علامتیں ان پر ظاہر ہو جاتی ہیں' خواہ انہیں چھپاتے پھریں' وہ ان کی طرف راہنمائی کرتی ہیں خواہ انہیں پوشیدہ رکھیں۔
- حضرت ابوعلی بن کاتب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمت ہر چیز سے پہلے ہوتی ہے چنانچہ سچے طور پر جس کی ہمت صحیح ہوتی ہے تو ہمت کے ماتحت آنے والی چیزیں بلاشبہ خود بخود حاصل ہو جاتی ہیں کیونکہ فروع (شاخیں) اصول کے ماتحت ہوتی ہیں۔

جو اپنی ہمت کو مہمل اور بے فائدہ جانے تو اس کے ماتحت والی چیزیں بے مقصد ہوتی ہیں۔ جو احوال اور افعال بے مقصد ہوتے ہیں' وہ اللہ کے سامنے لائے جانے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔

Marfat.com

⑦① حضرت ابوالحسین بن بنان رحمہ اللہ

آپ مصر کے مشائخ میں عظیم مرتبہ رکھتے تھے۔ حضرت ابوسعید خراز رحمہ اللہ کے شاگرد اور انہی کے مرید تھے۔ جنگل میں وصال ہوا۔

- حضرت ابوعثمان مغربی رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابوالحسین بن بنان رحمہ اللہ وجد میں آتے تو حضرت ابوسعید خراز رحمہ اللہ تالیاں بجایا کرتے۔
- حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ ہی بتاتے ہیں کہ حضرت ابوالحسین بن بنان رحمہ اللہ فرماتے تھے: لوگ تو خشکی کے مقام پر پیاسے ہو جاتے ہیں لیکن میں نیل کے کنارے پر بھی پیاسا ہو جاتا ہوں۔
- حضرت ابوالحسین بن بنان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہر وہ صوفی جس کی روزی کا ارادہ اس کے دل میں قائم ہو تو لازمی طور پر عمل کرنا اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہوتا ہے اور دل کے جھکاؤ اور اللہ تعالیٰ کی طرف میلان کی علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ دنیا کے زائل ہونے اور اس کے ہاں سے اس کے چلے جانے پر طاقتور ہوتا ہے' یونہی اس کے ختم ہونے پر بھی قوی ہوتا ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہوتا ہے' وہ اس کے مقابلے میں پختہ اور قوی ہوتا ہے۔
- حضرت ابوالحسین بن بنان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زبان سے اللہ کا ذکر درجات بڑھاتا ہے جبکہ دل سے ذکر اللہ سے نزدیکی کا سبب بنتا ہے۔
- حضرت ابوالحسین بن بنان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صدیقین تنہائی میں ہوا کرتے ہیں۔
- حضرت ابوالحسین بن بنان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محبت کے آثار جب ظاہر ہوتے ہیں اور اس کی شہرت ہوتی ہے تو یہ کچھ لوگوں کو تو مار دیتے اور کچھ کو زندہ کرتے ہیں' کچھ بھیدوں کو مٹاتے اور کچھ کو باقی رہنے دیتے ہیں' مختلف آثار میں اثر کرتے ہیں' چھپے بھیدوں کو ظاہر کرتے اور چھپے حالات کو واضح کرتے ہیں۔
- اس کے بعد انہوں نے یہ شعر پڑھا:

Marfat.com

''ہوائیں جب شام کے وقت تیز چلتی ہیں تو حسد کرنے والی کو تنبیہ اور غیرت والوں کو بھڑکاتی ہیں۔''

- حضرت ابوالحسین بن بنان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اولیاء کی قدروں کی تعظیم وہی کرتا ہے جس کی اللہ کے ہاں بہت قدر ہو۔

۷۲ حضرت ابوبکر عبداللہ بن طاہر بن حاتم طائی، ابہری رحمہ اللہ

جبل کے مقام پر عظیم مشائخ میں تھے۔ حضرت شبلی رحمہ اللہ کے دور میں ہوئے' آپ ایک پرہیزگار عالم تھے' حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے اور حضرت مظفر القرمیسینی وغیرہ کے ساتھ سفر کیا۔

- حضرت مہلب بن احمد مصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ مشائخ جن سے میں ملا ہوں' ان میں سے کسی شیخ کی صحبت سے مجھے وہ فائدہ حاصل نہیں ہو سکا جو حضرت ابوبکر عبداللہ بن طاہر ابہری رحمہ اللہ کی صحبت سے حاصل ہوا۔ ۳۳۰ھ کے قریب آپ کا وصال ہوا۔

آپ نے حدیث کی بھی روایت کی تھی چنانچہ ہم سے حضرت ابو یعقوب یوسف بن ابراہیم بن عامر ابہری مقری شافعی نے روایت کی' ان سے حضرت ابوبکر عبداللہ بن طاہر ابہری رحمہ اللہ صوفی نے' ان سے حضرت عبید بن عبدالواحد رحمہ اللہ نے' ان سے حضرت آدم بن ابی ایاس رحمہ اللہ نے' ان سے حضرت اسماعیل بن عیاش رحمہ اللہ نے' ان سے حضرت مطعم بن مقدام رحمہ اللہ اور عنبسہ بن سعید کلاعی نے' انہیں نصیح عنسی نے حضرت رکب مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سن کر روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے خوشخبری ہو جو غلطی نہ ہوتے

Marfat.com

ہوئے عاجزی کرے، مسکینی حالت کے بغیر اپنے آپ کو گھٹیا جانے، غلط جگہ کے علاوہ اپنی جمع پونجی خرچ کرے، اہل فقہ اور دانا لوگوں کو ایک جیسا جانے، ذلت و مسکینی والوں کو برا جانے۔

اسے خوشخبری دیتا ہوں جو اپنے آپ کو گھٹیا بنا کر رکھے، کاروبار پاکیزہ ہو، اس کی چھپی عادتیں ستھری اور ظاہری بہتر ہوں، لوگوں کو تکلیف نہ دے۔

اسے خوشخبری ہو جو اپنے علم کے مطابق عمل کرے، ضرورت سے زائد مال خرچ کر دے اور اپنی باتوں میں سے کچھ بیان نہ کرے۔

- حضرت ابوبکر بن طاہر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''جمع'' کا مطلب ہے جدا جدا چیزوں کو اکٹھا کرنا اور تفرقہ (صوفیانہ لفظ) کا معنٰی ہے جمع شدہ چیزوں کو الگ الگ کر دینا چنانچہ جب تم ''جمع'' بتانا چاہو گے تو کہو گے ''صرف اللہ ہے، اس کے سوا کوئی نہیں۔'' اور جب تم تفرقہ بولو گے تو مخلوق کو اللہ سے الگ کرو گے۔
- آپ ہی فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام میں سب جمع ہیں اور ان کی اولاد تفرقہ کی شکل ہے۔
- حضرت بندار بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوبکر بن طاہر رحمہ اللہ کا ''اغانہ'' (حضور ﷺ کے دل پر پردہ سا آجانا) کے بارے میں فرمان خوب لگا (آپ نے اس کی یوں وضاحت کی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو آپ کے بعد پیدا ہونے والے اس اختلاف کے بارے میں اطلاع دیدی تھی اور بتا دیا کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ پیش آنے والا ہے چنانچہ جب آپ ﷺ اس معاملہ کی طرف خیال فرماتے تو دل پر ذرا غبار سا آجاتا، جس کی وجہ سے آپ استغفار فرماتے لیکن وہ اپنی امت کے لئے ہوتا۔
- حضرت ابوبکر بن طاہر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شریر لوگ اگر نیک لوگوں کے محتاج ہو جائیں تو اس میں دونوں کا فائدہ ہوتا ہے اور اگر شریف لوگ شریر لوگوں کے ہاں جانے لگیں تو دونوں ہی بگڑے ہوں گے۔
- آپ ہی سے پوچھا گیا: کیا وجہ ہے کہ انسان اپنے معلم (استاد) سے وہ کچھ لے لیتا ہے جو والدین سے نہیں لیتا؟ آپ نے فرمایا: اس لئے کہ اس کے ماں باپ اس کی فانی زندگی کا سبب ہوتے ہیں جبکہ معلم (تعلیم دینے والا) ان کی باقی رہنے والی زندگی کا سبب بنتا ہے اور اس کی تصدیق نبی کریم ﷺ کا یہ

Marfat.com

فرمان ہے: ''تمہیں عالم ہونا چاہئے یا طالب علم' درمیان میں لٹکے نہ رہنا کیونکہ یوں تم تباہ ہو جاؤ گے۔''

- حضرت ابوبکر بن طاہر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فقیر کو لالچی نہیں ہونا چاہئے اور اگر ہونا ہی ہے تو اس قدر ہو جس سے ضرورت پوری ہو سکے۔
- حضرت ابوبکر بن طاہر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تمہیں اللہ کی رضا کے لئے کسی سے محبت ہو تو دنیا میں اس سے زیادہ ملنا جلنا نہ رکھا کرو۔
- حضرت ابوبکر بن طاہر رحمہ اللہ نے یہ شعر پڑھا:

''ہر وہ عذاب جو لوگوں میں دکھائی دیتا ہے' خواہ وہ شوق ہو یا کسی کی یاد تو وہ میرے ہی دل سے نکلا ہوا ہے۔''

- حضرت ابوبکر بن طاہر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تین کاموں میں محنت ہوتی ہے: تطہیر' تکفیر اور تذکیر' تطہیر (پاک ہونا) تو گناہوں سے ہوتا ہے' تکفیر چھوٹے گناہوں سے اور تذکیر صاف دل لوگوں کے لئے ہوتی ہے۔
- حضرت حسین بن احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر بن طاہر رحمہ اللہ سے حقیقت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: حقیقت ساری کی ساری علم ہوتی ہے' پھر علم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: علم سارے کا سارا حقیقت ہوتا ہے۔
- حضرت ابوبکر بن طاہر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا جو خانہ کعبہ سے الوداع ہوتے وقت رو رو کر کہہ رہے تھے:

''اے پروردگار! جو قریب ہوتا اور یہ گمان کرتا ہے کہ تجھ سے محبت کرتا ہے' وہ قریب ہی ہوتا ہے لیکن دور والا مشکل میں رہتا ہے۔''

- حضرت ابوبکر بن طاہر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جسے اپنے آپ پر خوف ہوتا ہے' اسے ہولناک کاموں میں پڑنا مشکل ہوتا ہے اور جسے یہ مشکل لگتا ہے وہ احوال میں بلندیوں تک نہیں پہنچ سکتا۔
- نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ بہادری کے کام پسند فرماتا ہے خواہ سانپ مارنے ہی میں ہو۔

Marfat.com

- حضرت ابوبکر بن طاہر رحمہ اللہ نے فرمایا: توکل یہ ہے کہ تم اپنے وقت کے کام میں عاجز نہ ہو جاؤ اور معرفت یہ ہوتی ہے کہ تم اپنے وقت کو ضائع نہ کرو۔
- ایک شخص بتاتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر بن طاہر رحمہ اللہ کے ہمراہ ایک جنازہ میں شامل ہوا تو انہوں نے دیکھا کہ میت کے بھائی اس پر بہت رو دھو رہے ہیں چنانچہ آپ نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھ کر کہا:

''وہ میت پر رو رہا ہے اور اپنے آپ پر نہیں روتا اور خیال یہ کرتا ہے کہ ان سے غم کم ہو جائے گا' اگر وہ عقلمند اور سمجھدار ہوتا تو اسے میتوں پر نہیں بلکہ اپنے آپ پر رونا چاہئے۔''

⑦③ حضرت قرمیسینی رحمہ اللہ

اب ''جبل'' میں ایک بڑے جلیل القدر شیخ تھے اور سچے فقیروں میں شمار ہوتے تھے۔ حضرت عبداللہ خراز رحمہ اللہ اور ان سے اوپر والے مشائخ کی صحبت میں رہے۔ طریقت میں آپ کی مثال نہ تھی۔

- حضرت قرمیسینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ روزہ تین طرح کا ہوتا ہے:
  ① روح کا روزہ یہ ہے کہ لمبی چوڑی امیدیں نہ لگایا کرے۔
  ② عقل کا روزہ یہ ہے کہ خواہش نفسانی کی مخالفت کرے۔
  ③ نفس کا روزہ یہ ہے کہ کھانے پینے اور حرام کاموں سے بچے۔
- آپ نے فرمایا: تواضع یہ ہے جو شخص بھی حق بات کرے' اسے مان لے۔
- آپ نے فرمایا: جب صحیح طور پر تمہیں محبت ہو تو پھر ملاقات ضروری نہ سمجھو۔
- آپ ہی سے تصوف کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: پسندیدہ اخلاق' تصوف کہلاتے ہیں۔
- حضرت مظفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص یہ تہیہ کر کے لڑکوں کے ساتھ بیٹھا کرے کہ وہ سلامت رہے

Marfat.com

اور خالص ہوگا تو آخر کار آزمائش میں پھنس جائے گا اور اگر یہ تہیہ نہ کرے تو پھر کیسے بچے گا؟

- حضرت مظفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورتوں کا ساتھی بننا ہر صورت میں نقصان دیتا ہے خواہ کیسا ہی ہو۔
- حضرت مظفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ صحیح تعلق بنالیتا ہے، وہ لوگوں سے مل بیٹھنا برا جاننے لگتا ہے۔
- حضرت مظفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک عارف، دلی طور پر اللہ سے تعلق رکھے ہوتا ہے جبکہ جسمانی طور پر لوگوں میں دکھائی دیتا ہے۔
- حضرت مظفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جسے اللہ تعالیٰ اپنا محتاج بنالیتا ہے تو اسے اپنی طرف سے غنی بنالیتا ہے تاکہ اس کے فقر کے ذریعے اسے اس کی عبودیت دکھادے اور اپنی طرف سے اسے اپنی ربوبیت دکھادے۔
- حضرت مظفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جسے محبت مار ڈالتی ہے، اسے قرب الٰہی زندگی دیتا ہے۔
- حضرت مظفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بھوک کے ساتھ جب قناعت شامل ہو جاتی ہے تو اس کے ذریعے سوچ بچار کرنا آتا ہے، دانائی پیدا ہوتی ہے، سمجھداری کو زندگی ملتی اور دل میں روشنی پیدا ہوتی ہے۔
- حضرت مظفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے ساتھ احسان اور فضل وکرم کا معاملہ فرمائے گا جبکہ کفار کے ساتھ دلیل اور انصاف سے معاملہ فرمائے گا۔ (ابن ملقن)
- حضرت مظفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سب سے بہتر یہ ہوگا کہ انسان اپنے ربّ کے ساتھ خلوصِ دل سے ملے اور دنیا میں توبہ کر چکا ہو۔
- حضرت مظفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تم دنیا کی طرف نظر اٹھاؤ تو معمولی طریقے پر، مجبوری سے اس میں کام کیا کرو اور جان بوجھ کر اسے چھوڑ دو۔
- حضرت مظفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سب سے بہتر روزی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں حلال طور پر عطا فرمائے اور تمہیں اس کے لئے کوشش اور خواہش وتلاش نہ کرنا پڑے۔
- حضرت مظفر رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں فرمایا:

Marfat.com

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صٰلِحًا○ (کہف:۱۱)

''تو جسے اپنے ربّ سے ملنے کی اُمید ہو اسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے ربّ کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔''

کہ یہ ایسا عمل ہوگا' جس کے ذریعے وہ اپنے ربّ سے ملے۔

- حضرت مظفر رحمہ اللہ نے فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ اپنے قریب کر رہا ہوتا ہے تو اسے نیک کاموں کی توفیق دیتا ہے کیونکہ جب وہ قریب کرنے کو ہوتا ہے تو ناراض نہیں ہوا کرتا۔
- حضرت مظفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحیح ایمان اور بہتر تقویٰ کی بناء پر اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے دنیا وآخرت کی بہتری کی راہیں کھول دیتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ○

(اعراف:۹۶)

''اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور ڈرتے تو ضرور ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتیں کھول دیتے۔ مگر انہوں نے تو جھٹلایا تو ہم نے انہیں ان کے کئے پر گرفتار کیا۔''

- حضرت مظفر رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: انسان کو سب سے بہتر ملنے والی چیز کون سی ہوتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: بے مقصد چیزوں سے دل کو فارغ رکھنا کہ ضروری چیزوں کی طرف توجہ کر سکے۔
- حضرت مظفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دنیا میں تجھے عمر کا صرف ایک سانس ہی تو ملا ہے لہٰذا اگر تم اسے اپنے فائدے کے لئے نہیں لگا سکتے تو اپنے خلاف نہ لگاؤ (نقصان نہ کرو)۔
- حضرت مظفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بندوں کا سب سے بہتر عمل یہ ہے کہ وہ اپنے وقت کی حفاظت کریں' مقصد یہ ہے کہ نہ کسی کام میں کوتاہی کیا کریں اور نہ ہی حد سے آگے بڑھیں۔
- حضرت مظفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص شریعت پر عمل کے صحیح طریقے سیکھ لیتا ہے تو اس کی پیروی کرنے والے بھی سیکھ جاتے ہیں لیکن جو ان میں سستی سے کام لیتا ہے تو وہ خود بھی برباد ہوتا اور دوسروں کو بھی کرتا ہے۔

Marfat.com

حضرت مظفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو کسی دانا سے ادب نہیں سیکھتا' اس سے اس کا مرید بھی نہیں سیکھے گا۔

۷۴ حضرت ابوالحسین علی بن ھند فارسی قرشی رحمہ اللہ

آپ فارس (ایران) کے اکابر مشائخ اور علماء میں سے تھے' حضرت خالد رحمہ اللہ اور ان سے اوپر کے فارسی مشائخ کی صحبت میں رہے نیز حضرت جنید رحمہ اللہ' حضرت عمرو مکی رحمہ اللہ اور ان کے طبقہ والوں کی صحبت میں بھی رہے۔ آپ بہترین احوال اور ستھرے مقامات پر فائز تھے۔

- حضرت ابوالحسین علی بن ھند رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جسے ہم نے بیان کر دیا ہے' وہ ایسا نہیں جسے ہم نے لازم قرار دے دیا ہے۔
- حضرت ابوالحسین علی بن ھند فارسی قرشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کتاب اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھامنے والا ہی ہر وقت حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے' کتاب اللہ تعالیٰ پر سختی سے عمل کرنے والے کے سامنے دین و دنیا کی کوئی شے چھپی نہیں رہتی بلکہ بالکل واضح ہوتی ہے اور وہ غافل نہیں ہوتا۔ وہ چیزوں کو اصل ٹھکانے لیتا اور وہیں رکھا کرتا ہے۔
- حضرت ابوالحسین علی بن ھند رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تمہیں اللہ سے مل کر سکون ہونا چاہئے' اللہ سے ہٹ کر نہیں کیونکہ جو اللہ سے سکون میں ہوتا ہے' نجات پا جاتا ہے اور جو اللہ سے ہٹ جاتا ہے' برباد ہو جاتا ہے' اللہ کے ذریعے سکون ہونے پر دل' اللہ کے ذکر کی بناء پر پرسکون ہوتا ہے اور اللہ سے ہٹ کر سکون چاہنے کا مطلب ہمیشہ غافل رہنا ہوتا ہے۔
- آپ رحمہ اللہ ہی فرماتے ہیں کہ اصل میں چار چیزیں بہتر شمار ہوتی ہیں: سخاوت' عاجزی' عبادت گذاری اور اچھے اخلاق۔

Marfat.com

- آپ ہی نے فرمایا: دل کی تروتازگی چار چیزوں میں ہوتی ہے: علم میں' پرہیز گاری میں' فرمانبرداری میں اور اللہ کا ذکر کرنے میں جبکہ دل کی خرابی بھی چار ہی چیزوں کی وجہ سے ہوتی ہے: جہالت سے' گنہگاری سے' دھوکے اور دیر تک غافل رہنے سے۔
- آپ ہی سے میں نے سنا تھا کہ: اگر تم وفاداری چاہتے تو دل سے صاف رہا کرو۔
- آپ اللہ کے اس فرمان:

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صٰلِحًا○

کے بارے میں فرماتے تھے کہ اس سے وہ عمل مراد ہے جس کے ذریعے اللہ سے تعلق پیدا ہو سکے۔

- آپ ہی فرماتے ہیں کہ جسے اللہ تعالیٰ اپنا قریبی بناتا ہے تو اسے اس کی طاقت کے مطابق نیک کام کرنے کی توفیق دیتا ہے کیوں جب وہ اسے قریب کر رہا ہوتا ہے تو ناراض نہیں ہوتا۔
- آپ ہی نے فرمایا: استقامت (سیدھی راہ پر چلنا) ہی بندوں کو ان کے احوال میں قائم کرتی ہے' احوال انہیں قائم نہیں کرتے۔
- حضرت ابوالحسین علی بن ھندر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جسے اللہ تعالیٰ بڑوں کا احترام کرنے کی توفیق دیتا ہے تو اپنی مخلوق کے دلوں میں ان کی عزت واحترام پیدا فرما دیتا ہے اور جو اس سے محروم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں سے اس کا احترام ختم کر دیتا ہے' ایسے وقت میں تم دیکھو گے کہ وہ ناراضگی میں گرفتار ہوگا خواہ اس کے اخلاق اچھے اور احوال صحیح ہوں کیونکہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: اللہ کی شان کی عظمت اسی بات میں ہے کہ بوڑھے مسلمان کی عزت کی جائے۔
- حضرت ابوالحسین علی بن ھندر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس کے ہاں ساری مخلوق کی قدر ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے نزدیک حیوانات میں سے انسانوں کو خاص حیثیت حاصل ہے اور جب انسان مخلوق کی تعظیم کرتا ہے تو وہ اللہ ہی کی تعظیم ہوتی ہے۔
- حضرت ابوالحسین علی بن ھندر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حسن خلق کے تین معنیٰ ہیں' اللہ کے ساتھ حسن خلق' شکویٰ شکایت چھوڑ دینے کا نام ہے' اس کے حکموں کے ساتھ اچھے خلق کا مطلب یہ ہے کہ خوشی خوشی ان

Marfat.com

پر عمل کرے اور مخلوق کے ساتھ حسن خلق یہ ہے کہ ان سے بھلائی اور بردباری سے کام لے۔

- حضرت ابوالحسین علی بن ھندر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دل' برتن کی حیثیت رکھتے ہیں اور ہر برتن اپنے اندر کچھ نہ کچھ سما لیتا ہے چنانچہ اولیاء کے دل معرفت کے لئے برتن ہیں' عارفوں کے محبت کے لئے' محبّ لوگوں کے' شوق کیلئے اور اللہ کا شوق رکھنے والوں کے دل' انس و محبت کے برتن ہیں چنانچہ ان سب احوال کے لئے آداب اور خاص طریقے ہوتے ہیں اور جو ان کے وقتوں میں ان پر عمل نہیں کرتا' وہ نجات حاصل کرنے کی بجائے برباد ہو جاتا ہے۔ (حلیہ)
- آپ ہی نے فرمایا تھا: کوشش جاری رکھو اور کسی بھی حال میں اپنے آقا کا دروازہ نہ چھوڑو کیونکہ وہ سب کے لئے پناہ ہے چنانچہ جو شخص یہ راہ چھوڑ بیٹھے گا تو کہیں بھی اس کے قدم نہیں جم سکیں گے اور نہ اسے کوئی جگہ ملے گی۔
- حضرت ابوالحسین علی بن ھندر رحمہ اللہ یہ شعر پڑھتے تھے:

''میں اپنی پریشانی کی وجہ سے ان کی طرف دوڑتا ہوں لیکن جب وہ خود میرے لئے مصیبت اور پریشانی ہیں تو کہاں بھاگوں؟''

۷۵ حضرت ابواسحاق ابراہیم بن شیبان قرمیسینی رحمہ اللہ

آپ اپنے وقت جبل شہر کے شیخ تھے' پرہیزگاری میں آپ اس مقام پر فائز تھے کہ جہاں آپ کے علاوہ اور کوئی نہ تھا۔ آپ حضرت عبداللہ مغربی رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم خواص رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے' غلط دعویٰ تصوف کرنے والوں کے سخت خلاف تھے۔ کتاب و سنت پر عمل کرتے تھے اور اس سلسلے میں مشائخ اور ائمہ کا طریقہ اپنا رکھا تھا۔

Marfat.com

- حضرت محمد بن عبداللہ بن منازل رحمہ اللہ سے حضرت ابراہیم بن شیبان رحمہ اللہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: حضرت ابراہیم رحمہ اللہ' فقراء اہل ادب اور معاملات کرنے کیلئے اللہ کی طرف سے راہنمائی کرتے تھے۔

آپ نے حدیث کی روایت بھی کی چنانچہ حضرت شیخ ابوزید محمد بن احمد فقیہ مروزی رحمہ اللہ نے حضرت ابراہیم بن شیبان رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت علی بن حسن بن ابی عمر رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت منصور بن ابی مزاحم رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت ابوشیبہ رحمہ اللہ سے انہوں نے حضرت حکم سے سن کر روایت کی' انہوں نے حضرت مقسم رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حنظلہ راھب اور حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف دیکھا تھا کہ انہیں فرشتے غسل دے رہے تھے۔

- حضرت ابراہیم بن شیبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ بے کار ہو اور باطل کام کرے تو وہ نرمی (مسائل میں) پر عمل کرے گا۔
- حضرت ابراہیم بن شیبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب انسان کے دل میں خوف سما جاتا ہے تو اس میں سے ان مقامات کو جلا دیتا ہے جہاں خواہشیں پیدا ہوتی ہیں' دنیا کا لالچ دل سے نکال باہر کرتا ہے کیونکہ ایسے لوگوں کو اللہ سے دور کر کے ان کی محبت نے تباہ کیا ہوتا ہے جو دنیا کی طرف جھکاؤ رکھتے ہیں۔
- حضرت ابراہیم بن شیبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علم فناء و بقاء' واحدنیت اور صحیح طور پر عبدیت کی وجہ سے آتا ہے اور اس کے بغیر صرف دھوکا ہوتا ہے اور بے دینی۔
- حضرت ابراہیم بن شیبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نچلے درجہ کے لوگ وہ ہوتے ہیں جو اللہ کا خوف نہیں رکھتے۔ ایک اور مرتبہ آپ نے فرمایا: نچلے درجے کے وہ لوگ ہوتے ہیں جو اللہ کے نافرمان ہوں۔

ایک اور مرتبہ فرمایا: کمینے وہی ہوتے ہیں جو بدلہ لے کر کسی کو کچھ دیا کریں۔

ایک اور مرتبہ میں نے سنا تو فرمایا: کمینے اور نچلے درجے کے لوگ وہ ہوتے ہیں جو کسی کو کچھ دے کر اس پر احسان جتائیں۔

Marfat.com

- حضرت ابراہیم بن شیبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عاجزی' اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے کے درمیان ایک راز کی بات ہوتی ہے چنانچہ یہ مناسب نہیں کہ کسی کو اس کا پتہ چل سکے۔
- حضرت ابراہیم بن شیبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص کائنات سے جان چھڑانا چاہتا ہے' اسے اللہ کے لئے خلوص پر مبنی عبادت کرنی چاہئے چنانچہ جو اس عبادت میں پکا ہو گیا' وہ سب سے آزاد ہو جائے گا۔
- حضرت اسحاق بن ابراہیم بن شیبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے کہا تھا: اے بیٹے! ظاہری آداب کے لئے علم پڑھو اور باطن درست کرنے کے لئے پرہیزگاری سے کام لو' یاد رکھو کہ کوئی شے تمہیں اللہ سے غافل نہ کر دے۔ کیونکہ ایسا کم ہی ہوتا ہے کہ جو اللہ سے منہ موڑے تو اللہ اس پر توجہ فرمائے۔ (ابن ملقن)
- حضرت اسحاق بن ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں' میں نے کہا: اے والد گرامی! میں پرہیزگار کیسے بن سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: حلال کھا کر اور فقیروں کی خدمت کر کے۔ میں نے پوچھا: فقراء کون ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ساری مخلوق فقیر ہے لہٰذا اس میں نکھارنے کی ضرورت نہیں کہ کس کی خدمت کی جائے اور اس سلسلے میں اسے اپنے سے بہتر جانو۔
- حضرت اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا' فرماتے تھے کہ تواضع' صاف دل ہونے کی صورت میں ظاہری صورت پر برکتیں دکھاتی ہے لیکن بدباطن ہوتے ہوئے تکبر کی تاریکی انسان کی ظاہری حالت پر بھی نظر آتی ہے۔
- حضرت ابراہیم بن شیبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مشاہدہ کرنے والے کھڑے' بیٹھے' سوتے جاگتے اللہ سے غائب نہیں ہوا کرتے۔ ان کے حال ایسے ہیں کہ جن سے ان کے اللہ کے قریب ہونے کا پتہ چلتا ہے چنانچہ وہ ان انوار میں غرق ہوتے ہیں' مخلوق کی طرف نہیں دیکھ سکتے کہ وہ کس حال میں ہیں۔ وہ ان حالات میں دہشت میں ہوتے ہیں' حیران ہوتے ہیں اور غائب و حاضر ہوتے ہیں یعنی اندرونی طور پر غائب ہوتے ہیں لیکن ان کے بدن موجود دکھائی دیتے ہیں۔
- حضرت ابراہیم بن شیبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ جو کچھ آخرت میں دینا چاہتا ہے'

Marfat.com

اس کے بدلے میں دنیا کے اندر انہیں دو چیزیں دے رکھی ہیں چنانچہ جنت کے بدلے میں مسجدوں کے اندر بیٹھنا نصیب کیا ہے اور اپنے چہرے کی طرف دیکھنے کے بدلے میں انہیں مسلمانوں کی زیارت نصیب کی ہے۔

- حضرت ابراہیم بن شیبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص مشائخ کی عزت نہیں کرتا' اللہ تعالیٰ اسے جھوٹے دعوے کرنے پر لگا دیتا ہے اور ان کی وجہ سے وہ ذلیل ہو جاتا ہے۔
- حضرت ابراہیم بن شیبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص خلوص کی باتیں تو کرے لیکن خود پر خلوص نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے اس آزمائش میں ڈال دیتا ہے کہ وہ بھائیوں اور ہم مجلسوں کے ہاں ذلیل ہو جاتا ہے۔

⑯ حضرت ابوبکر حسین بن علی بن یزدانیار رحمہ اللہ

آپ اہل ''ارمیہ'' میں سے تھے' تصوف میں آپ کا خاص طریقہ تھا' آپ اہل عراق کے کچھ مشائخ کی باتوں کا انکار کرتے تھے۔ ظاہری علوم کے جاننے والے تھے اور اس کے علاوہ معاملات اور معرفت کے علوم بھی جانتے تھے۔

آپ نے حدیث کی روایت کی چنانچہ حضرت ابوبکر حسین بن علی بن یزدانیار رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن یونس بن موسیٰ بصری رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت ابو عاصم ضحاک بن مخلد نبیل رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت ابوالزبیر رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن تو ایک انتڑی میں کھایا کرتا ہے جبکہ کافر شخص سات انتڑیوں میں کھاتا ہے۔

- حضرت ابوبکر بن یزدانیار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم دنیا داروں سے محبت رکھتے ہو تو اللہ سے محبت کا

Marfat.com

دعویٰ کر کے نہ بتاؤ' فضول چیزوں سے محبت رکھتے ہو تو اللہ سے محبت کی بات نہ کرو اور جب تم لوگوں کے ہاں عزت چاہتے ہو تو اللہ کے ہاں سے عزت کی امید نہ رکھو۔

- حضرت ابوعبدالرحمٰن موصلی رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن یزدانیار رحمہ اللہ کو دیکھا کہ مجلس میں اپنے مریدوں سے ایک واقعہ بیان کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ قیامت برپا ہو گئی ہے تو میں نے حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھا' لوگ انہیں سلام کہہ رہے ہیں اور مصافحہ کرتے جاتے ہیں' میں بھی گیا تا کہ مصافحہ کروں اور سلام پیش کروں' اس پر آپ نے فرمایا: ذرا ایک طرف ہو جاؤ' تم وہ ہو کہ میری صوفیہ اولاد میں شامل ہو' میری آنکھوں میں ان کی وجہ سے ٹھنڈک ہے۔ اتنے میں کوئی آ گیا جو میرے اور ان کے درمیان روکاوٹ بن گیا۔
- حضرت ابوبکر بن یزدانیار رحمہ اللہ کے بارے میں حضرت علی بن ابراہیم ارموی رحمہ اللہ نے بتایا کہ مجھے انہوں نے کہا: تم دیکھ رہے ہو کہ میں نے تصوف اور صوفیہ پر انکار کرتے ہوئے کلام کی ہے' بخدا میں نے یہ کلام صرف ان پر غیرت کھاتے ہوئے کی ہے کیونکہ انہوں نے حق تعالیٰ کے بھید ظاہر کئے ہیں اور انہیں نااہل لوگوں تک پہنچایا ہے جس کی وجہ سے مجھے غیرت آئی تو میں نے یہ باتیں کیں ورنہ یہ لوگ تو سردار قسم کے ہیں' انہی کی محبت ہی کی بناء پر میں اللہ کا قرب چاہتا ہوں۔
- حضرت ابوبکر بن یزدانیار رحمہ اللہ سے مرید اور عارف کے درمیان فرق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ مرید تو تلاش کیا کرتا ہے لیکن عارف کی تلاش کی جاتی ہے۔
- حضرت ابوبکر بن یزدانیار رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ محبت' درحقیقت موافق ہونے کا نام ہے اور محبّ وہ ہوتا ہے کہ جس کے محبوب کی رضامندی ہر شے پر اثر کرتی ہے۔
- حضرت ابوبکر بن یزدانیار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ روح کو بھلائی کی کھیتی کہئے کیونکہ یہ گویا رحمت کی کان ہوتی ہے جبکہ انسان کا نفس اور جسم' شر پیدا ہونے کا مقام ہوتے ہیں کیونکہ شہوت اور خواہش اسی میں ہوتی ہے' روح پر بھلائی کی مہر لگی ہوتی ہے اور نفس میں شر کے ارادے کی مہر ہوتی ہے' خواہش جسم کو چلاتی ہے' جبکہ عقل روح کو چلاتی ہے اور معرفت عقل اور خواہش کے درمیان موجود ہوتی ہے' یہ معرفت

Marfat.com

دل میں ہوتی ہے' خواہش اور عقل دونوں ہی آپس میں بحث کرتی اور جھگڑتی ہیں' خواہش' نفس کے لشکر کا ساتھی ہوتی ہے جبکہ عقل' دل کے لشکر کا ساتھ دیتی ہے' عقل کی مدد اللہ کی توفیق سے ہوتی ہے لیکن خواہش کی مدد رسوائی ہوتی ہے' کامیابی اسے ملتی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے نیک بخت رکھنا ہوتا ہے لیکن رسوائی اور ذلت اسے ملتی ہے جسے اللہ نے ذلیل کرنا ہوتا ہے۔

- حضرت ابوبکر بن یزدانیار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مخلوق کی اللہ سے ملنے والی رضا یہ ہوتی ہے کہ وہ لوگ اللہ کی طرف سے کیے پر راضی ہوتے ہیں اور اللہ کی مخلوق سے رضا یہ ہوتی ہے کہ وہ انہیں اپنے آپ سے راضی ہونے کی توفیق دیتا ہے۔
- حضرت ابوبکر بن یزدانیار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: معرفت یہ ہے کہ انسان کا اللہ کے بارے میں علم صحیح ہو اور یقین کا مطلب ہے کہ دل کی آنکھوں سے اللہ کے ہاں کی چیزوں کو دیکھا جائے جن کا اس نے وعدہ کیا ہے اور اپنے پاس انہیں رکھا ہوا ہے۔
- حضرت ابوبکر بن یزدانیار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ معرفت یہ ہوتی ہے کہ دل میں ٹھوس طریقے سے اللہ کی واحدنیت سما جائے۔
- آپ ہی فرماتے ہیں کہ معرفت کا مطلب ہر چیز کی حقیقت کا ظاہر ہونا اور شواہد کا اکٹھا ہو جانا ہے۔
- حضرت ابوبکر بن یزدانیار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص گناہ کرتے ہوئے اللہ کی طرف توجہ کرنا چاہتا ہے تو وہ اس کے لیے توبہ اور اپنی طرف رجوع کو اس پر حرام کر دیتا ہے۔ (حلیہ)

Marfat.com

⑰ حضرت ابواسحاق ابراہیم بن احمد بن مولد رحمہ اللہ

آپ ''رقہ'' کے اکابر مشائخ اور مردوں میں سے تھے' حضرت ابوعبداللہ بن جلاء دمشقی رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم بن داؤد قصار رقّی رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے' مشائخ میں سے آپ کا فتویٰ چلتا تھا اور آپ بہت اچھی سیرت کے مالک تھے۔

آپ نے سند حدیث میں بھی نام پایا تھا چنانچہ حضرت نصر بن محمد بن احمد بن یعقوب عطار رحمہ اللہ نے حضرت ابراہیم بن مولد صوفی رقّی رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت محمد بن یوسف دمشقی رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت سلمان بن عباس بن ولید حمصی رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن ایوب بن سعید سکونی رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت عطاف بن خالد رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت نافع رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ جنتیوں کو تجارت کا حکم دے تو وہ روٹی اور عطر کی تجارت کریں۔ (معجم صغیر' طبرانی)

- حضرت ابراہیم بن مولد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ شخص کہ اجتہاد (مسائل میں غور وفکر) میں جس کی ابتداء' انتہاء ہو اور جس کی انتہاء' ابتداء ہو تو اسے ابتداء میں انتہاء (آخری سوچ) مل جاتی ہے۔
- حضرت ابراہیم بن مولد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص حق تعالیٰ کی طرف توجہ رکھتا ہے تو اس کے علم کی سوچ سے ہر چیز بڑھ جاتی ہے۔
- حضرت ابراہیم بن مولد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علم اور شریعت کے آداب کا خیال رکھنا اس کی ترقی بڑھاتا اور قبولیت دیتا ہے۔
- حضرت ابراہیم بن مولد رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کا بندہ صبح ہونے پر اللہ سے عبادت کا' نفس سے خواہش کا اور شیطان سے گناہ کا مطالبہ کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس پر نرمی فرماتا ہے کیونکہ وہ صبح ہونے پر اسے ایک کام کا حکم دیتا ہے اور اس کی طرف اعلان کرنے والے کو بھیجتا ہے جو اسے آواز دیتا اور اللہ کے حکم کی

Marfat.com

طرف بلاتا ہے' یہ اذان پڑھنے والے ہوتے ہیں جو اذانیں کہتے اور ان کے کانوں میں کئی بار تکبیر کی آواز پہنچاتے ہیں اور اللہ اکبر' اللہ اکبر کہتے ہیں چنانچہ اُن کے دل میں اُن کے آقا کا حکم کھٹکتا ہے تو وہ اس کی عبادت کے لئے جلدی کرتے ہیں' وہ اپنی نفس کی خواہش اور شیطان کی مخالفت کرتے ہیں اور اگر وہ عبادت کی جلدی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے ہاں سے کامیابی کی عزت دیتا ہے اور اگر وہ اللہ کے دروازے کی طرف جلد جاتا ہے اور اللہ کی پناہ میں آجاتا ہے تو غالب ہو جاتا ہے' مغلوب نہیں ہوتا۔

- حضرت ابراہیم بن مولد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبادت کی مٹھاس خلوص میں ہوتی ہے اور وہ تکبر کی وحشت کو دور کر دیتی ہے۔
- حضرت ابراہیم بن مولد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے اس شخص پر تعجب آتا ہے کہ اللہ کی طرف کا راستہ جانتے ہوئے وہ کسی اور سے تعلق رکھا کرتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاَنِیْبُوْٓا اِلٰی رَبِّکُمْ وَاَسْلِمُوْا لَہٗ○ (زمر:۵۴)

''اور اپنے ربّ کی طرف رجوع لاؤ اور اس کے حضور گردن رکھو قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے۔''

- حضرت ابراہیم بن مولد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ روحیں ''افراح'' (خوشی) سے پیدا کی گئی ہیں چنانچہ وہ خوشی کے مقام کی طرف بلند ہوتی ہیں یعنی مشاہدہ کی طرف اور جسم' اکماد (غم) سے پیدا کئے گئے ہیں چنانچہ وہ غم ہی کی طرف جاتے ہیں یعنی اس فانی دنیا کو تلاش کرنے اور اس کا اہتمام کرنے کی طرف۔
- آپ ہی نے فرمایا تھا کہ جو شخص ''بِہٖ'' (اللہ کے ساتھ) تو اسے اپنی طرف سے فنا کرتا ہے اور جو شخص ''منہ'' کہتا ہے' اسے اپنے لئے باقی رکھتا ہے۔
- حضرت ابراہیم بن مولد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تصوف کی قیمت یہ ہے کہ تم اس میں فناء ہو جاؤ اور جب تم اس میں فناء ہو جاؤ گے تو ہمیشہ رہو گے کیونکہ جو شخص حس کے لحاظ سے فناء ہو جاتا ہے' وہ مطلوب کے مشاہدے کے ساتھ باقی رہتا ہے اور یہی ہمیشہ باقی رہنا ہوتا ہے۔ (حلیہ)
- حضرت ابراہیم بن مولد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کھانے میں ادب یہ ہے کہ لوگ اپنی کہنیوں کی طرف ہاتھ

Marfat.com

صرف ضرورت کے وقت پھیلائیں اور پھر جتنا زندگی باقی ہو۔

- حضرت ابراہیم بن مولد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ کے احکام کی طرف اٹھ کھڑا ہوتا ہے' وہ یا قبول ہوگا یا پھر رد کیا جائے گا اور جو ان کی طرف اللہ کے نام پر اٹھتا ہے وہ بلاشبہ قبول کرلیا جاتا ہے۔
- حضرت ابراہیم بن مولد رحمہ اللہ نے فرمایا: نفس کے ساتھ پھرنا' علمی اور اخلاقی طور پر ظاہری آداب کے لئے ہوتا ہے اور دل کے ذریعے پھرنا' باطنی چیزوں یعنی حال' وجد اور کشف کے لئے ہوتا ہے۔
- حضرت ابراہیم بن مولد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ فترت (خالی ہونا) کا دور مجاہدہ کے بعد ہو تو ابتداء اچھی نہیں ہوئی ہوگی اور چیز کے ایک مرتبہ کھلنے کے بعد پردہ آجانا سکون سے احوال کی طرف ہوتا ہے۔
- حضرت ابراہیم بن مولد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تمہارا نفس تمہیں لئے پھرتا ہے اور دل تمہیں اڑاتا ہے تو اس کے ساتھ ہو جاؤ جو پہنچنے میں تیز ہو۔

⑧ حضرت ابوعبداللہ محمد بن احمد بن سالم بصری رحمہ اللہ

آپ' حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے ان کے کلام کی روایت کی' آپ کی نسبت کسی اور سے نہ تھی۔ آپ مجتہد کے درجے پر فائز تھے' تصوف میں آپ کا طریقہ حضرت سہل رحمہ اللہ کا تھا جو آپ کے استاد تھے' بصرہ میں آپ کے شاگرد تھے جو آپ اور آپ کے بیٹے حسن کی طرف منسوب تھے۔

- حضرت محمد بن سالم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابوعبداللہ بن سالم رحمہ اللہ سے سوال کیا' میں بھی سن رہا تھا' وہ پوچھنے لگا کہ کیا ہم کاروبار کر کے بندے بنتے ہیں یا توکل کر کے؟ آپ نے فرمایا: توکل تو رسول اللہ ﷺ کا حال ہوتا ہے جبکہ کاروبار آپ کی سنت ہوتی ہے۔ آپ نے کاروبار کو اس کے لئے سنت قرار دیا ہے جس کے توکل کا حال کمزور ہو اور کمال کے درجے سے گر جائے

Marfat.com

جو حضور ﷺ کا حال تھا اور جو توکل کر سکتا ہے تو یہ اس کے لئے کسی ایک حال کے لحاظ سے مباح نہیں ہوتا ہاں صرف اس لحاظ سے اتنا کام کر سکتا ہے کہ اپنے آپ پر بھروسہ کر کے اپنا تعاون کر لے اور جو توکل کے اس حال سے کمزور ہو جو رسول اکرم ﷺ کا ہے تو اس کے لئے روزی تلاش کرنا اور کاروبار کرنا مباح کر دیا گیا تا کہ آپ کی سنت کے درجے سے گر نہ جائے جبکہ اپنے حال کے درجے سے تو گر ہی چکا ہے۔

- حضرت ابوعبداللہ بن سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ کے فیصلے پر چلنے لگتا ہے تو اس پر اللہ کی طرف سے کرامات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ (حلیہ)
- حضرت ابوعبداللہ بن سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دل میں خلوص کی روشنی پیدا ہونے پر دِکھلاوے کا اندھیرا دور ہو جاتا ہے جبکہ سچائی کے نور سے جھوٹ کا اندھیرا دور ہو جاتا ہے۔ (حلیہ)
- حضرت ابوعبداللہ بن سالم رحمہ اللہ نے فرمایا: جو شخص اپنے نفس کی مخالفت پر تُل جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنا انس و محبت عطا فرماتا ہے (اسے اپنا پیارا بنا لیتا ہے)۔
- حضرت ابوعبداللہ بن سالم رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ مخلوق میں ولیوں کو کس طرح پہچانا جا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: انہیں زبان کی مٹھاس' اچھے اخلاق' ہنس مکھ ہونے' عبادت کرنے' اعتراض نہ کرنے' معذرت کرنے والے کا عذر قبول کرنے اور مخلوق خواہ نیک ہوں یا بُرے' سب پر شفقت کرنے سے پہچانا جاتا ہے۔
- حضرت ابوعبداللہ بن سالم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ ہی پر بھروسہ رکھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں دانائی کا نور رکھ دیتا ہے' ہر غم دور کر دیتا ہے اور اسے ہر محبوب چیز تک پہنچا دیتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ○ (الطلاق:۳)

''اور جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس لئے کافی ہے۔''

یعنی وہ اسے کام میں کافی ثابت ہوتا ہے۔

Marfat.com

حضرت ابوعبداللہ بن سالم رحمہ اللہ فرماتا ہے: اللہ پر بھروسہ کرنا فرض ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ○ (مائدہ:۲۳)

''اور اللہ ہی پر بھروسہ کرو اگر تمہیں ایمان ہے۔''

ہاں (توکل فرض ہونے کے باوجود) جو توکل کرنے سے کمزور ہے' وہ روزی کی تلاش کے لئے اپنی کوشش کرسکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ○ (بقرہ:۲۱۷)

''ان پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو تم نے کمایا ہے۔''

اور جو کچھ تلاش اور کاروبار کے ذریعے کمایا جاتا ہے وہ برا بھی ہوتا ہے اور اچھا بھی لیکن جو توکل کی وجہ سے ملتا ہے وہ یقیناً پاک ہوتا ہے کیونکہ وہ پاکیزہ خزانے سے آیا ہوتا ہے۔

حضرت ابوعبداللہ بن سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کے احسانوں کو دیکھنے پر اس سے محبت شروع ہوتی ہے۔

حضرت ابوعبداللہ بن سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بندے کی عقل' بردباری اور اس کی سخاوت عیبوں پر پردہ ڈال دیتے ہیں اور سچائی اسے ہر حال میں قائم کر دیتی ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ ان چیزوں کی حفاظت رکھو جن کی اللہ نے رعایت دی ہے' یوں اللہ کی طرف سے رعایت ملتی رہے گی کیونکہ جو اللہ کی رعایت اور حفاظت میں ہوتا ہے' وہ گویا مضبوط قلعے میں ہوتا ہے۔

حضرت ابوعبداللہ بن سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو تنہا پریشانی اور غم میں گرفتار ہو تو یہ چیز اسے ان باغوں تک لے جائے گی جو اس کی پریشانی اور غم دور کر دیں گے لیکن جو اپنی پریشانی پر گلہ کرے گا تو اسے تکلیفیں آخری دم تک گھیرے رکھیں گی۔

حضرت ابوعبداللہ بن سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عقل مند وہ ہوتا ہے جو مخالفین کی زندگی سے تنگ دل ہو جائے اور لڑکوں کی صحبت سے پریشان ہو جائے کیونکہ یہ اگرچہ اسے مصروف نہیں کریں گے لیکن جس حال میں ہے' اس سے ہٹا دیں گے۔

Marfat.com

- حضرت ابوعبداللہ بن سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بری طبیعت والوں کو چمٹے رہنے سے بچے رہو گے تو چین سے رہو گے کیونکہ ان سے پیار تمہیں الگ تھلگ کر دے گا اور اگر ان سے اکتا جاؤ گے تو یہ تمہیں اس مقام پر لے جائے گا جہاں نہ تو کوئی جانب ہے' نہ حد ہے اور نہ کسی کی خبر' نہ وہاں خود کسی کا پتہ لے سکو گے' پھر وہاں تمہیں اس کی قیمت کا اندازہ ہوگا۔

⑦⑨ حضرت محمد بن علی بن علیان رحمہ اللہ

آپ ''نسا'' کے اکابر مشائخ میں سے تھے، ''بیسمہ'' بستی میں رہتے تھے اور حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ کے جلیل القدر شاگردوں میں شمار ہوتے تھے چنانچہ حضرت محفوظ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت محمد بن علیان اہل معرفت کے امام تھے۔

آپ ''نسا'' سے چلتے اور مسائل پوچھنے کے لئے سیدھے حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ کے پاس پہنچتے' راستے بھر میں کچھ کھایا پیا نہ کرتے اور یونہی نیشاپور چلے جاتے اور ان سے مسائل پوچھتے' وہ سب سے بڑھ کر ہمت والے مشائخ میں سے تھے اور ان کی بڑی مشہور کرامتیں ہیں۔

- حضرت محمد بن علیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دنیا سے کنارہ کر لینے کا مقصد یہ ہے کہ انسان نے آخرت میں دلچسپی لینی شروع کر دی ہے۔ (ابن ملقن)
- حضرت محمد بن علیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو اللہ کی حقیقی محبت اور پیار حاصل نہیں کر سکا گویا اس کی محبت میں بے وفائی اور الفت میں نفرت ہوگی۔
- حضرت محمد بن علیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس کے احسانوں کو تم لمحہ بھر کے لئے بھی نہیں بھلا سکتے' اس

Marfat.com

سے محبت کیونکر نہیں کرتے ہو اور اس سے محبت کا دعویٰ کیونکر کر رہے ہو جس کے حکموں پر لمحہ بھر کے لئے بھی تم نے عمل نہیں کیا۔

- حضرت محمد بن علیان رحمہ اللہ سے بندے پر اللہ کی محبت کی علامت پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا: اگر وہ عبادت سے خوش دکھائی دیتا ہے گناہوں کو بار سمجھتا ہے تو اس میں محبت ہو گی۔
- حضرت محمد بن علیان رحمہ اللہ نے فرمایا: جو شخص کرامتیں ظاہر کر رہا ہو' وہ ولایت کا دعویٰ کر رہا ہوتا ہے اور جس سے خود بخود کرامتیں ظاہر ہوں' وہ ولی ہو گا۔
- حضرت محمد بن علیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فقران لوگوں کا اوڑھنا بچھوتا ہوتا ہے جو دنیا کی قید سے آزاد ہوں جبکہ دل کا غنی ہونا نیک لوگوں کی علامت ہوتا ہے۔
- حضرت محمد بن علیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص فقراء کی صحبت میں رہنا چاہتا ہے' اسے راز سنبھال کر رکھنا ہو گا' جان قربان کرنا ہو گی' دل کھلا رکھنا ہو گا اور نعمتوں کے راستے میں آنے والی تکلیفوں کو برداشت کرنا ہو گا۔
- حضرت محمد بن علیان رحمہ اللہ نے فرمایا: سب سے بڑا فقیر وہ ہے جسے اس اللہ کی راہ نہیں ملتی جو اسے غنی کرنے والا ہے۔
- حضرت محمد بن علیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اولیاء کی علامتیں اور کرامتیں اس بات کی علامت ہوتی ہیں کہ وہ ان چیزوں پر راضی ہیں جو عام لوگوں کو پسند نہیں۔
- حضرت محمد بن علیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک سخی شخص کی سخاوت اس وقت تک نہیں نکھرتی جب تک وہ اپنے آپ کو حقیر نہ جانے اور اس اللہ کے فضل پر نظر نہ رکھے جو اس کی سخاوت قبول کرتا ہے۔
- حضرت محمد بن علیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نیکی کرنا' دین کی حفاظت ہے' اپنے آپ کو بچانا ہے' مومنوں کی عزت کی حفاظت ہے اور حق تعالیٰ پر قربان ہونا ہے' اللہ اور اپنے افعال سے توجہ ہٹانے میں کمی آجاتی ہے۔
- حضرت محمد بن علیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خوف کرنے کا دل میں اثر ہوتا ہے' جو ایسے بندے کے ظاہر

Marfat.com

پر دعاء، گریہ زاری اور عاجزی کا اثر دکھاتا ہے۔

- حضرت محمد بن علیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اولیاء کی نشانی یہ ہوتی ہے کہ انہیں اللہ سے کٹ جانے کا خوف رہتا ہے کیونکہ ان کے دل میں اس بات کی مضبوطی ہوتی ہے کہ اس ذات پر قربان ہوں اور اس کا شوق رکھیں۔
- حضرت محمد بن علیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو اللہ کا خدمت گار ثواب کے لئے یا سزا کے خوف سے بنے تو گویا وہ اپنی کمینگی دکھا رہا ہوتا ہے اور اپنا لالچ دکھا رہا ہوتا ہے چنانچہ وہ شخص نہایت برا شمار ہوتا ہے جو کسی معاوضے کے لالچ میں اپنے آقا کی خدمت کرے۔
- حضرت محمد بن علیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور پر مطمئن ہو تو اللہ تعالیٰ اسے بے فائدہ جانتا اور چھوڑ دیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے گہرا تعلق رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے سوا اس کیلئے سارے راستے بند کر دیتا ہے۔

⑧⓪ حضرت ابوبکر احمد بن سعدان رحمہ اللہ

آپ بغداد کے رہنے والے تھے، حضرت جنید رحمہ اللہ اور حضرت نوری رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے، اپنے دور میں آپ صوفیہ کے علوم سب سے زیادہ جانتے تھے۔ علم شریعت میں اولین درجہ رکھتے تھے اور شافعی مذہب کے پیروکار تھے، حضرت شیخ ابوالقاسم مغربی کے استادوں میں سے ایک تھے۔ علومِ صنعت (کاروبار) وغیرہ سے واقف تھے اور تصوف بیان کرنے کے ماہر تھے۔

مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ طرسوس میں تھے کہ اسی دوران ایسے شخص کی تلاش ہوئی جسے روم بھیجا جائے لیکن فضیلت و علم، فصاحت و بیان اور کلام پر گرفت رکھنے والا آپ کے علاوہ کوئی نہ مل سکا چنانچہ حضرت ابوالحسن بن

Marfat.com

حدیق رحمہ اللہ اور حضرت ابوالعباس فرغانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے اس دور میں گروہ صوفیہ سے صرف دو مشائخ باقی رہ گئے ہیں' مصر میں تو حضرت ابوعلی رودباری رحمہ اللہ اور عراق میں حضرت ابوبکر بن ابی سعدان رحمہ اللہ جبکہ ان میں سے ابوبکر زیادہ سمجھدار ہیں۔

- حضرت ابوبکر بن ابی سعدان رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ جو شخص صوفیہ کی صحبت میں بیٹھے اسے اپنا نفس اور دل مار کر بیٹھنا چاہئے اور پلّے بھی کچھ نہیں ہونا چاہئے اور جب ان میں سے کسی ایک سبب کی طرف بھی اس کی نظر ہوگی تو وہ اسے اپنے مقصد تک نہیں پہنچنے دے گا۔
- حضرت ابوبکر بن سعدان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص روایت کا علم حاصل کر لیتا ہے' اسے علم درایت حاصل ہو جاتا ہے اور جو علم درایت حاصل کر لیتا ہے' وہ علم رعایت حاصل کر لیتا ہے اور جو علم رعایت حاصل کر لیتا ہے' اسے راہِ حق تعالیٰ دکھائی دینے لگتی ہے۔ (حلیہ)
- حضرت ابوبکر بن ابوسعدان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص شکر کر رہا ہوتا ہے' وہ بلاء پر شکر کرتا ہے تو اس کا یہ شکر نعمتوں پر بھی بن جاتا ہے۔
- حضرت ابوبکر بن سعدان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے کانوں سے سن لیتا ہے' وہ حکایت کرتا ہے اور جو دل کے کانوں سے سنتا ہے' وہ اسے محفوظ کر لیتا ہے اور جو سنے ہوئے پر عمل کر رہا ہوتا ہے' وہ ہادی بنتا اور خود ہدایت پر ہو جاتا ہے۔
- حضرت ابوبکر احمد بن سعدان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ احوال سے قطع تعلق ہو جانے پر اللہ سے ملنے کی راہ کھل جاتی ہے۔
- حضرت ابوبکر بن سعدان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو اچھے کام لے کر بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوتا ہے' وہ اس کے ساتھ عدل فرماتا ہے اور جو غریبی میں اس کے سامنے ہوتا ہے' وہ اس پر فضل فرماتا ہے۔ یاد رکھئے سچائی سے بڑھ کر کوئی عمل پورا شمار نہیں ہوتا اور نہ ہی اس سے بڑھ کر روشن اور اللہ کے ہاں پہنچنے والا ہوتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لِيَسْأَلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ○ (احزاب:۸)

Marfat.com

''تا کہ سچوں سے ان کے سچ کا سوال کرے۔''

تم دیکھو گے کہ وہ ان کی سچائی کی حقیقت یا اس سے سوال کے جواب کی قیمت ڈالے گا جبکہ انبیاء سے سوال ہوگا تو وہ جواب سے عاجز ہوں گے چنانچہ فرمان ہے:

مَاذَا اُجِبْتُمْ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا○ (المائدہ:۱۰۹)

''پھر فرمائے گا: تمہیں کیا جواب ملا؟ عرض کریں گے: ہمیں کچھ علم نہیں۔''

- آپ ہی نے فرمایا: صبر کرنے والا اللہ سے امید رکھے ہوتا ہے اور وہ اس کے فضل سے بے امید نہیں ہوتا۔
- حضرت ابوبکر بن سعدان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کے ساتھ مضبوط تعلق یہ ہوتا ہے کہ بندہ' غفلت' گناہوں' بدعتی کاموں اور گمراہی کے کاموں سے رک جائے۔
- آپ ہی فرماتے ہیں کہ جو شخص غفلت میں مناظرہ کرنے بیٹھے تو وہ تین عیبوں میں گرفتار ہو جاتا ہے' پہلا یہ کہ وہ جھگڑا کرے گا اور چلاتا رہے گا حالانکہ اس سے روکا گیا ہے' درمیانہ عیب یہ کہ وہ مخلوق پر اپنی شان بنانا چاہے گا' اس سے بھی منع کیا گیا ہے اور آخری بات یہ کہ اس میں کینہ اور غصہ ہوگا' اس سے بھی منع کیا گیا ہے اور جو نصیحت کرنے بیٹھے گا تو اس کی ابتدائی گفتگو نصیحت ہو گی' درمیانی' راہنمائی اور آخری برکت ہوگی۔
- حضرت ابوبکر بن سعدان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کی تصوف پر نظر نہیں ہوتی' وہ کند ذہن شمار ہوتا ہے۔
- حضرت ابوبکر احمد بن سعدان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حقائق سامنے آجاتے ہیں تو فہم اور علم کے اثرات ختم ہو جاتے ہیں' ان کی رسم باقی رہ جاتی ہے جو حکم کے مقام پر جاری ہوتی ہے اور اس سے اس کے حقائق گر جاتے ہیں۔
- حضرت ابوبکر بن سعدان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ روحیں' نور سے بنی ہیں جو ہیکلوں کی تاریکی کو روکتے ہیں' جب روح طاقتور ہوتی ہے تو عقل کی جنس بن جاتی ہے' انوار یکے بعد دیگرے آتے ہیں اور ہیکلوں

Marfat.com

کے اندھیرے دور کر دیتے ہیں چنانچہ وہ ہیکل' روح اور عقل کے انوار کی وجہ سے روحانی بن جاتے ہیں' وہ جھک جاتی ہیں اور ان کی راہ پر آ جاتی ہے جبکہ ساری ارواح' غیب میں چلی جاتی ہیں جو اقدار کے جاری ہونے کی جگہ کو دیکھتی ہیں چنانچہ یہ جاری اقدار کا مطالعہ کرتی ہیں اور یہ دوسری قضاء وقدر کے ٹھکانوں سے راضی ہوتی ہیں چنانچہ یہ لطیف قسم کے احوال ہوتے ہیں۔

- حضرت ابن ابی سعدان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صوفی وہ ہوتا ہے جو تعریفوں اور رسموں سے بے نیاز ہوتا ہے جبکہ فقیر کے سامنے سبب نہیں ہوتے چنانچہ اسباب کے نہ ہونے ہی کی وجہ سے اسے فقیر کہا جاتا ہے اور اس کے لئے اسباب پیدا کرنے والے کی طرف راستہ آسان ہو جاتا ہے جبکہ تعریفوں اور رسموں سے صوفی کا صاف ہونا' اسے صوفی کہنے کا سبب بنتا ہے۔
- حضرت ابوبکر بن سعدان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نفس کو سب سے پہلی چیز روح ملتی ہے تا کہ اس میں غیروں کا دخل نہ ہو سکے' پھر علم اس کے حصے میں آتا ہے تا کہ اسے راہنمائی کر سکے' پھر عقل ملتی ہے کہ اس کے ذریعے وہ علم کو معرفت کے درجوں کی طرف اشارہ کرے اور نفس کو علم قبول کرنے کا اشارہ کرے اور وہ عقل' روح کی اس بات میں ساتھی بنے کہ ملکوت کی سیر کر سکے۔ (حلیہ)

Marfat.com

اَلطَّبْقَةُ الْخَامِسَةُ

صوفیہ اماموں کا پانچواں طبقہ

⑧① حضرت سعید بن اعرابی رحمہ اللہ (م ۳۴۱ھ)

آپ کا پورا نام حضرت احمد بن محمد بن زیاد بن بشر بن درہم عنزی تھا۔ اصل میں بصرہ کے تھے اور پھر مکہ میں جا ٹھہرے آپ اپنے دور میں مکہ کے شیخ الحرم تھے' وصال یہیں ہوا تھا۔

آپ نے صوفیہ کیلئے کافی کتابیں لکھیں۔ آپ' حضرت ابو القاسم جنید بن محمد رحمہ اللہ' حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ' حضرت ابو الحسین نوری رحمہ اللہ' حضرت حسن مسوحی رحمہ اللہ' حضرت جعفر حفّار رحمہ اللہ اور حضرت ابوالفتح حمال رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے۔ صوفیہ میں بڑے جلیل القدر شیخ تھے۔ ۳۴۱ھ کو وصال ہوا۔

آپ حدیث کی سند میں شامل تھے' حدیث روایت کی' اور پختہ تھے چنانچہ حضرت محمد بن حسن بن خشاب بغدادی رحمہ اللہ نے حضرت ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد اعرابی صوفی رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت ابو یحییٰ محمد بن سعید بن غالب رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت وکیع رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت صالح رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میرے صحابہ کو گالی نہ دو' مجھے اس ذات کی قسم ہے' جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان

Marfat.com

ہے' اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ جتنا سونا بھی راہِ خدا میں دیدے تو ان صحابہ کے مقابلے میں ان کا یہ سونا ایک مد یا اس سے بھی آدھا درجہ کا نہ ہوگا۔"

- حضرت ابوسعید بن اعرابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے عارف لوگوں کیلئے یہ بہتری فرمائی ہے کہ اس دنیا سے نکل جائیں اور جنت کو ان کیلئے اس لحاظ سے بہتر بنایا ہے کہ اس میں ہمیشہ رہیں چنانچہ اگر عارفوں سے یوں کہہ دیا جائے کہ اس دنیا میں رہا کرو تو اس کے شدید غم سے مر جائیں اور اگر اہل جنت سے یوں کہا جائے کہ تم یہاں سے نکل جاؤ گے تو شدید غم ہی سے مر جائیں چنانچہ دنیا اس لحاظ سے اچھی ہے کہ اس سے ان کے نکلنے کا ذکر ہے اور جنت اس لحاظ سے اچھی ہے کہ اس میں ان کے ہمیشہ رہنے کا ذکر ہے۔
- حضرت ابن الاعرابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سب سے گھاٹے میں وہ شخص شمار ہوتا ہے جو لوگوں کو تو اپنے نیک اعمال کی جھلک دے اور اس کے برے کام اس کے سامنے کھل جائیں جو اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ (طبقاتِ ابن ملقن)۔
- حضرت ابن الاعرابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پوری معرفت کا مقصد یہ ہے کہ انسان اپنی جہالت تسلیم کرے' تصوف کا پورا مفہوم یہ ہے کہ انسان فضول کام چھوڑ دے' زہد کا پورا مقصد یہ ہے کہ صرف ضرورت کی چیز لے اور باقی رہنے دے۔ اس میں اصل معاملہ یہ ہے جان کر بہتر عمل کیا جائے۔ پورے توکل کا حاصل یہ ہے کہ انسان ہر گندہ کام دور پھینک دے' رضاء کا مقصد یہ ہے کہ انسان کو اللہ کے کئے پر اعتراض نہ ہو' محبت کا حاصل یہ ہے کہ انسان محبوب کو ہر شے سے پہلے جانے' عافیت کا مطلب ہے کہ تکلف نہ کرے' صبر کا نچوڑ یہ ہے کہ بلاؤں کو خوش دلی سے قبول کرے' اللہ کو سونپنے کا مقصد یہ ہے کہ جب اللہ کی طرف سے کوئی شے وارد ہو تو وہ مطمئن ہو' یقین سے مراد یہ ہے کہ ارادے کے خلاف کام ہونے پر کسی قسم کی شکایت نہ کرے' اللہ پر بھروسے کا مفہوم یہ ہے کہ تم اللہ کے اپنے ساتھ ہونے کا علم رکھو اور یہ جانو کہ وہ تمہارے ہر اچھے کام کو دیکھ رہا ہے اور وہ تجھ سے بڑھ کر تمہیں جانتا ہے۔
- حضرت ابوسعید بن اعرابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کے کچھ اخلاق دکھلا کر اپنے دشمنوں کو شرمسار کرتا ہے تاکہ اپنے اولیاء پر مہربانی دکھائے۔ (حلیہ)

Marfat.com

- حضرت ابوسعید بن اعرابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دل جب سامنے ہوں تو انہیں ساتھیوں کی وجہ سے راحت ملتی ہے اور جب واپس ہوتے ہیں تو پھر مشقت میں پڑ جاتی ہیں۔
- حضرت ابوسعید بن اعرابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ جس کی ہمت صحیح کر دیتا ہے تو اسے غموں کا بوجھ اٹھانے کا بوجھ نہیں ہوتا اور نہ ہی مشکلات کے قابو میں آتا ہے' وہ اس ہمت کی وجہ سے اعلیٰ مرتبے حاصل کر لیتا ہے اور ہر طرح کی برائی سے بچ جاتا ہے۔
- حضرت ابوسعید بن اعرابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تمہارا اپنے آپ پر توجہ دینا تمہیں تمہارے ربّ کی عبادت سے ہٹا دیتا ہے اور دنیا کے غموں میں گھر جانا تمہیں آخرت کے غموں سے الگ کر دیتا ہے۔ جو شخص اپنے ربّ کا فضل بھول جاتا ہے' اپنی تسبیح اور تکبیر شمار میں لاتا ہے تو اس سے زیادہ کوئی شخص عاجز شمار نہیں ہوتا' اسے اس پر ثواب کی نیت کی بجائے حیاء کرنا چاہئے' فخر نہیں کرنا چاہئے۔
- حضرت ابوسعید بن اعرابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وعدہ اور وعید (ڈانٹ) دونوں ہی اللہ نے بنا رکھی ہیں' اگر ڈانٹ سے پہلے نعمتوں کا وعدہ ہے تو یہ وعید اس کیلئے ڈانٹ ہو گی اور اگر وعید' وعدہ سے پہلے ہے تو وعید منسوخ ہو جاتی ہے اور جب دونوں اکٹھی ہوں تو وعدے کی اہمیت ہوتی ہے کیونکہ یہ وعدہ اللہ کا حق ہے جبکہ وعید اللہ کا حق ہوتا ہے اور کریم درگذر فرما دیا کرتا ہے' ایسے شخص کو محروم نہیں کرتا بلکہ اس سے بوجھ اُتار دیتا ہے۔
- حضرت ابوسعید بن اعرابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمت کو اپنی معرفت کا سبب بنایا ہے' اپنی توفیق کو اپنی عبادت کا سبب بنایا ہے' اپنی پاک دامنی کو اس کے گناہوں سے بچنے کا سبب بنایا ہے' اپنی رحمت کو اس کی توبہ کا سبب بنایا ہے اور توبہ اس بات کا سبب ہے کہ اس کی بخشش فرما دے اور یہ اللہ کے قریب ہو جائے۔
- حضرت ابوسعید بن اعرابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے انسان کو غفلت سے پیدا کیا ہے اور پھر خواہشات و بھول اس کے ساتھ ملا دی ہے چنانچہ سب کچھ غفلت ہی بن گیا لیکن اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ذریعے اسے متنبہ کر دیتا ہے۔ توفیق کے سب سے قریب وہ ہوتا ہے جو اپنے آپ کو عاجز اور ذلیل

Marfat.com

- حضرت ابوعمرو زجاجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنا ایسا حال بتائے جہاں تک وہ پہنچا نہیں تو اس کی وہ کلام سننے والوں کیلئے فتنہ بنے گی اور ایسا دعویٰ ہو گی جو اس کے دل میں پیدا ہو گا اور پھر اللہ تعالیٰ اس کیلئے اس بات کو حرام کر دے گا کہ اس حال تک پہنچ جائے۔
- حضرت ابوعمرو بن محمد زجاجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ کے دین کا اہتمام کرے' اللہ تعالیٰ اس پر رحمتیں فرمائے گا۔
- حضرت ابوعمرو زجاجی رحمہ اللہ سے مروّت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: دلوں میں مروّت یہ ہے کہ اخلاص پیدا کرے اور نفس میں یہ ہے کہ کوئی دعویٰ نہ کرے' اس کام سے الگ رہے۔
- حضرت ابوعمرو زجاجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مروّت کا مقصد آزمائش کے موقع پر شکویٰ سے گریز کرنا ہوتا ہے بلکہ آزمائش کا مزہ لینا ہوتا ہے کیونکہ سب کچھ اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے چنانچہ جسے دل میں آنے والا کوئی خیال اس کے محبوب سے ناراض کر دے تو اسے اپنی محبت میں نقصان دکھائی دے گا۔
- حضرت ابوعمرو زجاجی رحمہ اللہ سے سماع کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: اس شخص کا حال کتنا گھٹیا ہو گا جسے کوئی بے قرار کرنے والا' بے قرار کر دے۔ سماع ایک کمزور حالت ہوتی ہے اور اگر بندہ قوی ہو تو پھر اسے سماع اور کسی بدلے کی ضرورت نہیں ہوتی۔
- حضرت ابوعمرو زجاجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص حرم کے پڑوس میں ہو اور دل' اللہ کے علاوہ کسی اور شے سے لگا ہو تو وہ اپنا گھاٹا ظاہر کر رہا ہو گا۔
- حضرت ابوعمرو زجاجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو حرم کے پاس رہنے والے کے علاوہ کسی اور شخص کی طرف وہاں نظر کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے پڑوس سے دور کر دیتا ہے' اس کے دل میں کنجوسی پیدا کرتا ہے' اس کی زبان پر شکویٰ شکایت پیدا کرتا ہے' اس کے دل سے معرفتیں مٹا دیتا ہے' اسے انوارِ یقین کی دولت سے محروم کر دیتا ہے' اس کے دل میں اپنے آپ کے قوی ہونے کا احساس پیدا کر دیتا ہے اور خلقت اس پر ناراض ہو جاتی ہے۔
- حضرت ابوعمرو زجاجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ضرورت (ضروری کام) وہ ہوتی ہے جو ضرورت مند کو قیل و

Marfat.com

قال اور اطلاعوں سے روکتی ہے' اسے اپنے وقت کی حفاظت پر لگاتی ہے کہ وہ اپنا وقت کہیں بھی ضائع نہ کرے۔

- حضرت ابوعمروز جاجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جاہلیت کے زمانے میں لوگ اس چیز کے پیچھے لگ جاتے تھے جو انہیں اچھی لگتی تھی لیکن نبی کریم ﷺ نے انہیں شریعت اور اللہ کی فرمانبرداری پر لگا دیا چنانچہ صحیح عقل وہ ہے جو شریعت کی پسندیدہ چیزوں کو پسند کرے اور جسے شریعت برا جانے' اسے برا جانے۔ (حلیہ)
- حضرت ابوعمروز جاجی رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف پہنچنے کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے فرمایا: مبارک ہو' یہ آپ کا شوق ہی ہے کہ اس نے تمہیں اپنی طرف راہنمائی فرمائی ہے اور آپ اللہ کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔
- حضرت ابوعمروز جاجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تمہارا دل ان دلیلوں کی بڑی پہچان رکھتا ہے جو اس میں آتی ہیں بشرطیکہ اللہ کی طرف سے توفیق ملے لہٰذا تمہارا دل جس بات کا انکار کرے' اسے چھوڑ دو کیونکہ ایسا دل کم ہی ہوتا ہے جو مخالفت الٰہیہ سے سکون حاصل کر سکے۔

⑧③ حضرت جعفر خلدی رحمہ اللہ (م ۳۴۸ھ)

آپ کا اصل نام ابومحمد جعفر بن محمد بن نصیر خواص تھا۔ آپ بغداد میں پیدا ہوئے اور وہیں پرورش پائی۔ حضرت جنید رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے اور یہی آپ کی پہچان تھی نیز آپ حضرت ابوالحسین نوری رحمہ اللہ' حضرت رویم رحمہ اللہ' حضرت سمنون رحمہ اللہ اور حضرت ابومحمد جریری رحمہ اللہ جیسے مشائخ وقت کی صحبت میں بھی رہے۔ صوفیہ کے علوم' ان کی کتابوں اور ان کی سیرتوں اور حکایتوں کے سلسلے میں آپ ہی سے پوچھا جاتا تھا۔ چنانچہ آپ بتاتے تھے کہ میرے پاس صوفیہ کے تیس سے کچھ اوپر دیوان موجود ہیں۔

Marfat.com

- حضرت جعفر بن محمد خلدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دکھلاوے اور خلوص میں فرق یہ ہے کہ ریا کار شخص دکھلاوے کیلئے کام کرتا ہے اور مخلص شخص اللہ سے ملاقات کیلئے عمل کرتا ہے۔ (حلیہ)
- حضرت جعفر بن محمد خلدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''فتوت'' نفس کو حقیر جاننے اور مسلمانوں کی عزت کا خیال رکھنے کو کہتے ہیں۔
- حضرت جعفر بن محمد خلدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جنید رحمہ اللہ سے تصوف کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: تصوف یہ ہے کہ ہر اچھی عادت آگے بڑھ کر اپنا لی جائے اور ہر بری عادت اپنانے سے پیچھے ہٹ جائے۔ اس پر سائل نے پوچھا: آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: انتہائی صوفی (اپنے حال میں) ہر شے سے بچتا ہے' ہر شے میں داخل ہوتا ہے' ہر شے سے کچھ لیتا ہے' کوئی شے اس سے کچھ چراتی نہیں اور نہ اس سے کچھ لیتی ہے۔

آپ نے یہ دلیل حضور ﷺ کے ابتدائی دور کے اس فرمان سے لی جب آپ نے وحی اترتے دیکھی تھی' آپ نے فرمایا: دَثِّرُوْنِیْ دَثِّرُوْنِیْ (مجھے چادر اوڑھاؤ) اور پھر آپ کو سکون ہو گیا تھا۔

- حضرت جعفر بن محمد خلدی رحمہ اللہ نے فرمایا: تم اللہ کے خالص بندے بن جاؤ تو اللہ کے علاوہ مخلوق سے آزاد ہو جاؤ گے۔
- حضرت جعفر بن محمد خلدی رحمہ اللہ سے توکل کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: اللہ کی طرف سے کچھ ملنے' نہ ملنے پر دل میں فرق نہ پڑے بلکہ نہ ملنے پر خوش ہو اور ملنے پر چھپائے رکھے بلکہ دونوں معاملوں میں اللہ سے خوش رہے۔
- حضرت جعفر بن محمد خلدی رحمہ اللہ کے ایک شاگرد نے بتایا کہ میں شونیزیہ کے قبرستان میں آپ کے ساتھ گذرا تو وہاں ایک عورت زور سے رو رہی تھی اور ایک قبر پر چیخ و پکار کر رہی تھی' حضرت جعفر رحمہ اللہ نے اس سے فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ اس نے کہا کہ میں اپنے بیٹے پر افسوس کر رہی ہوں' اس پر آپ نے یہ شعر پڑھے:

''لوگو کہتے ہیں' مجھے افسوس ہے اور جو دوستوں سے جدا نہ ہوا ہو' اس نے گویا کچھ بھی گم نہ کیا'
مجھے تو جدائی کی راتوں نے ایسی شراب پلائی ہے جو تُمے سے بھی کڑوی تھی۔''

Marfat.com

''ایک زیارت کرنے والے پر اس کا حسن چغلی کھاتا ہے لیکن رات اس چودھویں کے چاند کو کیسے چھپا سکتی ہے جو طلوع ہو چکا ہو۔

وہ دور جاتے ہوئے پریشانیوں میں گرفتار ہوا پھر وہ سلامت نہ رہا اور اسے چھوڑ دیا۔''

- حضرت جعفر رحمہ اللہ سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا گیا:

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ○ (مائدہ:۵)

''اور جو مسلمان سے کافر ہو اس کا کیا دھرا سب اکارت گیا۔''

تو آپ نے اس کے بارے میں فرمایا: جو اپنی معرفت میں مجاہدہ نہیں کرتا' اس کی خدمت قبول نہیں ہوتی۔

- حضرت جعفر رحمہ اللہ نے فرمایا: جسے سیدھے کام کرنے کی توفیق دی گئی' وہ مخلوق کی عزت کرتا ہے' جس میں صدیقیت کی روح ڈالی گئی وہ چاہتا ہے کہ اس کے احوال میں سچائی ہو' جسے معرفت کی روح عطا کی گئی' اسے پتہ چل جاتا ہے کہ اللہ کے احکام کہاں وارد ہوتے اور کہاں سے آتے ہیں اور جسے اصل مشاہدہ سے نواز دیا جاتا ہے' اسے علم لدنی حاصل ہو جاتا ہے۔

⑧④ حضرت ابوالعباس سیاری رحمہ اللہ (م ۳۴۲ھ)

آپ کا نام قاسم بن قاسم بن مہدی تھا اور حضرت احمد بن سیار کے نواسے تھے۔ آپ ''مر'' کے رہنے والے شیخ تھے' آپ پہلے شخص ہیں جس نے اس شہر میں احوال کے حقائق پر گفتگو فرمائی۔ حضرت ابوبکر محمد بن موسیٰ فرغانی واسطی کی صحبت میں رہے اور علومِ تصوف میں آپ انہی کے فیض یافتہ تھے۔ اپنے وقت میں مشائخ کے اندر قدرت بیان آپ ہی کو حاصل تھی' آپ زوردار طریقے سے علومِ توحید بیان کرتے تھے۔ اس علاقے میں جتنے بھی اہل سنت تھے' آپ ہی کی صحبت میں رہتے تھے۔ آپ ایک فقیہ (شریعت کے ماہر) عالم تھے۔ آپ نے

Marfat.com

بہت سی احادیث لکھیں اور روایت کیں۔ آپ کا وصال ۳۴۲ھ میں ہوا۔

آپ حدیث کی سند میں شامل ہیں چنانچہ حضرت عبدالواحد بن علی سیاری رحمہ اللہ نے حضرت ابوالعباس قاسم بن قاسم سیاری رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت ابوالموجہ محمد بن عمرو بن موجہ رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت عبداللہ بن عثمان رحمہ اللہ سے سے روایت کی' وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی حمزہ رحمہ اللہ سے یہ حدیث پڑھی' انہوں نے حضرت اعمش رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت ابوصالح رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی' آپ کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار چیزیں بہترین کلام شمار ہوتی ہیں' انہیں جیسے بھی شروع کرلو' تمہارا نقصان نہیں ہوگا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ○

حضرت عبدالواحد بن علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے خالو حضرت ابوالعباس رحمہ اللہ نے' انہیں حضرت احمد بن عباد بن سلیمان رحمہ اللہ نے' انہیں حضرت محمد بن عبیدہ نافقانی رحمہ اللہ نے' انہیں حضرت عبداللہ بن عبید بن عامری رحمہ اللہ نے' انہیں حضرت سورہ بن شداد رحمہ اللہ نے حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ سے سن کر' انہیں حضرت ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے' انہیں حضرت موسیٰ بن یزید رحمہ اللہ نے' انہیں حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ نے اور انہیں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں' جو بھی مسلمان انہیں پڑھا کرے گا' اسے لازمی طور پر جنت ملے گی کیونکہ اللہ ایک اکائی ہے اور اکائی ہی کو پسند فرماتا ہے:

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْكَرِیْمُ الرَّقِیْبُ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ الْحَقُّ الْوَكِیْلُ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ الْمُحْصِیُ الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ الْمُحْیِیُ الْمُمِیْتُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ

Marfat.com

الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِیُ الْمُتَعَالِی الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِی الْمُعْطِی الْمَانِعُ الضَّآرُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِی الْبَدِیْعُ الْبَاقِیُ الْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ○

❁ حضرت عبدالواحد بن علی سیاریؒ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے خالو حضرت ابوالعباس سیاری رحمہ اللہ سے سنا' فرمایا تھا کہ اس گناہ کو چھوڑنا کیسے ناممکن ہے جو لوح محفوظ میں تمہارے اوپر لازم ہو چکا ہے یا اس الٰہی فیصلے کو ٹالنے کی کیا صورت ہے جس میں انسان گرفتار ہو چکا ہے؟ (یعنی یہ ٹل نہیں سکتے)۔

❁ ایک دن میں نے ان سے سنا تھا جب آپ سے سوال ہوا تھا کہ ایک مرید اپنے نفس کو مشقت میں کس چیز کے ذریعے ڈال سکتا ہے اور وہ اسے کیسے مشقت میں ڈالے؟ چنانچہ آپ نے فرمایا تھا: اللہ کے حکموں پر صبر کرکے اور روکی ہوئی چیزوں سے پرہیز کرکے' صالحین کی صحبت میں رہ کر' ساتھیوں کی خدمت کرکے اور فقیروں کی محفل میں بیٹھ کر اور آدمی جہاں اپنے نفس کو رکھے پھر یہ شعر پڑھے:

''میں نے لذتوں پر صبر کیا اور وہ ختم ہو گئیں' میں نے اپنے نفس کو انہیں چھوڑنے پر مجبور کیا۔ تو وہ جاری رہیں۔

نفس اسی جگہ ہوتا ہے جہاں جوان اسے رکھے' اگر تم اسے کچھ کھلاؤ تو اور مانگے گا ورنہ کھسک جائے گا۔ دنوں پر نفس غالب تھا لیکن جب اس نے ذلت پر میرا پختہ ارادہ دیکھا تو نرم ہو گیا۔''

❁ حضرت ابوالعباس سیاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غنی چار قسم کے ہوتے ہیں: اللہ کے ساتھ غنی اور اللہ کے غناء کے ساتھ غنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: امیری' دل کی ہوتی ہے۔ ایک یقین کے ساتھ غناء چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یقین کیلئے غنی کافی ہے اور ایک غنی وہ ہوتا ہے جو غناء اور فقر کا ذکر نہیں کرتا کیونکہ اس کے دل پر قدرت کی ہیبت ہوتی ہے۔

❁ حضرت عبدالواحد بن علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالعباس سیاری رحمہ اللہ سے معرفت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: معرفت کی حقیقت یہ ہے کہ انسان علوم سے باہر آ جائے۔

Marfat.com

- آپ ہی نے فرمایا تھا: معرفت کی حقیقت یہ ہے کہ دل میں اللہ کے سوا کچھ نہ کھٹکے۔
- حضرت ابو العباس سیاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کوئی عقل مند کبھی بھی مشاہدے سے لذت حاصل نہیں کرتا کیونکہ اللہ کا مشاہدہ فناء کا نام ہے' اس میں نہ لذت ہوتی ہے اور نہ ہی لذت حاصل کرنا' نہ کوئی حصہ ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی حصہ لینا۔
- حضرت ابو العباس سیاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو اللہ کو پہچان لیتا ہے تو ہر شے اس کے سامنے جھک جاتی ہے کیونکہ وہ اللہ کی بادشاہی کا اثر دیکھ رہا ہوتا ہے۔
- حضرت ابو العباس سیاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کے بارے مین وہی کچھ بولا کرتا ہے۔ جو پردے میں چلا جائے۔
- حضرت ابو العباس سیاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حق تعالیٰ جب کسی کو اس کی نیکی میں دیکھتا ہے تو اسے اس کے وقت میں ہر شے سے غائب کر دیتا ہے اور جب وہ ناراضگی سے دیکھتا ہے تو وہ اس پر ایسی بیگانگی دکھاتا ہے جس کو دیکھ کر ہر ایک بھاگتا ہے۔
- حضرت ابو العباس سیاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو سچائی کے ساتھ اللہ سے دل لگاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی زبان پر دانائی جاری کر دیتا ہے۔
- حضرت ابو العباس سیاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کے دل میں کھٹکا پیدا ہوتا ہے' اولیاء میں وسوسہ پیدا ہوتا ہے' عام لوگوں میں سوچ پیدا ہوتی اور جوان لوگوں کا پختہ ارادہ ہوتا ہے۔
- حضرت ابو العباس سیاری رحمہ اللہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا گیا:

وَ اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَ كَانُوْۤا اَحَقَّ بِهَا وَ اَهْلَهَا۠ (فتح:۲۶)

''اور پرہیز گاری کا کلمہ ان پر لازم فرمایا اور وہ اس کے زیادہ سزاوار اور اس کے اہل تھے۔''

تو آپ نے فرمایا کہ انہیں ازل میں اس نے تقویٰ کا اہل بنایا چنانچہ انہیں ان کے وقت میں ایمان اور اخلاص کا کلمہ ظاہر فرمایا۔

- حضرت ابو العباس سیاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کسی بندے کا ایمان اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتا جب

Marfat.com

تک وہ ذلت پر ایسے ہی صبر نہ کرے جیسے عزت پر کرتا ہے۔

- حضرت ابوالعباس سیاری رحمہ اللہ نے فرمایا: طمع کی تاریکی مشاہدات کے انوار روک دیتی ہے۔
- حضرت ابوالعباس سیاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ربوبیت' حکم جاری ہونے کو کہتے ہیں' مشیت' تقدیر' قضیہ' (فیصلہ الٰہی) اور عبودیت' معبود کی پہچان ہیں اور اللہ سے کئے گئے وعدوں کو سنبھالنا ہوتا ہے۔
- حضرت ابوالعباس سیاری رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں فرماتے ہیں:

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَأْنٍ ○ (رحمٰن:۲۹)

''اسے ہر دن ایک کام ہے۔''

یعنی وہ غائب کو ظاہر کرتا اور ظاہر کو غائب کرتا ہے۔

- آپ سے کسی نے عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت کیجئے تو فرمایا: تمہارا مقصد شریف ہونا چاہئے' نزدیک سے دکھائی دیا کرو لیکن ضرورت پڑنے پر دور ملا کرو اور پردیسی بن کر رہو۔
- حضرت ابوالعباس سیاری رحمہ اللہ نے فرمایا: عام لوگوں کو ہدایت پر ہونا چاہئے' عارفوں پر ہیبت ہونی چاہئے' زیب و زینت دنیا والوں کا کام ہے' اولیاء کو ملاقات کرنے والا بننا چاہئے اور بارگاہِ الٰہی میں حاضری والوں کیلئے تقویٰ ضروری ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ○ (الاعراف:۲۶)

- حضرت ابوالعباس سیاری رحمہ اللہ نے بتایا کہ ایک دانا سے کسی نے کہا: روزی کہاں سے لیتے ہو؟ تو انہوں نے کہا تھا: اس سے روزی لیتا ہوں جس کا کام یہ ہے کہ بغیر کسی وجہ کے روزی میں تنگی کر سکتا ہے اور جسے چاہے بغیر کسی وجہ کے وسیع روزی دے سکتا ہے۔
- حضرت ابوالعباس سیاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے دین کے معاملے میں باریک نظر رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے وقت میں اس کیلئے راہیں کھول دیتا ہے اور جو اپنے دین کے معاملے میں وسیع نظر رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے وقت میں تنگی پیدا فرما دیتا ہے' جو اللہ کے حقوق کے مقابلے میں اپنے حقوق نہیں جتلاتا تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر سختی اور دشواری دور کر دیتا ہے۔

Marfat.com

فرمایا: صوفی وہ ہوتا ہے جو ہر اس کام میں مصروف ہو جو اس کیلئے کسی اور کے علاوہ سب سے زیادہ بہتر ہو اور ہر برے کام سے محفوظ ہو۔

- حضرت ابوبکر دقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ سے قرب کی علامت یہ ہے کہ انسان اللہ کے علاوہ ہر شے سے منہ موڑ لے۔
- حضرت ابوبکر دقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایسے کئی خوش باش ہوتے ہیں کہ ان کی خوشی ان کیلئے وبال ہوتی ہے' یونہی ایسے کئی غمگین ہوتے ہیں کہ ان کا یہ غم ان کیلئے نجات بن جاتا ہے۔
- حضرت ابوبکر دقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ فقیر وہ ہوتا ہے جس کے پاس ظاہری اسباب نہیں ہوتے اور دل سے وہ اسباب کی خواہش بھی نہیں رکھتا۔
- حضرت ابوبکر دقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو اللہ تعالیٰ کو پہچانتا ہے' اسے اللہ سے اُمید نہیں توڑنا چاہئے' جو اپنے نفس کو پہچانتا ہے' اسے اپنے علم پر غرور نہیں کرنا چاہئے' جو اللہ کو پہچانتا ہے' وہ اسی کی طرف رجوع کرتا ہے اور جو اللہ کو بھول جاتا ہے' وہ مخلوق کی طرف رجوع کرتا ہے۔ مومن جب تک غفلت نہ کرے' بھولتا نہیں اور جب وہ غور کرتا ہے تو غمگین ہو کر اللہ سے استغفار کرتا ہے۔ (ابن الملقن)
- حضرت ابوبکر دقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کی کلام اپنی چمک کی وجہ سے جب دلوں پر روشنی کرتی ہے تو انسان کے دل سے بشریت کا غرور نکل جاتا ہے۔
- حضرت ابونصر طوسی بتاتے ہیں کہ حضرت دَقی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ صوفیہ اپنے حال میں اللہ سے بے ادبی کیوں کرتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: یہ ان کیلئے ایسا وقت ہوتا ہے کہ وہ حقیقی علم سے نیچے ہو کر ظاہری علم کے درجے میں ہوتے ہیں۔
- حضرت ابوبکر دقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انسان کا معدہ کھانوں کے جمع ہونے کی جگہ ہے چنانچہ جب تم اس میں حلال کھانا ڈالو گے تو تمہارے اعضاء اچھے ہوں گے' جب شبہہ والا کھانا ڈالو گے تو راہِ خدا تم سے چھپ جائے گی اور جب اس میں حرام کھانا ڈالو گے تو اللہ اور تمہارے درمیان پردہ ہو جائے گا۔
- حضرت ابوبکر دقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ دل جنہیں عیبوں سے پاک کر دیا جاتا ہے' یہ اس غیبی

Marfat.com

تائید کی وجہ سے ہوتا ہے جوان پر نازل ہوتی ہے۔

- حضرت ابوبکر دقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اخلاص یہ ہوتا ہے کہ انسان کا ظاہر و باطن اور اس کی حرکت و سکون صرف اللہ کیلئے ہو رہا ہو اس میں نفسانی دخل نہ ہو اور نہ ہی اس میں کوئی لالچ وغیرہ ہو۔
- حضرت ابوبکر دقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے چلتی پھرتی ہر چیز کو پیدا فرمایا ہے جو زمین پر چل پھر رہے ہیں لیکن اصل زندگی صرف معرفت والوں کی ہوتی ہے چنانچہ ساری مخلوق اپنے اسباب میں چل پھر رہی ہے اور اہل معرفت اپنی بھلائی کی زندگی میں زندہ ہیں لہٰذا حقیقۃً زندگی صرف اہل معرفت کی ہوتی ہے کسی اور کی نہیں۔

⑧⑥ حضرت ابومحمد عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن رازی شعرانی رحمہ اللہ (م ۳۵۳ھ)

اصل میں رازی تھے، پیدائش اور پرورش نیشاپور میں ہوئی، حضرت جنید بن محمد رحمہ اللہ، حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ، حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ، حضرت رویم رحمہ اللہ، حضرت سمنون رحمہ اللہ، حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ، حضرت ابوعلی جوزجانی رحمہ اللہ اور حضرت محمد بن حامد رحمہ اللہ وغیرہ مشائخ کی صحبت میں رہے تاہم حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ کے عظیم شاگردوں میں شامل تھے۔ وہ آپ کی بڑی عزت کرتے اور آپ کے مرتبہ کی قدر کرتے۔ اپنے وقت میں آپ کو نیشاپور کے مشائخ میں عظمت حاصل تھی، آپ نے اس قدر ریاضت (راہِ خدا میں مشقت اٹھانا) کی تھی کہ اس کی مثال نہیں ملتی، صوفیہ کے علم میں بلند مقام رکھتے تھے۔ آپ نے بہت سی احادیث لکھی تھیں اور انہیں روایت کیا۔ آپ قابل بھروسہ شخصیت تھے۔ ۳۵۳ھ میں وصال ہوا۔

Marfat.com

آپ نے روایت بھی کی چنانچہ ہمیں حضرت عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن رازی رحمہ اللہ صوفی نے' انہیں حضرت یحییٰ بن احمد بن جبلہ رحمہ اللہ نے اپنے والد سے سن کر روایت بتائی' انہیں حضرت سلیمان بن حرب رحمہ اللہ نے' انہیں حضرت شعبہ رحمہ اللہ نے' انہیں حضرت ایوب رحمہ اللہ نے' انہیں ابو قلابہ رحمہ اللہ نے روایت کی کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم ہوا تھا کہ ''اذان میں کلمات دہرائیں اور اقامت (تکبیر) میں اِکہرے کلمات کہیں۔''

- حضرت عبداللہ رازی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کیا وجہ ہے کہ لوگ اپنے عیب پہچانتے ہیں اور عیب والے مقام جانتے ہیں لیکن ان میں سے نکلتے نہیں اور نہ ہی درست راہ پر آتے ہیں' آپ نے فرمایا: کہ وہ علم کی پرواہ نہیں کرتے' نہ ہی ظاہری آداب کا دھیان کر کے اس پر عمل کرتے ہیں اور نہ ہی باطنی آداب کا خیال رکھتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ درست راہ سے انہیں اندھا کر دیتا ہے اور ان کے اعضاء عبادت نہیں کر سکتے۔
- حضرت عبداللہ رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عارف شخص مخلوق جیسی عبادت نہیں کرتا بلکہ ویسے کرتا ہے جیسے اللہ کی مرضی ہوتی ہے۔
- حضرت عبداللہ رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ معرفت کے دلائل: علم' اس پر عمل اور عمل کرتے وقت خوف کا ہونا ہوتا ہے۔
- حضرت عبداللہ رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ معرفت' ان پردوں کو دور کر دیتی ہے جو بندے اور اس کے پروردگار کے درمیان ہوتے ہیں' یہ دنیا ہی ہوتی ہے کہ جو اسے ان کے آقا سے الگ کر دیتی ہے۔
- حضرت عبداللہ رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سب لوگ معرفت کا اعلان کر دیتے ہیں لیکن وہ سچی معرفت سے بہت دور ہوتے ہیں' یہ معرفت انبیاء علیہم السلام کے علاوہ صرف سردار قسم کے اولیاء کو ملتی ہے۔
- حضرت عبداللہ بن محمد رازی شعرانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اپنا مقام جانے یا حق تعالیٰ کی تابعداری و مخالفت کا پتہ لگائے تو اسے دیکھے جو اپنے طور پر اللہ کے مخالف ہے کہ وہ ایسے موقع پر اپنے نفس میں کیا محسوس کرتا ہے' اگر اس کے نفس میں تبدیلی نہیں آتی تو اسے معلوم ہو جانا چاہئے کہ

Marfat.com

حضرت اسماعیل بن نجید بن احمد بن یوسف رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن فضیل رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت ہشام رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت عروہ رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول فرمالیا کرتے اور اس پر داد دیتے۔

- آپ ہی نے فرمایا تھا: جسے دیکھنے سے تمہیں تہذیب نہ آئے تو یقیناً وہ مہذب نہ ہوگا۔
- میرے دادا رحمہ اللہ سے تصوف کے بارے میں پوچھا گیا کہ تصوف کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: تصوف یہ ہے کہ امر و نہی پر صبر کیا جائے۔
- آپ ہی سے پوچھا گیا کہ توکل کیا ہے؟ تو فرمایا: اس مین کم از کم یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان کیا جائے۔
- آپ ہی کو فرماتے میں نے سنا تھا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی معرفت کا اندازہ لگانا چاہے تو اس کی خدمت کرتے وقت دل میں اس کے ڈر اور رعب کا اندازہ لگا لے۔
- آپ ہی نے یہ بھی فرمایا: جھوٹے دعوے' دھوکے کی بناء پر کئے جاتے ہیں اور پھر وہ دل میں ٹھہر جاتے ہیں۔
- میرے دادا حضرت اسمٰعیل بن نجید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حال خواہ کتنا ہی بہترین کیوں نہ ہو' اگر علم کی وجہ سے نہیں ہے تو حال والے کو اس کا نقصان' فائدے سے زیادہ ہوگا۔
- آپ ہی نے فرمایا: جس کے ہاں اپنے نفس کی اہمیت زیادہ ہے تو اس کا دین اتنا ہی ناقص ہوگا۔
- آپ کا یہ فرمان بھی ہے: جو شخص اپنے ''وقت'' میں اللہ کی طرف سے اس وقت میں فرض کیا ہوا کوئی کام چھوڑتا ہے تو تھوڑی ہی دیر کے بعد اس فرض کی لذت سے محروم ہو جائے گا۔
- آپ نے یہ بھی فرمایا: متوکل (توکل والا) وہ شخص ہوتا ہے جو اس حکم پر راضی رہتا ہے جو اللہ نے اس کے بارے میں کیا ہے۔
- آپ نے فرمایا: جو شخص کسی دوسرے کو احسان (اچھے کام) کرنا سکھا دے تو خود احسان کرنے سے بہت اچھا ہوتا ہے۔
- آپ فرماتے ہیں: کوئی بھی شخص اس وقت تک صحیح بندہ نہیں بن سکتا جب تک اس کے تمام عمل اس کے

Marfat.com

نزدیک ریاء معلوم نہ ہوں اور حال' دعوے معلوم نہ ہوں۔

- آپ سے پوچھا گیا: ایک بندے کیلئے عبودیت میں کیا کچھ ضروری ہوتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: یہ ضروری ہوتا ہے سنت طریقے پر عبادت کرتا رہے اور اسی کی طرف دھیان رکھے (مراقبہ کرے)۔
- حضرت ابوعمرو بن نجید رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: جب اللہ تعالیٰ کسی کے بارے میں چاہتا ہے کہ اس سے بھلائی کرے تو اسے صالحین اور بہترین لوگوں کی خدمت میں لگا دیتا ہے اور اسے توفیق دیتا ہے کہ وہ جس کام کا اشارہ کریں' اسے قبول کرلے' اس کے سامنے بھلائی کی راہیں آسان کر دیتا ہے اور اسے ان کے دیکھنے سے روک لیتا ہے۔ (طبقاتِ ابن ملقن)
- میرے دادا رحمہ اللہ سے جب پوچھا گیا کہ دعوے کس موقع پر پیدا ہوتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: دعوے اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب انسان کی ابتداء صحیح نہ ہو لیکن جس کی ابتداء اچھی ہو تو اس کی انتہاء بھی اچھی ہی ہوگی لیکن جب اس کی ابتداء میں بگاڑ ہوگا تو اپنے احوال کی امیدوں میں کچھ ہی دیر کیلئے تباہ ہو جائے گا۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ ○ (توبہ:۱۰۹)

''تو کیا جس نے اپنی بنیاد رکھی' اللہ سے ڈر اور اس کی رضا پر' وہ بھلا' یا وہ جس نے اپنی نیو چنی' ایک گراؤ و گڑھے کے کنارے۔''

- آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ اللہ کے کسی حکم میں سستی دکھانا یوں ہے کہ اس حکم فرمانے والے کی اسے پہچان ہی نہیں ہو سکی۔
- آپ فرماتے تھے کہ کسی ملامتی (صوفیہ کا ایک گروہ) کا کوئی دعویٰ نہیں ہوا کرتا کیونکہ وہ اپنے آپ کو کچھ جانتا ہی نہیں ہوتا کہ کوئی دعویٰ کر سکے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ○ (فاطر:۲۸)

''اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔''

Marfat.com

- حضرت عبدالواحد بن علی سیاری رحمہ اللہ نے مرو میں بتایا کہ آخری بار جب میں حضرت ابوعمرو بن نجید رحمہ اللہ کے ہاں سے واپس ہوا تو ان سے عرض کی کہ مجھے کوئی وصیت کیجئے۔ آپ نے فرمایا تھا: علم کی وجہ سے لازم ہونے والے احکام پر سختی سے عمل کرو' سب مسلمانوں کا احترام کرو' اپنے دنوں کو ضائع مت کرو کیونکہ یہ تمہارے لئے بہت قیمتی شے ہیں' جتنا ممکن ہو' آگے نہ آیا کرو' لوگوں میں اپنی کمزوری دکھاؤ کیونکہ جب تک تم انہیں اپنا تعارف کراؤ گے اور ان سے مصروف رہو گے' تب تک اللہ کے احکام پر عمل کرنے کا حصہ گنوا بیٹھو گے۔
- حضرت ابوعمرو بن نجید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص مخلوق کی نظر میں اپنے آپ کو گھٹیا دکھا سکتا ہے' اس کیلئے یہ آسان ہوتا ہے کہ دنیا اور اہل دنیا سے منہ موڑ لے۔
- حضرت ابوعمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص اس شخص کے پاس اپنی خوبیاں بیان کرتا ہے جو نفع و نقصان نہیں کر سکتا تو گویا وہ اپنی جہالت بتلا رہا ہوتا ہے۔
- حضرت ابوعمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پختہ ارادے انسان کو اعلیٰ مرتبوں پر پہنچا دیا کرتے ہیں۔
- حضرت ابوعمرو رحمہ اللہ ہی کا ارشاد ہے: جو شخص خود سیدھی راہ پر ہو' اس کی وجہ سے کوئی دوسرا ٹیڑی راہ پر نہ پڑے گا اور جو خود ٹیڑھی راہ پر ہو' اس کی وجہ سے کوئی اور سیدھی راہ پر نہیں پڑ سکتا۔
- حضرت ابوعمرو رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کے علاوہ کسی اور سے انس کرنا' دراصل اللہ سے بیگانہ بننا ہوتا ہے۔
- حضرت ابوعمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کی سوچ اچھی ہو' اس کی بولی بھی اچھی ہو گی اور عمل خالص ہو گا۔
- حضرت ابوعمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مخلوق سے دل لگانا' ایک طرح کی عاجزی شمار ہوتا ہے۔

Marfat.com

⑧ حضرت ابوالحسن علی بن احمد بن سہل بوشنجی رحمہ اللہ (م ۳۴۸ھ)

آپ خراسان کے واحد شیخ تھے' حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ سے ملاقات کی تھی اور عراق میں حضرت ابن عطاء رحمہ اللہ اور حضرت جریری رحمہ اللہ سے صحبت رکھی جبکہ شام کے اندر حضرت طاہر اور حضرت ابوعمرو دمشقی رحمہما اللہ کی صحبت میں رہے۔ حضرت شبلی رحمہ اللہ سے کئی مسائل میں گفتگو کی تھی۔

اپنے وقت میں وہ علم توحید کے بہت عالم شیخ تھے اور علوم معاملات سے واقف تھے جبکہ فتوت اور تجرید (صوفیہ کے الفاظ) میں بہتر راہ پر تھے۔ آپ بہت خلق والے' دین کے پابند اور فقراء کے ساتھ رہنے والے تھے۔ وصال مبارک ۳۴۸ھ کو ہوا۔

آپ نے حدیث کی روایت بھی کی چنانچہ حضرت محمد بن عبداللہ بن محمد حافظ رحمہ اللہ نے حضرت ابوالحسن علی بن احمد بن سہل بوشنجی صوفی رحمہ اللہ سے سن کر' انہوں نے حضرت محمد بن عبدالرحمٰن شامی رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت اسمٰعیل بن ابی اویس رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت اسمٰعیل بن ابراہیم بن ابی حبیبہ رحمہ اللہ سے جنہوں نے داؤد بن حصین سے سن کر' انہوں نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی' آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تمام قسم کی جسمانی دردوں کے بارے میں یہ دعا تعلیم دیا کرتے تھے:

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ عِرْقِ النَّعَّارِ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ○

- حضرت ابوالحسن بوشنجی رحمہ اللہ سے جب حضرت محمد بن حسن بن خشاب رحمہ اللہ نے پوچھا کہ سنت کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''درخت کے نیچے بیعت فرمانا اور اس جیسے کاموں اور ایسی ہی باتوں کو سنت کہتے ہیں۔ (حلیہ)
- حضرت محمد بن حسن رحمہ اللہ ہی فرماتے ہیں کہ میں نے آپ سے تصوف کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: ایک نام ہے' حقیقت نہیں' پہلے ایک حقیقت تھا' نام نہ تھا۔ (حلیہ)

Marfat.com

- وہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ سے مروّۃ کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: اس کام کو ترک کر دینا جو کراماً کاتبین نے اس کے اعمالنامے میں حرام لکھ دیا ہو۔
- حضرت ابوالحسن بوشنجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگ تین درجہ کے ہیں۔
  ① ایک اولیاءٔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا ظاہر ان کے باطن سے زیادہ بہتر ہوتا ہے۔
  ② علماءٔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا ظاہر و باطن ایک طرح کا ہوتا ہے۔
  ③ جہال' یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کا ظاہر ان کے باطن کے مخالف ہوتا ہے' یہ لوگ اپنے آپ سے تو انصاف نہیں کرتے لیکن دوسروں سے انصاف چاہتے ہیں۔ (حلیہ)
- حضرت ابوالحسن بوشنجی رحمہ اللہ سے تصوف کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ فتوت اور حریت کا نام ہے نیز سخاوت میں جھجک نہ رکھنے اور اخلاق میں بہتر ہونے کو کہتے ہیں۔
- حضرت ابوالحسن علی بن احمد بوشنجی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ ظریف کون ہوتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: جو اپنے آپ میں ہلکا پھلکا بن کر رہے نیز اپنے اخلاق' افعال اور خصلتوں میں بھی ہلکا پھلکا ہو اور اسے کسی بناوٹ کی ضرورت نہ رہے۔
- حضرت ابوالحسن بوشنجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دنیا میں اس محبّ سے زیادہ کوئی بھی برا نہیں جس کی محبت کا کوئی سبب ہو یا وہ محبت کا بدلہ لے۔
- حضرت ابوالحسن بوشنجی رحمہ اللہ سے مروّۃ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ظاہر و باطن کا بہتر ہونا مروّۃ کہلاتا ہے۔
- حضرت ابوالحسن سراج رحمہ اللہ نے ایک دن حضرت ابوالحسن بوشنجی رحمہ اللہ سے کہا کہ میرے لئے اللہ سے دُعا کیجئے تو انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری آزمائش اور بلاء سے بچائے کیونکہ فتنہ اور آزمائش اس کی ذات کی طرف سے ہوتی ہے۔
- آپ ہی سے محبت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: محبوب کی معرفت کے ساتھ اپنی پوری کوشش بھی کرو کیونکہ تمہاری پوری کوشش کے باوجود تمہارا محبوب (خدا) جو چاہے کر سکتا ہے۔ (حلیہ)

Marfat.com

- حضرت ابوالحسن بوشنجی رحمہ اللہ نے فرمایا: حقیقۃً توحید' اللہ کی ایسی معرفت ہوتی ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کو بتادی ہے اور اس کے بعد اس کے سوا ہر شے سے بے پرواہ ہو جانا ہوتا ہے۔
- حضرت ابوالحسن بوشنجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایمان کا اوّل حصہ آخری سے ملا ہوا ہے' تم دیکھتے نہیں کہ ایمان کی بنیاد لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے اور اسلام کا دارو مدار' اخلاص سے شریعت کی ادائیگی پر ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۝ (بینہ: ۵)

''اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں' نرے اسی پر عقیدہ لاتے۔''

- حضرت ابوالحسن بوشنجی رحمہ اللہ سے فتوت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اچھی طرح سے اللہ کی طرف دھیان رکھنا کہ دل اسی کی طرف لگا رہے اور دوسرے یہ کہ اپنے ظاہر میں وہ کچھ نہ دیکھو جو تمہارے باطن کے خلاف ہو۔
- آپ ہی نے فرمایا تھا کہ بھلائی ہماری طرف سے ایک لغزش ہے کیونکہ برائی ہماری صفت ہے۔
- حضرت ابوالحسن بوشنجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنے آپ میں گھٹیا بنتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی قدر بڑھا دیتا ہے اور جو اپنے کو عزت دینا چاہتا ہے' اللہ اسے لوگوں کی نظروں میں گرا دیتا ہے۔

⑧⑨ حضرت ابوعبداللہ بن خفیف رحمہ اللہ (م ۳۷۱ھ)

اصل نام محمد بن خفیف بن اسفکشاد ضبی تھا' شیراز میں رہتے تھے۔ آپ کی والدہ نیشاپور میں رہنے والی تھیں۔ آپ اپنے وقت میں شیخ المشائخ کے مرتبہ پر فائز تھے۔

حضرت رویم رحمہ اللہ' حضرت جریری رحمہ اللہ' حضرت ابوالعباس بن عطاء رحمہ اللہ' حضرت طاہر مقدسی

Marfat.com

رحمہ اللہ اور حضرت ابوعمرو دمشقی رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے نیز حضرت حسین بن منصور رحمہ اللہ سے بھی ملاقات کی۔ آپ ظاہری و باطنی علوم کے ماہر تھے' اپنے وقت میں علم' حال اور خلق کے لحاظ سے سب مشائخ میں آگے تھے۔ وصال ۳۷۱ھ میں ہوا۔

آپ نے سند حدیث میں حصہ لیا تھا چنانچہ ہمیں حضرت ابوعبداللہ محمد بن خفیف رحمہ اللہ نے روایت کی اجازت دی۔ انہوں نے حضرت احمد بن سمعان رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت فضل بن حماد رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت عبدالکریم بن معالی بن عمران رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت صالح بن موسےٰ طلحی رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت ابوحازم رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اگر اللہ کے ہاں دنیا کی قدر و قیمت مچھر کے پَر جتنی بھی ہوتی تو کافر کو اس میں سے گھونٹ بھر بھی نہ دیا جاتا۔''

(دوسری روایت) حضرت ابوعبداللہ محمد بن خفیف رحمہ اللہ مجھے اجازت حدیث دیتے ہوئے فرماتے ہیں: کہ انہیں حضرت محمد بن احمد بن شاذھرمز رحمہ اللہ' انہیں حضرت زید بن اخزم رحمہ اللہ' انہیں حضرت ابوداؤد رحمہ اللہ' انہیں حضرت شعبہ رحمہ اللہ' انہیں حضرت عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے لے کر روایت بتائی' انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب مجھے آسمانوں کی طرف لے جایا جا رہا تھا تو میں نے گلہ دینے کی آواز سنی چنانچہ میں نے پوچھا: اے جبریل علیہ السلام! یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں' اپنے ربّ سے گلہ کر رہے ہیں۔ میں نے پوچھا: کس وجہ سے؟ انہوں نے بتایا کہ انہیں کسی بات کا پتہ چلا تو اسے بیان کر دیا۔''

- حضرت محمد ابوعبداللہ بن خفیف رحمہ اللہ سے تصوف کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: تصوف یہ ہے کہ آدمی کا دل بشری کاموں سے صاف ہو اور طبیعت کے اخلاق سے الگ تھلگ ہو' اس میں بشری صفات ختم ہو چکی ہوں' وہ نفسانی دعووں سے بچا ہو' روحانی صفات سے اترا ہوا ہو' حقیقی علوم سے اس کا

Marfat.com

تعلق ہو، ہمیشہ بہتر رہنے والے کاموں پر عمل کرتا ہو، ساری اُمت کیلئے خالص ہو، حقیقی طور پر اللہ کا وفادار ہو اور شریعت کے معاملے میں رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرے۔

- حضرت محمد ابوعبداللہ بن خفیف رحمہ اللہ کہتے ہیں: کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرشتے اور جن و انسان پیدا فرمائے تو پاک دامنی، کافی ہونا اور حیلہ کرنے کو پیدا کیا اور پھر فرشتوں سے فرمایا: کہ ان میں سے جو چاہو، پسند کرلو جس پر انہوں پاک دامن ہونا پسند کیا۔

پھر جنوں سے فرمایا کہ ان میں سے جو چیز چاہو، پسند کرلو، انہوں نے بھی پاک دامنی پسند کی، اس پر اللہ نے فرمایا کہ یہ تو تم سے پہلے لی جا چکی ہے لہٰذا انہوں نے کافی ہونا پسند کیا۔

پھر انسانوں سے فرمایا کہ تم بھی پسند کرلو، انہوں نے بھی پاک دامنی چاہی تو اللہ نے فرمایا: یہ تم سے پہلے لی جا چکی ہے، انہوں نے عرض کی کہ ہم کفایت پسند کرتے ہیں لیکن اللہ نے فرمایا کہ یہ بھی پسند کی جا چکی ہے، آخر کار انہوں نے حیلہ بہانہ پسند کرلیا چنانچہ سارے ابن آدم زوردار طریقے سے حیلے بہانے کرتے ہیں۔

- حضرت محمد ابوعبداللہ بن خفیف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''سُکر'' (نشہ) محبوب کا ذکر سامنے آنے پر دل کا جوش ہوتا ہے۔
- حضرت محمد ابوعبداللہ بن خفیف رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ریاضت'' خدمت میں نفس کو توڑ مروڑ دینا اور بیکار رہنے سے اسے روکنا ہوتا ہے۔
- حضرت محمد ابوعبداللہ بن خفیف رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''انبساط'' (خوش ہونا) یہ ہے کہ بندہ سوال کرتے وقت اپنا رعب نہ دکھائے۔
- حضرت محمد ابوعبداللہ بن خفیف رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ ہمارا ایک شاگرد آیا تو بیمار ہو گیا، اسے پیٹ کی شکایت تھی، میں اس کی خدمت کرتا تھا اور رات بھر اس کے لیے طشت اٹھائے پھرتا، ایک مرتبہ مجھے اونگھ آ گئی تو اس نے کہا: سو گئے ہو؟ اللہ تم پر لعنت کرے چنانچہ آپ سے پوچھا گیا کہ جب اس نے آپ پر لعنت کی تو آپ نے کیا محسوس کیا تھا؟ آپ نے فرمایا: یہ ایسے تھا جیسے اس نے مجھے ''اللہ تم پر رحم فرمائے'' کہہ دیا ہو۔

Marfat.com

⑨⓪ حضرت ابوالحسین بندار بن حسین بن محمد بن مہلب رحمہ اللہ (م ۳۵۳ھ)

آپ کا تعلق اہل شیراز سے تھا' ارجان میں رہائش کی' اصول کے عالم تھے اور علم حقائق بیان کرنے میں ماہِر تھے۔ حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ ان کا بڑا احترام کرتے اور تعظیم کیا کرتے' ان کے اور حضرت ابوعبداللہ محمد بن خفیف رحمہ اللہ کے درمیان کئی مسائل کے بارے میں خط و کتابت ہوتی رہی۔ آپ کا وصال ۳۵۳ھ میں ہوا۔ حضرت ابوزرعہ طبری رحمہ اللہ نے آپ کو غسل دیا تھا۔

❁ حضرت بنداد بن حسین رحمہ اللہ نے حضرت عبدالواحد بن محمد رحمہ اللہ کی طرف سے مُتَصَوِّفہ اور مُتَقَرِّیہ میں فرق کی وضاحت پوچھنے پر بتایا: صوفی وہ ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے لئے پسند فرماتا ہے' اسے صاف فرماتا ہے اور اس کے نفس سے اسے بچاتا ہے' اس سے یہ نہیں چاہتا کہ وہ دعویٰ وغیرہ کرتا پھرے۔

صوفی کا لفظ عُوْفِیْ کے وزن پر ہے یعنی اللہ اسے معاف کرے اور کُوْفِی کے وزن پر ہے یعنی اللہ اس کیلئے کافی ہو اور جوزی کے وزن پر ہے یعنی اللہ اسے جزاء دے چنانچہ اس کے نام پر اللہ کا فعل ظاہر ہے۔

رہا مُتَقَرِّی تو یہ وہ شخص ہوتا ہے جو اپنے نفس کو خواہ مخواہ مشکل میں ڈالتا ہے اور اپنا زاہد ہونا ظاہر کرتا ہے جس میں اس کی خواہش چھپی ہوتی ہے اور وہ اپنی بشریت کی تربیت کرتا ہے چنانچہ اس کا نام اس کے کام میں چھپا ہوتا ہے کیونکہ اپنے آپ کی طرف دیکھتا اور دعویٰ کرتا ہے۔

❁ حضرت بندار بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رونا کئی طرح کا ہوتا ہے۔

① ایک خوشی کا رونا ہوتا ہے کیونکہ اس میں وہ حال موجود ہوتا ہے جو اس میں پہلے موجود تھا۔

② ایک افسوس کا رونا ہے کیونکہ اس میں وہ حال نہیں رہتا جو پہلے موجود تھا۔

Marfat.com

چنانچہ اللہ خوشی کے رونے کے بارے میں فرماتا ہے:

وَاِذَا سَمِعُوا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ○

(مائدہ:۸۳)

''اور جب سنتے ہیں وہ جو رسول ﷺ کی طرف اترا تو ان کی آنکھیں دیکھو کہ آنسوؤں سے ابل رہی ہیں' اس لئے کہ وہ حق کو پہچان گئے۔''

اور افسوس کے رونے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا○ (توبہ:۹۲)

''اس پر یوں واپس جائیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو اُبلتے ہوں۔ اس غم سے کہ خرچ کا مقدور نہ پایا۔''

- حضرت بنداد بن حسین رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ ''جمع'' وہ چیز ہوتی ہے جو حق کے ساتھ ہو اور ''تفرقہ'' وہ حق تعالیٰ کیلئے ہو۔ (حلیہ)
- حضرت بنداد بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تم اپنے نفس کیلئے نہ جھگڑو کیونکہ یہ تمہارا نہیں' اسے اپنے مالک کے سپرد کرو' وہ جو چاہے' اس کے ساتھ کرے۔
- حضرت بنداد بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ کوئی ادب نہیں کہ تم اپنے رفیق سے کہو: کہاں کا ارادہ ہے؟ اور کس شے میں ہے؟
- حضرت بنداد بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو کچھ تم چاہتے ہو' اسے سوچ و بچار کیلئے چھوڑ دو۔
- حضرت بنداد بن حسین رحمہ اللہ سے جب محبت اور حیاء میں فرق پوچھا گیا تو فرمایا: ''محبت'' ایک رغبت (توجہ) ہوتی ہے اور یہ بے قراری ہے جبکہ ''حیاء'' ایک شرمندگی ہے' محبّ' غائب شے کو چاہتا ہے اور حیاء والا' موجود چیز کو تلاش کرتا ہے' ان دونوں میں دو فرق ہیں کیونکہ محبت' غائب شے سے ہوتی ہے اور حیاء' مشاہدے کے ساتھ ہوتی ہے چنانچہ ایک نامعلوم غائب اور حاضر قریب کے درمیان بڑا فرق ہے۔
- حضرت بنداد بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ دل پر پردہ آ جانا' حق تعالیٰ کی طرف سے حضور ﷺ

Marfat.com

کے دل پر اپنے مطالبہ کی وجہ سے ایک بوجھ ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے احکام کا مطالبہ کیا تھا چنانچہ جب وہ کوئی امر فرماتا تو آپ اسے اپنا لیتے اور یہ آپ پر بوجھ ہوتا کہ اس میں داخل ہوں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّا سَنُلَقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا○ (مزمل:۵)

''بیشک ہم تم پر ایک بھاری بات ڈالیں گے۔''

- حضرت بنداد بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صوفیہ کرام عام طور پر واحدنیت کے بارے میں ایک قول پر متفق ہیں لیکن وہاں تک پہنچنے کیلئے دیکھنے میں مختلف ہیں اور ہر ایک اس نام کا حق رکھتا ہے جو اس کے حال سے ظاہر ہے اور جو اس کی صفت ہے جبکہ واحدنیت میں ان سب کی بات ایک ہی ہے چنانچہ کچھ مجاہدے والے ہیں' کچھ زاہد' عابد' خوف کرنے والے' امید رکھنے والے' غنی' فقیر' مرید' مراد اور صابر ہیں' کچھ راضی' توکل والے' محبّ' بے پرواہ' انس والے' شوق والے' عشق والے' حیران و پریشان' وجد والے ہوتے ہیں اور ان کی جو بھی حالت ہوتی ہے' وہی ان کا نام ہوتا ہے۔
- حضرت بنداد بن حسین بن محمد رحمہ اللہ نے فرمایا: بدعتی لوگوں سے مل بیٹھنا' حق تعالیٰ اسے منہ پھیرنے کا سبب بنتا ہے۔
- حضرت بنداد بن حسین رحمہ اللہ فرماتے تھے: جو اللہ تعالیٰ کو حقیقی قبلہ نہیں بناتا' اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے۔
- حضرت بنداد بن حسین رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: جو شخص حق کی جانب رسمی طور پر کل کو نہیں چھوڑتا' اسے حقیقی کُل حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ کُل' حق تعالیٰ ہوتا ہے۔
- حضرت محمد بن عبداللہ رازی فرماتے ہیں: کہ حضرت بنداد بن حسین رحمہ اللہ نے مجھے یہ شعر سنایا تھا:

''زمانے کی مصیبتوں نے مجھے ادب سکھایا ہے' نصیحت عقل مند ہی لیا کرتا ہے۔
میں نے کڑوا میٹھا سب چکھا ہے' جوان کی زندگی یونہی گذرتی ہے۔
کوئی بھی مصیبت یا نعمت کا دور گذرتا ہے تو میرا اس میں حصہ ہوتا ہے۔''

Marfat.com

⑨① حضرت ابوبکر طمستانی فارسی رحمہ اللہ

آپ جلیل القدر مشائخ میں سے تھے اور حال میں سب سے بڑھ کر تھے' حال اور وقت میں منفرد تھے' مشائخ میں سے کوئی بھی ان کے ساتھ نہ شریک تھا اور نہ ہی ان کے قریب جا سکتا تھا۔ حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ ان کی بہت عزت کرتے اور ان کا مقام جانتے تھے۔

آپ حضرت ابراہیم دباغ وغیرہ فارس کے مشائخ کی صحبت میں رہے۔ وقت کے سب مشائخ آپ کا احترام کرتے تھے' آپ نیشاپور گئے اور وہیں وصال فرمایا۔ وفات ۳۴۰ھ کے بعد ہوئی۔

- حضرت ابوبکر طمستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دنیا پوری کی پوری ایک حکمت و دانائی ہے اور ان میں سے ہر ایک کو اتنا ہی حصہ ملا ہے جو اس کے سامنے کھول دیا گیا۔
- حضرت ابوبکر طمستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زندگی تو صرف موت میں ہوتی ہے یعنی دل کی زندگی صرف نفس مارنے میں ہوتی ہے۔
- حضرت ابوبکر طمستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بیدار لوگوں میں بیداری' آخرت سنوارنے کیلئے ہوتی ہے جیسے اہل غفلت میں غفلت دنیا کے فائدہ میں ہوتی ہے۔
- حضرت ابوبکر طمستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نفس سے نفس کے ذریعے نکلنا ممکن نہیں' صرف اللہ تعالیٰ کے ذریعے نکلنا ممکن ہے اور یہ اس صورت میں ہے کہ جب ارادت صحیح ہو۔
- حضرت ابوبکر طمستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کی طرف راہیں مخلوق کی تعداد جتنی ہیں' پھر فرمایا: راستہ اسی کا ہے اور اس کی طرف کوئی راستہ نہیں۔
- حضرت ابوبکر طمستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ میں کیا کروں' ساری کائنات تو میری دشمن ہے۔
- حضرت ابوبکر طمستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ وصل میں فصل نہیں ہوتا اور جب فصل آ گیا تو وصل (ملاپ) نہیں رہے گا۔

Marfat.com

- حضرت ابوبکر طمستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص فقر کو مالداری پر اور مالداری کو فقر سے بڑھائے تو اس کا ان دونوں کے ساتھ تعلق ہوگا اور یہ دونوں ہی اسباب کا محل ہیں۔
- حضرت ابوبکر طمستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ لَعَلَّ (شاید) اور عَسٰی (عنقریب) کے لفظوں سے دھوکا نہ کھاؤ۔ (ہر کام اللہ کی مرضی سے ہوتا ہے)۔
- حضرت ابوبکر طمستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بڑی نعمت، نفس سے جان چھڑانا ہے کیونکہ اللہ اور تمہارے درمیان سب سے بڑا پردہ نفس ہی ہوتا ہے۔
- حضرت ابوبکر طمستانی رحمہ اللہ نے فرمایا: حقیقت تک پہنچنے کیلئے نفس کو مارنا ضروری ہے۔
- حضرت ابوبکر طمستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص نفس کو مارنے سے کترا جاتا ہے، وہ علم کے چکر میں آتا ہے۔
- حضرت ابوبکر طمستانی رحمہ اللہ نے فرمایا: موت، آخرت کے دروازوں میں سے گویا ایک دروازہ ہے اور بندہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک اس میں داخل نہیں ہوتا (یعنی مرتا نہیں)۔
- حضرت ابوبکر طمستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کیلئے بہت بیٹھا کرو لیکن لوگوں کیلئے کم بیٹھا کرو۔
- حضرت ابوبکر طمستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ سب سے بہتر وہ شخص ہے جو یہ دیکھتا ہے کہ بھلا کوئی اور ہے، اسے یہ پتہ ہو کہ اللہ کی طرف راستے بہت ہیں اور وہ اس راستے کے علاوہ ہیں جس پر وہ چلا جا رہا ہے تا کہ اسے پتہ چل سکے کہ اس کے نفس میں کوتاہی اسی راستے پر چلنے میں ہے جس پر وہ چل رہا ہے۔
- حضرت ابوبکر طمستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مناسب یہ ہے کہ بندے کی حرکات وسکنات صرف اللہ کیلئے ہیں یا کسی ایسی ضرورت کیلئے ہیں جس کا وہ محتاج ہے اور جو اس کے علاوہ ہے، اس کی کوئی حیثیت نہیں۔
- حضرت ابوبکر طمستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: راستہ صاف دکھائی دے رہا ہے، کتاب وسنت ہمارے درمیان موجود ہیں، نبی کریم ﷺ کے صحابہ کی فضیلت دو چیزوں کی وجہ سے ہے: ظاہری طور پر وہ حضور ﷺ کے صحابہ ہیں اور باطن میں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہجرت کرتے ہیں اور اپنے ہی اندر پردیسی ہیں، کیا تم دیکھ نہیں رہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

Marfat.com

وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ○ (نساء:۱۰۰)

''اور جو اپنے گھر سے نکلا' اللہ و رسول ﷺ کی طرف ہجرت کرتا' پھر اسے موت نے آلیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر ہو گیا۔''

چنانچہ جو ہم میں سے کتاب وسنت پر عمل کرنے لگا اور اپنے آپ سے بیگانہ ہو گیا' مخلوق اور دنیا سے بیگانہ ہو گیا اور دل سے اللہ کی طرف ہجرت کی' وہ سچا ہو گا اور درست راہ پر ہو گا' صحابہ کے نقش قدم پر چلتا ہو گا' فرق یہ ہے کہ وہ حضرات ان سے پہلے مرتبہ پر ہوں گے کیونکہ وہ حضور ﷺ کی صحبت میں رہے تھے۔

- حضرت ابوبکر طمستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص عقل مند ہو کر فانی دنیا میں باقی رہنا پسند کرتا ہے تو وہ صرف اس لئے پسند کرتا ہے کہ اپنے آقا سے راز و نیاز کی باتیں کرتا رہے' طاقت کے مطابق عبادت پر توجہ رکھے اور اس کے امر و نہی پر چلتا رہے چنانچہ ایک عقل مند شخص باقی رہنا اور بار بار فناء ہونا چاہتا ہے۔
- حضرت ابوبکر طمستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مرید کی نشانی یہ ہے کہ اپنی جنس والوں کے علاوہ دوسروں سے نفرت کرے اپنے ہم جنس تلاش کرے۔
- حضرت ابوبکر طمستانی رحمہ اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عقل مند ضرورت کے مطابق کلام کرتا ہے اور جو اس سے زائد ہو اسے رہنے دیتا ہے۔
- حضرت ابوبکر طمستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان سچائی پر عمل کرتا ہے تو اللہ کے ساتھ اس کی سچائی اسے مخلوق کیلئے فارغ ہونے سے روکتی ہے۔
- حضرت ابوبکر طمستانی فارسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص خاموشی سے نہیں رہ سکتا تو خواہ وہ سکون میں ہو' فضول باتیں کرے گا۔
- حضرت ابوبکر طمستانی فارسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص علم سے تعلق رکھے تو اس کے لئے امر و نہی کے بارے میں جاننا ضروری ہے۔
- حضرت ابوبکر طمستانی رحمہ اللہ فرماتے تھے: علم تجھے جہالت سے تو دور کر دیتا ہے' یہ خیال رکھو کہ کہیں

Marfat.com

تمہیں اللہ سے بے تعلق نہ کر دے۔

- حضرت ابوبکر طمستانی فارسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تصوف ایک بے قراری ہے اور جب سکون ہو جائے تو تصوف نہیں رہتا۔
- حضرت ابوبکر طمستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نفس' آگ کی طرح ہوتا ہے کہ جب وہ ایک جگہ سے بجھ جاتی ہے تو دوسری جگہ سے جل اٹھتی ہے' یونہی نفس بھی جب ایک طرف سے رکتا ہے تو دوسری طرف سے اچھل پڑتا ہے۔
- ایک شخص نے حضرت ابوبکر طمستانی رحمہ اللہ سے عرض کی کہ مجھے کوئی ہدایت کیجئے' آپ نے فرمایا: ہمت کرو' ہمت کرو کیونکہ ہر شے کی ابتداء ہمت سے ہوتی ہے' اسی پر ہر شے کا دارومدار ہوتا ہے اور اسے اسی کی طرف ہی رجوع کرنا ہوتا ہے۔

⑨② حضرت ابوالعباس احمد بن محمد دینوری رحمہ اللہ

آپ حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ' حضرت عبداللہ خراز رحمہ اللہ' حضرت ابومحمد جریری اور حضرت ابو العباس بن عطاء رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے' حضرت رویم رحمہ اللہ سے ملاقات کی۔ مشائخ میں سے آپ سب سے زیادہ مفتی تھے اور سب سے بہتر طریقت کے مالک تھے۔ نیشاپور چلے گئے اور مدتوں وہاں رہے۔ وعظ کیا کرتے اور معرفت کی زبان میں بہترین کلام فرماتے اور پھر نیشاپور سے سمرقند تشریف لے گئے اور وہاں ۳۴۰ھ کے بعد وصال ہوا۔

حضرت ابوبکر محمد بن احمد بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب آپ سمرقند کو جانے لگے تو میں حضرت ابوالعباس دینوری رحمہ اللہ کے ہاں گیا اور پوچھا کہ آپ سمرقند کیوں جا رہے ہیں حالانکہ اہل نیشاپور آپ

Marfat.com

کو چاہتے ہیں اور آپ سے محبت رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

''جب اللہ تعالیٰ کا فیصلہ آجاتا ہے تو اسے وہی ٹال سکتا ہے۔

تمہیں کیا ہے کہ ذلت کے مقام پر رہتے ہو جبکہ عزت کا مقام نہایت وسیع ہے؟''

- حضرت ابو العباس دینوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یقین رکھو کہ اللہ کی طرف سے تلاش' تلاش ترک کرنا ہوتا ہے اور ہیبت کی وجہ سے اس طلب میں حیاء ہوتا ہے اور جب کوئی بندہ طلب میں فناء ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے طلب ہی میں طلب سے اپنی طرف لے جاتا ہے۔
- حضرت ابو العباس دینوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عام لوگوں کی آنکھوں کے سامنے ہر شے کھلتی ہے جبکہ دلوں کے سامنے اتصال (اللہ سے ملنے پر) کی وجہ سے ہر شے واضح دکھائی دیتی ہے۔
- حضرت ابو العباس رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس جہان والے چیزوں کا مشاہدہ کرنے میں ترتیب وار مختلف ہوتے ہیں چنانچہ کچھ لوگ تو چیزوں کی طرف سے رجوع کر کے اللہ کی طرف جاتے ہیں اور چیزوں کا مشاہدہ صرف چیزیں سمجھ کر کرتے ہیں اور پھر اللہ کی طرف توجہ کر لیتے ہیں۔ ایک قسم کے لوگ وہ ہیں جو اللہ کی طرف سے' چیزوں کی طرف جاتے ہیں لیکن اللہ سے غائب بھی نہیں ہوتے چنانچہ انہوں نے چیزوں کو دیکھنے سے پہلے حق تعالیٰ کو دیکھا ہوتا ہے۔ کچھ لوگ وہ ہیں جو چیزوں کے ساتھ ہی رہتے ہیں' ان کے ہاں اللہ کی طرف جانے کی راہ نہیں ہوتی کہ اس سے گذر کر اللہ کے ہاں پہنچ جائیں۔

اسی سلسلے میں حضرت ابو العباس دینوری رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ مخلوق میں اللہ نے ریاضتیں اور مشقتیں رکھی ہیں کہ انہیں اپنی ربوبیت دکھائے اور وہ لوگ چیزوں کا مشاہدہ کرنے میں خوش کیے ہوتے ہیں تا کہ حقیقی چیزوں کی حقیقت تک پہنچیں جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس وقت راضی فرمایا جب انہوں نے ستاروں میں نظر کی تھی اور ابتداء میں کہا تھا: ھٰذَا رَبِّیْ (یہ میرا ربّ ہے) تو یہ عین جمع کا موقع تھا کہ آپ بڑی آزمائش میں تھے اور بہت شوق رکھتے تھے' یہاں جمع' جمع میں موجود تھی کیونکہ آپ پر حق کی طرف سے حق کیلئے وارد موجود تھا' تبھی آپ نے فرمایا تھا ھٰذَا رَبِّیْ' اللہ نے آپ کو راضی کیا کہ آپ کو اس سے پھیر دے جو

Marfat.com

پیچھے ہو گذرا' کیا تم نے ان کا یہ قول نہیں سنا:

فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ○ (انعام:۷۶)

- اسی سلسلے میں حضرت دینوری رحمہ اللہ نے فرمایا: کم از کم ذکر یہ ہوتا ہے کہ بندہ اللہ کے علاوہ ہر چیز کو بھول جائے اور انتہائی ذکر یہ ہے کہ ذکر کرنے والا (اپنے ذکر میں) ذکر ہی سے غائب ہو جائے اور مقامِ ذکر کی طرف رجوع کرنے سے اسی مذکور میں غرق ہو جائے' یہی تو فناء الفناء کی حالت ہوتی ہے۔
- اسی سلسلے میں حضرت ابو العباس دینوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علم دو طرح کا ہوتا ہے' ایک علم وہ ہے کہ بندہ اپنے قیام میں اللہ کے ساتھ قائم ہوتا ہے اور دوسرا یہ کہ بندے کے بارے میں اللہ کے علم کا علم ہوتا ہے' یہ وہ علم ہے جو بندوں سے غائب ہوتا ہے' ہاں صرف اسے پتہ چلتا ہے جسے اس کا کچھ حصہ دے دیا گیا ہو' خواہ وہ نبی ہو یا کوئی خاص ولی۔
- حضرت دینوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ظاہری لباس' باطن کا حکم تبدیل نہیں کیا کرتا۔
- حضرت ابو العباس دینوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کے کچھ ایسے بندے ہیں جنہیں وہ اپنی معرفت کے لائق نہیں سمجھتا لہٰذا وہ انہیں اپنی خدمت میں لگائے رکھتا ہے اور کچھ بندے ایسے ہیں کہ وہ انہیں اپنی خدمت کے لائق نہیں جانتا لہٰذا انہیں بے قید اور آزاد رہنے دیتا ہے۔ (حلیہ)
- حضرت ابو العباس دینوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو کسی حال کا پیاسا ہوتا ہے تو اس میں اسے دہشت ہوتی ہے اور جو اللہ سے وصل کر لیتا ہے' اس میں قرار نہیں پاتا۔
- حضرت ابو العباس احمد بن محمد دینوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صرف سچائی ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو اَخیار (بھلے لوگ) کے مرتبہ تک پہنچاتی ہے۔ چنانچہ اس سچائی کے بغیر ہر حال اور ہر وقت بے فائدہ ہوتا ہے چنانچہ پھر یہ شعر پڑھا:

''سچائی اپنی جگہ پر کتنی اچھی ہوتی ہے' سچائی ہر مقام ہی پر اچھی ہوتی ہے۔''

- حضرت ابو العباس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک محبّ' اپنے حبیب کی رضاء کی خاطر اپنی بدحالی پسند کر لیتا ہے اور وہ اللہ کو راضی رکھنے کی کوشش میں ہوتا ہے' یہی اس کی آخری آرزو ہوتی ہے' پھر یہ شعر

Marfat.com

سے سفر کرے (انہیں چھوڑ دے) اور اپنے کئے ارادے سے باز آئے کیونکہ سفر' پردیسی بننا ہوتا ہے جو ذلت شمار ہوتا ہے جبکہ کسی مومن کیلئے یہ مناسب نہیں کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔

- ایک مرتبہ آپ کے سامنے حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کا یہ قول بیان ہوا کہ علم دو طرح کا ہوتا ہے' دین کا اور بدن کا' تو آپ نے فرمایا: اللہ حضرت شافعی رحمہ اللہ پر رحم فرمائے' انہوں نے کتنی اچھی بات کی کہ علم ادیان' حقائق اور معرفتوں کا علم ہوتا ہے جبکہ علم الابدان' سیاسیات' ریاضتوں اور مجاہدوں کا علم ہوتا ہے۔
- حضرت ابوعثمان مغربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک گنہگار شخص' جھوٹے دعوے کرنے والے سے بہتر ہوتا ہے کیونکہ ایک گنہگار شخص ہر وقت اپنی توبہ کی راہ تلاش کرتا ہے جبکہ دعویٰ کرنے والا اپنے دعویٰ کی الجھنوں میں جکڑا ہوتا ہے۔
- حضرت ابوعثمان مغربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص مالداروں کے کھانے کی طرف خوش دلی اور چاہت سے ہاتھ بڑھاتا ہے' وہ کبھی بھی نجات نہ پائے گا' اس سلسلے میں صرف اسے معافی ہوتی ہے جو مجبور ہو۔
- حضرت ابوعثمان مغربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صوفی وہ ہوتا ہے جو طاقت کی بناء پر چیزوں کا مالک ہو' جبری طور پر مالک نہ ہو۔
- حضرت ابوعثمان سعید بن سلام مغربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ جو شخص لوگوں کے احوال میں وقت گنوالے' وہ اپنا حال ضائع کر لے گا۔
- آپ ہی نے فرمایا: ملیک (اللہ تعالیٰ) اپنے اولیاء کی آزمائش ضرور کرتا ہے اور انہیں دشمنوں کے سامنے لاتا ہے' وہ اسے اپنے قریب ہی اپنے دشمن کی آزمائش میں ڈالتا ہے تاکہ پتہ لگائے کہ تم اس کے دشمن کی تکالیف پر کیسے صبر کرتے ہو' اگر تم نے اس کے دشمن کی آزمائش پر صبر کر لیا تو وہ تمہیں اپنا عظیم علم دیتا ہے' اپنا وصال نصیب کرتا ہے' اپنے ہاں ٹھہراتا ہے' اپنے مشاہدہ کی توفیق دیتا ہے' اپنے ذکر کی لذت عطا فرماتا ہے' اپنی معرفت دیتا ہے' تم کو ایسا امام بنا دیتا ہے کہ لوگ تمہارے پیچھے چلیں' تمہیں اپنی زمین میں اپنے بندوں کی نجات کا ذریعہ بنا دیتا ہے' تم ان کے لیے رحمت بن جاتے ہو' لوگوں کے دلوں میں

Marfat.com

تمہاری محبت پیدا فرما دیتا ہے۔ وہ تمہیں دیکھنے کی خواہش رکھتے ہیں اور ان کے دلوں میں تمہارے لئے انتہائی پیار بھر دیتا ہے۔

- حضرت ابوعثمان سعید بن سلام مغربی رحمہ اللہ سے نبی کریم ﷺ کے فرمان ''اہل جنت میں سے اکثر لوگ ضعیف العقل شمار ہوتے ہونگے۔'' کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: جو اس دنیا میں ضعیف العقل شمار ہوتا ہے' وہ دین میں فقیہ شمار ہوتا ہے۔
- حضرت ابوعثمان مغربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تقویٰ کا مطلب ایک حد میں ٹھہرنا ہے' نہ اس میں کمی کرے اور حد سے بڑھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ○ (طلاق:۱)

''جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا' بیشک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔''

- حضرت ابوعثمان سعید بن سلام مغربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص کسی چیز کو تقویٰ سے زیادہ حیثیت دیتا ہے وہ تقویٰ کا مزہ نہیں لے سکتا۔
- حضرت ابوعثمان مغربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص عبودیت کو حقیقی طور پر اپنا لیتا ہے تو اس کا دل غیب کے مشاہدے کیلئے صاف ستھرا کر دیا جاتا ہے اور وہ جو کچھ چاہتا ہے' قدرت اسے اجازت دیتی ہے۔
- حضرت ابوعثمان مغربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تمہارا مخلوق میں غور و فکر عبرت (نصیحت) حاصل کرنے کی خاطر ہونا چاہئے' اپنے نفس میں غور کرو تو نصیحت حاصل کرنے کیلئے' قرآن میں غور کرو تو مکاشفے اور حقیقت کیلئے کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ○ (نساء:۸۲)

''تو کیا غور نہیں کرتے قرآن میں۔''

اللہ تعالیٰ تمہیں تلاوت کی جرأت دیتا ہے اور اگر ایسا نہ ہوتا تو زبانیں اس کی تلاوت سے عاجز اور گُنگ ہوتیں۔

- حضرت ابوعثمان مغربی رحمہ اللہ نے بیماری کی حالت میں فرمایا: میری اور میرے طبیبوں کی صورتِ حال

Marfat.com

ویسی ہی ہے جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں اور یوسف کی تھی' حضرت یوسف علیہ السلام تو قدرت میں غور وفکر کر رہے تھے جبکہ آپ کے بھائیوں کا غور آپ کے بارے میں تھا اور مخلوق میں غور و فکر' قدرت میں غور وفکر سے کیسے بے نیاز کر سکتا ہے۔

- حضرت ابوعثمان مغربی سعید بن سلام رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اچھے علم والا شخص اس سے بہتر ہوتا ہے جو جہالت کی باتیں کرے۔
- حضرت ابوعثمان مغربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تم جب بھی کسی کے پاس بیٹھنا چاہو تو وہ امین ہو یا پھر مددگار ہو کیونکہ امانت دار تمہیں سچائی کے لیے تیار کرے گا جبکہ مددگار تمہیں عبادت میں مدد دے گا۔
- حضرت عبداللہ متعلم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعثمان مغربی رحمہ اللہ سے پوچھا: پرہیزگاری کا راز کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ شریعت اسے حکم بھی دیتی ہے اور روکتی بھی ہے۔ چنانچہ وہ اس کی تابعداری کرتا ہے' مخالف نہیں ہوتا۔
- حضرت ابوعثمان سعید بن سلام مغربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب محبت کرنے والوں نے اپنی پوری کوشش کی کہ اللہ کی عبادت کریں تو اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی کا رخ ان کی طرف کر دیا اور بار بار مہربانی فرمائی' وہ اس سے محبت کرنے لگے چنانچہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: دل ایسی صورت میں بنائے گئے ہیں کہ احسان کرنے والے سے محبت کریں۔
- حضرت ابوعثمان مغربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہل حق کے دل حاضر ہوتے ہیں اور ان کے کان کھلے رہتے ہیں۔
- حضرت ابوعثمان مغربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنے نفس کو امیدوں پر لگا لے' بیکار ہو جائے گا اور جو خوف کرنے لگے' مایوس ہو گا ہاں کبھی کبھی ایسا کر سکتا ہے۔
- حضرت ابوعثمان مغربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مقامات کی ابتداء میں نرمی' غناء اور کفایت ہوتی ہے لیکن جب بندہ وہاں ٹھہر جاتا ہے تو آزمائش ہوتی ہے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ایک مرید نے کہا تھا: وہ مجھ پر نرمی

Marfat.com

کا برتاؤ کرتے چلے گئے تو میں گر گیا اور جب گرا تو انہوں نے کہا سنبھل جاؤ حالانکہ اللہ مجھے نہ سنبھالے تو کون سنبھالے گا۔

- حضرت ابوعثمان مغربی رحمہ اللہ نے فرمایا: دانائی' سچی بات کہنے کو کہتے ہیں۔
- حضرت ابوعثمان مغربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شکر کرنے والا مالدار' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح ہوتا ہے' انہوں نے شکر کرتے ہوئے اپنا مال پیش کر دیا جسے اللہ نے قبول کر لیا چنانچہ اس نے آپ کو دونوں جہانوں میں مالدار کر دیا اور صبر کرنے والا فقیر حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح ہوتا ہے' آپ جیسوں نے فقر میں صبر کیا جس کی وجہ سے اللہ کا برھان دیکھا۔
- حضرت ابوعثمان سعید بن سلام مغربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو اپنے آپ میں آرزوئیں رکھتا ہے تو وہ اپنے آپ کو آہستہ آہستہ کاٹتا ہے۔
- آپ ہی فرما رہے تھے: علم یقین' کاموں کی راہنمائی کرتا ہے اور جب وہ ہر کام کرتا ہے اور ان میں خلوص برتتا ہے اور اس کی دلیلیں ظاہر ہونے لگتی ہیں تو وہ علم یقین' عین الیقین ہو جاتا ہے۔
- آپ ہی نے فرمایا: تقویٰ' خوف سے پیدا ہوتا ہے۔
- حضرت ابوعثمان مغربی رحمہ اللہ نے فرمایا: عارفوں کے دل اللہ سے راز و نیاز کیلئے منہ کھولے ہوتے ہیں۔
- حضرت ابوعثمان مغربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھ سے کسی نے پوچھا کہ حق' حق کے ساتھ کب قائم ہوتا ہے؟ میں نے کہا: جب میقات تک اس کی گھڑی پہنچتی ہے اور حق تعالیٰ اس کی ظاہری شکل سے اپنے جاری احکام پورے کر لیتا ہے اور وہ نورِ حق کا لباس اوڑھ لیتا ہے اور وہ مدد دے کر ظالموں سے بچاتا ہے۔ اس پر وہ سائل حیران ہو کر خاموش ہو گیا۔

Marfat.com

⑨④ حضرت ابوالقاسم ابراہیم بن محمویہ نصر آبادی رحمہ اللہ (م ۳۶۷ھ)

اپنے وقت میں آپ خراسان کے شیخ تھے۔ اصل میں نیشا پوری تھے' وہیں پیدا ہوئے اور وہیں پھلے پھولے۔ آپ کئی علوم کے ماہر تھے' سیرت کی حفاظت کرتے اور اسے جمع کرتے نیز علم تاریخ میں ماہر تھے' خصوصی طور پر علم حقائق پر نظر تھی' علم اور حال کے لحاظ سے آپ اپنے دور میں یکتا تھے۔ حضرت ابوبکر شبلی' حضرت ابوعلی روذباری اور حضرت ابومحمد مرتعش رحمہم اللہ جیسے مشائخ کی صحبت میں رہے۔

آپ نیشاپور میں ٹھہرے رہے اور پھر عمر کے آخری حصے میں ۳۳۶ھ کو حج کے لیے مکہ گئے اور حرم کے پڑوس میں ٹھہرے اور ۳۶۷ھ کو فوت ہوئے۔

آپ نے بہت سی احادیث لکھیں اور انہیں روایت کیا' قابل بھروسہ تھے چنانچہ مجھ سے حضرت ابراہیم بن محمد بن محمویہ نصر آبادی صوفی رحمہ اللہ نے روایت کی' انہیں حضرت احمد بن محمد بن فضالہ طوسی رحمہ اللہ نے' انہیں حضرت احمد بن ثقیف رحمہ اللہ نے' انہیں حضرت حفص بن یحییٰ رحمہ اللہ نے حضرت خارجہ بن مصعب رحمہ اللہ سے سن کر' انہوں نے حضرت ایوب رحمہ اللہ' انہوں نے حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سن کر روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے ''حدیث سکنیٰ اور نفقہ'' بیان کی۔

- حضرت ابوالقاسم نصر آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ کی طرف سے تم پر وارد کی ابتداء ہو جائے تو اس موقع پر تمہیں جنت اور دوزخ کی طرف توجہ نہیں کرنا چاہئے بلکہ دل میں ان کا کھٹکا بھی نہ رہے اور جب یہ حالت ختم ہو جائے تو ان چیزوں کی عظمت بتاؤ جسے اس نے عظیم بنا رکھا ہے۔
- حضرت ابوالقاسم نصر آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں ان کی صفت بیان فرمائی تو فرمایا:

Marfat.com

وَعَصٰی اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی○ (طٰہٰ:۱۲۱)

''اور آدم سے اپنے ربّ کے حکم میں لغزش واقع ہوئی تو جو مطلب چاہا تھا' اس کی راہ نہ پائی۔''

اور جب آپ کے بارے میں اپنا فضل بتانا چاہا تو فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی اٰدَمَ○ (آلِ عمران:۳۳)

''بے شک اللہ نے چن لیا آدم کو۔''

- حضرت ابو القاسم نصر آبادی رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کی طرف سے اثر پڑنے کے موافق ہونا اچھا ہے' اس کے حکم کے مطابق چلنا بہت اچھا ہے اور جو لمحہ بھر کے لیے اللہ کی اطاعت کرے تو اس کے بعد اس کے حال میں مخالفت پیدا نہ ہو سکے گی۔
- حضرت ابو القاسم نصر آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص جزاء دیکھنے کی شرط پر عمل کرے تو اس کے عمل گنتی میں ہوں گے' جو مشاہدہ کی شرط پر عمل کرے' مشاہدہ اسے گنتی بھلا دیتا ہے اور جو گنتی کے مطابق عمل کرے تو اس کا ثواب گنتی میں ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا○ (انعام:۱۶۰)

''اور جو نیکی لائے تو اس کیلئے اس جیسی دس ہیں۔''

اور جو مشاہدہ کیلئے عمل کرے تو اس کا اجر گنتی کے بغیر ہوگا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ○ (زمر:۱۰)

''صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا۔''

- حضرت ابو القاسم نصر آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: راحت وہ برتن ہوتا ہے جو عذاب اور سزا سے بھرا ہوتا ہے۔
- حضرت ابو القاسم نصر آبادی رحمہ اللہ نے فرمایا: عطاء کی خواہش رکھنے والا کسی مقدار میں شمار نہیں ہوتا اور جو عطا کرنے والے کو چاہتا ہے' وہ پیارا ہوتا ہے۔
- حضرت ابو القاسم نصر آبادی رحمہ اللہ فرماتے تھے: (اے بندے) تم دو نسبتوں میں ہو' تمہاری ایک نسبت حق تعالیٰ کی طرف ہے اور دوسری حضرت آدم علیہ السلام کی طرف ہے چنانچہ جب تم اللہ کی

Marfat.com

طرف منسوب ہوتے ہوتو کشف' براہین اور عظمت کے مقامات میں داخل ہو جاتے ہو' یہ حقیقی عبودیت کی نسبت ہوتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًاo (فرقان:۶۳)

''اور رحمٰن کے وہ بندے کہ زمین پر آہستہ چلتے ہیں۔''

پھر فرمایا:

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطَانٌo (حجر:۴۲)

''بے شک میرے بندوں پر تیرا کچھ قابو نہیں۔''

اور فرمایا:

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَیْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ عَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًاo (کھف: ۶۵)

''تو ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ پایا جسے ہم نے اپنے پاس سے رحمت دی اور اسے اپنا علم لدنی عطا کیا۔''

اور جب تم تاریکی اور جہالت کے مقامات میں داخل ہوتے ہو تو اللہ کا فرمان ہے:

وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًاo (احزاب:۷۲)

''اور آدمی نے اٹھالی' بے شک وہ اپنی جان کو مشقت میں ڈالنے والا بڑا نادان ہے۔''

- حضرت ابوالقاسم نصر آبادی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کیا سارے نفس اور اموال اللہ کیلئے نہیں ہوتے؟ تو پھر وہ ایسی چیز کیوں کر خریدتا ہے جو ہے ہی اسی کی؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان سے وہ کچھ خریدا ہے جو اسی کا ہے لیکن انہی کی خاطر جیسے باپ اپنے بیٹے کی خاطر خریدتا ہے' اس نے تمہارے نفس کو مالک بنایا اور پھر تیری مالکیت اس سے ختم کر دی تا کہ اس کے مالک ہونے پر تمہارے لئے غبن نہ واقع ہو اور وہ یوں کہ اس کے ذریعے تم اسے خریدو جو اس کے سامنے نہیں یا ایسے بیچو کہ اس کے وزن کی نہ ہو۔
- حضرت ابوالقاسم نصر آبادی رحمہ اللہ سے کہا گیا: ''ایک آدمی عورتوں میں بیٹھا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں ان میں بیٹھ کر گناہ سے بچا ہوا ہوں۔'' آپ نے فرمایا: جب تک شکلیں دکھائی دے رہی ہیں تو امر و نہی

Marfat.com

کا حکم چلتا رہے گا' حلال وحرام کا حکم ہوتا رہے گا اور شبہ والی چیزوں میں وہی پڑے گا جو حرام شدہ چیزوں کے پیچھے پڑا ہے۔

- حضرت ابوالقاسم نصر آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تمام چیزیں اللہ کی طرف سے دلیل ہوتی ہیں جبکہ اللہ پر اللہ کے علاوہ اور کوئی دلیل نہیں ہوتی۔
- آپ فرماتے ہیں: جس راز میں بشریت والی اکڑ نہ ہو وہ ربانی ہوتا ہے۔
- حضرت ابوالقاسم نصر آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کے درگذر کرنے اور گناہوں سے معافی کی خاطر' عبادتیں کرنا اس سے بہتر ہوتا ہے کہ ان کے ذریعے اللہ سے کوئی بدلہ اور جزاء مانگے جائیں۔
- حضرت ابوالقاسم نصر آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قریبی رشتہ داروں کے خون ملاقات کے موقع پر حرکت کرتے ہیں جبکہ محبت کرنے والوں کے خون جوش مارنے اور ابلنے لگتے ہیں۔
- حضرت ابوالقاسم نصر آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہل محبت حق تعالیٰ کے ساتھ ایک مقام پر کھڑے ہوئے ہیں' اگر وہ آگے بڑھیں تو غرق ہو جائیں اور پیچھے ہٹیں تو پردے میں چلے جائیں۔
- حضرت ابوالقاسم ابراہیم نصر آبادی رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ حق تعالیٰ کی طرف سے آنے والے بوجھ' اسی کی سواریاں اُٹھا سکتی ہیں۔
- حضرت ابوالقاسم نصر آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف ایک مرتبہ کھینچ جانا دونوں جہان کے اعمال سے بڑھ جاتا ہے۔
- حضرت ابوالقاسم نصر آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تصوف کی بنیادی بات یہ ہے کہ کتاب وسنت پر پورا پورا عمل کرتے رہو' خواہشات اور بدعتوں کو چھوڑ دو' مشائخ کی عزت والی چیزوں کی تعظیم کرو' مخلوق کی معذوری دیکھو' ساتھیوں کے ساتھ اچھی صحبت رکھو' ان کی خدمت کرتے رہو' اچھے اخلاق اپناؤ' تمام ورد ہمیشہ پڑھو' ایسے کام چھوڑ دو جن میں گنجائش اور ایر پھیر ہو' اس راہِ تصوف میں وہی گمراہ ہوتا ہے جس کی ابتداء اچھی نہ ہوئی ہو کیونکہ ابتدائی گڑبڑ انتہاء تک چلی جاتی ہے۔

Marfat.com

چیز کو آگے کرتا ہے اور دوسرے کو پیچھے کرتا ہے' دنیا میں' لوگوں کے ہمراہ اور ساتھ ہوتا ہے اور آخرت میں

وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ ○ (حٰمٓ السجدہ:۳۱)

''اور تمہارے لئے ہے اس میں' جو تمہارا جی چاہے۔''

یعنی کھانے' پینے کی چیزیں اور نکاح وغیرہ' کاش جنت اہل جنت کے پیچھے ہوتی تو امید ہے کہ ہم اس سے نجات پاتے اور ان سے بھی جو جنت مانگتے ہیں تو ہم اس ذات کا مشاہدہ کرنے کے لیے فارغ ہو جاتے جس نے ہمیں اپنی معرفت کی عزت بخشی ہے اور ہمارے اوپر قسم قسم کی نیکیاں کی ہیں بلکہ اگر ہم اسے پہچان لیں تو کسی اور کو نہ دیکھیں۔

- میں نے جامع مسجد میں آپ کو فرماتے سنا تھا: مجھے میری مصیبت میں گرفتار رہنے دو' لاؤ جو کچھ تمہارے پاس ہے! کیا تم لوگ اس آدم کی اولاد نہیں ہو جسے اللہ نے اپنے دستِ قدرت سے بنایا' اس میں اپنی طرف سے روح پھونکی اور فرشتوں سے انہیں سجدہ کروایا پھر انہیں ایک کام کرنے کو کہا لیکن وہ ایسا نہ کر سکے اور جب ابتداء ایسی ہو تو انتہاء کیسی ہوگی؟
- حضرت ابوالحسن حصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جو شخص کسی حقیقی شے کا دعویٰ کرے' اسے دلائل جھٹلا دیں تو برھان پیش کرے۔
- حضرت ابوالحسن حصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ہر ذلیل پر نظر ڈالی لیکن مجھے میری اپنی ذلت زیادہ دکھائی دی اور پھر ہر عزت والے کی عزت دیکھی تو میری عزت ان سے زیادہ تھی' اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی:

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا ○ (فاطر:۱۰)

''جسے عزت کی چاہ ہو تو عزت تو سب اللہ کے ہاتھ ہے۔''

- حضرت ابوالحسن حصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صوفی وہ ہوتا ہے کہ معدوم ہو کر نظر نہ آئے اور وہ موجود ہو تو ختم نہ ہو سکے۔
- حضرت ابوالحسن علی ابراہیم حصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صوفی کا وجد' اس کا وجود ہوتا ہے اور اس کی

Marfat.com

صفتیں اس کا پردہ بنتی ہے۔

- آپ ہی نے فرمایا: جب صوفی کی تعریف کی جائے تو وہ انکار کرتا ہے اور روشن ہو تو دکھائی دیتا ہے۔
- حضرت ابوالحسن حصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ سے خوف کرنا' ایک بیماری اور پردہ ہوتا ہے کیونکہ جب میرا اس سے ڈرنا' میرے بارے میں اس کے ارادہ کو نہیں ہٹاتا اور میری امید مجھے اپنی مراد تک نہیں پہنچاتی تو ایسے وقت میں اہل حقیقت کے نزدیک خوف اور امید کا حکم معطل ہو جاتا ہے' رہے اسموں اور علوم والے تو ان کے لئے ادب کرنا لازم ہوتا ہے۔
- حضرت ابوالحسن حصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہر شخص کو ایک حد میں رکھا جائے گا اور ہر ایک سے راہِ حق کو قطع کر دیا جائے گا' تم کسی کو بھی اپنے بھروسے پر کھڑا نہ دیکھو گے کیونکہ قدیم اور حادث (نئی چیز) دونوں الگ الگ چیزیں ہیں۔

اتنے میں جہنم بھڑکایا جائے گا اور سب نبی کہیں گے نَفْسِیْ نَفْسِیْ لیکن ایک جلیل القدر اور قریبی ذات انتہائی شفقت کرے گی اور فرمائے گی: اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ' ایسے وقت میں کوئی ایک بھی علت و بیماری کے بغیر نہ ہو گا چنانچہ کہے رَبِّیْ رَبِّیْ تا کہ معلوم ہو سکے کہ حادث چیزوں کا کوئی مقام علت سے خالی نہیں ہے۔

- حضرت ابوالحسن حصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک عرصہ تک جب بھی قرآن پڑھا کرتا تو شیطان سے پناہ نہ مانگتا ابھی میں من الشیطٰن کہنے والا ہوتا تو اللہ تعالیٰ کا کلام ذہن میں آ جاتا۔
- حضرت ابوالحسن حصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کیا محبت کرنے والا' شرم کرتا اور ڈرا کرتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ محبت ہو جانا ہوتا ہے' اس کے ساتھ کوئی صفت نہیں رہ جاتی اور یہ شعر پڑھے:

''اس عورت نے کہا: تم نے میرے ساتھ برا سلوک کیا ہے جس کا کوئی مقصد نہیں کہ تم نے دروازہ کھٹکھٹایا ہے حالانکہ دروازوں پر پردے نہیں ہیں۔
تمہیں تاریکی میں کس چیز کا شبہ ہے کہ بیدار کر رہے ہو' میں نے کہا: محبت کا جوش اور ولولہ تھا۔''

- حضرت ابوالحسن حصری رحمہ اللہ اپنی مجلس میں فرما رہے تھے: اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ عزت رکھتا ہے جس کی عزت اللہ تعالیٰ کے علاوہ پر زیادہ ہے' وہ اس سے زیادہ عزت رکھتا ہے جس کے سامنے اس کا غیر

Marfat.com

ذلیل ہوتا ہے' اس سے بھی زیادہ عزت رکھتا ہے کہ جو غیر کے سامنے ذلیل ہو بلکہ وہ غیر اس چیز سے زیادہ ذلیل ہے جو اس کیلئے اور اسی کے واسطے ہے اور عزت والا ہے اس سے جو اس کے لئے ہے اوپر اس کے جو اس کے لئے ہے اور عزت والے کا ایسا معنٰی نہیں جس کے ذریعے اسے عزت ملی اور نہ ہی ایسا معنٰے ہے جس کے ذریعے ذلیل ہوا بلکہ اسی اللہ تعالیٰ نے سب کو ظاہر کیا ہے اور لکھ دیا ہے کہ وہ عزت و ذلت والے ہیں' یہی وہ عزت ہے جو مراد نہیں ہو سکتی۔

- حضرت ابوالحسن حصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے اوقات اور سانس مجھ پر تنگ ہو گئے لہٰذا میں اس وقت تک آرام میں نہیں ہوتا جب تک ان سانسوں کا ذکر نہ ہو جو مجھ سے بسط کے انس سے نکلتے ہیں' جس میں محبت صاف ہوتی ہے' اس میں میل نہیں ہوتی۔

⑨⑥ حضرت ابوعبداللہ محمد بن محمد بن حسن تروغبذی رحمہ اللہ

آپ طوس کے عظیم مشائخ میں سے تھے' حضرت ابوعثمان حیری رحمہ اللہ اور کے طبقہ کے مشائخ کی صحبت میں رہے اور بلند مقام پر پہنچے۔ آپ سے کئی کرامتوں کا ظہور ہوا' آپ نے شادی نہیں کی' بڑے حال والے تھے اور صاحبِ ہمت تھے۔ آپ کا وصال ۳۵۰ھ کے بعد ہوا۔

- حضرت ابوعبداللہ تروغبذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس نے خواہشات کی وجہ سے اپنا آپ تباہ کیا' اپنی آرزوؤں میں مصروف رہا' اسے اس کی خواہشیں دور کر دیں گی اور آرزوئیں گم کر دیں گی۔

حضرت ابونصر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ ان کی کلام کا ترجمہ ہے جو میں نے کیا ہے۔

- حضرت ابوعبداللہ تروغبذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس شخص کے لئے خوشی کا مقام ہے جس کے پاس اللہ کے پاس جانے کا اس کے بغیر کوئی وسیلہ نہیں کیونکہ اس کے علاوہ اس کی طرف کوئی وسیلہ نہیں۔

Marfat.com

- حضرت ابوعبداللہ تروغبذی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ مرید کیسا ہوتا ہے؟ تو فرمایا: مرید مشکل میں ہوتا ہے لیکن اس کی مشکل اور تھکاوٹ خوشی کا سامان ہوتی ہے جس میں تھکاوٹ و دقت نہیں ہوتی۔
- حضرت ابوعبداللہ تروغبذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تکبر' مالداروں کی علامت ہوتا ہے جبکہ عاجزی فقیروں کے اخلاق میں شامل ہے۔
- حضرت ابوعبداللہ تروغبذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دنیا کو دنیا کی خاطر ترک کرنا دنیا سے محبت کی علامت ہے۔
- حضرت ابوعبداللہ بن حسن تروغبذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بھائیوں کے مجمع میں انس نہیں ہوتا کیونکہ جدائی کا ڈر رہتا ہے۔
- حضرت ابوعبداللہ تروغبذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو چھوٹی عمر میں امرِ الٰہی پر عمل نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ بڑی عمر میں اسے ذلیل کر دیتا ہے۔
- حضرت ابوعبداللہ تروغبذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی پوری عمر میں ایک دن بھی کسی مردِ خدا کی خدمت کرتا ہے تو اسے اس کی برکت ملے گی تو ایسے میں اس شخص کا حال کیسا ہوگا جو اپنی تمام عمر ان کی خدمت کرتا رہے۔
- آپ سے میں نے صوفی اور زاہد کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: صوفی تو اپنے ربّ کے ساتھ ہوتا ہے اور زاہد اپنے نفس کے ساتھ۔
- حضرت ابوعبداللہ تروغبذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نام تو ظاہر ہیں لیکن ان کے معنٰی پوشیدہ ہیں۔
- حضرت ابوعبداللہ تروغبذی رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا: خدمت کرتے وقت فرق نہ رکھا کرو کیونکہ ایسا کرنے والے جا چکے لہٰذا سب کی خدمت کرو کہ مقصد حاصل ہو سکے اور فوت نہ ہونے پائے۔
- حضرت ابوعبداللہ تروغبذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے ہر بندے کو اپنی معرفت کا کچھ حصہ دیا ہے اور جتنا اس کے پاس معرفت کا حصہ ہے' اتنا ہی اس پر بوجھ ڈالا ہے تاکہ اس کی معرفت' بوجھ

Marfat.com

اٹھانے میں اس کی مدد کر سکے۔

- حضرت ابوعبداللہ تروغبذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی امت کے علاوہ کسی کے لئے روئے دھوئے نہ تھے چنانچہ جب آپ کو امت کے خلاف شریعت کاموں کا پتہ چلا تو ان کے فائدے اور افسوس کی خاطر روئے تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ○ (توبہ: ۱۲۸)

''بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے' تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے' مسلمانوں پر کمال مہربان۔''

- حضرت ابوعبداللہ تروغبذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علم' خوف پیدا کرتا ہے اور یہ کپکپی طاری کرتا ہے' علم ہی سکون و اطمینان پیدا کرتا ہے اور یہ سب کچھ بندوں کے احوال اور مقامات کے لحاظ سے ہوتا ہے' ایک مقام وہ ہوتا ہے کہ جس میں علم' کپکپی اور خوف پیدا کرتا ہے اور دوسرے موقع پر سکون و اطمینان دلاتا ہے اور جب علموں کے نتیجے آتے ہیں تو احوال اس وقت صحیح ہوتے ہیں۔

⑨⑦ حضرت ابوعبداللہ احمد بن عطاء بن احمد روذباری رحمہ اللہ (م ۳۶۹ھ)

آپ حضرت ابوعلی روذباری رحمہ اللہ کے بھانجے تھے اور اپنے وقت میں شام کے شیخ رہے' کچھ ایسے احوال تھے جو آپ ہی میں پائے جاتے تھے' یونہی کئی ایک علوم کے بھی ماہر تھے جیسے قراءت' شریعت' حقیقت اور اخلاق۔ کچھ ایسے اخلاق تھے جو صرف آپ ہی میں موجود تھے پھر فقر کی تعلیم' فقر کی حفاظت' اس کے آداب کا

Marfat.com

- حضرت ابوعبداللہ روذباری رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ جو شخص بے عقل ہوتے ہوئے بادشاہوں کا خادم بنے گا تو اس کی جہالت اسے مروا ڈالے گی۔
- حضرت ابوعبداللہ روذباری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس کی آفات کم ہو جائیں تو اس کے اوقات حق تعالیٰ کے لئے ہو جاتے ہیں۔
- آپ ہی فرماتے ہیں کہ مختلف قسم کے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا روح کو گویا پگھلا دیتا ہے اور خوبصورت لڑکوں کے پاس بیٹھنا عقلیں بگاڑ دیتا ہے۔
- حضرت ابوعبداللہ روذباری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہر وہ شخص جس کے پاس بیٹھنا صحیح ہو اس قابل نہیں ہوتا کہ اس کے ساتھ انس و محبت کی جائے اور نہ ہی کوئی انس کے لائق اس قابل ہوتا ہے کہ جو بھید کو بھید ہی رکھ سکے' بھیدوں پر امین لوگ ہی حفاظت کر سکتے ہیں۔
- حضرت احمد بن عطاء روذباری رحمہ اللہ سے قبض و بسط (گھٹن اور کشادگی) کے بارے میں پوچھا گیا پھر اس قبض والے کا حال اور انعام پوچھا گیا نیز بسط والے کا حال اور انعام پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: فناء کے اسباب میں سے اوّل سبب قبض ہوتا ہے اور بقاء کے اسباب میں سے پہلا سبب بسط ہوتا ہے چنانچہ ایک حال تو قبض غیبت ہے' ایک حال بسطِ حضور ہے' ایک صفت غم کی گھٹن ہے اور ایک خوشی کا پھیلاؤ ہے۔
- حضرت ابوعبداللہ روذباری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی حالت کا پیاسا ہو وہ اس سے کامل ہوتا ہے جو اس حالت میں ہوش گنوا لے' یہ مدہوش شخص اس سے کامل نہیں ہوتا جس کی پیاس کی جاتی ہے۔ یہ فناء کے بارے میں حق تعالیٰ کے قبض کرنے کی شان ہوتی ہے اور اس کا بسط بقاء کے ساتھ ہوتا ہے۔
- حضرت ابوعبداللہ روذباری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تصوف' تصوف والے سے بخل دور کرتا ہے اور حدیث کی کتابیں' حدیث پڑھنے والے سے جہالت دور کرتی ہیں اور جب یہ دونوں ہی کسی میں جمع ہوں تو اس کے تیر سے بچو۔
- حضرت ابوعبداللہ روذباری رحمہ اللہ نے یہ شعر پڑھے:

Marfat.com

"اسے پلانے والا اور پینے والا رنجیدہ نہ ہوئے۔ گھر کا سامان ایسا ہے کہ عقل میں نشہ پیدا کرتا ہے۔
سحری کا ایک لمحہ اس کا طواف کرتا ہے نور کے جسم پر جس کی روشنی دل کو اُچک لیتی ہے۔
وہ ایسا لفظ کہتا ہے کہ عاشق اس کے حسن پر شرمندہ ہوتا ہے تو اے اپنے حال میں مست! تم
محبت سے آگے گذر گئے ہو۔
میری آنکھ کے کنارے سے تمہارا نشہ میں ہونا پورا وجد ہوتا ہے اور میرے لفظ سے تمہارا ہوش
میں آنا تمہارے لئے پینا حلال کر دیتا ہے۔"

- حضرت احمد بن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

① سماع کا راز تین چیزیں ہیں: لفظ بلیغ ہوں، معنٰی لطیف ہوں، راہ سیدھی ہو۔
② نغمہ کا راز تین چیزیں ہیں: اچھا خلق، لہجہ ادا کرے اور صحیح شعر واقع کرے۔
③ سماع کرنے والے سچے کے راز تین ہیں: اسے اللہ کا علم ہو، فرائض ادا کرے، پوری توجہ سے پڑھے۔
④ جہاں سماع ہوتا ہو، اس میں تین چیزیں ضروری ہیں: آب و ہوا بہتر ہو، روشنی خوب ہو اور وہاں
عزت ہو۔
⑤ وہاں تین چیزیں نہ ہوں: مختلف قسم کے لوگ دیکھنا، رعب والے کی طرف دیکھتے رہنا اور جو
کھیل کھیل میں سماع کرے، اسے دیکھنا۔
⑥ سماع ان تین قسم کے لوگوں سے کیا جائے: صوفیہ، فقراء اور ان سے محبت والے۔
⑦ تین ہی طرح کے لوگ سننے والے ہوں: محبت، وجد اور خوف والے۔
⑧ سماع میں حرکت تین طرح کی ہو: جھولے، خوف ہو اور وجد آئے۔
⑨ جھولنے کی علامات تین ہوتی ہیں: ناچنا، تالی بجانا اور خوشی ظاہر کرنا۔
⑩ خوف کا پتہ تین چیزوں سے چل جاتا ہے: رونا، تھپڑ مارنا اور لمبا سانس کھینچنا۔
⑪ وجد کی علامتیں بھی تین ہوتی ہیں: اپنے آپ سے غائب ہو جانا، جل بھُن جانا اور چیخ و پکار کرنا۔

Marfat.com

⑨⑧ حضرت ابوالحسن علی بن بندار بن حسین صیرفی رحمہ اللہ (م ۳۵۹ھ)

آپ نیشاپور کے عظیم مشائخ میں سے تھے' آپ کو مشائخ کی زیارت اور صحبت میں رہنے کا اس قدر موقع ملا کہ اتنا کسی بھی اور کو نہ مل سکا چنانچہ نیشاپور میں حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ اور حضرت محفوظ رحمہ اللہ کے صحبت میں رہے' سمرقند میں حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ' بلخ میں حضرت محمد بن حامد رحمہ اللہ' جوزجان میں حضرت ابوعلی رحمہ اللہ' رَے میں حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ' بغداد میں حضرت جنید بن محمد رحمہ اللہ' حضرت رویم رحمہ اللہ' حضرت سمنون رحمہ اللہ' حضرت ابوالعباس بن عطاء رحمہ اللہ اور حضرت ابومحمد جریری رحمہ اللہ' شام میں حضرت طاہر مقدسی رحمہ اللہ' حضرت ابوعبداللہ بن جلاء رحمہ اللہ' حضرت ابوعمرو دمشقی رحمہ اللہ' مصر میں حضرت ابوبکر مصری رحمہ اللہ' حضرت زقاق رحمہ اللہ اور حضرت ابوعلی روذباری رحمہ اللہ کی صحبت رہے۔

آپ نے بہت سی حدیثیں لکھیں اور روایت کیں' آپ ثقہ شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کا وصال ۳۵۹ھ میں ہوا تھا چنانچہ حضرت علی بن بندار رحمہ اللہ نے حضرت داؤد بن سلیمان بن خزیمہ رحمہ اللہ' انہوں نے حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن سمرقندی رحمہ اللہ' انہوں نے حضرت یحییٰ بن حسّان رحمہ اللہ' انہوں نے حضرت سلیمان بن بلال رحمہ اللہ' انہوں نے حضرت ہشام بن عروہ رحمہ اللہ اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کھانا کھانے کے لئے سرکہ بہترین سالن ہوتا ہے۔''

۞ حضرت علی بن بندار رحمہ اللہ نے مجھے بتایا کہ میں حضرت ابوعبداللہ بن جلاء رحمہ اللہ کے ہاں دمشق میں پہنچا تو انہوں نے پوچھا: کب سے دمشق پہنچے ہو؟ میں نے بتایا کہ تین دن ہو گئے۔ کہنے لگے: تم میرے پاس کیوں نہیں آئے؟ میں نے کہا کہ میں ابن الجوصاء کے ہاں چلا گیا تھا اور ان سے حدیث لکھی۔

Marfat.com

انہوں نے کہا: فرض چھوڑ کر تم نے سنت پر عمل کیا ہے۔

- حضرت ابونصر طوسی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن بندار رحمہ اللہ سے پوچھا کہ تصوف کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ظاہری اور باطنی (چھپ چھپا کر) مخلوق کو دیکھنا بند کر دینا تصوف کہلاتا ہے۔
- حضرت علی بن بندار رحمہ اللہ نے فرمایا: دلوں میں بگاڑ اسی قدر ہوتا ہے جتنا زمانے اور اہل زمانہ میں بگاڑ پیدا ہو چکا ہو۔
- مجھے آپ کے بیٹے نے بتایا کہ اکثر میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا کہ ایسا گھر' جس کی بنیاد میں آزمائش ہوئی ہو' اس میں آزمائش نہ آنا محال ہوگا۔
- آپ نے مجھ سے فرمایا تھا: اے بیٹے! مخلوق کی مخالفت سے بچے رہو چنانچہ جو اُن میں سے غلام بن کر خوش ہو' تم اسے بھائی بنا کر خوش ہوا کرو۔
- آپ ہی نے فرمایا: لوگوں کے ساتھ مصروف نہ ہوا کرو کیونکہ آج کسی دوست سے فائدہ نہیں ہوسکتا۔
- ایک دن آپ نے میرے ہاتھ میں کتاب دیکھی تو پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: معرفت کے بارے میں ایک کتاب ہے۔ انہوں نے کہا: کیا معرفت دلوں میں نہیں ہوتی؟ کہ اب کتابوں میں آ گئی ہے۔
- حضرت علی بن بندار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فقیر وہ نہیں ہوا کرتا جو اپنا فقر بتاتا پھرے بلکہ فقیر وہ ہوتا ہے جو اپنا فقر چھپائے' اسے اچھا سمجھے اور اس بات پر خوش ہو۔
- حضرت علی بن بندار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک دور ایسا ہوتا ہے کہ اس میں لوگوں کی بھلائی کا ذکر ہوتا ہے لیکن ایک وہ دور ہوتا ہے کہ اس میں اس کا ذکر ہی نہیں ہوتا۔
- حضرت علی بن بغداد رحمہ اللہ نے مجھے بتایا کہ ایک دن میں حضرت ابوعبداللہ محمد بن خفیف کے ہمراہ پیدل چلا جا رہا تھا کہ انہوں نے کہا: اے ابوالحسن! آگے چلو' میں نے کہا: کیوں؟ انہوں نے کہا: اس لئے کہ تم نے تو حضرت جنید رحمہ اللہ سے ملاقات کی ہے لیکن میں نہیں کر سکا۔
- آپ کے بیٹے ابوالقاسم نے مجھے بتایا کہ میرے والد فرماتے تھے: وہ کپڑا جس میں میں نماز پڑھنا جائز

Marfat.com

سمجھتا ہوں' اسے تبدیل کرنا ناپسند کرتا ہوں کیونکہ اس سے لوگوں کی بھلائی ہوتی ہے۔

- آپ نے اپنے ایک شاگرد سے فرمایا: کہاں جا رہے ہو؟ اس نے کہا: سیر وتفریح کے لئے' آپ نے فرمایا: جسے اپنے حال کی پرواہ نہ ہو' سیر وتفریح اس کی اُداسی میں مزید اضافہ کرے گی۔
- آپ ہی نے فرمایا تھا: حق ایک عظیم امر ہے جسے خلقت تلاش کرتی پھرتی ہے' یہ صرف اسے ملتا ہے جو دنیا وآخرت کو چھوڑ دے۔

⑨⑨ حضرت ابوبکر محمد بن احمد بن جعفر شبہی رحمہ اللہ

آپ اپنے وقت میں بڑے مفتی تھے' حضرت ابوعثمان حیری رحمہ اللہ سے صحبت پائی اور ۳۶۰ھ سے پہلے فوت ہو گئے۔

آپ نے حدیث کی روایت بھی کی چنانچہ حضرت محمد بن احمد بن جعفر شبہی رحمہ اللہ نے مجھ سے روایت کی' انہوں نے حضرت جعفر بن ابونصر حافظ رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت عبدالوارث بن عبدالصمد رحمہ اللہ سے' انہوں نے اپنے والد سے' انہوں نے حضرت محمد بن ثابت بنانی رحمہ اللہ سے' انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''حضرت جبریل علیہ السلام پڑوسی کے بارے میں مجھ پر اس قدر زور دیتے رہے کہ لگتا تھا اسے وراثت میں حقدار بنا دیں گے۔''

- حضرت محمد بن احمد بن جعفر شبہی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ بھی تمہارے اچھے اخلاق میں شمار ہو گا کہ تم بھلے مانس کو غمگین نہ کرو۔
- حضرت محمد شبہی رحمہ اللہ سے جب ان کے ایک شاگرد نے کہا کہ میں جب بازار میں چلا جا رہا ہوتا ہوں

Marfat.com

- آپ ہی فرماتے ہیں: سنت طریقے پر آدمی کا کوئی عمل اسی قدر صحیح ہوگا جس قدر اسے شروع کرتے وقت اس سے اس کا اہتمام کیا ہوگا' اپنی کوتاہی پر غمزدہ ہوا ہوگا اور اس سے نکلنے کے لئے محنت کی ہوگی۔
- آپ ہی فرماتے ہیں: برائیاں چھپانے سے بہتر یہ ہوتا ہے کہ انسان اپنی اچھائیاں چھپاتے کیونکہ اسی سے تم نجات کی امید رکھ سکو گے۔
- حضرت ابوبکر بن حمدون رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بھلائی بتانے والے کے لئے یہ لازم ہے کہ اپنے آپ سے شروع کرے اور اس سلسلے میں جو تکلیف پہنچے' اس پر صبر کرے' اسے معلوم ہونا چاہئے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے اور کس چیز سے روک رہا ہے۔
- میں نے حضرت ابوبکر فراء رحمہ اللہ سے پوچھا کہ ''ابرار'' (نیک) کون ہوتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہ تقویٰ والے لوگ ہوتے ہیں۔

⑩① حضرت ابوعبداللہ محمد بن احمد بن مقریٔ رحمہ اللہ (م ۳۶۶ھ)

حضرت ابوعبداللہ رحمہ اللہ نے حضرت یوسف بن حسین رازی رحمہ اللہ' حضرت عبداللہ خراز رازی رحمہ اللہ' حضرت مظفر قرمیسینی رحمہ اللہ' حضرت رویم رحمہ اللہ' حضرت جریری رحمہ اللہ اور حضرت ابن عطاء رحمہ اللہ کی صحبت اختیار کی۔ مشائخ میں سے مفتی کے مرتبہ پر فائز تھے' سب سے سخی تھے' سب سے بہتر اخلاق رکھتے تھے' ہمت میں بڑھ کر تھے' دین اور پرہیزگاری میں کامل تھے۔ وصال ۳۶۶ھ کو ہوا۔

Marfat.com

پاس اچھے طریقے سے بیٹھا کرو۔

- حضرت ابوالقاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فتوت یہ ہے کہ تم اپنا نقصان کر کے بھی لوگوں کو اپنے سے اچھا جانو۔
- آپ ہی فرماتے ہیں: حریت یہ ہوتی ہے کہ بھائی آپس میں ایک دوسرے سے صلح رکھا کریں لیکن یہ کام شریعت کے مطابق کیا کریں۔
- آپ ہی نے فرمایا: حق تعالیٰ کے ساتھ صحیح معاملہ کرنا' تصوف کہلاتا ہے۔
- حضرت ابوعبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے بھی مجھ سے کوئی بات قبول کر لی' میں نے سمجھا کہ اس نے مجھ پر ایسا احسان کیا کہ جس کا بدلہ میں کبھی نہ دے سکوں گا۔
- حضرت شیخ ابوالقاسم رازی رحمہ اللہ نے مجھے کسی کے یہ اشعار سنائے:

''میری غلطی معاف کر دے اور میری دعاء قبول کر لے کیونکہ آج دنیا میں صرف تمہی میرا سہارا ہو۔

طبیب میرے علاج سے عاجز آ چکے ہیں' اے پیارے! میری بیماری کا علاج تمہی ہو۔
میرا علاج' تمہارا نظر بھر کے مجھے دیکھنا ہے اور اسی سے مجھے شفاء ہو گی' تم مل جاؤ گے تو میرا علاج ہو جائے گا۔''

- آپ ہی نے فرمایا: ایسا شخص سخی نہیں ہوتا جو دی ہوئی چیز کو دیکھے یا اس کا ذکر کرے' سخی وہ ہوتا ہے کہ سخاوت کر کے (بتانے سے) شرم کھائے' اس شے کو حقیر جانے اور اسے یاد نہ کرے۔
- حضرت ابوالقاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں' میرے بھائی ابوعبداللہ رحمہ اللہ نے کہا کہ جب میں پہلی مرتبہ حضرت عبداللہ خراز رحمہ اللہ کی صحبت میں گیا تو ان سے کہا: آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ اے شیخ! انہوں نے کہا: میں تمہیں تین باتوں کی تاکید کرتا ہوں:

① اپنی پوری کوشش سے فرائض ادا کیا کرو۔
② مسلمانوں کی جماعت کا احترام کیا کرو۔
③ صرف اس بات کو پسند کرو جو حق تعالیٰ کے موافق ہے۔

Marfat.com

- آپ ہی نے فرمایا: تصوف میں داخل ہو جانے کی پہلی مبارک چیز یہ ہوتی ہے کہ تم ان کی تصدیق کرو جو اپنے آپ اور اپنے مشائخ کے بارے میں صحیح اطلاعیں دیں۔
- حضرت ابونصر عبداللہ بن علی طوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں' میں نے ''رَے'' کے مشائخ کی ایک جماعت سے سنا' وہ بتاتے تھے کہ حضرت ابوعبداللہ مقری رحمہ اللہ اپنے والد کی جائیداد میں سے دوسرے سامان کے علاوہ پچاس ہزار دینار نقد کے وارث ہوئے' آپ نے اس سارے مال سے جان چھڑائی اور اسے فقیروں پر خرچ کر دیا۔ میں نے اس سلسلے میں حضرت ابوعبداللہ رحمہ اللہ سے پوچھا تو انہوں نے بتایا: میں ابھی نوعمر ہی تھا کہ احرام باندھ کر مکہ کو اکیلا ہی نکل کھڑا ہوا۔ اس وقت میرے پاس ایسی کوئی چیز نہ تھی کہ واپس آسکوں۔ چنانچہ خیال آیا کہ ادھر نکلنے کی بجائے میں کتابوں میں مصروف ہو جاؤں اور جمع شدہ حدیثوں اور علم شریعت میں مصروف رہوں' کیونکہ سفر میں سخت مشکلات کا سامنا ہو گا اور اپنے علاقے میں جانا دشوار ہو گا۔
- حضرت ابوالقاسم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس سماع میں لطافت ہو اس پر سننا' عظیم خطرہ ہوتا ہے البتہ ان کے لئے کوئی خطرہ نہیں جو اسے مضبوط شریعت کی روشنی میں سنے' اس کا حال صحیح ہو اور اس میں ایسا وجد پایا جائے جس میں اس کی نفسانی خواہش نہ ہو۔
- آپ ہی فرماتے ہیں: عارف وہ ہوتا ہے جسے اس کی بھلائی مخلوق کی طرف دیکھنے سے روکے خواہ وہ دیکھنا ان کی ماننے کے لئے ہو یا ان کی بات رد کرنے کے لئے۔
- حضرت ابوعبداللہ مقری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنے بھائیوں کی خدمت کرنے سے عزت بنائے اسے اللہ ایسا ذلیل کرے گا کہ وہ ذلت دور نہ ہو سکے گی۔

Marfat.com

⑩③ حضرت ابو محمد عبداللہ بن محمد راسبی رحمہ اللہ (م ۳۶۷ھ)

بغداد میں رہائش تھی اور اہل بغداد کے عظیم شیخ تھے' حضرت ابوالعباس بن عطاء رحمہ اللہ اور حضرت جریری رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے۔ شام کو چلے گئے تھے اور پھر دوبارہ بغداد آ گئے اور وہیں ۳۶۷ھ کو فوت ہوئے۔

- حضرت ابو محمد راسبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دل جب اپنا بچاؤ کرتا ہے تو اس سے دنیا کی محبت اور خواہشات نکال لی جاتی ہیں اور اسے غائب چیزوں کی اطلاع ہو جاتی ہے۔
- حضرت ابو محمد راسبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تمہارے اور حق تعالیٰ کے درمیان بڑا پردہ یہ ہے کہ تم اپنے نفس کی اصلاح کرنے میں مصروف ہو جاؤ اور پھر تم اپنے اسباب میں اپنے جیسے کسی آدمی پر بھروسہ کرو۔
- آپ ہی فرماتے ہیں: اس وقت تک کوئی شخص صوفی نہیں بنتا جب تک زمین اس سے بات نہ کرے' آسمان سایہ نہ کرے اور مخلوق کے دلوں میں اس کی عزت نہ ہو جائے۔
- آپ ہی نے فرمایا: غمگین ہونا گناہوں کی سزا ہوتی ہے۔
- حضرت علی بن سعید ثغری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو محمد راسبی رحمہ اللہ کے ہاں تھا کہ ان کے پاس محبت کا ذکر چھڑا جس پر انہوں نے فرمایا: محبت جب ظاہر ہو جاتی ہے تو محبّ اس میں ذلیل ہو جاتا ہے اور جب وہ چھپ جاتی ہے تو محبّ پریشانی ہی میں مر جاتا ہے اور پھر اس کے بعد انہوں نے یہ اشعار پڑھے:

''میں خواہش ظاہر کرتے ہوئے اس سے جدا ہوتا ہوں تا کہ اس کا باطن اس کے ظاہر کو ڈھانپ لے۔

بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ خواہش کا اظہار اسے چھپا لیتا ہے اور بسا اوقات خواہش کو اس کا چھپانا ذلیل کر دیتا ہے۔

ہم نے بہت دیکھے ہیں جن کا دبدبہ ہوتا ہے وہ لوگوں کی ذلت ہوتے ہیں کیونکہ وہ اپنے

Marfat.com

نے کہا: کیا تم مسلمان ہو؟ میں نے کہا: ہاں' اس پر اس نے کہا: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان تو پڑھو:

وَحَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ○ (اسراء:۷۰)

''اور ان کو خشکی اور تری میں سوار کیا۔''

اور جب وہ سوار کرنے والا ہے تو بغیر کسی آلہ کے سوار کر سکتا ہے۔

خَاتِمَه

حضرت شیخ ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین بن محمد بن موسیٰ اسلمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی اس کتاب میں امام قسم کے صوفی مشائخ کے پانچ طبقوں کا ذکر کیا ہے جن میں سے ہر طبقے میں بیس مشائخ ہیں اور کم وبیش ہر شیخ کی بیس حکایتیں لکھی ہیں اور میں نے یہ شرط کر رکھا ہے کہ اس کتاب میں دوسری تصنیفوں سے کوئی حکایت صرف اس صورت میں آئے گی کہ اس کی سند بدل دوں یا بھول کر لکھ دوں۔

میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ اس کتاب سے ہمیں اور تمام مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے' ہمارے لئے وبال نہ بنے نیز ہمیں بھی وہی درجات دے جو ان صوفیہ کو دے رکھے ہیں' ہر وقت ایسے کاموں کی توفیق دے جو ہمیں اس کے قریب کریں اور ایسے لوگوں میں نہ گنے جو آزمائش میں مبتلا ہوں۔ اس سے ہمارا مقصد صرف اسے جمع کرنا اور حفاظت کرنا ہو جس میں دشواری پیش نہ آئے۔ اس میں اس کا فضل اور وسیع رحمت درکار ہے اور وہ ایسا کر سکتا ہے۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

صوفی عبادت گذار خواتین کا تذکرہ

اس ربّ العالمین کیلئے ہر تعریف ہوتی ہے جو اوّل بھی ہے اور آخر بھی' اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ اور آپ کی آل پر درود و سلام بھیجتا چلا جائے۔

① حضرت رابعہ عدویہ رحمہا اللہ

آپ بصرہ میں رہنے والی تھیں' آلِ عتیک کی لونڈی تھیں۔ حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ ان سے مسائل پوچھا کرتے اور ان پر بھروسہ کرتے' وہ نصیحت و دعاء کرتیں تو یہ خوب دلچسپی لیتے۔

حضرت ثوری رحمہ اللہ اور حضرت شعبہ رحمہما اللہ نے حضرت رابعہ رحمہا اللہ سے دانائی کی باتیں روایت کیں چنانچہ حضرت جعفر بن سلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا مجھے اس ادب والی خاتون کے پاس لے چلو جن کے ہاں سے واپس آ جاتا ہوں تو چین نہیں ہوتا چنانچہ جب ہم ان کے پاس پہنچے تو حضرت سفیان رحمہ اللہ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہ: اے اللہ! میں تجھ سے سلامتی مانگتا ہوں۔ اس پر حضرت رابعہ رحمہا اللہ رونے لگیں۔ انہوں نے پوچھا: آپ کیوں روئی ہیں؟ انہوں نے فرمایا: تمہی نے مجھے رونے پر مجبور کیا ہے' انہوں نے پوچھا: وہ کیسے؟ تو وہ کہنے لگیں: تمہیں معلوم نہیں کہ دنیا سے سلامتی اس صورت میں ہوتی ہے جب دنیا کا سب کچھ چھوڑ دیا جائے جبکہ تم دنیا میں پوری طرح گھرے ہوئے ہو؟

۞ حضرت شیبان ابلی رحمہ اللہ بتاتے ہیں: میں نے حضرت رابعہ رحمہا اللہ کو فرماتے سنا: ہر شے کا پھل ہوتا

Marfat.com

ہے تاہم معرفت کا پھل یہ ہے کہ بندہ اللہ کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔

- حضرت رابعہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہنے میں میری کم سچائی کی وجہ سے میں اس کے بعد اللہ سے استغفار کیا کرتی ہوں۔
- حضرت رابعہ رحمہا اللہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ سے آپ کیسے محبت کرتی ہیں؟ انہوں نے بتایا: میں ان سے تو محبت کرتی ہوں لیکن چونکہ اللہ سے محبت کرتی ہوں تو مخلوق کی طرف توجہ ہی نہیں ہوتی۔
- حضرت رابعہ رحمہا اللہ نے ایک دن حضرت ریاح کو دیکھا کہ چھوٹے بچے کو چوم رہے تھے' آپ نے پوچھا: تم اس سے محبت کرتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں۔ آپ فرماتی ہیں: میرا خیال نہیں تھا کہ تمہارے سارے دل میں اللہ کے علاوہ کسی اور کیلئے بھی محبت کی کوئی جگہ ہے۔ اس پر حضرت ریاح غش کھا کر گر گئے اور جب افاقہ ہوتو کہا: یہ تو اللہ کی ایک رحمت ہوتی ہے جسے اس نے بندوں کے دلوں میں ڈال رکھا ہے۔
- حضرت محمد بن واسع' حضرت رابعہ رحمہا اللہ کے پاس گئے تو انہیں دیکھا کہ ایک طرف کو جھکی ہوئی ہیں' تو پوچھا: یہ جھکنا کیسا؟ انہوں نے فرمایا: آج رات میں اللہ کی محبت میں مدہوش ہوگئی' صبح ہوئی تو مجھ پر اس نشے کا اثر تھا۔
- حضرت جعفر بن سلیمان فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری نے حضرت رابعہ رحمہا اللہ سے پوچھا: اللہ کی طرف سب سے قریبی راستہ کون سا ہے؟ تو انہوں نے رونا شروع کر دیا اور کہنے لگیں: کیا مجھ سے یہ سوال پوچھ رہے ہو؟ اللہ کی طرف سب سے قریب کا طریقہ یہ ہے: کہ اسے علم ہو کہ دنیا و آخرت میں اللہ کے علاوہ کسی اور سے محبت نہ کرے۔
- حضرت ثوری رحمہ اللہ نے حضرت رابعہ رحمہا اللہ کے سامنے کہا: ''ہائے غم!'' انہوں نے فرمایا کہ جھوٹی بات نہ کرو بلکہ یوں کہو: ہائے کچھ غم' (کیونکہ) اگر تم غمگین ہوتے تو تمہیں زندگی پسند نہ ہوتی۔
- حضرت رابعہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں: مجھے اس پر افسوس نہیں کہ مجھے غم ہے' مجھے تو یہ غم ہے کہ میں غمگین نہیں۔
- حضرت رابعہ رحمہا اللہ بصرہ میں ایک ایسے آدمی کے قریب سے گذریں جسے ایک بدکار عورت کے جرم

Marfat.com

③ حضرت مریم بصیریہ رحمہا اللہ

حضرت رابعہ رحمہا اللہ کے دور میں بصرہ والوں میں رہتی تھیں' آپ ان کے بعد بھی زندہ رہیں' ان کی صحبت میں رہیں اور خدمت گاری میں لگی رہیں۔ محبت الٰہی پر گفتگو کیا کرتیں اور جب علومِ محبت کانوں میں پڑتے تو ہوش اُڑ جاتے۔

کہتے ہیں کہ آپ کسی واعظ کی مجلس میں گئیں' محبت کے بارے میں گفتگو کی جس سے آپ کا پتہ پھٹ گیا اور اسی مجلس میں فوت ہو گئیں۔

- حضرت عبدالعزیز بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت مریم بصریہ رحمہا اللہ رات کے ابتدائی حصے میں کھڑا ہو کر اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ پڑھنا شروع کرتیں اور اسی میں صبح ہو جاتی۔
- حضرت مریم رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ جب میں نے وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ''آسمان میں تمہاری روزی اور وہ کچھ ہے جس کا تم سے وعدہ ہو چکا۔'' سن لیا ہے' تب سے میں نے نہ تو روزی کی فکر کی ہے اور نہ ہی اس کیلئے مشکل میں پڑی ہوں۔

④ حضرت مؤمنہ بنت بہلول رحمہا اللہ

آپ دمشق کی عبادت گذار عورتوں میں سے تھیں اور بڑی عارفہ عورتوں میں شامل تھیں۔ میں نے اپنے والد کے ہاتھ کی لکھی تحریر دیکھی جس میں انہوں نے لکھا: حضرت مؤمنہ بنتِ بہلول رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ یہ دنیا و

Marfat.com

آخرت' اللہ ہی سے تعلق پر اچھی لگتی ہے یا اس کی قدرت و کاریگری میں غور کرتے رہنے سے' جسے اللہ کے قرب سے روکا جائے' اسے اس گھڑی سے انس رہے جس میں اس نے اللہ کو یاد نہیں کیا۔

- حضرت مؤمنہ رحمہا اللہ سے پوچھا گیا کہ آپ کو یہ مرتبہ کس بات سے ملا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں سنتِ رسول اللہ ﷺ کے مطابق اللہ کے احکام پر عمل کرتی رہی ہوں' مسلمانوں کے حقوق کا خیال رکھا ہے اور صالحین کی خدمت کرتی رہی ہوں۔
- حضرت مؤمنہ بنت بہلول رحمہا اللہ بتاتی ہیں کہ دمشق میں ایک زاہدہ عورت تھی جو کہا کرتی تھی: ''الٰہی میری آنکھیں ٹھنڈی رکھ' تیرے سوا دنیا و آخرت اچھی نہیں لگتی لہٰذا تو ایسا نہ کر کہ ''مجھے دکھائی نہ دیتے ہوئے بھی عذاب دیدے۔''

⑤ حضرت معاذہ بنت عبداللہ عدویہ رحمہا اللہ

آپ حضرت رابعہ رحمہا اللہ کی ہمعصر تھیں اور ان سے بہت پیار تھا۔ آپ نے چالیس سال تک آسمان کی طرف نظر نہیں اٹھائی۔

آپ دن کے وقت کھانا نہیں کھایا کرتی تھیں اور نہ ہی رات کو سویا کرتیں' آپ سے کہا گیا: آپ اپنے آپ کو مشقت میں ڈال رہی ہیں؟ آپ نے کہا: نہیں' صرف اتنا ہے رات کی بجائے دن کو سوتی ہوں اور دن کی بجائے رات کو کھا لیتی ہوں۔

- میرے والد کے ہاتھ کی لکھی تحریر میں وہ بتاتے ہیں کہ ایک عورت' حضرت معاذہ عدویہ رحمہا اللہ کی خدمت کیا کرتی تھیں' آپ رات کو عبادت کیا کرتیں اور جب نیند کا زور ہوتا تو اٹھ کر صحن میں گھومنے لگتیں اور کہا کرتیں: اے میرے نفس! نیند تمہارے سامنے ہے' جب تو مر جائے گا تو قبر میں عرصہ تک

Marfat.com

جاگنا ہوگا' تب یا تو حسرت میں پڑے ہوگے یا پھر خوشی میں یونہی کہتے کہتے صبح ہو جاتی۔

⑥ حضرت شبکہ بصیریہ رحمہا اللہ

آپ اپنے پرہیزگار بھائی کی صحبت میں رہیں' ان کے گھر میں شاگردوں اور مرید عورتوں کیلئے تہ خانے تھے جن پر انہیں مجاہدے اور معاملات کی تعلیم دیا کرتیں۔

- آپ فرماتی تھیں کہ اپنے آپ کو مجاہدوں کے ذریعے پاک کرو چنانچہ پاک ہو جانے پر یہ عبادت کا اتنا ہی شوق کریں گے جتنا اس سے پہلے اس میں تھک جاتے تھے۔

⑦ حضرت نسیّہ بنت سلمان رحمہا اللہ

آپ حضرت یوسف بن اسباط کی بیوی تھیں چنانچہ ان سے کہہ رکھا تھا: اللہ تعالیٰ میرے بارے میں آپ سے پوچھے گا لہٰذا مجھے صرف حلال ہی کھلانا' میری وجہ سے کہیں شبہ والی چیز کی طرف ہاتھ نہ بڑھانا۔

آپ کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: الٰہی! اگر تو نے مجھے لڑکا ہی دینا تھا تو میری توجہ لڑکے کی طرف کیسے فرما دی ہے؟

Marfat.com

⑧ حضرت ریحانہ وَالِھَہ رحمہا اللہ

بصرہ کی عبادت گذار خواتین میں سے تھیں۔ حضرت صالح مری کے دور میں ہوئیں۔ آپ نے گریبان کی پچھلی جانب یہ اشعار لکھے ہوئے تھے:

''تو ہی میرا انس' ہمت اور خوشی ہے' میرا دل یہ مانتا ہی نہیں کہ تیرے سوا کسی اور سے محبت کروں۔

اے میرے پیارے' میری ہمت اور مراد' عرصے سے تیری ملاقات شوق لئے ہوئے ہوں۔

میرا یہ سوال نہیں کہ جنت اور اس کی نعمتیں ملیں' صرف اتنی خواہش ہے کہ تجھ سے ملاقات ہو جائے۔''

⑨ حضرت غفیرہ عابدہ رحمہا اللہ

بصرہ میں رہا کرتی تھیں اور حضرت معاذہ عدویہ کی صحبت میں رہیں۔ حضرت یحییٰ بن بسطام نے بتایا تھا کہ حضرت غفیرہ عابدہ رحمہا اللہ اس قدر رویا کرتیں کہ آخر اندھی ہو گئیں۔ اس پر ایک شخص نے کہا: اندھا پن بھی کتنا شدید ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ سے پردہ میں ہونا' اس سے شدید ہے اور دل کا اللہ کے حکموں کا مقصد سمجھنے سے اندھا ہو جانا' نہایت ہی دشوار ہے۔

Marfat.com

⑩ حضرت عافیہ مشتاقہ رحمہا اللہ

بصرہ میں رہنے والے قبیلہ عبدالقیس سے تعلق تھا' عشق والہانہ تھا اور کثرت سے ذکر کیا کرتیں' کسی اور سے کم ہی تعلق رکھتیں۔

حضرت ابراہیم بن جنید فرماتے ہیں کہ آپ رات بھر عبادت کیا کرتیں اور دن کو قبرستانوں میں جاتیں اور وہاں جا کر کہتیں: ایک محبت کرنے والا اپنے محبوب کے آگے گریہ زاری سے نہیں اکتاتا اور نہ ہی اس کے علاوہ کوئی بھی غمگین کر سکتا ہے۔ ہائے شوق! (تین مرتبہ کہتیں)۔

✦✦✦✦

⑪ حضرت اُم عبداللہ بنت خالد بن میدان رحمہا اللہ

آپ' حضرت اسمٰعیل بن عیاش کی والدہ تھیں۔ ان کے بیٹے حضرت محمد بتاتے ہیں' میں نے اپنے والد سے سنا' انہوں نے حضرت ابو عبداللہ رحمہا اللہ سے سنا' فرمایا تھا: اگر مجھے یقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں بھیجے گا تو میں پوری محنت کر کے اللہ کی خدمت کروں۔ آقاؤں کی خدمت کے علاوہ غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو۔

✦✦✦✦

Marfat.com

⑫ حضرت انیسہ بنت عمرو عدویہ رحمہا اللہ

اہل بصرہ سے تعلق تھا اور حضرت معاذہ عدویہ رحمہا اللہ کی شاگرد تھیں۔

- حضرت عبد الرحمٰن بن جبلہ کہتے ہیں کہ حضرت انیسہ بنت عمرو رحمہا اللہ حضرت معاذہ عدویہ رحمہا اللہ کی خدمت کیا کرتیں۔ آپ فرماتی تھیں: جب بھی میرا کسی شے کو جی چاہا تو میرے نفس نے حلال کھانے اور کسب کرنے سے انکار کر دیا۔

⑬ حضرت اُم الاسود بنت زید عدویہ رحمہا اللہ

آپ بصرہ سے تعلق رکھتی تھیں، حضرت معاذہ نے انہیں دودھ پلایا ہوا تھا۔

حضرت عمران بن خالد فرماتے ہیں حضرت ام الاسود سے اللہ کے فرمان:

فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ

کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: اس کا مفہوم یہ ہے کہ ڈانٹے بغیر راضی ہو جایا کرو۔

Marfat.com

⑭ حضرت شعوانہ رحمہا اللہ

آپ ''ابلہ'' میں رہائش رکھتی تھیں' عجیب خاتون تھیں' آواز خوبصورت اور سریلی تھی' انہیں کچھ پڑھ کر سناتیں۔ آپ کے ہاں زاہد اور اللہ کے قرب والے لوگ آیا کرتے' صاحب دل اور مجاہدے کرنے والے بھی حاضر ہوتے۔ آپ مجاہدے کرتیں' خوف کرنے والی' رونے والی اور رُلانے والی خواتین میں سے تھیں۔

حضرت ابن عون فرماتے ہیں' حضرت شعوانہ رحمہا اللہ اس قدر روتیں کہ ہمیں ان کے اندھا ہو جانے کی فکر لاحق ہوئی چنانچہ ان سے عرض کی کہ ہمیں آپ کے اندھا ہو جانے کی فکر ہے' آپ نے رو کر فرمایا: تمہیں مجھ پر خوف ہے' میرے نزدیک دنیا میں رو رو کر اندھا ہو جانا اس سے بہتر ہے کہ دوزخ کی وجہ سے آخرت میں اندھا ہوا جائے۔

حضرت شعوانہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں: وہ آنکھ جو اپنے محبوب کو دیکھنے سے رہ جاتی ہے اور بغیر روئے اس اللہ سے ملنے کا شوق رکھے تو یہ بات اچھی نہیں۔

⑮ حضرت سعیدہ بنت زید رحمہا اللہ (حضرت حماد بن زید)

بصرہ کی عارفہ خواتین میں شمار ہوتی تھیں' حضرت رابعہ رحمہا اللہ کی ہم شکل تھیں' کثرت سے مجاہدے کرتیں اور گہری سوچ میں پڑی رہتیں۔

آپ کے بارے میں آتا ہے کہ فرمایا تھا: جو اللہ کے انعامات میں غور و فکر کرے اور اپنے شکر میں کمی محسوس کرے تو بے شمار انعامات کے باوجود وہ سوال کرنے سے حیاء کرے گا۔

Marfat.com

⑯ حضرت عثامہ بنت بلال بن ابوالدرداء رحمہا اللہ

خواتین میں سے بہت عبادت گذار تھیں' آنکھ ضائع ہوگئی تو آپ نے صبر سے کام لیا۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن یوسف دمشقی کہتے ہیں کہ حضرت عثامہ بنت بلال رحمہا اللہ کی آنکھ ضائع ہوگئی' آپ عبادت گذار تھیں' ایک دن ان کا بیٹا حاضر ہوا' اس نے نماز پڑھ لی تھی' آپ نے کہا: بیٹے! تم نے نماز پڑھ لی ہے؟ اس نے کہا: ہاں چنانچہ یہ اشعار پڑھے:

''اے عثامہ! تم کھیل کود میں پڑتی ہو' مصیبت تمہارے گھر میں داخل ہوگئی ہے۔
رونا ہی ہو تو میں وقت پر نماز پڑھنے کو روتی ہوں' اگر کسی دن قرآن پڑھنے پر رونا آتا ہے اس
لیے کہ کبھی میں بھی قرآن پڑھا کرتی تھی۔
بڑے غور سے پڑھا کرتی اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے۔
اے عشق! تجھ پر افسوس ہے' میں زیادہ دیر تک نہیں جی سکی۔''

⑰ حضرت اُمِ سعید بنت علقمہ نخعیّہ رحمہا اللہ

بصرہ کے زاہدوں میں شمار ہوتی تھیں۔

- حضرت امِ سعید رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ انہوں نے حضرت داؤد طائی سے سنا' فرماتے تھے: تیرے غم میرے غم دور کر رکھے ہیں' میرے اور بے خوابی میں قسم ڈال دی ہے اور تجھے دیکھنے کا میرا شوق دیگر

Marfat.com

خواہشوں سے مشکل ہو گیا ہے۔

آپ حضرت داؤد طائی کی خدمت گار تھیں' طائی لونڈی تھیں' ہمیشہ ویسے رویا کرتیں جیسے حضرت داؤد رویا کرتے تھے۔

⑱ حضرت کردیہ بنت عمرو رحمہا اللہ

بصرہ اور اَھواز سے تعلق تھا حضرت شعوانہ رحمہا اللہ کی خدمت کیا کرتیں چنانچہ بتاتی ہیں کہ ایک دن میں نے حضرت شعوانہ کے ہاں رات گذاری' سوگئی تو انہوں نے مجھے ٹھوکر سے جگا کر کہا: اے کردیہ! اٹھو' یہ دنیا سونے کا گھر نہیں' نیند تو قبروں ہی میں ہوگی۔

آپ سے ایک مرتبہ پوچھا گیا کہ حضرت شعوانہ کی خدمت سے آپ کو کیا کچھ ملا؟ فرمایا: جب سے میں نے ان کی خدمت کرنا شروع کی' تو دنیا سے پیار نہ رہا' نہ مجھے اپنی روزی کی فکر رہی' نہ ہی کوئی دنیا دار میری نظر میں جچ سکا کہ اس سے کوئی لالچ کروں اور نہ ہی کسی مسلمان کو حقیر جانا۔

⑲ حضرت اُمِ طلق رحمہا اللہ

عبادت گذار' مجاہدے کرنے والی اور عارفہ عورتوں میں سے تھیں۔

Marfat.com

حضرت عاصم حجدری فرماتے ہیں: حضرت امِ طلق رحمہا اللہ فرماتی تھیں: میرے نفس نے جو بھی چاہا' مجھے اس پر قابو رہا۔

آپ فرماتی تھیں: نفس کو اگر نعمتیں دو گے تو بادشاہ بنے گا اور اگر اسے تھکاؤ گے تو غلام بن کر رہے گا۔

⑳ حضرت حسناء بنت فیروز رحمہا اللہ

آپ یمن کی عبادت گذار اور شوقِ الٰہی رکھنے والی خواتین میں سے تھیں' حال بہترین تھا چنانچہ حضرت عبدالرزاق فرماتے ہیں کہ یمن میں ایک خاتون تھیں جنہیں حسناء بنت فیروز کہا جاتا تھا' آپ بارگاہِ الٰہی میں یوں عرض کیا کرتیں: الٰہی! تو اپنے اولیاء کو کب تک زمین اور کیچڑ کے نیچے رکھے گا' تو قیامت کیوں برپا نہیں کرتا کہ انہیں وہ کچھ دیدے جس کا تو نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے۔

㉑ حضرت حفصہ بنت سیرین رحمہا اللہ

(حضرت محمد بن سیرین کی بہن)

بصرہ کی عبادت گذار عورتوں میں شمار ہوتیں اور زہد و ورع میں اپنے بھائی حضرت محمد بن سیرین کی طرح تھیں۔

آپ کی بہت سی کرامتیں تھیں چنانچہ حضرت ہشام بن حسان فرماتے ہیں کہ حضرت حفصہ بنت سیرین

Marfat.com

رحمہا اللہ رات کے وقت چراغ جلاتیں اور کھڑی ہو کر اپنے مصلّے پر نماز پڑھتیں چنانچہ کئی مرتبہ ایسا ہوتا کہ چراغ بجھ جاتا لیکن صبح ہونے تک گھر میں روشنی ہی رہتی۔

㉒ حضرت لبابہ عابدہ رحمہا اللہ

شام میں رہتی تھیں' تقویٰ اور پرہیزگاری والوں میں شامل تھیں چنانچہ حضرت احمد بن محمد فرماتے ہیں' حضرت لبابہ رحمہا اللہ نے فرمایا: جب سے میں نے اللہ کو پہچان لیا ہے تب سے اس بات پر شرمسار ہوتی ہوں کہ اللہ کے علاوہ کسی اور سے تعلق رکھوں۔

آپ یہ بھی فرماتی ہیں: اللہ کی پہچان سے اس کے ساتھ محبت کا طریقہ آتا ہے' اس سے محبت اس کا شوق پیدا کرتی ہے' شوق اس سے انس پیدا کرتا ہے اور انس کی بناء پر ہمیشہ اس کی خدمت گاری اور اس کے احکام پر عمل کرنے کی راہ کھلتی ہے۔

㉓ حضرت حکمیّہ دمشقیّہ رحمہا اللہ

شام کی سردار قسم کی خواتین میں سے تھیں' آپ حضرت رابعہ رحمہا اللہ کی استاذ اور ان کی صحبت میں رہیں چنانچہ حضرت احمد بن ابی الحواری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت رابعہ رحمہا اللہ نے مجھ سے کہا: میں حضرت حکمیہ رحمہا اللہ کے پاس گئی تو وہ قرآن پڑھ رہی تھیں' مجھ سے کہا: اے رابعہ! مجھے معلوم ہوا ہے تمہارا شوہر کسی اور خاتون

Marfat.com

سے بھی شادی کر رہا ہے۔ میں نے کہا: ہاں' اس نے کہا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس عقل کے ہوتے ہوئے' اس کا دل دو عورتوں میں الجھ کر رہ جائے گا' کیا آپ کے پاس اس آیت کی تفسیر نہیں پہنچی؟ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ مگر وہ جو اللہ کے پاس سلامتی والا دل لے کر آئے۔ انہوں نے کہا' نہیں معلوم' آپ نے فرمایا: قلبِ سلیم کا مطلب یہ ہے کہ جب وہ اللہ سے ملاقات کرے تو اس کے دل میں اللہ کے علاوہ اور کوئی بھی نہ ہو۔

حضرت ابوسلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تیس سال ہوئے' میں نے اس سے بہتر حدیث نہیں سنی۔

حضرت رابعہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ جب میں نے ان کی یہ بات سنی تو گلیوں میں جھولتی ہوئی چلی' مجھے شرم آ رہی تھی کہ لوگ دیکھ کر یہ نہ سمجھیں کہ میں نشہ میں ہوں۔

حضرت احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بخدا یہ نشہ ہی تھا۔

㉔ حضرت رابعہ اَزدیہ رحمہا اللہ

اہل بصرہ میں سے تھیں' وہاں کے بڑے پرہیزگاروں میں شمار ہوتیں' حضرت عبدالواحد بن زید ان کی خدمت میں رہے اور ان سے روایت کی تھی چنانچہ حضرت عبدالواحد بن زید نے حضرت ازدیہ رحمہا اللہ کو نکاح کا پیغام بھیجا' آپ نے انکار کیا تو بہت غمگین ہوئے' پھر ان پر دباؤ ڈالا تو انہوں نے مان لیا چنانچہ جب وہ ان کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا: اے شہوت پسند! مجھ میں تمہیں شہوت کا کون سا عضو دکھائی دیا ہے' تمہیں چاہئے تھا کہ اپنے جیسی شہوت پرست عورت کو پیغام دیا ہوتا۔

Marfat.com

㉕ حضرت عجردہ عمیّہ رحمہا اللہ

بصرہ کے مجاہدے کرنے والوں میں سے تھیں۔ حضرت جعفر بن سلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں' میں نے اپنی عورتوں' اپنی ماں اور دوسری عورتوں سے سنا' وہ بتاتی تھیں کہ حضرت عجردہ عمیہ نے ساٹھ سال تک روزہ نہیں چھوڑا تھا' رات کا سونا صرف اونگھ ہوتا اور جب صحیح ہوتیں تو فرماتیں: ہائے افسوس! دن نے ہمارا آقا سے راز و نیاز کا تعلق کاٹ دیا ہے اور پھر ہمیں لوگوں کے ساتھ سننے بولنے میں ڈال دیا ہے۔

㉖ حضرت امِ سالم راسیہ رحمہا اللہ

اہل بصرہ سے تھیں اور بڑی مجاہدہ خواتین میں شمار ہوتی تھیں چنانچہ حضرت محمد بن سلیم بن ھلال راسبی بتاتے ہیں کہ حضرت ام سالم راسیہ رحمہا اللہ نے سترہ مرتبہ بصرہ سے احرام باندھا تھا۔

ایک اور شخص کہتے ہیں: آپ فرماتی تھیں: جب کوئی حج کا احرام باندھے تو خادمانہ شکل میں اپنے آقا کے ہاں حاضر ہو کیونکہ جب آدمی جلدی خدمت کرنا چھوڑ دیتا ہے تو بے کار ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

㉗ حضرت عبیدہ بنت ابی کلدب رحمہا اللہ

آپ بصرہ والوں میں سے تھیں اور ''طفاوہ'' میں رہائش تھی' نہایت عقلمند' مجاہدے کرنے والی اور وعظ و نصیحت میں مصروف رہنے والی تھیں۔

- حضرت داؤد بن محبر کہتے ہیں کہ جب عبیدہ بنت ابی کلدب رحمہا اللہ فوت ہو گئیں تو ان کے بعد بصرہ والوں نے ان سے افضل خاتون نہ دیکھی۔
- آپ ہی کے بارے میں آتا ہے کہ فرمایا تھا: جو شخص پرہیز گار اور اللہ کی معرفت رکھتا ہو تو اس کے نزدیک اللہ کی ملاقات اور اس کے ہاں جانے سے زیادہ اہمیت کسی اور چیز کی نہیں ہوتی۔

㉘ حضرت ھند بنت مہلب رحمہا اللہ

آپ بصرہ میں رہنے والی تھیں۔

- حضرت ابو مسلمہ عتکی کے مطابق حضرت ہند بنت مہلب رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ جب تم اللہ کی رحمت ہوتی دیکھو تو شکر الٰہی کیا کرو کہ کہیں چھن نہ جائے۔

Marfat.com

㉙ حضرت رابعہ بنت اسماعیل رحمہا اللہ

(حضرت احمد بن حواری کی زوجہ)

آپ شام کی بزرگ ترین خواتین میں سے تھیں اور بہت خوشحال تھیں' آپ نے اپنا تمام مال حضرت احمد اوران کے شاگردوں پر خرچ کر دیا۔

- حضرت رابعہ بنت ابی الحواری رحمہا اللہ نے ایک دن حضرت احمد بن ابی الحواری سے کہا: میں دعا کرتی تھی کہ میرا مال آپ جیسی شخصیت اور آپ کے شاگرد کھائیں۔
- حضرت احمد بن ابی الحواری فرماتے ہیں: ہمیں حضرت رابعہ رحمہا اللہ نے کہا: وہ طست مجھ سے دور لے جاؤ کیونکہ میں اس پر لکھا دیکھ رہی ہوں: امیر المؤمنین ھارون فوت ہو گیا ہے چنانچہ حضرت احمد کہتے ہیں: پتہ چلا کہ وہ اسی دن فوت ہوا تھا۔
- حضرت احمد بن حواری فرماتے ہیں کہ حضرت رابعہ رحمہا اللہ نے کہا: بسا اوقات میں دیکھتی ہوں کہ جن میرے گھر میں آتے جاتے ہیں اور پھر سر پر ہاتھ رکھ کر کہا: میں دیکھتی ہوں کہ جنتی حوریں اپنی آستینوں کے ذریعے مجھ سے پردہ کرتی ہیں (نور کی روشنی برداشت نہیں کرتیں)۔
- حضرت رابعہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں: میں ٹھنڈا پانی دیکھتی ہوں تو مجھے اپنے اعمالنامے بکھرے نظر آتے ہیں' جب بھی مکڑی دیکھتی ہوں تو مجھے حشر یاد آ جاتا ہے اور جب بھی مؤذن کی اذان سنتی ہوں تو مجھے یاد آتا ہے کہ ایک دن قیامت میں بھی اعلان ہوگا۔
- حضرت احمد فرماتے ہیں: ایک دن میں نے حضرت رابعہ رحمہا اللہ کو بلایا تو انہوں نے کوئی جواب نہ دیا' ابھی کچھ ہی دیر گذری تھی کہ وہ بولیں اور کہنے لگیں: میں اس لئے جواب نہ دے سکی کہ میرا دل اللہ پر خوشی کی وجہ سے بھرا ہوا تھا' اس وقت مجھ میں جواب دینے کی ہمت ہی نہ تھی۔

Marfat.com

③⓪ حضرت فاطمہ نیشاپوری رحمہا اللہ (م۲۲۳ھ)

آپ خراسان کی قدیم عورتوں میں سے تھیں اور بڑی عارفہ تھیں۔ حضرت ابویزید بسطامی آپ کی بڑی تعریف کرتے تھے اور حضرت ذوالنون رحمہ اللہ کئی مسائل پوچھا کرتے ہیں۔

آپ مکہ کے قریب رہتیں، کئی مرتبہ بیت المقدس میں پہنچیں لیکن پھر مکہ واپس آ گئیں، ان کے دور میں کوئی عورت آپ جیسی نہ تھی۔

کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ نے حضرت ذوالنون رحمہ اللہ کی خدمت میں کچھ خادمائیں بھیجیں لیکن آپ نے قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ عورتوں کی خادمائیں لینے میں ذلت اور نقصان ہوتا ہے۔ اس پر حضرت فاطمہ رحمہا اللہ نے کہا: دنیا میں ایسے صوفی سے بدتر اور کون ہوگا جو اسباب پر نظر رکھے۔

- حضرت ابوزید بسطامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے زندگی بھر میں صرف ایک مرد اور ایک ہی عورت دیکھی ہے، عورت تو حضرت فاطمہ نیشاپوریہ رحمہا اللہ ہیں، وہ جب بھی کسی بات کی اطلاع دیتی ہیں تو وہ ویسے ہی ہوتی ہے۔
- حضرت فاطمہ نیشاپوریہ رحمہا اللہ اور ذوالنون رحمہ اللہ بیت المقدس میں تھے کہ حضرت فاطمہ نے ان سے اس وقت کہا جب انہوں نے نصیحت کرنے کو کہا کہ سچائی پر قائم رہو نیز اپنے کاموں اور باتوں میں اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ○ (سورۂ محمد:۲۱)

''تو اگر اللہ سے سچے رہتے تو ان کا بھلا تھا۔''

- ایک بڑے شیخ ابن ملول نے حضرت ذوالنون سے پوچھا تھا کہ آپ نے زندگی میں کونسی بڑی شخصیت دیکھی ہے؟ تو انہوں نے کہا: میں نے مکہ میں ایک عورت سے بڑھ کر کوئی عظیم شخصیت نہیں دیکھی جسے

Marfat.com

فرمانی کرلوں تو اس سے ملنا پسند نہیں کرتی اور جب اللہ کی نافرمانی کر رہی ہوں تو اس سے ملنا کیسے گوارا کروں؟

- حضرت احمد بن الحواری بتاتے ہیں کہ حضرت امِ ھارون رحمہا اللہ اپنے گاؤں سے نکلیں تو ایک آدمی نے لڑکا دیکھا اور چلا کر کہا کہ اسے پکڑو۔ یہ دیکھ کر حضرت امِ ھارون رحمہا اللہ پتھر پر گر پڑیں۔ حضرت ابو سلیمان نے کہا: جو صحیح چیخ و پکار دیکھنا چاہتا ہے' وہ امِ ھارون رحمہا اللہ کو دیکھے۔

۳۲ حضرت بحریہ رحمہا اللہ

اہلِ بصرہ کی عارفہ تھیں' حضرت شقیق کی صحبت میں رہیں اور ان کی ہمعصر تھیں۔

ایک دن آپ' حضرت شقیق کے پاس ٹھہریں اور ان سے کہا کہ مجھے وہ علم بتایئے جسے قلم نے نہ لکھا ہو' وہم میں نہ آسکے اور جو اللہ کے علم میں تازہ ہو۔ یہ کلام سن کر حضرت شقیق حیران ہو گئے اور کہنے لگے: اس خاتون کی طرف دیکھو' کیسی بات کی ہے۔

- حضرت ابن ابی الحواری بتاتے ہیں کہ اہلِ بصرہ میں سے ایک بڑھیا نے بتایا: میں نے سنا کہ حضرت بحریہ رحمہا اللہ نے فرمایا: جب انسان کا دل خواہشات چھوڑ دیتا ہے تو اس بناء پر علم کا دوست بن جاتا ہے' اسی پر عمل کرتا ہے اور اس پر جو حال بھی وارد ہوتا ہے' اسے برداشت کرتا ہے۔

Marfat.com

۳۳ حضرت فاطمہ بردعیہ رحمہا اللہ

آپ ''اردبیل'' میں رہا کرتی تھیں اور ان عارفہ خواتین میں شامل تھیں جو شطحی کلام بولتی تھیں۔ (بظاہر خلافِ شریعت)

- حضرت ابوالحسن سلامی فرماتے ہیں کہ کسی شیخ نے حضرت فاطمہ بردعیہ رحمہا اللہ سے حدیث قدسی اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ (جو مجھے یاد کرتا ہے' میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں) کے بارے میں وضاحت پوچھی اور کچھ دیر ان سے باتیں کرتے رہے جس پر حضرت فاطمہ رحمہا اللہ نے کہا: بات یوں نہیں بلکہ کامل ذکر یہ ہے کہ ہمیشہ ذکر کرنے کی وجہ سے تمہیں بھی معلوم ہو جائے کہ وہ اللہ تمہیں یاد کرتا ہے' پھر تمہارا اپنا ذکر اللہ کے ذکر میں گم ہو جائے اور صرف اس کا ذکر باقی رہ جائے جس کیلئے نہ تو جگہ کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ وقت کی۔

۳۴ حضرت عائشہ دینوریہ رحمہا اللہ

حضرت احمد بن محمد کوبکی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ دینوریہ رحمہا اللہ سے اس وصیت کے بارے میں پوچھا جو انہیں حضرت ابراہیم بن شیبان نے کی تھی تو انہوں نے کہا: میں حج کے ارادے سے چلی تو ان کے پاس گئی اور کہا: مجھے کوئی ایسی نصیحت کیجئے جو راستے میں مجھے کام دے سکے جس پر انہوں نے مجھ سے کہا کہ جب تم اپنے دروازے سے نکل کر قدم بڑھاؤ تو یہ نہ سوچو کہ اگلا قدم اٹھا سکو گی' ہو سکتا ہے وہاں تمہاری موت ہو

Marfat.com

جائے۔ حضرت عائشہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ اسی بات نے مجھے راستے میں کام دیا۔

آپ فرماتی ہیں کہ میں حضرت ابراہیم کے وقت وصال پر ان کے پاس گئی اور کہا: مجھے کوئی وصیت کیجئے جس پر انہوں نے کہا: مشائخ جو بھی چیز تمہیں دیا کریں' اسے تبرک بنالیا کرو۔

⑮ حضرت امۃ الحمید بنت قاسم رحمہا اللہ

آپ حضرت ابوسعید خراز رحمہ اللہ کی صحبت میں رہیں' ان کی خدمت کیا کرتیں اور ان کی طرف سے بتائے گئے مسائل بیان کرتیں چنانچہ حضرت امۃ الحمید بنت قاسم رحمہا اللہ فرماتی ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خراز رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ واصل (اللہ سے ملنے والے) وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے دلوں میں انوار کے خزانے داخل ہوتے ہیں اور وہ اللہ جبار کے سامنے بیٹھتے ہیں۔

- حضرت امۃ الحمید رحمہا اللہ بتاتی ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعید خراز رحمہ اللہ سے کہا کہ مجھے کوئی وصیت کیجئے جس پر انہوں نے کہا: دل سے اللہ کی طرف توجہ رکھو اور ظاہری طور پر اللہ کے حکموں پر چلو' لوگوں کی ضرورتیں پوری کرنے کی کوشش کرتی رہو اور ان کی خدمت کیا کرو' انشاء اللہ ایسا کرنے سے تم ابرار لوگوں کا مرتبہ حاصل کرلوگی۔

Marfat.com

۳۶ حضرت عائشہ رحمہا اللہ

(حضرت ابوحفص نیشاپوری کی بیوی)

حضرت عائشہ رحمہا اللہ نے حضرت ابوحفص سے رونے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: سچے شخص کا رونا یہ ہے کہ وہ روئے اور اس کے رونے پر یہ رونا آئے کہ وہ اپنے اس رونے میں سچا نہیں چنانچہ کم سچائی میں اس کا رونا اس کے ابتدائی رونے سے بہتر ہوتا ہے کیونکہ بندے کا کوئی حال اس کے ہاں نقصان کے علاوہ اٹھایا نہیں جاتا۔

۳۷ حضرت فاطمہ زیتونہ رحمہا اللہ

آپ حضرت ابوحمزہ، حضرت جنید اور حضرت نوری کی خدمتگار تھیں اور اولیاء میں شامل تھیں:

- حضرت فاطمہ زیتونہ رحمہا اللہ (خادمۂ جنید، نوری اور ابوحمزہ) بتاتی ہیں کہ میں حضرت ابوالحسن نوری کے پاس شدید سردی میں پہنچی اور ان سے کہا: کیا میں آپ کے پاس کوئی کھانے والی چیز لاؤں؟ انہوں نے کہا: ہاں لے آؤ، میں نے کہا، کیا پسند کرو گے؟ انہوں نے کہا، روٹی اور دودھ حالانکہ ان کے سامنے آگ رکھی تھی جسے ہاتھ سے الٹ پلٹ رہے تھے چنانچہ آپ نے راکھ میں لت پت سیاہ ہاتھوں ہی سے وہ روٹی اور دودھ استعمال کرلیا، وہ دودھ ہاتھوں سے بہہ رہا تھا جس سے آپ ہاتھ کی سیاہی دھو رہے تھے، میں نے دیکھ کر کہا: اے پروردگار! تیرے اولیاء کتنے پلید ہوتے ہیں، ان میں

Marfat.com

حرکت میں اسی کی خدمت کرے' صرف اسی کی خاطر حرکت کرے اور اسی کی مرضی پر چلے۔

- حضرت صفراء رحمہا اللہ نے حضرت ابو حفص سے کہا کہ مجھے کوئی وصیت کیجئے۔ آپ نے فرمایا: میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ بیت اللہ میں رہنا اور محراب کے قریب ٹھہرنا' قرآن جتنا یاد ہو' اس کی تلاوت کرنا' خاموش رہنا' بے مقصد کام کے قریب نہ جانا اور جہاں تک ممکن ہو' لوگوں کی خدمت کرتے رہنا۔

۳۹ حضرت انیسہ بنت عمرو رحمہا اللہ

یہ خاتون حضرت معاذہ عدویہ کی صحبت میں رہیں چنانچہ حضرت انیسہ بنت عمرو رحمہا اللہ' حضرت معاذہ عدویہ کی خدمت گار تھیں اور فرمایا کرتی تھیں کہ کسی بھی عمل کے ساتھ تین باتوں کا ہونا ضروری ہے' اخلاص ہو' کام درست اور سنت کے مطابق ہو۔

۴۰ حضرت اُم الاسود بنت زید عدویہ رحمہا اللہ

حضرت معاذہ عدویہ نے انہیں دودھ پلایا تھا۔

- حضرت ام الاسود رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ حضرت معاذہ عدویہ نے مجھ سے کہا تھا کہ (خدانخواستہ) حرام کھا کر میرا پیا دودھ خراب نہ کرنا کیونکہ تمہیں دودھ پلاتے وقت میں نے پوری کوشش کی تھی کہ صرف حلال کھاؤنگی لہٰذا اس کے بعد پوری کوشش کرو کہ حرام نہ کھا سکو کہ شائد تمہیں اپنے آقا کی خدمت کی توفیق

Marfat.com

ملے اور اس کے فیصلے پر راضی رہ سکو۔

- حضرت ام الاسود رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ میں نے جب بھی کوئی شبہ والی چیز کھائی تو میرا کوئی فرض رہ گیا یا پھر کوئی ورد ضرور رہ گیا۔

۴۱ حضرت امِ علی رحمہا اللہ
(حضرت احمد بن خضرویہ بلخی کی بیوی)

آپ، رئیس اور عظیم لوگوں کی بیٹی تھیں اور بہت خوشحال تھیں، آپ نے اپنا سارا مال فقیروں پر خرچ کر دیا اور حضرت احمد کے حالات کے مطابق ان کی مدد کرتی رہیں۔

آپ نے حضرت ابو حفص نیشاپوری اور حضرت ابو یزید بسطامی سے ملاقات کی اور حضرت ابو یزید سے کئی مسائل دریافت کئے۔

حضرت ابو حفص فرماتے ہیں کہ میں عورتوں کے بارے میں ناپسندیدگی کا اظہار کیا کرتا تھا کہ اسی دوران حضرت ام علی سے میری ملاقات ہوئی جو حضرت احمد بن خضرویہ کی بیوی تھیں جس پر مجھے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنی پہچان کرا سکتا ہے۔

- حضرت ابو یزید بسطامی فرماتے ہیں کہ جو تصوف میں آنا چاہے تو اسے حضرت احمد بن خضرویہ کی بیوی حضرت ام علی کی ہمت یا حال اپنانا چاہئے۔
- حضرت امِ علی رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کئی قسم کی نیکیوں اور مہربانیوں سے اپنی مخلوق کو اپنی طرف آنے کی دعوت دی لیکن انہوں نے جواب نہ دیا چنانچہ ان پر کئی قسم کی آزمائش ڈالی تا کہ اس کے ذریعے اسے اپنی طرف موڑے کیونکہ اسے ان سے محبت ہے۔

Marfat.com

❁ حضرت امِ علی رحمہا اللہ فرماتی ہیں: جب بھی مجھے اپنا فقر یاد آیا' میں نے اپنے پروردگار کے ساتھ اپنا مصروف ہونا یاد کیا تا کہ مجھ سے فقر کا اثر دور ہو سکے اور میں کہتا ہوں: وہ شخص کیسے فقیر ہو سکتا ہے جس کا آقا اللہ جیسا ہو؟

❁ آپ فرماتی ہیں: ضرورت کا فوت ہو جانا' اس میں ذلیل ہونے سے آسان ہوتا ہے۔

❁ آپ کے پاس اہلِ بلخ میں سے ایک عورت آئی تو آپ نے ان سے پوچھا: کیا چاہتی ہو؟ اس نے کہا: میں اس لئے آپ کے پاس آئی ہوں کہ آپ کی خدمت کر کے اللہ کا قرب حاصل کر سکوں۔ آپ نے ان سے کہا: تم ایسا کیوں نہیں کرتی کہ اللہ کی خدمت کر کے میرا قرب حاصل کرو۔

㊷ حضرت فاطمہ بنت عبداللہ، جویریہ رحمہا اللہ

آپ' حضرت ابو سعید خراز کی صحبت میں رہی تھیں چنانچہ حضرت فاطمہ بنت عبد اللہ جویریہ رحمہا اللہ (حضرت ابو سعید خراز کی شاگرد) فرماتی ہیں: سب سے پہلا غم جو کسی عارف پر وارد ہو کہ اسے ہر شے سے الگ کر دیتا ہے' اللہ کی طرف سے ان لوگوں پر نظر ہوتی ہے تا کہ اس کے ذریعے ہر شے سے اسے پاک کر دے۔

❁ حضرت فاطمہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں: ایک محبّ کی اپنے آقا کے بارے میں حالت یہ ہوتی ہے کہ جب اس کے دل میں اس کی محبت گھر کر لیتی ہے تو اس کا دل پاک ہو جاتا ہے' اس میں اس کی محبت پیدا ہوتی ہے' اس کا ذکر دل میں گڑبڑ پیدا نہیں کرتا اور اسے مالدار ہونے سے روکتا ہے اور پھر جس کے دل میں اللہ کا ذرا سا بھی شوق پیدا ہو جاتا ہے' وہ دنیا و آخرت میں اپنا حصہ بھول جاتا ہے' اپنی طرف سے صلاح و مشورہ نہیں کرتا' وہ یوں خدمت نہیں کرتا جیسے دیوانہ کرتا ہے' وہ تو اپنے مولا کے ساتھ حیران پھرتا ہے۔

Marfat.com

آپ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوسعید نے فرمایا تھا: ایک عارف کی حالت یہ ہوتی ہے کہ کبھی تم اسے دیکھو گے تو پورا عاشق ہوگا اور دنیا سے منہ موڑے گا' اپنے آقا کے علاوہ کسی کے لئے کام نہ کرے گا اور کبھی دیکھو گے تو وہ مخلوق کے ساتھ ہوگا جیسے انہی میں سے ایک ہے اور اپنا مکان بھول چکا ہے' وہ اپنی بے چینی سے سکون میں ہوگا اور اپنے اللہ سے لَو لگائے ہوگا۔

۴۳ حضرت مونسہ صوفیہ رحمہا اللہ

شام کی عبادت گذار عورتوں میں سے تھیں اور مضبوطی سے کام کرنے والی تھیں۔

حضرت محمد بن یعقوب بن یوسف فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مونسہ صوفیہ سے پوچھا کہ تم نے یہ بالوں سے بنا کپڑا کیوں پہنا ہے' اس اللہ سے ڈر کر یا اس سے محبت کی خاطر؟ انہوں نے کہا کہ تکلیفیں اٹھانے کی خاطر۔

۴۴ حضرت فخرویہ بنت علی رحمہا اللہ

نیشاپور میں رہنے والی تھیں اور حضرت ابوعمرو بن نجید کی بیوی تھیں۔

میرے دادا حضرت ابوعمرو بن نجید فرماتے ہیں کہ حضرت فخرویہ رحمہا اللہ کی صحبت سے مجھے وہ فائدہ ملا جو

Marfat.com

حضرت ابوعثمان سے نہیں مل سکا۔

- میرے دادا ہی نے بتایا کہ حضرت فخرویہ رحمہا اللہ فرماتی تھیں: میرا حال کمزور ہے' خطرے بڑے ہیں' دعوے لمبے چوڑے ہیں اور سچائی کم ہے۔
- ایک مرتبہ حضرت فخرویہ رحمہا اللہ نے حضرت ابوعلی ثقفی سے کہا کہ انسان جب علم کی بات کرتا ہے تو اپنے دل اور نفس کو آرام پہنچاتا ہے اور اپنے آپ میں بڑا بنتا ہے کیونکہ اس کی بات اچھی ہوتی ہے اور جب علم کو استعمال کرتا ہے تو اپنے نفس اور دل کو تھکاتا ہے' اپنے آپ کو حقیر جانتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس کے معاملے میں خلوص کم ہے۔

یہ سن کر حضرت ابوعلی نے رو کر فرمایا: میں آپ سے وہی بات کہوں گا جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہی تھی کہ ایک عورت بھی عمر سے زیادہ مسائل جانتی ہے۔

- آپ ہی سے یہ حکایت ملتی ہے کہ کہا تھا: جو شخص اللہ سے ملنے کیلئے کسی سبب کو عبادت کے ساتھ لازم نہیں جانتا اور رسول اللہ ﷺ کی تابعداری نہیں کرتا تو وہ راہِ خدا گم کر بیٹھے گا۔

آپ کا وصال ۳۱۳ھ کو ہوا تھا۔

⑮ حضرت فاطمہ بنت احمد حجافیہ رحمہا اللہ

آپ حضرت زکریا سختنی کی صحبت میں رہیں اور حضرت ابوعثمان سے ملاقات کی تھی۔

- حضرت فاطمہ حجافیہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ جب بھی کسی شخص نے کسی کو ''اے احمق'' کہہ کر آواز دی تو میں نے لبیک کہا (کہ احمق میں ہوں) میرا خیال یہ ہوتا تھا کہ وہ مجھے آواز دے رہا ہے تو کوئی ایسا شخص نہیں جو اس شخص سے زیادہ احمق دکھائی نہ دیتا ہو جو اپنے دشمن سے دوستی اور دوست سے دشمنی رکھے' نفس اور

Marfat.com

شیطان دونوں دشمن ہیں' ہم ان دونوں ہی سے محبت رکھتے اور ان کے پیروکار ہیں جبکہ کتاب وسنت ہماری نجات کے مقام ہیں جبکہ ہم نے ان سے منہ موڑ رکھا ہے۔

- حضرت فاطمہ رحمہا اللہ نے ایک دن حضرت ابو العباس دینوری سے اس وقت کہا جب وہ انس کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے کہ آپ کا بیان تو اچھا ہے لیکن آپ میں انس موجود نہیں ہے۔

﴿۴۶﴾ حضرت ذکارہ رحمہا اللہ

آپ نہایت عبادت گذار اور اللہ سے عشق رکھنے والی تھیں چنانچہ حضرت محمد بن حسن فرماتے ہیں' حضرت عباس اسکاف نے بتایا کہ ہمارے پاس ایک دیوانہ عورت تھی جسے ذکّارہ رحمہا اللہ کہتے تھے' عید کا دن تھا اور میرے ہاتھ میں کچھ فالودہ تھا' اس نے مجھے دیکھ کر کہا: تمہارے پاس کیا ہے؟ میں نے کہا کہ فالودہ ہے۔ اس نے کہا: مجھے اس بات سے شرم آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے وہاں دیکھے جہاں وہ پسند نہیں کرتا' کیا میں تجھے ایسا فالودہ بنانے کا طریقہ نہ بتادوں جسے ممکن ہو تو بنالینا؟ میں نے کہا کہ بتادو۔

وہ کہنے لگیں: اللہ کی عطاء کی شکر لو' دل کی صفائی کا نشاستہ لو' شرم وحیاء کا پانی لو' مراقبے کا گھی ڈالو' جزاء کا زعفران ہو' خوف وامید میں اسے ملادو' اس کے نیچے غم کا دیگدان چیخ وپکار کی آگ جلاؤ' اسے غم کی چادر پر پھیلا دو تاکہ تہجد کی ہوا اس پر چلے۔ جب اس میں سے تم ایک لقمہ کھالو گے تو بہت سمجھدار ہو جاؤ گے' وسواس سے بچ جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں لوگوں کے دلوں میں محبوب کر دے گا' شیطان کے شر سے تمہیں بچالے گا اور جنت میں حوریں تمہارے اردگرد پیالے لئے گھومتی ہونگی اور پھر یہ شعر پڑھا:

''محبّ کی ہمتیں ملکوت میں گھوم رہی ہیں' دل شکایت کرتا ہے اور خاموش ہے۔''

Marfat.com

㊼ حضرت عائشہ بنت ابی عثمان حضرت سعید بن اسماعیل الحیری الیشاپوری رحمہا اللہ

آپ حضرت ابوعثمان کی اولاد میں سب سے زیادہ زاہدہ اور پرہیزگار تھیں' سب سے زیادہ اچھا حال اور وقت رکھتی تھیں اور ان کی دعائیں قبول ہوتی تھیں۔

- حضرت امِ احمد بنت عائشہ رحمہا اللہ کہتی ہیں کہ میری والدہ حضرت عائشہ رحمہا اللہ نے مجھ سے کہا: اے بیٹی! فانی دنیا پر خوش نہ ہونا' چلے جانے والے پر نہ رونا' اللہ کے ساتھ خوش رہنا اور اللہ کی معافی سے گر جانے پر چیخ و پکار کرنا۔
- وہی بتاتی ہیں کہ میری ماں نے مجھ سے کہا کہ ظاہری اور باطنی طور پر ادب کا لحاظ رکھنا کیونکہ جو ظاہری طور پر بے ادبی کرتا ہے' وہ ظاہری سزا پاتا ہے اور جو باطنی بے ادبی کرتا ہے' باطنی سزا پاتا ہے۔
- حضرت عائشہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ جو شخص اپنی تنہائی میں وحشت محسوس کرتا ہے تو اس لئے کہ اسے اپنے ربّ کے ساتھ انس کم ہوتا ہے۔
- آپ فرماتی ہیں کہ جو شخص بندوں کو حقیر جانتا ہے تو اس لئے کہ وہ اپنے آقا کو کم پہچانتا ہے اور جو کاریگر سے محبت رکھتا ہے' وہ اس کی کاریگری کو عظیم جانتا ہے۔

آپ کا وصال ۳۴۶ھ کو ہوا۔

Marfat.com

㊽ حضرت ام امیمن فاطمہ رحمہا اللہ

(حضرت ابوعلی روذباری کی بیوی)

آپ عظیم اولیاء میں سے تھیں' صاحبِ حال تھیں' صاحبِ فہم تھیں اور بہت اچھا کلام کرتیں چنانچہ حضرت ابوعلی روذباری کی بیوی فاطمہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ (اے اللہ!) میں تمہارے ہاں سے کچھ لینے میں دلچسپی کیوں نہ رکھوں' مجھے تیری ہی طرف لوٹ کر تو آنا ہے؟ تجھ سے محبت کیوں نہ رکھوں' ہر بھلائی تو تجھ سے ملتی ہے اور تیرا شوق کیوں نہ رکھوں' یہ شوق تو تیرا ہی پیدا کیا ہوا ہے؟

- آپ رحمہا اللہ ہی فرماتی تھیں: آدمی کو اس کے کسی کام کا فائدہ اس قدر نہیں ہوتا جس قدر حلال روزی کی تلاش سے ہوتا ہے۔
- حضرت فاطمہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں: زاہد اپنا حصہ تلاش کرتا ہے کیونکہ وہ صرف طلبِ دنیا اور اس کی مشقت سے آرام چاہتا ہے۔
- آپ اس وقت مصر سے نکلیں جب حاجی لوگ نکلتے ہیں' اونٹ آپ کو لئے جاتے تھے' آپ رو رہی تھیں اور کہتی جاتی تھیں: ہائے کمزوری! اور پھر اس کے بعد یہ شعر پڑھے:

''میں نے کہا' مجھے چھوڑ دو' میرے پیچھے تمہاری سواریاں ہیں' میں تمہاری یوں فرمانبرداری کرتا ہوں جیسے غلام کرتا ہے۔''

پھر اس کے بعد کہا: یہ تو اس شخص کی حسرت ہے جو بیت اللہ کی طرف پہنچنے سے رک گیا اور جو اللہ کی طرف جانے سے رک گیا' اس کی حسرت کیسی ہوگی؟

Marfat.com

۴۹ حضرت عمرو فرغانیہ رحمہا اللہ

آپ اپنے وقت میں خلق، حال اور فراست کے لحاظ سے اعلیٰ واحد خاتون تھیں چنانچہ حضرت عمرہ فرغانیہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں: خاموشی کی وراثت دانائی اور سوچ بچار ہے اور جو علم ہوتے ہوئے تنہائی چاہتا ہے تو یہ بات اس میں بغیر کسی وحشت کے انس پیدا کرتی ہے۔

- حضرت عمرہ فرغانیہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ جو شخص اَحرار اور مردوں کی خدمت کرے تو یہ بات مخلوق کے نزدیک اسے عزت دیتی ہے اور ان کی نگاہ میں دبدبہ پیدا کرتی ہے، اس سے راہنمائی حاصل کرتا ہے اور اولیاء کے درجے تک پہنچاتی ہے۔
- حضرت عمرہ رحمہا اللہ سے پوچھا گیا کہ کیا عارف، زاہد کے موافق ہوتا ہے؟ تو انہوں نے کہا: اگر کوئی زندہ شخص، مردہ کے موافق ہوسکتا ہے تو عارف بھی زاہد کے موافق ہو جائے گا۔
- آپ سے پوچھا گیا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کیسے پہچان لیا کہ جسے وہ سن رہے ہیں، وہ اللہ کا کلام ہے؟ آپ نے فرمایا: اس لئے کہ اس کلام نے ان کے اوصاف ختم کر دئے تھے چنانچہ اس کے بعد مخلوق کی کلام پر انہیں ناراضگی ہوگئی۔

Marfat.com

۵۰-۵۱ حضرت زبدہ و حضرت مضغہ رحمہما اللہ

(حضرت بشر حافی کی بہنیں)

ان دونوں کی' پرہیز گاری اور زہد میں ایک خاص حالت تھی۔

- حضرت احمد بن حنبل فرماتے تھے: جس شخص نے یہ معلوم کرنا ہوں کہ وہ پرہیز گاروں کے راستے سے کتنا دور ہے تو وہ حضرت بشر حافی کی دونوں بہنوں کے ہاں جائے' ان کے مسائل سنے اور ان کا طریقہ دیکھے۔
- حضرت زبدہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں: بندے پر سب سے بوجھل چیز اس کا کمزور ہو جانا ہے اور ہلکی چیز اس کی قبر ہے تو کیا بات ہے کہ وہ ہلکی شے کے ذریعے بوجھل شے کو دور نہیں کرتا۔
- حضرت مضغہ کے پاس ایک لونڈی آئی تو اس نے کہا: میں تمہارے بارے میں اس بات پر تعجب کرتی ہوں کہ نہ تو تم اللہ کی طرف ہدایت لیتی ہو اور نہ ہی اس کی طرف راستہ تلاش کرتی ہو۔

۵۲-۵۳ حضرت عبدہ اور حضرت آمنہ رحمہما اللہ

(حضرت ابوسلیمان دارانی کی بہنیں)

یہ دونوں عقل اور دین کے لحاظ سے ایک عظیم مقام رکھتی تھیں۔

- حضرت عبدہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ زہد' انسان کے دل میں راحت و آرام پیدا کرتا ہے اور مال کے ساتھ

Marfat.com

نفس کی سخاوت بھی پیدا کرتا ہے۔

- آپ فرماتی ہیں: عقلمند وہ شخص ہوتا ہے جو اپنے بھائیوں کی صلاح کی حفاظت کرتا ہے' ان کی نہیں جوان کی مراد کے پیچھے چلے۔
- حضرت آمنہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ فقراء سب کے سب مردہ ہوتے ہیں' وہ نہیں جنہیں قناعت کی عزت سے اللہ زندہ رکھے اور اس کے فقر پر راضی ہو۔

⑤④ حضرت عائشہ مروزیہ رحمہا اللہ

(حضرت احمد بن سری کی بیوی)

آپ حضرت ابوعثمان کے ہاں چلی گئیں تو انہوں نے اپنے پاس رکھا تھا۔

- حضرت عائشہ مروزیہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں: جو شخص تکبیر اولیٰ اور جماعت کی حرص نہیں رکھتا تو وہ نماز کی طمع بھی تھوڑا ہی رکھے گا۔
- حضرت عائشہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ عارف کی عقل اس کے دل کا آئینہ ہوتی ہے' دل اس کے نفس کا' روح اس کی عقل کی' اس کا باطن اس کی روح کا آئینہ ہوتا ہے اور اللہ کی توفیق اس کے آئینہ کا نور ہوتی ہے اور اس آئینہ میں باریک نظر خطاء اور صواب کو نکھار دیتی ہے۔
- آپ فرماتی ہیں: میں نے جب بھی کھانا کھایا' کسی فقیر کے ساتھ ایک لقمہ کھایا یا فقیر کی پیروی میں کھایا یا اس کے دیکھتے کھایا۔
- حضرت عائشہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں: جب بھی کسی مقام سے میرے پاس کوئی مرد آیا تو میرے ہاں پہنچنے تک اس کے ارادہ کا نور میں نے اپنے باطن میں دیکھا' اگر مجھے اس کی خدمت کی توفیق ہوئی اور میں نے اپنا

Marfat.com

⑤⑥ حضرت اُم عبداللہ رحمہا اللہ

(حضرت ابوعبداللہ سنجری کی بیوی)

- حضرت امِ عبداللہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ جو شخص فقیروں کو حقیر جانے' اس کی اللہ کے ساتھ نہ تو ہمت ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی حال۔
- آپ ہی نے فرمایا تھا کہ دنیا میں دوستوں کا مل بیٹھنا' دنیا میں جنت ہوتا ہے۔
- آپ ہی نے فرمایا: زندگی اس سے ملاقات میں ہوتی ہے جس نے تمہارا سینہ اپنی ملاقات کیلئے کھولا دیا ہے اور اسی کے ساتھ اللہ کی طرف متوجہ ہونے میں ہے نیز دنیا اور اہلِ دنیا سے منہ پھیرنے میں ہوتی ہے۔

⑤⑦ حضرت حبیبہ عدویہ رحمہا اللہ

آپ بڑی عارفہ خواتین میں شامل تھیں اور بصرہ کی رہنے والی تھیں۔

- حضرت ابومحمد مالکی فرماتے ہیں کہ حضرت حبیبہ رحمہا اللہ جب عشاء کی نماز پڑھ لیتیں تو چھت پر چڑھ کر کمر باندھ لیتیں' دوپٹے میں زرہ ہوتی اور کہتیں: اے اللہ! ستارے ڈوب چکے ہیں' آنکھیں سو چکی ہیں' بادشاہوں نے اپنے دروازے بند کر لئے ہیں' ہر دوست' اپنے دوست کے پاس چلا گیا ہے جبکہ میں تیرے سامنے کھڑی ہوں اور جب سحری کا وقت ہوتا تو عرض کرتیں: الٰہی! رات ڈھل چکی ہے' دن چڑھ رہا ہے' نہیں معلوم کہ تو نے مجھے قبول کر کے برکت دی ہے یا مجھے رد کر دیا ہے تو مجھے پریشانی ہو۔ تیری

Marfat.com

عزت کی قسم! تو جب تک مجھے باقی رکھے گا' میرا اور تیرا یہی طریقہ رہے گا' اگر تو مجھے اپنے دروازے سے جھڑکے گا تو میں یہاں سے نہیں جاؤں گی کیونکہ میرے دل میں تیری کرم نوازی موجود ہے۔

۵۸ حضرت فاطمہ دمشقیہ رحمہا اللہ

آپ اپنے دور کی واحد بزرگ خاتون تھیں اور مشائخ سے بیزار تھیں۔

- حضرت علی بن احمد طرسوسی بتاتے ہیں کہ جب حضرت ابوالحسین مالکی دمشق میں داخل ہوئے تو جامع مسجد دمشق میں کلام کی اور نہایت بہترین بیان کیا' ان کی محفل میں حضرت فاطمہ رحمہا اللہ آ گئیں اور کہنے لگیں: اے ابوالحسن! آپ نے بہت اچھی کلام کی ہے' آپ بہترین کلام کر سکتے ہیں لیکن کیا پوری خاموشی بھی اختیار کر سکتے ہیں؟ اس پر ابوالحسن خاموش ہو گئے اور بات نہیں کی۔

۵۹ حضرت فطیمہ رحمہا اللہ

(حضرت حمدون قصار کی بیوی)

آپ بہترین حال میں تھیں اور بہت باعزت تھیں۔

- آپ فرماتی تھیں: معاشرے میں صوفی شخص کی عادت یہ ہوتی ہے کہ جو بھی کسی ارادے سے اس کے پاس

Marfat.com

آئے' اسے قبول کرتا ہے' جو اس کے ہاں سے غائب ہو جائے' اسے ڈھونڈھتا نہیں' جو اس کے ساتھ رہے' اس سے اخلاق برتتا ہے اور جو اس کے ساتھ نہ رہنا چاہے' اسے اپنے ساتھ رہنے پر مجبور نہیں کرتا۔

- آپ سے پوچھا گیا کہ عاقل کون ہوتا ہے؟ تو آپ نے کہا: جو اپنے پاس بٹھا کر تمہارا دل زندہ کر دے۔
- حضرت فطیمہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں: جو شخص اپنے آپ کو پہچان لیتا ہے' وہ اپنی عبودیت سے پہچانا جاتا ہے اور صرف اپنے مولا پر فخر کرتا ہے۔
- حضرت فطیمہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں: کہ دل کی بحالی دنیا سے منہ موڑ لینے میں ہے اور دل کی خرابی مخلوق میں مصروف ہو جانے پر ہے۔
- حضرت فطیمہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں: جو شخص اپنے اوپر اللہ کی نعمتیں دیکھ لیتا ہے تو اس پر لازم ہو جاتا ہے کہ ہر شے پر شکر کرے۔

⑥⓪ حضرت امۃ اللہ جبلیہ رحمہا اللہ

آپ دامغان کے پہاڑی علاقے میں رہتی تھیں' بستی کا نام ''نو قابذ'' تھا۔ حضرت عبداللہ جبلی کی بیوی تھیں اور حضرت ابو یزید بسطامی کی شاگرد تھیں۔

آپ کی بہت سی کرامتیں تھیں اور بڑی صاحبِ فراست تھیں۔ آپ کی وہ بستی بسطام سے ایک فرسخ کے فاصلے پر تھی۔

آپ اپنے شوہر کو حضرت ابو یزید کے واقعات بتا دیتی تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ ابو یزید اس وقت فلاں کام کر رہے ہیں۔ آپ کے شوہر ایک مرتبہ حضرت ابو یزید کے پاس گئے اور انہیں یہ بات بتائی' وہ اس وقت کرسی

Marfat.com

پر بیٹھے وضو کر رہے تھے' انہوں نے ایک بیاض پکڑی' اسے تَر کر کے اپنی کرسی پر مارا اور کہا: امۃ اللہ سے جا کر کہہ دو کہ اگر وہ سچ کہتی ہے تو بتا دے کہ کرسی پر کیا ہے؟

حضرت عبداللہ جب وہاں سے نکلے تو حضرت ابو یزید نے وہ بیاض کرسی سے اٹھالی۔ وہ گھر پہنچے اور اپنی بیوی سے پوچھا تو انہوں نے کہا: کرسی پر کوئی شے موجود نہیں۔ اس پر عبداللہ نے کہا: اب پتہ چلا ہے کہ وہ جھوٹی ہے حالانکہ حضرت ابو یزید کا ارادہ یہ تھا کہ اسے اس کے شوہر سے چھپائے رکھیں۔

ایک دن اسی خاتون نے اپنے شوہر سے کہا: کل اگر اللہ تم سے پوچھے کہ میرے پاس کیا لائے ہو تو کیا جواب دو گے؟ انہوں نے کہا: میں اس روٹی کے بارے میں یقین سے کہہ دوں گا۔ وہ بولیں' مجھے اس بات پر اللہ سے حیاء آتی ہے کہ میں اس کے پوچھنے پر روٹی کا جواب دوں۔

⑥① حضرت قسیمہ رحمہا اللہ
(حضرت ابو یعقوب تنیسی کی بیوی)

آپ اپنے وقت میں عظیم عورت شمار ہوتی تھیں' حضرت ابو عبداللہ روذ باری اور ان سے اوپر کے مشائخ کی شاگرد تھیں۔

- حضرت علی بن احمد طرسوسی بتاتے ہیں کہ ایک دن حضرت ابو عبداللہ روذ باری حضرت قسیمہ رحمہا اللہ کے گھر آئے اور دیکھا کہ دروازہ بند ہے' انہوں نے کہا: تالا توڑ دو' لوگوں نے توڑ دیا' حضرت ابو عبداللہ گھر میں داخل ہوئے اور کہا: سارا سامان اٹھالو چنانچہ انہوں نے سب مال اٹھالیا' ہنڈیا اور ٹھیکریاں تک اٹھا لیں' انہیں بیچا' کھانا خرید کر کھالیا اور سماع کیلئے بیٹھ گئے۔

اتنے میں حضرت ابو یعقوب آ کر گھر میں داخل ہوئے' گھر میں کوئی چیز نہ تھی' آپ پریشان ہو کر بیٹھ گئے'

Marfat.com

کچھ دیر بعد حضرت قسیمہ رحمہا اللہ آ گئیں' ان کے شوہر ان سے ملے' اتنے میں حضرت ابوعبداللہ بولے کہ گھر میں سے سب کچھ لیا جا چکا ہے اور گھر خالی کر دیا گیا ہے۔

وہ آئیں اور حلقہ کے درمیان بیٹھ گئیں' اوپر جوزی بصری چادر اوڑھ رکھی تھی جسے اتار کر انہوں نے ان کے سامنے پھینک دیا اور گھر چلی گئیں۔ حضرت ابو یعقوب نے ان سے کہا: اپنے ہاں یہی تو ایک چادر تھی جو تم نے اسے دیدی ہے۔ اس پر حضرت قسیمہ رحمہا اللہ نے کہا: افسوس! حضرت ابوعبداللہ روذباری جیسی شخصیت ہمارے گھر میں آئے تو ہم اپنے لئے کیا بچا رکھیں۔

⑥② حضرت مرھاء نصیبیہ رحمہا اللہ

حضرت ابوعلی بن کاتب' حضرت ابوعبداللہ بن جامار' حضرت ابوبکر بن دقی' حضرت ابوالحسن بصری' حضرت ابوعبداللہ روذباری اور حضرت عیاش بن شاعر کی شاگرد تھیں۔

آپ زمین پر بیٹھنا پسند کرتیں اور کہا کرتی تھیں کہ فقر' عزت کا لباس ہے لیکن اس وقت جب فقیر اسے خوب پہن لے۔

Marfat.com

⑥③ حضرت فاطمہ بنت احمد رحمہا اللہ

(حضرت ابوعبداللہ روذباری کی بیوی)

حضرت ابوعلی روذباری کی بہن تھیں اور بڑی عظیم خاتون تھیں۔ آپ عظیم عارفہ تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ میرا بیٹا ابوعبداللہ صوفی نہیں ہے' صرف ایک نیک آدمی ہے حالانکہ ابوعبداللہ ایک صوفی تھے اور ان کی بہت سی کرامتیں مشہور ہیں۔

⑥④ حضرت میمونہ رحمہا اللہ

(حضرت ابراہیم خواص کی بہن)

آپ حضرت ابراہیم کی ماں کی طرف سے بہن تھیں اور حضرت حامد الاسود کی بیوی تھیں۔

- حضرت ابراہیم خواص فرماتے ہیں کہ میری بہن نے مجھ سے کہا: میں اپنے شوہر حامد کی طرف سے اس وقت تنگدل نہیں ہوئی جب میں نے اسے دیکھا کہ وہ مسجد میں داخل ہو کر بیٹھ جاتا ہے اور تحیۃ المسجد نہیں پڑھتا۔
- حضرت ابراہیم خواص اپنی بہن میمونہ رحمہا اللہ کے پاس آئے اور کہا کہ آج میں تنگدل ہوں۔ اس پر انہوں نے کہا: جس کا دل تنگ ہو جائے تو اس کیلئے یہ دنیا تنگ ہو جاتی ہے' تم دیکھتے نہیں کہ اللہ فرماتا ہے

Marfat.com

حَتّٰی اِذَا ضَاقَتْ عَلَیْھِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَیْھِمْ اَنْفُسُھُمْ ○ (سورۂ توبہ: ۱۱۸)

''یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہو کر ان پر تنگ ہو گئی اور وہ اپنی جان سے تنگ آ گئے۔''

زمین تو ان کیلئے کھلی تھی لیکن جب وہ تنگدل ہو گئے تو دنیا اور دنیا کا سامان ان کیلئے تنگ ہو گیا۔

⑥⑤ حضرت ام احمد بنت عائشہ بنت ابوعثمان رحمہا اللہ

آپ نے پچاس سال کا عرصہ گھر ہی میں گذارا' گھر سے باہر نہ نکلیں' آپ' ہمت' حال اور اخلاق کے لحاظ سے واحد عظیم خاتون تھیں۔

- آپ فرمایا کرتی تھیں کہ علم' مخلوق کیلئے زندگی ہوتی ہے اور عمل اس کی سواری ہوتا ہے' عقل اس کی زینت وخوبصورتی ہوتا ہے اور معرفت اس کا نور اور بصیرت ہوتا ہے۔
- آپ رحمہا اللہ فرماتی تھیں: کام سارے ہی عیب والے ہوتے ہیں' اپنے عیب وہی پہچان سکتا ہے جو عیبوں سے بچا ہوا ہو۔
- آپ ہی فرماتی تھیں کہ جو شخص اپنے عیب پسند کرے اور ان کا علاج نہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس میں غلط دعوے پیدا کر دیتا ہے۔

Marfat.com

⑥⑥ حضرت عونہ نیشاپوریہ رحمہا اللہ

آپ بڑی زاہدہ تھیں اور مجاہدے بہت کرتی تھیں' ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں چنانچہ حضرت ابواحمد حسنوی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عونہ رحمہا اللہ کو فرماتے سنا: میں اپنی نماز اور روزے سے یوں توبہ کرتی ہوں جیسے ایک زانی' زنا سے اور چور' چوری سے کرتا ہے۔

⑥⑦ حضرت امۃ العزیز (ھورہ) رحمہا اللہ

صوفی اور عارفہ خواتین میں سے ایک تھیں' صاحبِ حال تھیں اور عورتوں کو فتوے دیا کرتی تھیں۔

- کہتے ہیں کہ ایک خاتون کے پاس ایک اور خاتون آئی جس نے اونی جبہ اور قمیص پہن رکھی تھی' اس سے کہنے لگی: جو شخص اونی جبہ پہنے' اس پر لازم ہے کہ سب لوگوں میں سے صاف دل ہو' اچھے اخلاق والا ہو' اس کی ہر حرکت اچھی ہو' طبیعت میں مٹھاس ہو' بہت سخی ہو' قربانی دینا جانتا ہو اور لوگوں میں لباس کے لحاظ سے جیسے نمایاں ہو' ویسے ہی اپنی صفات میں ان سے نکھرا معلوم ہو۔

Marfat.com

- حضرت شیخ امام ابوسہل محمد بن سلیمان ان کے پاس آتے اور ان کا کلام سنتے' یوں فقراء کی جماعت بھی آیا کرتی جیسے حضرت ابوالقاسم رازی' حضرت محمد فراء' حضرت عبداللہ معلم اور ان کے طبقہ والے۔
- حضرت وھیطہ رحمہا اللہ فرماتی تھیں: یوں نہ کیا کرو کہ اپنے نفس کے آرام میں مشغول ہو جاؤ جبکہ تمہیں وہم یہ ہو کہ تم علم کی تلاش میں ہو' طالب العلم ہی اس پر عمل کرتا ہے' علم پر عمل کا یہ مطلب نہیں کہ تم روزہ' صدقہ اور نمازیں زیادہ پڑھو' علم پر عمل کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا عمل خالص ہو' نیت صحیح ہو' یہ دیکھ رہا ہو کہ اللہ اسے دیکھتا ہے خواہ وہ خود اس کی طرف نہیں دیکھتا۔
- حضرت وھیطہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں: ایک حقیقی صوفی کا کام یہ ہے کہ کسی سے کچھ نہ مانگے' نہ ہی کسی چیز کی طرف ہاتھ بڑھائے' نہ ہی تحفہ واپس کرے جبکہ وہ تحفہ بے عیب ہو' اسے ایک وقت سے دوسرے وقت تک کیلئے رکھے یا ایک وقت کیلئے۔
- آپ فرماتی تھیں: حقیقت تک پہنچنے کے بعد صاحبِ حقیقت کا رجوع احوال کی طرف نہیں ہوتا بلکہ یہ اس کے تابع ہو جاتے ہیں۔
- آپ فرماتی ہیں: حقیقی محبت یہ ہوتی ہے کہ محبّ اپنے محبوب کے علاوہ ہر ایک کی بات سننے سے گونگا ہو جائے اور اس کے علاوہ دوسروں کی کلام سے بہرہ ہو جائے جیسے کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:
"کسی شے سے تمہاری محبت تمہیں اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے۔"
- حضرت ثقہ رحمہ اللہ آپ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت وھیطہ رحمہا اللہ سے تصوف کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: تصوف یہ ہے کہ انسان اسباب کو ناقص جانے اور راہِ خدا کی روکاوٹیں دور کر دے۔

Marfat.com

⑩ حضرت زیادہ بنت خطاب طرز رحمہا اللہ

جبال کے علاقے میں طرز قومس ایک بستی تھی جو دامغان سے پانچ فرسخ کے فاصلے پر تھی' آپ حضرت اسماعیل بن ابراہیم قہستانی کی والدہ تھیں' اِن کے والد کا نام خطاب تھا جو حضرت ابو یزید کے شاگرد تھے اور بڑے شاگردوں میں شمار ہوتے تھے۔ حضرت زیادہ کی بہت سی کرامتیں مشہور ہیں۔ آپ اپنے والد خطاب کی طرف سے حکایتیں اور حدیثیں روایت کرتی تھیں جن سے ان کے بیٹے نے روایت کی ہے۔

⑪ حضرت ملکہ بنت احمد بن حیویہ رحمہا اللہ

آپ حضرت حسن بن علی بن حیویہ کی بیوی اور ان کی چچا زاد تھیں۔ والد دامغان کے رئیس تھے اور خود آپ صاحبِ حال تھیں۔

آپ کے شوہر حضرت حسن آپ کو حج پر لے جاتے ہوئے حضرت شبلی کے ہاں لے گئے' انہوں نے آپ کو دیکھا تو حضرت حسن سے کہا: تم تو مرد ہو اور یہ عورت ہے لیکن یہ حال میں تجھ سے بڑھ کر ہے۔

حضرت حسن کہتے ہیں کہ میں یہ بات ماننے پر تیار نہ تھا کہ اسی دوران ہم مدینہ الرسول ﷺ میں داخل ہوئے۔ ان کے پاس کچھ درہم تھے جو خرچہ تھا' ہمارے پاس اس کے علاوہ کچھ اور موجود نہ تھا' انہوں نے نبی کریم ﷺ کے سرہانے کچھ سوڈانی لوگ دیکھے تو ان میں تقسیم کر دئے۔ میں نے دو مرتبہ اعتراض کیا اور کہا' ان سوڈانیوں کیلئے تھوڑے سے درہم کافی تھے اس پر وہ مجھ سے کہنے لگیں: اے حسن! تم کب تک روکتے رہو گے' لگتا

Marfat.com

ہے کہ تم نے سوڈانیوں کے علاوہ کسی اور کو نہیں دیکھا۔

۷۲ حضرت فاطمہ بنت عمران رحمہا اللہ

دامغان والوں میں سے تھیں، بڑی صاحبِ حال تھیں، بہت وجد کیا کرتیں اور بڑے مجاہدے کرتی تھیں۔ دامغان ہی میں حضرت ابوعبداللہ زاہد کی صحبت میں رہیں۔

- حضرت حسن بن علی فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت ابومحمد موصلی آئے اور حضرت فاطمہ رحمہا اللہ سے ملے اور کہنے لگے کہ یہ اپنے وقت کی رابعہ ہیں۔

آپ کی دعائیں قبول ہوا کرتی تھیں، فقیرانہ اور غریبانہ زندگی گذاری اور اسی حالت میں فوت ہوگئیں۔

۷۳ حضرت عبدوسہ بنت حارث رحمہا اللہ

اہلِ دامغان میں سے تھیں، آپ نے تیس سال تک اپنے شہر کے فقیروں کی خدمت کی۔ ایک شخص نے آپ سے آپ کا حال پوچھا تو کہنے لگیں: حال کے بارے میں سوال کرنا محال ہوتا ہے۔

Marfat.com

۷۴ حضرت اُمِ الحسین بنت احمد حمدان رحمہا اللہ

حضرت ابولبشر حلاوی کی والدہ تھیں۔ آپ جس عورت کی صحبت میں رہیں' ان سے میں نے سنا ہے کہ حضرت ام الحسین رحمہا اللہ نے فرمایا: جو شخص صحیح راہِ فقر پر چلنا چاہتا ہے' اسے بستر کی جگہ مٹی پر سونا ہوگا' کھانے کی جگہ بھوک رکھنی چاہئے' خوشی کی جگہ غم' قبول کرنے کی بجائے چیز واپس کرنی چاہیے اور عزت کی جگہ ذلت لینی چاہیے۔

- آپ ہی نے فرمایا تھا: اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی قیمت صرف جنت مقرر کی ہے' دل ان کی نظر کے سامنے کئے ہیں لہٰذا انہیں کم سامان کے مقابلے میں نہ بیچو اور اس بات کا دھیان رکھو کہ جہاں اللہ کی نظر ہے وہ جگہ اس بات سے محفوظ ہو جس پر اللہ راضی نہیں۔

۷۵ حضرت اُمِ کلثوم (خالہ) رحمہا اللہ

آپ حضرت ابوعلی ثقفی اور حضرت عبداللہ بن منازل کی صحبت میں رہیں جبکہ حضرت ابوالقاسم نصر آبادی ان کی بہت عزت کرتے اور اپنا قرب دیتے تھے۔

حضرت ام الحسین قرشیہ فرماتی ہیں کہ میں ان کے ہمراہ جبل کے مقام کو چلی تو انہوں نے کہا: مجھے میرے شہر واپس لے چلو کیونکہ میرا دل تنگ ہو گیا ہے۔ جب ہم واپس آئیں تو میں نے پوچھا: آپ کا دل کس بات سے تنگ ہوا ہے؟ انہوں نے کہا: قریب تھا کہ قدرت کو دیکھنا مجھے قادر سے ہٹا دے۔

Marfat.com

حضرت امِ کلثوم خالہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ وجد کو لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ بندے میں اللہ کا ایک بھید ہوتا ہے' وہ جب چاہے اسے ظاہر کر دے اور جب چاہے چھپا دے۔

⑦⑥ حضرت عزیزہ ھرویہ رحمہا اللہ

آپ بہت سمجھ دار' دیانت دار اور پرہیز گار تھیں' بیان کی طاقت موجود تھی اور صاحبِ حال تھیں' نیشا پور میں آئیں اور وہیں فوت ہوئیں' حضرت عبدالرحمٰن بن شہران کے ہاں ہرات میں صحبت رہی۔

حضرت عزیزہ رحمہا اللہ نے فرمایا: زاہد ملک سے چمٹتا ہے کہ اس کی ضرورت پوری ہو جبکہ ایک عارف کو ملک چمٹتا ہے کہ وہ اس میں بیٹھے۔

آپ فرماتی تھیں کہ حضرت سفیان نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ایک ہی مقام پر چار چیزوں کا ذکر کیا ہے چنانچہ فرمایا:

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ ○ (روم: ۴۰)

''اللہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا' پھر تمہیں روزی دی' پھر تمہیں مارے گا' پھر تمہیں زندہ کرے گا۔''

تو جیسے کوئی شخص یہ طاقت نہیں رکھتا کہ تمہاری عمر زیادہ کر دے یونہی کسی میں یہ طاقت نہیں کہ تمہاری روزی زیادہ کر دے تو پھر محنت کا کیا مطلب؟

حضرت عزیزہ ھرویہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ زاہد اور اللہ کا قریبی اپنی بلندی اور عظمت میں لوگوں کی طرف دیکھتا ہے لہٰذا وہ اسے حقیر سے نظر آتے ہیں۔

Marfat.com

⑦⑦ حضرت اُمِ علی بنت عبداللہ بن حمشاد رحمہا اللہ

نیشاپور کی عظیم خواتین میں سے تھیں' بڑی صاحبِ حال اور عزت دار تھیں' حضرت ابو القاسم نصر آبادی وغیرہ مشائخ کی صحبت میں رہیں۔ مشائخ ان کی عزت کرتے اور ان کے مقام و مرتبہ سے واقف تھے۔

- حضرت ام علی رحمہا اللہ فرماتے ہیں کہ کائنات کی ہر شے بندوں کو اللہ سے ہٹانے کا سبب بن سکتی ہے۔
- آپ ہی فرماتی ہیں: جس کے پاس عبودیت کی حقیقت کا علم آ جاتا ہے' وہ جلد علم ربوبیت تک پہنچ جاتا ہے۔

⑦⑧ حضرت سریرہ شرقیہ رحمہا اللہ

آپ بہت نیک دل تھیں' حال بہترین تھا اور اپنے دور کی خواتین میں سب سے بہتر وقت کی مالک تھیں' آپ کے دور میں کوئی بھی آپ جیسا نہ تھا۔ حضرت ابو بکر فارسی کی شاگرد تھیں۔

- حضرت سریرہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں: کسی چیز سے انکار کا سبب اکثر یہ ہوتا ہے کہ انسان معلومات حاصل کرنے سے عاجز ہوتا ہے۔
- آپ فرماتی تھیں: باریک علوم میں سے انتہائی بات ربوبیت اور عبودیت کا علم ہے' پھر عبودیت ختم ہو جاتی ہے اور صرف ربوبیت باقی رہ جاتی ہے۔
- آپ ہی فرماتی تھیں: صحیح اقرار یہ ہوتا ہے کہ آدمی جہالت سے خالی ہو' معرفت یہ ہے کہ اس کی مثال نہ

Marfat.com

⑧⓪ حضرت ام الحسین جمعہ بنت احمد بن محمد بن عبید اللہ قرشیہ رحمہا اللہ

علم اور حال کے لحاظ سے آپ اپنے دور کے اندر واحد خاتون تھیں اور اپنے وقت میں فقیروں پر خرچ کیا کرتی تھیں۔ حضرت ابو القاسم نصر آبادی اور حضرت ابو الحسین خضری وغیرہ مشائخ کی شاگرد تھیں۔ آپ نے کئی حج کئے تھے۔

- آپ بتاتی ہیں کہ میں بغداد میں حضرت شیخ ابو الحسین خضری کے ہاں گئی تو انہوں نے کہا: کس کی شاگرد ہو؟ میں نے کہا کہ نصر آبادی کی۔ پھر پوچھا کہ ان کی کلام میں کیا کچھ یاد ہے؟ میں نے کہا: وہ فرماتے ہیں: جس کی نسبت صحیح ہو اس کی معرفت کامل ہوتی ہے جس پر حضرت خضری خاموش ہو گئے۔ میں جب واپس آئی تو نصر آبادی راضی ہوئے اور کہا: جو کسی شیخ کے پاس جائے اسے یونہی کہنا چاہئے۔
- آپ نے فرمایا تھا: میرے سامنے علم اور عمل کی فضیلت کی بحث ہوئی تو میں نے اس بارے میں بیان کرنے والے سے کہا: علم وہ نہیں جس کے بارے میں لوگ بتاتے ہیں' یہ تو کلام اور بولنا ہوتا ہے' اصل علم وہ ہوتا ہے جس کا اللہ نے اپنے نبی ﷺ سے خطاب کیا ہے اور فرمایا ہے فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ''جان لو کہ وہ ایسا معبود ہے جس کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں۔'' سب لوگوں کو صرف کہنے کا کہا گیا ہے جبکہ نبی کریم ﷺ کو علم کا حکم ملا ہے کیونکہ آپ کا حال بلند ہے اور اس کا مرتبہ اونچا ہے۔
- آپ فرماتی ہیں: جس کی ابتدائی چیزیں ایسی نہ ہوں جو اسے فناء کر دیں تو اس کے لیے آخری بھی ایسی نہیں ہوتیں جو اسے باقی رکھیں۔

Marfat.com

⑧① حضرت اُم الحسین ورّاقہ رحمہا اللہ

عراق سے تعلق تھا' کلام بہترین تھا' مجاہد سے کرنے والی اور پرہیز گار تھیں۔

- آپ نے فرمایا: اندھے کا جوہر کو چھو لینا ہی دیکھنے کے قائم مقام ہوتا ہے۔
- یہ بھی فرمایا: اگر اللہ کو نہ پا سکو تو اس کے حکموں پر عمل کرو۔

⑧② حضرت آمنہ مرجیہ رحمہا اللہ

آپ فقیروں کی دیکھ بھال کرتی تھیں' پردے میں رہتیں اور بلند ہمت تھیں۔

- آپ فرماتی ہیں کہ اولیاء کو روزی سیر نہیں کرتی' انہیں عطیات سیر کرتے ہیں۔
- آپ ہی نے فرمایا: فقیروں کی خدمت میں دل کو نور ملتا اور باطن درست ہوتا ہے۔

Marfat.com

⑧③ حضرت فاطمہ خانقیہ رحمہا اللہ

اپنے وقت کے مردوں میں سے تھیں، فقیروں کی خدمت کرتیں اور ان کی نظر میں باعزت تھیں۔

- آپ ہی سے ہے کہ فُتُوّت یہ ہے کہ بلا لحاظ خدمت کرتے چلے جاؤ۔
- آپ ہی نے فرمایا: مردوں کو دیکھ کر عارفوں کا دل خوش ہوتا ہے اور ان کی جدائی سے غمزدہ ہوتے ہیں۔

⑧④ حضرت عائشہ بنت احمد طویل مروزیہ رحمہا اللہ

(حضرت عبدالواحد سیاری کی بیوی)

فاضل اور مجاہدے کرنے والوں میں سے تھیں، ان کے دور میں ان سے بہتر حال والا کوئی نہ تھا اور نہ ہی تصوف میں ان کا ہم مثل تھا۔ آپ نے پانچ ہزار درہم سے زیادہ رقم فقیروں پر خرچ کر دی۔

- ایک دعویدار نے آپ سے کہا: یوں کر لو کہ کشف حاصل ہو سکے لیکن آپ نے فرمایا: پردہ عورتوں کیلئے کشف سے بہتر ہوتا ہے کیونکہ یہ عورتیں ہیں۔
- آپ ہی نے فرمایا: جس نے فقر کا ذائقہ نہیں چکھا، اسے فقر کی فضیلت کا کیا علم؟
- آپ سے کہا گیا کہ فلاں شخص آپکا تحفہ وصول نہیں کرتا اور کہتا ہے کہ عورتوں کا تحفہ قبول کرنے میں ذلت ہوتی ہے۔

Marfat.com

آپ نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنی عبودیت میں عزت چاہتا ہے تو گویا اپنی اکڑ دکھا رہا ہوتا ہے۔

والحمد للّٰہ ربّ العالمین والصلوٰۃ والسّلام

علیٰ رسولہ محمّد واٰلہ الطّیبین○

بحمدہ تعالیٰ آج ۲۰ مئی ۲۰۰۸ء بروز منگل

رات سوا نو بجے شب ترجمہ سے فارغ ہوا۔

Marfat.com

الجواهر والدرر

للإمام القطب العارف بالله

أبي المواهب عبد الوهاب بن أحمد الشعراني

مترجم

شاہ محمد چشتی

منحة المنة

في التلبس بالسنة

للإمام القطب العارف بالله

أبي المواهب عبد الوهاب بن أحمد الشعراني

مترجم

شاہ محمد چشتی

سنن الدارقطني

للإمام الحافظ علي بن عمر الدارقطني

مترجم

شاہ محمد چشتی

بحرِ عشق

مصنف:

حضرت قاضی حمید الدین ناگوریؒ

دُررِ نظامی

نایاب ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیاءؒ

مرتب: حضرت مولانا علی محمود بن جاندارؒ

مترجم: صاحبزادہ محمد یٰسین علی نظامی صاحب

ادارۂ پیغام القرآن

۴۰۔ اُردو بازار ○ لاہور، Ph:042-37323241

Marfat.com

الجواهر والدرر

للإمام القطب العارف بالله

أبي المواهب عبد الوهاب بن أحمد الشعراني

مترجم

شاہ محمد چشتی

منحة المنة

في التلبس بالسنة

للإمام القطب العارف بالله

أبي المواهب عبد الوهاب بن أحمد الشعراني

مترجم

شاہ محمد چشتی

سنن الدارقطني

للإمام الحافظ علي بن عمر الدارقطني

مترجم

شاہ محمد چشتی

بحرِ عشق

مصنف:

حضرت قاضی حمید الدین ناگوریؒ

دُررِ نظامی

نایاب ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیاءؒ

مرتب: حضرت مولانا علی محمود بن جاندارؒ

مترجم: صاحبزادہ محمد یٰسین علی نظامی صاحب

ادارۂ پیغام القرآن

۴۰۔ اُردو بازار ○ لاہور، Ph:042-37323241

Marfat.com

طبقاتُ الصُّوفیّہ

کِلاھُما تألیفُ

أبي عبد الرّحمٰن محمّد بن الحسین السُّلَمي

مترجم

شاہ محمّد چشتی

کاوش

محمد محسن

ادارہ پیغام القرآن

Marfat.com